سفرِ آخرِ شب

پروفیسر احمد رفیق اختر

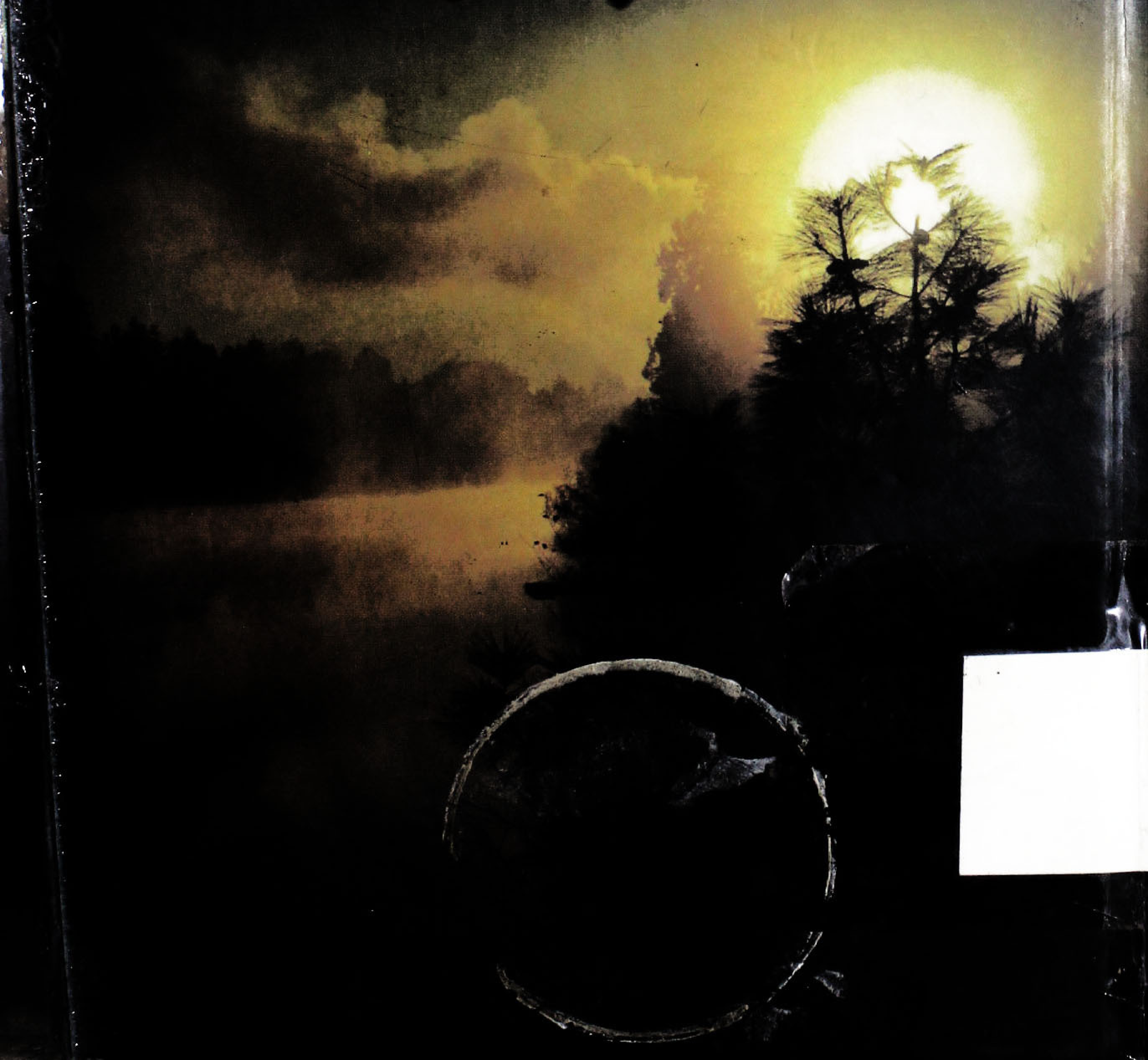

Marfat.com

سفرِ آخرِ شب

پروفیسر احمد رفیق اختر

(تالیف: سید انجم محمود گیلانی)

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

297.4 Ahmad Rafiq Akhtar, Prof.
Safar-e-Akhar-e-Shab/ Prof. Ahmad Rafiq Akhtar.- Lahore : Sang-e-Meel Publications, 2012.
278pp.
1. Islam - Sufism. 1. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز/مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

2012

نیاز احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور
سے شائع کی۔

ISBN-10: 969-35-2494-2
ISBN-13: 978-969-35-2494-9

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 92-423-722-0100 / 92-423-722-8143 Fax: 92-423-724-5101
http://www.sangemeel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز، لاہور

Marfat.com

حاصلِ عُمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگئ خویش کہ کارے کردم

Marfat.com

Marfat.com

نگارِتسلسل

متشابہات

لیکچر 12

سوالات وجوابات 53

فکرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

لیکچر 103

سوالات وجوابات 132

مجاز اور حقیقت

Marfat.com

لیکچر	158
سوالات وجوابات	178

مہدی علیہ سلام اور عصرِ حاضر

لیکچر	194
سوالات وجوابات	227

قرانی علامات اور موجودہ دور کی تمثیلات

لیکچر	247
سوالات وجوابات	270

Marfat.com

صنوبر کے جنگل میں.......

عقل کے بے انت اس سفر میں یہ زمانہ ایک شبِ تاریک میں بہہ رہا ہے۔ میں ابد کا راہی کس طور چلوں اور کس راہ کو لوں۔ جب ازل میں اس طلسم آمیز زندگی کے تار ہلے، زمانے کی لہروں نے اپنے سب گیت چھیڑے تو اس کے ہر گیت سے اونچی ایک صدا کی بازگشت میری روح کے شبستان میں صاف سنائی دیتی رہی جو میری ہستی کی کائنات میں زمین سے آسمان تک پھیلا ہوا سوال تھی۔ میں نے ازل سے اپنا پیچھا کرتی ہوئی ''صدائے الست'' کو بارہا نظرانداز کیا..... اس سے دور بھاگتا رہا کبھی دلربائی کی محفلیں سجا کر، کبھی غم کدوں کے آنسوؤں میں ڈوب کر، کبھی زندگی کی بہاروں کے حیرت انگیز رنگوں میں الجھ کر..... اور کبھی کیپری کے جزیرے کی انوکھی مسرتوں کے تعاقب میں بھاگتے ہوئے بھی یہ صدا میرے قدموں سے لپٹتی رہی اور میں دور تک اندھیرے کی لہروں میں بہتا رہا..... مگر ایک شخص جس کے ہاتھ میں ''فکرِ پیغمبر ﷺ'' کا چراغ ہے اس نے مجھے اس دائرہ در دائرہ مسافت کی اذیت سے نجات دلا دی، مجھے راستہ نظر آنے لگا۔ انجانی راہوں پہ کھو جانے کا خوف اب دل کو ہولاتا نہیں۔ اس چراغ سے میرے آسمان پر ''متشابہات'' کی تاریکیاں چھٹ رہی ہیں اور ''محکم صبح'' کی امید اب اس یقین میں ڈھل رہی ہے کہ یہ

Marfat.com

''سفرِ آخرِ شب'' ہے شاید کسی موڑ پر میں ''صدائے الست'' کا جواب دے سکوں۔

زمانے کی یہ رات تاریک تر..... مگر خوش قسمت رات ہے کہ ایک شخص، ایک استاد ..... پروفیسر احمد رفیق اختر کے ہاتھ میں ''فکرِ پیغمبر ﷺ'' کا چراغ ہے جس کی دور تک پھیلتی ہوئی خوبصورت روشنی اندھیرے کے شر، وسوسوں اور متشابہات کو دور کر رہی ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر.....؟ ایک استاد..... !استاد تو یہاں اور بھی بہت ہیں مگر وہ استادِ زمانہ ہیں..... جیسا اس پیچیدگی کی انتہا کو پہنچے ہوئے زمانے کے استاد کو ہونا چاہیے۔ان کے دم سے یہ زمانہ خوش قسمت ہے..... ان کی کوئی ایسی خوبی.....؟ وہ انسان کے سامنے حالِ آئینہ ہوتے ہیں مگر اس کی کمزوریوں اور اس کے عیبوں پر اسے شرمندہ نہیں کرتے، سرزنش نہیں کرتے۔انسان بار بار اس آئینے کے سامنے جانا چاہتا ہے۔ان کی اللہ کی باتیں اور ان کی نظروں کی شفقت ایک عجیب سا یہ احساس دیتی ہیں کہ جیسے وہ کوئی صنوبر کا جنگل ہیں جس کے پتوں میں جب ہوا سرسراتی ہے تو پاس سے گزرنے والے مسافر کا دل کسی ازلی ٹھنڈک کے احساس سے بھر جاتا ہے، جیسے اس کی تھکن نے چور روح کو ایک ایسا سکون مل جائے جس میں بھولی ہوئی کوئی منزل اسے یاد آنے لگے۔

کلثوم اسماعیل

Marfat.com

شاخِ زرّیں

پروفیسر احمد رفیق اختر کا بنیادی فلسفہ ..... فلسفہء ترجیحات ہے ۔ کچھ لوگ حسنِ ترجیحات کی منزل پا لیتے ہیں اور کچھ بحرانِ ترجیحات کا شکار۔ کوانٹم اور Relativity کے امریکی پروفیسر نے جب ان سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ خداشناس ہیں۔ آپ کو خدا کیسے مل گیا اور مجھے 14 سال کی محنت شاقہ کے باوجود نہیں ملا۔ پروفیسر احمد رفیق اختر نے اسے جو جواب دیا وہ ان کے فلسفہء زندگی کا خلاصہ ہے۔ انہوں نے کہا Professor! God is not a by-product of mathematical researches. He has to be the top priority of intellectual curiosity. جب تک آپ خدا کو ترجیح اول نہیں بنائیں گے۔ وہ آپکو نہیں ملے گا۔ وہ کوئی Lesser obsession نہیں ہے۔ کیا اُس جیسی حقیقت کبریٰ کو پانا اتنا آسان ہے؟ شاعر نے ٹھیک ہی تو کہا تھا

دولت ہست کی یابی سرِرا ہے گا ہے

اعلیٰ ترین دانش اس کے لیے وقف کیے بغیر وہ نہیں ملتا۔ پروفیسر صاحب کی زندگی اس ترجیح اول کی عملی مثال ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ مفروضہ نہیں ہے اور اگر ہے تو آپ کے لیے مناسب نہیں کہ عمر کا بیشتر حصہ اس مفروضے کے لیے ضائع کر دیں۔

پروفیسر صاحب خدا کو بے دلیل ماننے کے سخت خلاف ہیں اور ان کا خیال ہے خدا کو پہچاننا عقل کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ مسلمان تحقیق و جستجو سے ہے۔ سوچ سے ہے اور زندگی کے آغاز پر وہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی کس کے ساتھ گزارنی ہے۔ پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ زندگی میں دو ہی طرح کے تو لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خدا کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور دوسرے جو اس کے بغیر۔ مسلمان تو صرف آرزوئے پروردگار سے زندہ ہے۔ اللہ کے ساتھ جو

Marfat.com

زندہ ہے وہی درحقیقت زندہ ہے۔ پروفیسر صاحب صوفی تو ہیں مگر بہت سے صوفیا سے بالکل مختلف۔تصوف کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ تصوف اعلیٰ ترین علمی دیانت کا نام ہے۔ اعلیٰ ترین احتساب علمیہ،فشارِ بلاغت کے اس سبک رفتار دور میں ذرا رکنے کا نام تصوف ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر نے زندگی تفکر اور تدبر میں گزاری ہے اور انتہائی پیچیدہ موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے ذہنِ عصرِ حاضر کی گتھیاں سلجھانے کی کوشش کی ہے۔مثلاً جبر وقدر کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ جبر وقدر کا ایک ذرہ بھی انسان کے لیے مضر یا نقصان دہ نہیں ہے۔ مستقبل کا غیر یقینی ہونا ایک جبر ہے جس سے کوئی انسان آزاد نہیں۔ایک بار جنت کے بارے میں سوال کیا تو کہنے لگے۔جنت Cause and effect سے رہائی ہے۔جنت ایک Stability ہے جس میں کوئی وجہ شامل نہیں۔ جنت ایک امن ہے جسے کوئی خواہش نہیں توڑ سکتی۔ جنت ایک مستقل Stability of mind ہے۔

میں نے پروفیسر صاحب کو اکثر لوگوں کے برعکس مخلوق سے بے نیاز اور بے پرواہ دیکھا ہے۔ وہ لوگوں سے امیدیں نہیں باندھتے۔ شاید ان کے پیش نظر وہ حدیث ہو کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی عزت مخلوق سے بے پروا رہنے میں ہے۔ اور شاید حضرت علیؓ کا یہ قول بھی کہ کوشش کرو کہ تم دنیا میں رہو دنیا تم میں نہ رہے۔کیونکہ جب تک کشتی پانی میں رہتی ہے خوب تیرتی ہے لیکن جب کشتی میں پانی آ جاتا ہے وہ ڈوب جاتی ہے۔ پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں ہر وقت مقراضِ محبتِ خداوندی چاہیے جو Constant weeding (غیر ضروری نفسانی خواہشات کا اتلاف) کرتی رہے اور دوسری بات یہ کہ آوٹ گروتھ (Out growth) بہت ضروری ہے جو ایک فیز (مرحلے) سے دوسری فیز تک کا سفر ہے۔خوب سے خوب تر کی تلاش ہے۔یہ علمی اور فکری ترفع کا نام ہے۔وہ سمجھتے ہیں کہ تمام کاوشِ علمیہ ودانش اپنے مقصد کو جاتی ہے۔اگر مقصد دنیا ہے تو ساری طاقت دنیا کو جائیگی اور اگر مقصد خدا ہے تو اس کی طرف۔وہ عقل کبھی ترفع نہیں پاتی جو اپنے لیے ایک اعلی مقصد یا منتہائے نظر نہیں چنتی۔

Marfat.com

اعتدال کے بارے میں جسے پروفیسر صاحب ایک کلیدی مقام عطا کرتے ہیں۔ ان کا نقطہء نظر یہ ہے کہ اعتدال Fixity نہیں بلکہ ایریا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اعتدال حاصل کرو۔ اگر پورا نہیں تو اس کے قریب تر رہو۔ میں نے پروفیسر صاحب کو اس حدیثِ نبوی ﷺ کے عملی نمونے کے طور پر دیکھا ہے۔

نفس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ نفس کا آنا خدا کا جانا ہے۔ اس کی قربت خدا کی دوری ہے۔ جنت اور جہنم کا بُعد ہے۔ شیطان اور رحمٰن کا تفاوت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بے یقینی سے بچنا چاہیے کہ شیطان صرف بے یقینی کی زمین میں ہی اپنی فصل کاشت کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے خدا ہر شخص کا نصیب ہے۔

پروفیسر صاحب سے ہم جیسے ان کے ارادت مندوں کا گلہ بھی ہے اور وہ یہ کہ وہ بہت مصروف ہو گئے ہیں۔ مخلوق ان پر ٹوٹ پڑی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم لاکھوں میں ہیں اور وہ صرف ایک۔ جی چاہتا ہے کہ وہ ہماری تکمیلِ ذات اور جستجوئے علم میں مزید راہنمائی فرمائیں اور ہماری منزلِ شناختِ خداوند آسان بنا دیں۔ یہی حسرت ہم سب کو دامن گیر رہتی ہے کہ بقول شاعر

ادھورا حرف ہوں اور داستاں بننے کی حسرت ہے
مگر مجھ پہ توجہ وہ فسانہ گر نہیں دیتا

اس پُر آشوب دور میں کہ جہاں سیکولر ہی نہیں بلکہ نام نہاد ملائیت کی طرف سے بھی اسلام کی روح کے خلاف زہر آلود پراپیگنڈے پر مبنی حملے ہو رہے ہیں۔ پروفیسر احمد رفیق اختر ایک Antidote ہیں۔ وہ نشانِ رہِ منزل ہیں جو ہماری مکمل راہنمائی کر سکتے ہیں۔ وہی شاخِ زرّیں ہیں۔

اسرار احمد کسانہ

Marfat.com

متشابہات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰناً نَّصِیْراً ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

خواتین وحضرات! ''پھر'' آپ کی تشریف آوری کا شکریہ۔ مگر آج کے موضوع پہ گفتگو کرنے سے پہلے میں خود اپنی اور آپ کی طرف سے اس جسارتِ فکر کی اللہ سے معافی کا طلب گار ہوں۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ جس کے بارے میں تنبیہ کی گئی کہ اگر علم میں راسخ نہ ہوں گے اور اپنی تعلیمی توجہات میں پورے نہیں اتریں گے اور اگر اپنی شناخت نہیں رکھتے ہوں گے اور وقارِ علم کو مجروع کرنے والے لوگ ہوں گے تو ان کے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ ان کے دل غلط سوچوں کے مرتکب ہوں گے اور بجائے علم وعقل کے وہ جہالت اور کم عقلی کے سراب میں کھو جائیں گے۔

Marfat.com

خواتین و حضرات ! اتفاق سے میں اس قسم کا کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔قرآنِ حکیم میں **"وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ "{الِ عمران: 7}** کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔اگر تو اس سے مراد علم سے شناسائی ہو تو شاید میں اس پر پورا اتروں،مگر اس سے مراد اگر تکمیلِ رسوخ ہو تو میں اس کا اہل نہیں ہوں۔مگر ایک ضرورت ایسی آن پڑی جو شاید میرے اور آپ کے درمیان مشترک ہو۔ مدتوں ہم قرآن حکیم پڑھتے رہے،مدتوں ہم آیاتِ قرآن کی مختلف انداز میں تفاسیر سنتے رہے، مدتوں ہم نے ایک ایک لفظ کو ہزاروں لاکھوں بار پڑھا ہے۔اس کے باوجود قرآن حکیم میں کچھ الفاظ کچھ فقرات اور کچھ ایسی بندشیں تھیں جو ہم بغیر غور و فکر کے پڑھتے رہے۔میری آج کی جسارت ایسی آیات کی وضاحت اور تشریح کیلئے ہے جو کل کی متشابہات آج کی محکمات ہیں۔میں قرآن حکیم کے صرف اُن حصوں کی وضاحت کروں گا جو آج ہمارے لیے کوئی سربستہ راز نہیں رہے۔ پروردگارِ عالم نے ان آیات کے پڑھنے پہ جو Restrictions لگائی تھیں،اور جس قسم کے قواعد و ضوابط لگائے تھے چونکہ آج ان میں سے کچھ کو ہم سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں،اس لیے میں یہ گستاخی کر رہا ہوں۔امید ہے کہ اللہ بھی مجھے معاف کرے گا اور آپ بھی مجھے معاف کریں گے۔

خواتین و حضرات! قرآن مجید میں بلکہ دنیا کی کسی بھی زبان میں اگر ہم لفظ متشابہ کے Counter الفاظ تلاش کریں تو اس کا مطلب ہے ہم شکل یا ایک طرح سے ہونا۔اس کا سب سے پہلا تاثر "Similes" کا ہے۔گویا ایک مثال دوسرے کی طرح ہے یا ایک چہرہ دوسرے کی طرح ہے یا ایک خیال دوسرے کی طرح ہے،ایک انداز دوسرے کی طرح ہے،تو ان تمام طریقوں کو ہم متشابہ انداز،متشابہ اسٹائل،متشابہ افکار،متشابہ حالات اور کردار کہیں گے۔ان صفات میں متشابہات کی دوسری قسم وہ ہے کہ ہم انسانی ذات سے باہر نکل کر جس کی مثال دیتے ہیں۔ہم ان کو "Allegorical sample" کہتے ہیں۔مثلاً اگر ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص شیر کی طرح بہادر ہے تو یہ بھی ایک Simile ہے اور یہ بھی متشابہ میں شامل ہو جاتی ہے۔اسی طرح خدانخواستہ اگر کوئی منفی لفظ بولیں کہ یہ تو فلاں جانور کی طرح کودن ہے۔ایسی مثال بھی متشابہات کے زمرے

Marfat.com

میں آتی ہے۔(مسکراتے ہوئے)اور آپ کو پتہ ہے جس چیز سے ہمیں طیش آئے یا فرحت ہو، وہ کافی سچی ہوتی ہے۔

متشابہات کی تیسری قسم "Metaphor" یا استعارہ کی ہے۔ اگر ہم کوئی بات استعارۂ بھی کہتے ہیں تو وہ متشابہات کے دائرۂ کار میں آتی ہے۔ اگر استعارۂ بھی کوئی بات کہی جائے یا کسی کو کسی کا استعارہ قرار دیں تو وہ بھی متشابہات میں شامل ہوتی ہے۔ مگر سب سے زیادہ وہ الجھی ہوئی بات ہے جو کہ "Intricacies" میں ہوتی ہیں۔ خواتین وحضرات بظاہر یہ جو پہلی مثالیں ہیں یہ ہمارے ہاں بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ مگر بسا اوقات متشابہات انتہائی باریکیوں میں وارد ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی نفسیاتی اور پیچیدہ ترین علمی نقطے کی دو اصحاب میں مشابہت ہو جائے تو ہم ان کو بھی متشابہات میں شامل کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ متشابہات General اور Common اسٹینڈر سے لے کر اعلیٰ ترین علمی اسٹینڈر پہ ایک لیول میں آجاتے ہیں۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ متشابہات کی بہت ساری Dimensions ہیں، بہت ساری جہات ہیں، بہت سارے رُخ ہیں۔ میں اپنی گفتگو میں آگے جا کے آپ کو ان کے متعلق تفصیل میں بتاؤں گا۔ فی الحال میں اسے صرف اِصطلاحی معنوں کی حد تک بیان کر رہا ہوں۔ And those people who only know english and who are well conversed in english. میں ان کے لیے ان لفظوں کے متقابل الفاظ بھی پیش کرتا چلوں "It is to be like to resemble to assimilate to liking to imitate to compare one thing with another due to an attribute connecting them or in common among them" جب دو ہستیوں کے درمیان کوئی چیز مشترک ہو جائے اور ہم اس کی مثال دیں تو وہ متشابہات میں سے ہوتی ہے۔"It can be real or ideal" یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ متشابہات صرف عملی ہو، چہرے پہ ہو، ہاتھوں پہ ہو، پیروں پہ ہو۔ وہ متشابہات ذہنی بھی ہو سکتی ہیں۔ فلاں فلاں کی طرح کا شاعر ہے۔ فلاں فلاں کی طرح کا ادیب ہے، فلاں فلاں کی طرح کا

Marfat.com

اندازِ زندگی رکھتا ہے، تو یہ بھی متشابہات میں آجائیں گی۔ اگر ہم کہیں یہ روپیہ اس روپے سے ملتا ہے، یہ بھی متشابہات میں سے ہے۔ متشابہات بظاہر ایک لفظ ہے مگر محکم سے ہٹ کر یہ ہر چیز پر وارد ہوتا ہے۔ یہ بظاہر ایک ایسا لفظ ہے کہ جو Exact اور True اور محکم سے جب ہم ہٹ جاتے ہیں تو قریباً قریباً تمام ادبی و ذہنی قدروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کسی سے شکلاً مشابہ ہو جائے تو وہ بھی اسی لفظ کا ایک حصہ ہے۔

خواتین و حضرات! مگر اس کے ساتھ ساتھ متشابہات کا ایک اور مطلب ہے، وہ Negative ہے۔ یہ جو میں نے پہلے آپ کو بتائیں یہ متشابہات کی مثبت مثالیں ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ متشابہات کی ایک Negative side بھی ہے۔ وہ Negative side کیا ہے؟ اگر کسی نے لٹریچر میں Types of ambiguities پڑھی ہوں، ایسی چیزیں جو شبے میں ڈال دیتی ہیں۔ ایسی چیزیں جو توجہ میں اشتباہ پیدا کر دیں، ایسی چیزیں جن کا فہم نقائص پہ منحصر ہو، تو ان کی understanding کو بھی ہم متشابہات میں شامل کرتے ہیں۔ And they will be very simply ambiguous, dubious and obscure یہ تینوں الفاظ متشابہات کے ایک منفی پہلو کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ وہ "Ambiguous" بھی ہے، یعنی اس کا واضح طور پر کوئی پتہ نہیں۔ اور "Dubious" یعنی چھپا ہوا ہے، جس کو ہم Present نہیں کر سکتے۔ "Obscure" ہے، یعنی اندھیروں میں ہے جو اتنا اجلا نہیں ہے کہ صاف نظر آ سکے۔ بظاہر اللہ میاں نے یہ ایک چھوٹی سی Term استعمال کی ہے لیکن عملی طور پر یہ انسانی حیات کے سارے پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ قرآنِ حکیم میں متشابہات کسی اور انداز سے آئے ہیں۔ یہ یاد رکھیے کہ اللہ کے ہاں اس لفظ میں کوئی Negativity نہیں ہے۔ متشابہات کی یہ جو دوسری سائیڈ ہے، مبہم ہونے کی، Obscure ہونے کی، Dubious ہونے کی، یہ قرآنِ حکیم میں نہیں ہے۔ قرآنِ حکیم میں تمام متشابہات پورے پورے محکم ہیں اور پورے پورے استدلال سے استعمال ہوتے ہیں۔ Let see ان دونوں اقسام کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے۔ ایک بات یاد رکھیے کہ

Marfat.com

متشابہات ایک Secondary replacement کا لفظ ہے، یہ حقیقتاً قرآن میں موجود نہیں ہے۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہے۔ اس لیے کہ اگر ہم اللہ کے محکم قول پر جائیں تو خداوند کریم فرماتے ہیں ......" **الٓر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ** O" **{ھود:1}** کہ یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کی ایک ایک آیت محکم کی گئی ہے، ایک ایک آیت! کیا عجیب نہیں لگتا، کیا تھوڑا سا تضاد نہیں لگتا کہ ایک طرف تو پروردگارِ عالم یہ فرما رہے ہیں......" **الٓر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ** O " **{ھود:1}** کہ یہ وہ کتاب ہے جس کی ایک ایک آیت محکم کی گئی۔ آج نہیں زمانہ آخر تک اس کی ہر آیت محکم کر دی گئی ہے۔ پھر بتائیے متشابہات کہاں سے آسکتی ہیں۔

خواتین وحضرات! یاد رکھیئے کہ جب اللہ کسی آیت کو متشابہ کہتا ہے تو یہ Contradiction نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ تمام آیات محکم ہیں مگر جوان کی Understanding کا فاصلہ ہے وہ بہت بڑا ہے۔ It is not possible to understand all the Ayat-e-Quran in the same time in the same sitting in the same atmosphere and with the same approach. چنانچہ کسی بھی ایسی آیت کو جو تمام محکمات میں سے ہے، اگر کسی کے بارے میں شبہ پڑ جائے یا کسی کی فہم وفراست سے ہم عاری ہوں گے تو ہمیں اس ٹائم کو Gain کرنا ہے، اس وقت کو اس فہم و فراست کو Gain کرنا ہے، اس علم کو Gain کرنا ہے جو ہمیں اس متشابہ کو محکم کر دے۔

خواتین وحضرات! اس میں ایک بات بہت توجہ طلب ہے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے کہ جو کم فہمی کے ساتھ کم علمی کے ساتھ متشابہات کو بڑھے گا، جائے گا اس کے دل میں ٹیڑھ پیدا ہو جائے گی۔ پھر ان آیات کے مسائل کا حل کیا ہو سکتا ہے؟ ایک تو قرآن حکیم نے خود بتایا کہ ان کا علم اللہ کے سوا، "**وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ**" **{الِ عمران:7}** وہ لوگ جو علم میں راسخ ہیں ان کے سوا کسی کو نہیں پتہ۔ ایک اور جگہ پھر ان راسخین کی تھوڑی سی مثال دی اور کہا" **فَسْئَلُوٓا**

Marfat.com

أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ ○ "{النحل :43} آگے کہا کہ راسخ وہ ہیں جو اہلِ ذکر ہیں۔ جب کوئی سوال آئے، جب قرآن حکیم میں کوئی بات سمجھ نہ آئے ۔ دیکھو One school of thought or other یہ سارے مل کے بھی متشابہات کو محکم نہیں بنا سکتے ۔ سوان لوگوں کے پاس جانا...." **فَسْئَلُوْٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ** ○ "{النحل :43 } اہلِ ذکر کی بھی آگے وضاحت دی۔ آپ کو پتا ہے کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو بذاتِ خود اپنے آپ کو Explain کرتی ہے۔ اگر کوئی متشابہ آیت موجود ہے تو اس کی وضاحت بھی محکم آیات ہی کریں گی۔ آگے بڑھ کر اہل ذکر کے بارے میں فرمایا" **الَّذِيْنَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ** "یہ اہل ذکر وہ لوگ ہیں جو کھڑے بیٹھے کروٹوں کے بل مجھے یاد کرتے ہیں"**وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ** "{آل عمران:191} مگر ساتھ ہی ساتھ زمین وآسمان کی تخلیقات پہ غور کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات! اگر میں ان کو بڑا Simplify کروں تو یہ ایک سائنٹسٹ ہے جو اللہ کی یاد میں لگا ہوا ہے، اور جو تحقیق کے کام بھی کر رہا ہے، جو خدا کی حکمت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے مگر سایۂ خدائے ذوالجلال میں یہ ساری کوششیں کر رہا ہے۔ متشابہ کا لفظ قرآن میں آٹھ یا دس مرتبہ آیا ہے۔ ان میں سے ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ یہ جتنے الفاظ آئے ہیں، یہ کس کس رنگ میں آئے ہیں؟ اور متشابہ کے کیا کیا انداز ہمیں دے رہے ہیں؟"**هُوَ الَّذِيَ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ** "{آل عمران :7} وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی، جس کی بعض آیات محکم ہیں۔ میں نے آپ سے کہا تھا ناں کہ یہاں لفظ "بعض" ہے، مگر زمان ومکاں سے گزرتے ہوئے ایک وقتِ مخصوص میں بعض آیات محکم ہیں، بعض متشابہ ہیں۔ مگر جب زمان ومکاں سے گزرتے ہیں تو میں آگے چل کے آپ کو بتاؤں گا کہ وہ تمام کی تمام آیات محکم ہیں، اور ان پر وہی قانون لاگو ہوتا ہے کہ "**الَر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ** ○ " {هود:1} اس حکیم وخبیر نے ہر آیت کو پرکھا تولا اور جانچا ہے۔ اور ان میں کوئی کمزور ورشن نہیں ہے، اور کوئی Ambiguous version

Marfat.com

نہیں ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے اللہ میاں فرماتے ہیں ...... " فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ○ " {آل عمران : 7} یعنی وہی تو ہے، جس نے تم پر کتاب نازل کی، جس کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہے اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات! یہ بڑی غور طلب بات ہے کہ متشابہات کا اتباع کیسے ہوتا ہے؟ آپ کو فتنہ ارتداد یاد ہے؟ شروع میں جب پانچ نمازیں فرض ہوگئیں تو سجاح نے مسلمہ کذاب سے شادی کی۔ جب شادی ہوگئی تو انہوں نے اس طرح Interpretation کی کہ پانچ میں سے دو نمازیں معاف کر دیں۔ اپنے اس شادی کے شوق میں اس نے مسلمانوں کو لبرٹی دے دی کہ پانچ میں سے تین نمازیں پڑھو، دو ویسے ہی معاف کر دیں۔ ایک اور صاحب اٹھے جیسے اسود انسی تھے، انہوں نے کچھ اور احکامات معاف کر دیئے۔ تو محکم آیات کو انہوں نے مشتبہ کرنے کی کوشش کی۔ اس لیے وہ مرتد ٹھہرائے گئے کیونکہ محکم آیات کے خلاف انہوں نے متشابہ احکامات Pass کئے تھے۔

خواتین وحضرات! جو علم میں دستگاہ رکھتے ہیں۔ ویسے علم میں دستگاہ کون رکھتا ہوگا؟ میں اور آپ نہیں۔ اصل میں یہ ایک اپروچ ہے۔ دیکھیں میں ایک بڑی عجیب سی بات آپ کو بتاؤں۔ اگر تو علم کسی کے پاس ہے تو مجھے اس کے پاس جانا پڑتا ہے۔ یہ جو علم میں راسخ ہیں یہ کس چیز میں راسخ ہوتے ہیں؟ کیا انہیں اپنی علمیت پہ ناز ہوتا ہے؟ کیا ان کو دنیاوی علوم پہ ناز ہوتا ہے؟ یاد رکھئے کہ علم میں راسخ وہ ہیں جو تمام دنیاوی علوم کو Vocational سمجھتے ہیں Everything we learn in this world on this earth. اس علم کی حیثیت فقط اتنی ہے کہ یہ ہماری زندگی کے معاملات میں ہمیں مدد دیتا ہے۔ یہ ہماری نفسیاتی ترفع میں ہمیں مدد دیتا ہے۔ ایک آرٹسٹ یا ایک شاعر، ایک مصنف ہو یا کوئی بھی ہو اس کی تمام تر

Marfat.com

تحریرات کسی نہ کسی طریقے سے اس کے سیلف کو Pamper کرتی ہیں۔اس کے سیلف کو زندگی دیتی ہیں۔اس کی زندگی کی کسی نہ کسی اہمیت کا سہارا بنتی ہیں۔مگر یہ ''راسخون فی العلم'' ہیں جو علم کو صرف اور صرف اپنی اور خدا کی شناخت تک محدود کرتے ہیں۔ان کو معلوم ہے کہ علمیت صرف یہ ہے اللہ کو جاننا اور اللہ کو جاننے کے لیے اپنے آپ کو جاننا۔یہ باقی تمام علوم سے کچھ نہ کچھ لے تو لیتے ہیں، کچھ نہ کچھ خیرات تو لے لیتے ہیں۔جیسے سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ کا ارشاد ہے کہ خدا کو جاننے کے لیے تھوڑا تھوڑا سارے علوم سے تمہیں جاننا ضروری ہے۔مگر وہ جاننا اس لیے ضروری ہے کہ ان کی تلاش ان کا مقصد ان کا منتہائے نظر صرف اور صرف اللہ ہوتا ہے۔ وَالرَّاسِخُونَ فِيْ الْعِلْمِ کی اصطلاح کا مطلب ہے وہ جو علم کا منبع سرچشمہ اس کا تمام تر کمال اللہ کی ذات کو سمجھتے ہیں اور اسی سے علم کی درخواست کرتے ہیں۔جیسے قرآنِ حکیم میں اپنے رسول ﷺ کو اللہ نے فرمایا "رب زدنی علما" خواتین وحضرات! سوال یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس اور کونسا علم تھا؟ اور اُن کو کون علم دینے والا تھا؟ نبی امیؐ کو کون علم دینے والا تھا؟ اللہ کے سوا رسول اللہ ﷺ کو کوئی علم دینے والا نہ تھا، اور علم دینے والا ان سے کہہ رہا ہے کہ اے محمدؐ ایسے دعا کیجئے کہ "رب زدنی علما" کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا، اور یہ راسخین کی فطرت ہے کہ وہ علم کے لیے خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات! دوسری آیت کو دیکھئے ...... " **كُلَّمَا رُزِقُواْ مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُواْ هَـذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُواْ بِهِ مُتَشَابِهاً** " **{البقرة:25}** جب لوگ جنت میں جائیں گے، بہت سارے پھل دیکھیں گے تو وہ کہیں گے کہ ایسے پھل تو ہم پہلے بھی دیکھ آئے ہیں۔مشابہت تو یہ ہے کہ ہم پیچھے بھی آڑو، انار اور انجیر کھاتے چلے آئے ہیں۔مگر خدا کہتا ہے کہ یہ شکلاً ایک جیسے ہیں۔اب متشابہ کا Rule سمجھیں، بعض اوقات شکلاً پھل ایک جیسے ہیں مگر مزا جدا جدا ہے۔یہ مشابہت کی ایک قسم ہے کہ خارجی پہلو ایک جیسے ہیں مگر داخلی کیفیات جدا جدا ہیں۔کبھی یہ ہوتا ہے کہ ادب میں "Statements" ایک جیسی ہوتی ہیں، مگر مطالب اور اشارات علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔کبھی جب انسانی زندگی پہ آئیں تو ہم کہیں گے چہرے ایک جیسے

Marfat.com

ہیں لیکن کردار جدا جدا ہیں۔تو متشابہات کا یہ پیٹرن ....." **وَأُتُواْ بِهِ مُتَشَابِهاً** " کہ جو پھل وہاں کھائیں گے کہیں گے اے پرودگار یہ تو ہم پہلے بھی کھا کر آئے ہیں۔وہ بھی اسی طرح کے پھل تھے۔مگر یہ اس طرح کے پھل نہیں ہوں گے۔ان کی لذت ان کا انداز ان کا ذائقہ چاہے سو طرح سے ایک قسم کے ہوں مگر ان کا اندازِ لذت اور ذائقہ جدا جدا ہوں گے۔اسی طرح یہ قانون انسانوں پہ Applicable ہے، اسی طرح یہ ادب پہ نافذ العمل ہے،اوراسی طرح اشارہ اور کنایہ پر مشتمل ہراس بات پہ جو بظاہر ایک جیسی لگتی ہے مگر مختلف ہوتی ہے۔ادب میں اور خاص کر انگریزی ادب،اُردو ادب اور دنیا کی ہر زبان میں مترادفات کے مطالب Different ہوتے ہیں۔ایک چھوٹے چھوٹے سے فرق سے Antonym یا Synonym جو ہوتے ہیں ان کے مطالب جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

اگلی آیت میں ایک بڑا مزے کا پہلو ہے، یہاں حکمتِ الٰہی بڑی عجیب وغریب آتی ہے کہ ......" **قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ البَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاء اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝ "{البقرة:70}**

خواتین وحضرات !اس سے پہلے یہ یاد رکھیئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کیس کے سلسلے میں جو بڑا پیچیدہ ہو گیا یہود میں،اوراس میں نشاندہی کرنی تھی،قاتل کا پتہ نہیں لگ رہا تھا۔تمام کمیونٹی "Terrorized" تھی اوران کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ہم کیسے اس مسئلے کو حل کریں۔تو اللہ نے کہا کہ فلاں شخص کے پاس ایک گائے ہے،ایسی ایک گائے ہے،اس گائے کو ڈھونڈو،اس کا رنگ یہ ہے۔ابھی اللہ نے زیادہ باتیں نہیں بتائی تھیں۔یہود نے وہ گائے تلاش کرنی شروع کر دی۔وہ گائے اصل میں ایک غریب سے نوجوان کی تھی۔بڑا متقی سا،سادہ سا اللہ کو بڑا پسند تھا۔اس کے پاس اور کچھ تھا ہی نہیں،ایک گائے ہی گائے تھی بچاری۔اس نے وہ بڑے پیار سے پالی تھی۔کبھی جنگلوں میں اور کبھی صحراؤں میں گھومتا پھرتا تھا۔وہ اس کی بڑی مخصوص پالی ہوئی گائے تھی۔اللہ چاہتا تھا کہ یہود وہ گائے خرید لیں اور یہود اس پہ مختلف بہانے بنا رہے تھے۔جو پیغمبرؑ نے اس کو سمجھا،پیغمبرؑ نے یہ سمجھا کہ یہ اللہ کو زچ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔بار بار پوچھ رہے ہیں کہ کس

Marfat.com

قسم کی، رنگ کون سا، کان کس قسم کے؟ اور اے اللہ میاں ہم چاہتے ہیں کہ ہم Clear ہو جائیں ۔ تو پیغمبر پتہ ہے کیا کہتا ہے ان کے بارے میں؟ " **قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ O** "**{البقرۃ:67}** کہ اللہ میاں ان جاہلوں سے میں پناہ مانگتا ہوں ۔ میں اس اُدھیڑ بن میں ان کے ساتھ نہیں ہوں ۔ مگر اللہ میاں بھی حجت تمام کر رہا تھا ۔ بالآخر وہ ساری قوم یہود وہاں تک پہنچی جہاں اس نوجوان کی گائے تھی ۔ پھر اس نوجوان کی تو ماشاء اللہ تعالیٰ لاٹری نکل آئی ۔ اس نے کہا کہ مجھے تو اتنے تھوڑے پیسے نہیں چاہئیں ۔ پھر جتنی قیمت اس نے لگائی اس قیمت پہ وہ گائے بکی اور یہود کا وہ مسئلہ بھی حل ہوا ۔ اس واقعے پہ ذرا غور کیجئے ۔ یہاں مشابہت کس معنی میں استعمال ہوئی ہے؟ کہ کوا کوے کی طرح ہوتا ہے ۔ ایک بیل دوسرے بیل کی طرح ہوتا ہے ۔ ایک گائے دوسری گائے کی طرح ہوتی ہے ۔ اور یہود بار بار یہ Claim کر رہے تھے کہ یا اللہ ہمیں اس گائے کی خبر دے جو تو چاہتا ہے تا کہ ہم تیرے لیے ذبح کریں ۔ تو جب تشابہت عام ہو تو اس میں کوئی نہ کوئی ایک چھوٹا سا نقطہ تو ہو گا جس پہ Differentiation ہو گی ۔ اور اہلِ عقل تشابہات میں سے اس نقطے کو نکال کے اسے محکم کر دیتے ہیں ۔ فرق یہ ہے جب آیاتِ تشابہات پڑھی جائیں تو علم میں راسخ لوگ اس نقطے تک پہنچتے ہیں جو محکمات کے تابع ہوتی ہیں ۔ اس کے بعد قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ نے فرمایا ......"**وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ أَوْ تَأْتِيْنَا آيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ O** " **{البقرۃ:118}** آپ کی آسانی کے لیے اس کا ترجمہ یہ ہے ۔ جو لوگ نہیں جانتے یعنی مشرک، مثال کے طور پہ وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس اس نے کوئی نشانی کیوں نہیں بھیج دی ۔ اس طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے ۔ وہ بھی انہی کی سی باتیں کیا کرتے تھے ۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ تشابہات میں" Intricacies " بھی ہوتی ہیں ۔ اب دلوں کو تو کوئی نہیں جانتا How would some body peep into a heart? "، How would say کہ اس میں اتنے Emotions اور اتنی Frustrations ہیں یا تو کوئی

Marfat.com

دلوں کا جاننے والا جانے گا''۔ مجھے ایک شعر یاد آ گیا، فارسی کا۔ اگر آپ اجازت دیں تو سنا دوں۔

نگہم نقب بہ گنجینہ دلہا می زد

میری آنکھ دلوں کے خزانوں میں نقب لگاتی تھی۔

شاعر کہتا ہے کہ

نگہم نقب بہ گنجینہ دلہا می زد
مژدہ باد اہلِ ریا را کہ زِ میداں رفتن

اب میں چلا جا رہا ہوں ناں، میرے بعد اہلِ ریا اور منافقوں کو خوشخبری دو کہ یہ جو ایک Sincere سا، مخلص سا، یہ جو تم سے محبت کرنے والا شخص تھا۔ جو دلوں میں نقب لگایا کرتا تھا۔ یہ اب چلا گیا ہے۔ اب منافقوں کی کھلی پڑی ہے۔ جو مرضی کرو۔ تو یہ شعر بالکل اس کیفیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ...... " تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ " ان کے دلوں میں ایک قسم کا ٹیڑھ ہے، ایک قسم کی مشابہت ہے۔ اب دیکھیے کتنی عجیب سی بات ہے، سیکولر جو آج سے تین سو چار سو سال پہلے بات کر رہا تھا وہی سیکولر آج بھی کر رہا ہے۔ جو عادات اور Arguments قومِ عاد و ثمود کا باشندہ دے رہا ہے آج کا انسان بھی وہی دے رہا ہے۔ کتنی ترقی ہو گئی ہے انسان کتنا ایڈوانس ہو گیا ہے مگر جو ماحول جو اندازِ زندگی، معیشت اور معاشرت آج سے پہلے تھا۔ بعینہٖ اسی قسم کی سوچوں کے ساتھ واپس آ رہا ہے، کوئی Progress نہیں ہوئی انسان میں، فزیکل ہوئی مگر دلوں میں نہیں ہوئی۔ دل آج بھی اسی طرح کلام کرتے ہیں جیسے اہلِ کفر کے پہلے کرتے تھے۔ آج بھی وہی اعتراضات مذہب پر وارد ہو رہے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کمیونزم آج کی بات تھی؟ اس سے بہت پہلے بہت ایڈوانس قسم کا کمیونزم گزرا ہے، مانی کے زمانے میں، مانیکن (Manikin) کے زمانے میں۔ انہوں نے تو صرف Sources پہ اشتراک کا دعویٰ کیا۔ اُس نے تو جملہ تملیکات پہ اشتراک کا دعویٰ کیا۔ اس کا خیال تھا کہ تمام مرد اور تمام عورتیں بھی ایک دوسرے کی ملکیت ہیں۔ وہ بے حد و حساب آگے گزر گئے تھے۔ اگر تین ہزار سال پہلے کا سپارٹا دیکھیں تو وہ وہی قانون پاس کر رہا ہے جو آج کا امریکہ پاس کر رہا ہے۔ یا انگلینڈ کر رہا

109435

Marfat.com

ہے۔یا پھر کوئی اور یورپی ملک کر رہا ہے۔آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس کی وجہ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ...... " تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ " ان کے دل ایک جیسے ہیں۔پہلوں کے بھی تھے،اس نے Analyse کیا ہے،آج کے بھی ہیں۔کہتا ہے یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔یہ جو باتیں کر رہے ہیں،اس سے بہت پہلے بھی یہی باتیں ہوتی تھیں۔دیکھیں قرآن میں ایک بڑی عجیب و غریب بات اللہ نے کی ہے۔''یہ کہتے ہیں کہ وقت ہمیں زندہ رکھتا ہے اور وقت ہمیں مارتا ہے۔بھلا بوسیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑے گی''۔پھر اللہ نے کیا کہا؟؟''ان کا علم ہی اتنا ہے۔'' یہ نہیں کہا کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔کہا کہ یہ ان کی کم علمی ہے۔ان کا علم ہی اتنا ہے۔اگر یہ کچھ زیادہ پڑھے لکھے ہوتے۔آپ تو سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے پڑھے لکھے ہیں۔مگر اللہ کی دلیل کچھ Different سی ہے۔کہتا ہے کہ اگر یہ واقعی پڑھے لکھے ہوتے،اگر یہ واقعی جانتے ہوتے،اگر انہوں نے واقعی میرے بارے میں تردد یا تجسس برتا ہوتا تو یہ نہ کہتے کہ وقت ہمیں زندہ رکھتا ہے اور وقت ہمیں مارتا ہے۔ان کو کچھ نہ کہو،میں آیت کا انداز سمجھا تا ہے کہ یار ان کو کچھ نہ کہو ان کا علم ہی اتنا ہے۔

خواتین و حضرات! اللہ تعالیٰ نے متشابہات کی ایک اور مثال دی **"وَالزَّيْتُونَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَبِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُواْ مِن ثَمَرِهِ " {الانعام:141}** یہ زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ویسے تو آیت میں زیتون اور انار کا کوئی ایسا ذکر مقصود نہیں مگر یہاں ان Categories کی مثال دی گئی ہے کہ انار اور اس کی قسم کے پھل،زیتون اور اس کی قسم کے پھل۔بہت سارے چھوٹے چھوٹے پھل جیسے آپ دیکھیں سٹرابیری،ملبیری اور پتہ نہیں کیا کیا بیریاں ہیں (مسکراتے ہوئے،ڈاکٹر جلیل صاحب انگلینڈ سے آئے ہیں،ان کو بہت ساری بیریوں کا علم ہوگا)۔پھر آدمی کہتا ہے،یہ کونسی بیری چل رہی ہے،سٹرابیری چل رہی ہے،ملبیری چل رہی ہے یا (ڈاکٹر جلیل صاحب لقمہ دیتے ہیں "بلیو بیری"۔(پروفیسر صاحب مسکراتے ہوئے، ایک آدھ تو نکال ہی لی انہوں نے) خواتین و حضرات یہ اللہ تعالیٰ نے اس کرشمۂ قدرت کی نشاندہی کی ہے کہ بظاہر (یہ ایک جیسی ہیں مگر ان کی بہت ساری انواع و اقسام

Marfat.com

ہیں)۔ متشابہات کے بارے میں یاد رکھیئے کہ جو آیات تمہیں ایک جیسی نظر آتی ہیں، جو چیزیں دھرائی جاتی ہیں، ان میں وہ چیز نہیں ہوتی جو تم سمجھتے ہو۔ ان کے مطالب جدا جدا ہوتے ہیں۔

پھر متشابہات کی ایک اور مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ **" أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ "{الرعد:16}** بھلا ان لوگوں نے جن کو خدا کا شریک مقرر کیا ہے۔ ان سے پوچھو کہ کیا وہ مخلوقات جو اللہ نے پیدا کیں ہیں، اور وہ مخلوقات جو یہ پیدا کر رہے ہیں کیا آپس میں ملتی جلتی ہیں؟ کیا متشابہ ہیں؟ بڑا Important نکتہ ہے خواتین و حضرات!! دورِ حاضر میں انسان بر قدمِ خدا چل رہا ہے۔ اگر خدا کو تسلیم کر کے چلتا تو وارثِ کائنات ہوتا۔ مگر وہ خدا کی اہمیت کو، حکومت کو چیلنج کرتا ہوا چل رہا ہے۔ He is slowely and gradually moving on. وہ کہتا ہے It's not God, it is Neo Darwinian, it is Neo Darwinism. کسی نے کہا دیکھو یہ کائنات اللہ نے بنائی ہے، اس کا ایک Design ہے۔ وہ کہتے ہیں نہیں، بہت ساری چیزیں بالآخر ایک حادثے میں ٹکراتی کئی شکلیں پا گئی ہیں، یہی آپ کی کائنات ہے، کس نے بنائی ہے؟ کیوں بنائے گا کوئی؟ یہ تو ایک Natural process ہے۔ پھر جب وہ تخلیق کرتے ہیں تو اس یقین سے کرتے ہیں کہ باقی چیزیں جو ماحول میں ہیں، یہ Dead ہیں، اور ہم خلاق ہیں، ہم تخلیق کرنے والے ہیں، اور وہ اپنے آپ کو خدا کے متقابل تخلیق کرنیوالے سمجھتے ہیں۔ اللہ یہاں ایک سوال کرتا ہے۔ بھلا ان سے پوچھو یار ..... ''تمہاری بنائی ہوئی تخلیقات اور میری بنائی ہوئی تخلیقات ایک جیسی ہیں؟'' آپ نے سنا ہوگا قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا .... **" مَثَلاً مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا { البقرة :26}** تم بڑے تخلیق کار ہو، بڑے دانشور ہو۔ ضمناً آپ کو ایک بات سناتا چلوں۔ ایک Nanotechnologist کا قول ہے کہ اب انسان اتنا Mature ہو گیا ہے کہ وہ جو سوچتا ہے تخلیق کر سکتا ہے۔ یعنی اب ٹیکنالوجی وہاں جا رہی ہے۔ تب ہی اس پہ دجال کا شبہ ہوگا ناں۔ نینو ٹیکنالوجسٹ جو اس کے بانی ہیں، جو اس کو پروموٹ کرنے

Marfat.com

والے ہیں، کہتے ہیں کہ سائنس وہاں پہنچے گی کہ جو آپ چاہو گے تخلیق کرلو گے۔ ہمارے پاس اب ایسے Instruments آ گئے ہیں اور انسان اتنا ترقی یافتہ ہو گیا ہے کہ اپنے کسی بھی خیال کو عمل میں لے آئے گا، کسی بھی چیز کو Practical کرلے گا۔ جب وہ یہ کام کرے گا تو خدا سے پوچھے گا کیا میں تخلیق کرنے والا نہیں ہوں؟ تو اللہ میاں ایک سوال کرتا ہے کہ ان سے پوچھو ان کی پیدا کردہ اشیاء اور میری پیدا کردہ تخلیقات کیا ایک طرح کی ہیں؟ خواتین وحضرات ایک سوال کے تناظر میں پہلے بھی اللہ میاں کی Arguments بڑی ڈائریکٹ ہتھوڑے کی طرح سر پر پڑتی ہیں۔ جب وہ بڑا نعرہ مار رہا تھا ناں، نمرود۔ حضرت ابراہیم الصلوۃ السلام کو تنگ کیا ہوا تھا اس نے کہ میں بندہ مارتا ہوں اور میں زندہ کرتا ہوں۔ پھر اس نے دو قیدی پکڑے۔ ایک جس کو موت کی سزا تھی اسے کہا جا تو رہا ہو گیا پھر دوسرے کو جس کو سزا نہیں تھی، اٹھا کے پھانسی پہ چڑھا دیا۔ کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگوا تیلی۔ تو اس نے کہا دیکھا، اس نے کہا ابراہیمؑ دیکھا میں خدا ہوں، میں نے ابھی ایک انسان کو زندگی دی ہے، اور میں نے ابھی ایک انسان کو موت دی ہے۔ تو حضرت ابراہیم الصلوۃ السلام نے بڑے معصوم سے انداز میں ایک ہلکی سی بات کہی کہ اے بادشاہ خدا تو ضرور ہے مگر ہے بڑا Local سا، ہے تو اس دربار سے باہر نہیں ہے۔ چلو ٹھیک ہے میں تجھے خدا مان لیتا ہوں مگر ایک شرط ہے۔ میرا رب تو مشرق سے سورج نکالتا ہے تو مغرب سے نکال دے **"فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ "البقرة:258** کافر مبہوت رہ گیا۔ یہ تو ہتھوڑا ہے، آرگومنٹ تو نہیں ہے ناں۔ اللہ کے رسولؑ نے کہا کہ ٹھیک ہے تو کرسکتا ہے، جو تو نے مظاہرہ کیا یہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر میرا رب مشرق سے سورج چڑھاتا ہے تو مغرب سے نکال دے۔ میں تجھے اللہ مان جاؤں گا۔ Obviously نمرود کی اتنی گرفت نہیں تھی حالات پہ۔

خواتین وحضرات! ایک بڑی Important آیت ہے ..... **" اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَاباً مُّتَشَابِهاً مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ ذَلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ "{ الزمر:23}** اس میں اللہ کوئی اور ہی بات کہہ گیا۔ فرمایا خدا

Marfat.com

نے نہایت اچھی باتیں نازل کیں،صدق اللہ العظیم، بہت اچھی باتیں نازل فرمائیں یعنی کتاب،یعنی قرآن، جس کی آیات باہم ملی جلی ہیں اور دھرائی جاتی ہیں۔ یہاں ساری آیات کو متشابہ قرار دے دیا۔ادھر ساری آیات کو محکم اور اِدھر ساری آیات کو متشابہ قرار دیا That is the main problem of understanding in the Quran. اس وجہ سے ماضی میں بڑے بڑے مفسرین اور مفکرین (علمی مخمصے کا شکار ہوئے) یہ جو بظاہر ایک بات تھی کہ ایک آیت میں جملہ قرآن کو محکم قرار دیا اور ایک آیت میں جملہ قرآن کو متشابہ قرار دیا تو Now what to do what not to do which one?تو اس میں چند ایک رائے سنانا چاہتا ہوں کہ یہ Diction کیا ہے؟ It depends on language کہ کیا زبان استعمال ہوئی ہے؟ کیا اسٹائل استعمال ہوا ہے؟ دراصل میں عرب نہیں ہوں، آپ عرب نہیں ہو اور کسی غیر عربی کو (تو کجا) جو اس وقت عرب موجود ہیں میں ان کو بھی اتھارٹی نہیں مان سکتا۔ کیونکہ وہ اس وقت کے عرب میں نہیں تھے۔ جب کوئی محاورہ استعمال ہو رہا تھا وہ سوسائٹی نہیں ہے، وہ Social setup نہیں ہے۔ اب بتائیں اپنے دور سے نکلتے ہوئے ایک لینگویج جو ہے وہ کس طرح استعمال ہو سکتی ہے؟ کس طرح سمجھی جا سکتی ہے؟ اتفاق سے چوسر (Jeoffrey Chaucer) نے انگریزی لکھی۔ تو وہ ایک نن کے بارے میں لکھتا ہے کہ بڑی نیک تھی، بڑی میٹھی تھی، بڑی ہی خوبصورت تھی۔ کیا حلیم اس کا انداز تھا۔ کیا منکسر المزاج تھی۔ مگر کہتا ہے اس کے بروچ پہ لکھا تھا "Amor vincit omnia" (Love conquers all) یعنی نن تھی، عبادت کے لیے جا رہی تھی۔ کسی درگاہ پہ جا رہی تھی۔ پوری پوری عقیدت مند تھی۔ ہنستی کھیلتی ہوئی جا رہی تھی۔ چونکہ راہبائیں ایسے تو نہیں کرتی ہیں اس لیے وہ ایک چھوٹا سا طنز پیش کرتا ہے کہ جب وہ جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ اس کے بروچ پہ جو اس نے پہنا ہوا ہے اس پہ لکھا ہوا ہے "Amor vincit omnia" (Love conquers all)...... یعنی بظاہر کچھ اور تھی اور بہ باطن کچھ اور تھی۔ یہ وہ آیات ہیں ایک ہی لفظ میں آپ کی Inner approach سے ایک ہی آیت کے لفظ اور معنی بدل جاتے ہیں۔

Marfat.com

(زبانوں کی باہم تفریق کے حوالے سے) جناب حسن عبدالرؤف (یونیورسٹی آف لیڈز یو.کے) ان کے ریمارکس یہ ہیں ...... " It is a universal fact that languages differ from each other syntactically, semantically and pragmatcally." یعنی میں اگر اردو سے ترجمہ کرنا چاہوں ناں عربی کو تو میں کبھی بھی ویسا ترجمہ نہیں لا سکتا۔ کیونکہ "Symmetrically" ہماری Sentences کی فارمیشن ہی جدا ہے اور عربی کی فارمیشن جدا ہے، لفظ لکھنے کی فقرہ لکھنے کی، اور ہماری فارمیشن جدا ہے۔ "semantically" یعنی Orgin of the language میں بھی جدا ہے۔ وہ Hebrew سے (الفاظ) لے رہی ہے جبکہ ہم ادھر ادھر سے مانگ چین کر چھ سات زبانوں سے لفظ لے رہے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر Pragmatcally نتائج کے لحاظ سے رزلٹ کے لحاظ سے ہم فقرہ بولتے ہیں۔ فرض کرو میں اگر کہوں "آپ بڑے حضرت ہو"۔ میرا خیال ہے اگر میں شرارت سے نہ بولوں تو بھی اگر میں کسی معزز شخص کی تعریف کرتے ہوئے کہوں کہ آپ تو بڑے حضرت ہیں تو شاید وہ برا نہیں منائے گا۔ مگر وہ اس طنز کو بھی محسوس کیے بغیر نہیں رہے گا کہ دراصل اس نے مجھ پہ طنز کیا ہے کہ آپ بڑے حضرت ہیں۔ تو کسی بھی زبان میں Syntactically, Semantically اور Pragmatcally جو نتائج نکلتے ہیں (وہ بڑے فیصلہ کن اور دور رس اثرات کے حامل ہوتے ہیں)۔ اب میں افتخار عارف صاحب کے سامنے زیادہ اردو نہیں بول سکتا کیونکہ مجھے پتہ ہے اس کے نتیجے میں Syntactically بڑا فرق پڑ جائے گا اور Pragmatcally تو بالکل ہی بیڑہ غرق ہو جائے گا۔ اس لیے میری خواہش ہے کہ میں صرف خود تک محدود رکھوں کیونکہ عربی زبان کا یہ Criteria بہت مشکل سے اپنایا جا سکتا ہے کہ اس کے انداز میں آخر یہ کیا باتیں شامل ہو جاتیں ہیں کہ وہی جملہ ہے جو Negative side کو بھی Cover کر رہا ہے۔ وہی جملہ ہے جو اثبات کو بھی لے جا رہا ہے۔ وہی جملہ ہے جو متشابہات کو جا رہا ہے۔ وہی جملہ ہے جو محکمات کو بھی جا رہا ہے .... These linguestic differences lead to یہ ذرا

Marfat.com

دھیان سے سنیئے گا، عربی کے آپ بڑے ترجمے پڑھتے ہو مگر یہ اس نے اچھی رائے دی ہے،
وہ کہتا ہے .... It is very respectable opinion

" These linguestic differences lead to untranslatability or poor translatability, approximate translation, miscuing of information evident on a textual, textural syntactic, semantic and rheotric levells." آپ نے دیکھا کہ پانچ Levels پہ غلطی ہوسکتی ہے۔ اس لیے قرآن کا ترجمہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں قریب ہوسکتا ہے، آپ قریب جاسکتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ کہو کہ میں نے آیتِ قرآن کے عین مطابق ترجمہ کرلیا ہے۔ Why?
you got to know that you are not in those days

اب میں ایک بڑے معزز اور خوبصورت دوست کے کچھ کلمات آپ کو سنوانا چاہتا ہوں۔ "متکلم اپنے کلام کا ذمہ دار ہوتا ہے لیکن مترجم کی غلطیوں میں حصہ دار نہیں ٹھہرتا، صاحبِ زبان ہی نہیں بلکہ ایک عام آدمی بھی اس حقیقت سے واقف ہے کہ مختلف زبانوں کے قواعدِ صرف ونحو ہی نہیں بلکہ لغوی اور معنوی اصول بھی جدا جدا ہوتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ایک زبان ادا کرتے ہوئے آپ اصولاً اور قانوناً اپنے مطلب کے بالکل خلاف نکل جائیں۔"

ایک قبیلے کی زبان اور دوسرے قبیلے کی زبان میں کتنا فرق ہوتا ہے؟ حضرت خالد بن ولیدؓ پر مالک بن نوہرہ اور اس کے تمام لوگوں کے قتل کا الزام لگا۔ معاملہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ اس کیس میں مدعی تھے کہ خالدؓ نے زیادتی کی ہے۔ (جب جرح ہوئی) تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا! یا امیر المومنین میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا، سردی زیادہ تھی، میں نے کہا ان کو اوڑھا دو، کمبل لباس یا کوئی اور شے۔ خالد اپنے قبیلے کی زبان بول رہا تھا کہ ان کو کچھ اوڑھا دو۔ "اوڑھنا" سے کہ ان کو کچھ اوڑھا دیجیے۔ جس قبیلے کی قید میں تھے۔ اس میں اس لفظ کا مطلب تھا قتل کرنا۔ وہ سارے قتل ہوگئے، مالک بن نویرہ بھی قتل ہوگیا۔ اگلے دن کیس بن گیا کہ خالد بن ولیدؓ نے یہ سارا کچھ مالک کی بیوی

Marfat.com

سلمیٰ پر قبضہ کرنے کے لیے کیا ہے۔ Anyway he was acquitted but this is the problem with syntax in a particular language کہ ایک قبیلہ اس لفظ کا مطلب کچھ اور سمجھتا ہے (جبکہ دوسرا قبیلہ اسی لفظ کا مطلب کچھ اور سمجھتا ہے)

آپ ساری عمر (بَٹ) But پڑھتے رہ گئے ہو یا (کَٹ) cut پڑھتے رہ گئے ہو۔ آپ مانچسٹر جا کے دیکھو ذرا وہاں کیا ہوتا ہے؟ کُپ ،کُپ (cup) تو ہوتا ہی کوئی نہیں، (وہاں cup کو کُپ کہتے ہیں) جب میں نے انہیں دیکھا تو میں نے سوچا شاید ان پڑھ ہیں یہ سارے لوگ، ان کو لینگوئج ہی نہیں آتی۔ میں نے یہ Test کرنے کی کوشش کی کہ ہمارے پنجابی اس طرح بول رہے ہیں کہ نہیں۔ ?What's happening to you ویسے اپنے پنجابی وہاں اس طرح گفتگو کرتے ہیں ?What's happening to you کدھر جُلیا ایں . . . . ؟ وہ تو اپنی مادری زبان بھی ساتھ مکس کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر Otherwise جو لینگوئج تھی مانچسٹر کی، اس میں تمام "زیر"، "پیش" میں بدل گئے تھے۔ اتفاقاً بات یاد آئی کہ میں ایک دفعہ تحقیق کے شوق میں ناجائز پڑھ گیا۔ تو میں نے سوچا کہ لینگوئج میں کوئی تجربہ کروں، تو میں نے کہا یار یہ جو "احمد شاہ...... پطرس بخاری ہے، پِطرس بخاری ہے یا پُطرس بخاری ہے۔" میں اس چکر میں پڑ گیا۔ صاحبو! جب میں لینگوئج پہ تحقیق کر رہا تھا تو میں نے کہا یار پطرس تو obviously کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ تو سینٹ پیٹر (Saint Peter) سے ہے۔ پیٹر کے نیچے تو زیر ہے، سو میں نے سوچا لازماً یہ پِطرس ہوگا۔ ویسے بھی Language to language اگر Translate کریں تو زیر ہی پڑتی ہے۔ اتفاقاً میں نے اس میں عربی کا ترجمہ دیکھا۔ پتہ لگا کہ بِطرس ہے۔ انہوں نے بھٹھ ہی بٹھا دیا، "پ" ہی نکال دی۔ انہوں نے کہا پیٹر کو عربی میں بطرس کہتے ہیں۔ اب میں واپس آیا۔ میں نے کہا یار کروں کیا؟ میرے ایک بڑے محترم استاد تھے، قیوم نظر۔ ان کی ہنسی بڑی لاجواب تھی۔ اللہ جنت نصیب کرے۔ بڑے Frank آدمی تھے اور بڑی زور آوری سے ہنستے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا، میں نے کہا پروفیسر صاحب آپ تو ماہرینِ زبان میں سے ہیں، مجھے یہ بتائیے کہ یہ پِطرس ہے یا پُطرس ہے۔

Marfat.com

ہنسنے لگے اور بولے اگر اہلِ زبان ہو تو پطرس کہہ لو، اگر اہلِ زبان نہیں تو پطرس چلے گا۔ میں نے کہا یہ آپ نے مجھے کون سا حل دیا ہے۔ پھر میں اپنے ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ کے پاس گیا۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب مجھے صرف یہ بتائیے کہ مصنف خود اپنے آپ کو کیا کہتا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ پطرس کہتا تھا۔ اس طرح یہ میری تحقیق اپنے برے انجام کو پہنچی (مسکراتے ہوئے) اس میں Language کو کچھ نہیں ملا۔

اب آپ دیکھیے کہ "بہتر ترجمہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک مترجم دونوں زبانوں کے بنیادی اصول، زبان کے محاورے (Idiomatics) اور دونوں معاشروں کی تہذیبی روایتوں سے بقدرِ ضرورت آگاہ نہ ہو۔ قرآن کے ترجمے میں خصوصی مشکل یہ ہے کہ اس کا مصنف نہ صرف ماضی اور حال بلکہ انتہائی مستقبل کی بات کرتا ہے۔" آپ سوچو ناں! قیامت کی بات فرمارہے ہیں۔ کوئی Local بات تو ہے نہیں اس میں۔ لوکل اصول کو Extend کرو تو وہ "**وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ** " {المرسلٰت:9} تک پہنچتا ہے یا "**إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا** " {الزلزلة:1} تک پہنچتا ہے۔ خواتین وحضرات یہ بھلا کیسے ممکن ہے کہ بیسویں صدی کے انکشافات پندرھویں صدی کا مفسر کیسے کر پاتا Is there any reason? کیا آپ کے پاس کوئی دلیل موجود ہے؟ پندرھویں صدی کا ایک مفکر یا مفسر کیسے ان آیات کی تعبیر کر پاتا جو زمان ومکاں میں اکیسویں اور بائیسویں صدی میں کھلنی تھی۔ "It was not possible" مگر دو صورتوں میں ایسا ممکن تھا، یا تو رسول اللہ ﷺ خود وضاحت فرما دیتے یا جن لوگوں پہ اللہ کے رسول ؐ کی نوازش ہوتی اور وہ علم میں راسخ ہوتے۔

اب ذرا سنیئے میں ان لوگوں کی بات کرتا ہوں جن کے گھروں میں قرآن پڑھا جاتا تھا۔ جن کے گھروں میں قرآن اترا " At least i would say they have the best commentry on mutshabihaat." امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ "قرآن کے ہر لفظ کا ایک ظاہر ہے اور اس ظاہر کا پھر ایک ظاہر ہے، پھر فرمایا قرآن کے ہر لفظ کا ایک باطن ہے اور پھر اس باطن کا ایک باطن ہے۔" اب میں تھوڑی سی آپ کو مثال دیتا ہوں۔ اللہ میاں کہتے

Marfat.com

ہیں، دیکھو بات کہاں کی کرتا ہے اور ظاہر کہاں سے نکالتا ہے اور باطن کہاں سے نکالتا ہے۔ فرمایا کہ اپنے آپ کو متقی مت کہو، اپنے آپ کو کبھی پاک باز مت کہو" **هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى** "{النجم 32:} میں اچھی طرح جانتا ہوں تم کتنے پاک باز ہو، چھوڑ دیہ باتیں۔ اللہ اپنے سامنے اجازت نہیں دے سکتا، دوسروں کے سامنے تو ہم کر سکتے ہیں۔ کہتا ہے چھوڑ و یہ باتیں مت کہو۔ مت کہو اپنے آپ کو متقی " **هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى** " میں جانتا ہوں تم کتنے پاک باز ہو۔ کیوں؟ اس آیت میں وہ ذرا آگے بیان کر رہا ہے، آپ کو دو ظاہر اور دو باطن نظر آئیں گے۔ میں تمہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب سے میں نے تمہیں زمین کے دامن میں رکھا۔ بھئی اگر آپ مجھے کہہ رہے ہو اس وقت، آپ اس وقت مجھے کہہ رہے ہو کہ مت کہو متقی اپنے آپ کو، " **هُوَ أَعْلَمُ** " تو میں کہہ سکتا ہوں اللہ میاں میں اس وقت کہاں تھا، جب کی تم مثال دے رہے ہو، میں تو اس وقت نہیں تھا۔ کہتا ہے نہیں، میں تمہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب سے میں نے تمہیں زمین کے دامن میں رکھا۔ یہ تو بڑی دور کی بات ہے، غائب کی بات ہے، باطن کی بات ہے "I do not know"۔ اور دوسری (طرف اس آیت کا) باطن دیکھیے ..... "اور میں تمہیں اس وقت سے بھی جانتا ہوں جب میں نے تمہیں ماؤں کے بطن میں رکھا۔" یہ دو غیاب ہیں، ایک آیت میں دو غیاب ہیں، ایک تو وہ غائب ہے جس کا سرے سے شاید بحیثیت Homo sapien ہمیں علم ہو۔ اور اگر ہم بہت تحقیقات کر کے دیکھیں، اگر آج کی تحقیقات آپ کے سامنے ہوں، اگر آپ کو پتہ ہے کہ ہم کیسے زمین کے دامن میں رکھے گئے تو یہ آیات آپ کے لیے کھل جائیں گی۔ اگر آپ کو گائنی کے Procedures کا پتہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ بچے کیسے پیدا ہوتے ہیں تو پھر آپ پہ دوسری آیت بھی کھل جائے گی۔ مگر آپ کو اگر نہیں پتہ تو یہ آیت آپ کے لیے متشابہ ہے۔ میرے لیے نہیں ہے، یا ڈاکٹروں کے لیے نہیں ہے یا بیالوجینز کے لیے بھی نہیں ہے۔ مگر بہت سے ایسے لوگوں کے لیے جن کو ان دو Subjects کا علم نہیں ہے ان کے لیے یہ متشابہ ہے۔ سو امام نے بڑی خوبصورت اور معقول بات کی۔

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، بڑی خوبصورت بات کی انہوں نے، فرمایا کہ "محکم عمل

Marfat.com

کے لیے ہے، تمام محکم آیات عمل کے لیے ہیں 'ور متشابہ جاہلوں کے لیے ہیں۔" ویسے یہ بڑا خوبصورت طنز بھی ہے۔ "All ambiguities are for those who are ignorant". دیکھیں بات پھر وہی آ گئی کہ If you are ignorant تو وہ آیت آپ کے لیے متشابہ ہو جائے گی۔ اگر آپ جانتے ہو تو وہ محکم ہو جائے گی کیونکہ بنیادی طور پر سب محکم ہیں۔ تو فرق کیا پڑا جی؟؟ علم کا!! چونکہ تمام آیات محکم ہیں تو آپ کے فہم و فراست میں صرف علم کا فرق پڑے گا۔ جو کم علم ہے اسے آیات متشابہ نظر آئیں گی۔ یہاں امام نے لفظ بڑا استعمال کیا ہے، جاہل کا لفظ استعمال کیا ہے، جو نہیں جانتا اس کے لیے محکم بھی متشابہ ہے اور متشابہ بھی متشابہ ہیں، مگر جس کو علم ہے اس کے لیے سب آیات محکم ہیں۔

مگر سب سے خوبصورت بات، " As a rule "، یہ اصول یاد رکھیے گا، بالکل پکا ہے۔ آپ جہاں جہاں بھی ہو یہ ایک Rule ہے۔ میں نے سنا ہے کہ امام فخر الدین رازیؒ نے بھی یہ اصول دیا ہے، مگر میرا خیال ہے کہ رازی نے بھی حضرت امام سے لیا ہوگا۔ یہ حضرت امام علی ابن موسیٰ رضیؒ کا قول ہے ...... بڑی عجیب بات فرمائی، بڑا صاف، بڑا سیدھا سا قانون دیا ..... کہ "متشابہات کو محکمات پہ لوٹا دو"۔ یہی تمہارے دین کی Guidance ہے کہ جب متشابہات دیکھو تو اُڑنے کی کوشش نہ کرو، سولو فلائٹ نہ لو، باہر نہ نکل جاؤ، عجیب و غریب مجددیت کے دعوے نہ کرو۔ ان کو محکمات پہ لوٹا دو۔ بالکل اسی طرح قرآن حکیم میں جیسے اللہ تعالیٰ نے کہا حضرتِ انسان کائنات میں تُو جائے گا تُو سہی، تُو ستاروں کو پھر و لے گا تو سہی، اجرامِ فلکی میں دراندازی کرے گا تو سہی مگر تم ان حدود سے نکل نہیں سکتے "الا بالسلطان" تم نکل نہیں سکتے ہو۔ Similarly یہی اصول متشابہات پر Apply ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی متشابہ آیت دیکھو، یہ دیکھو کہ محکم میں اس کا کوئی Area لکھا ہے؟ محکمات اس پر Rule کرتی ہیں؟ اگر کرتی ہیں تو متشابہ قابلِ فہم ہیں، اگر نہیں کرتی تو یہ محض آپ کا تصور ہے اور غلط ہے۔

بعض اوقات بعض باتیں بڑی اچھی ہوتی ہیں۔ ایک ویسٹرن Orientalist نے بڑی خوبصورت بات کی، بڑی محنت کی ہے اس نے قرآن میں، I would not call him

Marfat.com

the best but he is one of the very good commentators on mutashabihaat. تواس نے، Oliver Leaman نے ایک بات کہی ہے، اس میں اس کے شریک کاروں میں Ripper بھی ہے، E.W.Lane بھی ہے اور Wimsbrow بھی ہے ،جنہوں نے مل کے متشابہات پہ تحقیق کی ہے اور اس نتیجے پہ پہنچے ہیں، وہ نتیجہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ " There is an inherent striking intertextuelity which is essential to understand some of the Ayas in Quran" ----- " Intertextuelity کہ یہ "باہم دیگر" قرآنی Texts اس طرح ملی ہوئی ہیں، اور اس طرح پیچیدگی سے آپس میں ملی ہوئی ہیں کہ ایک کی Explanation دوسرا کر رہا ہے، دوسرے کی تیسرا کر رہا ہے ، اور ان کی باہم جو "intertextuelity" ہے، اس کا جاننا بہت ضروری ہے۔ یہ قرآن کے ساتھ Specialty ہے، اس کو The Symmetrical parallel کہتے ہیں۔ بڑا خوبصورت لفظ ہے۔ The Symmetrical parallel verses seem to be یہ جو برابر آتی ہوئی آیات ہیں، Symmetrically parallel verses ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتیں۔ متشابہات جو ہیں یا ادھر آپ دیکھو محکمات ہیں (دونوں ہاتھوں کو متوازی حالت میں دکھاتے ہوئے) آپ یوں سمجھو یہ متشابہ اور یہ محکم ہیں، محکم آیات بہت Clear ہیں، احکام کے بارے میں ہیں، اندازِ زندگی کے بارے میں ہیں، سو جو متشابہ ہے، اس کو قطع نہیں کرتی، مگر اس کے ساتھ ساتھ جا رہی ہیں۔ اس کو کہتے ہیں The Symmetrically parallel " verses seem to be explicate and complete each other " مگر ایک دوسرے کو مکمل کرتیں ہیں۔ بالکل اسی طرح A man may be a different genus and woman may be a different genus. مگر خداوندِ کریم نے ایک مقصد کے تحت ان کو "Explicate" کیا اور انہوں نے ایک دوسرے کو "Complete" کیا، تمام کائنات میں جیسے اس نے زوجین تخلیق کیے۔

Marfat.com

انشاءاللہ آگے چل کے جس تفسیر، جن اشارات کو ہم متشابہات میں ڈویلپ کریں گے امید ہے کہ آپ بھی ان پر غور وفکر کرو گے This is very literate atmosphere and I guess I am only pointing out a few things ماشاءاللہ تعالیٰ آگے بڑھ کر آپ لوگوں میں سے بہت ذہن ریسرچ کرنے والے طالب علم شاید ان باتوں کو مزید آگے بڑھائیں گے۔ بہت ساری باتیں خود اللہ نے کہہ دیں کہ تمہیں آج سمجھ نہیں آئیں گی، میں تمہیں انفس و آفاق میں ان کی مثالیں دوں گا اور زمان ومکان کے ساتھ ان کو تم پہ آشکار کروں گا، اور تم خود پکار اٹھو گے کہ کوئی متشابہ نہیں اللہ کی ہر آیت محکم ہے ...... **" سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ "** تم کہہ اٹھو گے کہ اللہ صحیح کہہ رہا تھا" **أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ O " {فصلت:53}** اور وہ دیکھنے والا ہے، اور وہ گواہ ہے اس بات کا جو انسانوں نے مختلف کوششیں کیں۔

ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ ہم متشابہات کو ٹال سکتے ہیں۔ ہم متشابہات پہ عمل کو ٹال سکتے ہیں، اور مثال وہ یہ دیتے ہیں جیسے حضرت عمر فاروقؓ نے ایک آیت کو ٹال دیا، اور اپنے زمانے میں قطع ید کی سزا کو معطل کر دیا But I don't think they are right کیونکہ قطعِ ید کی سزا کبھی معطل نہیں ہوئی، اور حضرت عمر فاروقؓ نے بھی ایک دوسری محکم آیت کا سہارا لے کر یہ فیصلہ دیا۔ چونکہ قحط پڑا ہوا تھا، لوگ بھوکے مر رہے تھے، اور لوگوں پر اپنی جان بچانا فرض تھا۔ اگر ان میں سے کسی نے چوری کی تو حضرت عمرؓ کو یاد تھا کہ **" إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ "** یہ چار چیزیں حرامِ مطلق ہیں **" فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ "{البقرة:173}** مگر جان اگر اضطراب میں چلی جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ چونکہ جانیں اضطراب میں تھیں اس لیے حضرت عمرؓ نے یہ سزا معطل کر دی۔

خواتین وحضرات! بہت ساری ایسی آیات تھیں، جو پہلے لوگوں نے نہ سمجھیں، نہ ان کے پاس اتنا پس منظر تھا۔ مثال کے طور پر میں آپ کو کچھ آیات سناتا ہوں، وہ متشابہ آیات ہیں، لیکن مجھے پورا پورا یقین ہے اور آپ سب کو بھی پتہ ہے کہ اب وہ متشابہ نہیں رہیں **" وَسَخَّرَ**

Marfat.com

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى" {فاطر :13} کہ سورج چاند ستارے ہم نے مسخر کیے اور تمام چل رہے ہیں وقتِ مقررہ تک۔ یہ متشابہ تھی طولیمی کے زمانے میں، متشابہ تھی آج سے پندرہ سو برس پہلے، متشابہ تھی کوپرنیکس کے زمانے میں، متشابہ تھی گلیلیو کے زمانے میں متشابہ تھی۔ آیت وہی رہیں، آیت میں کوئی Change نہیں آئی ..... **" وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى " {فاطر :13}** کائنات کے بارے میں پروردگارِ عالم فرما رہے تھے کہ میں نے زمین و آسمان، ستارے جو کچھ تخلیق کیا ہے، میری کائنات میں کوئی چیز ساکت نہیں ہے، ہر چیز چل رہی ہے۔ یہ آیت کسی کو نہیں سمجھ آئی، بڑے بڑے سائنسدان آئے گئے اُس دور میں۔ اٹھارویں صدی اور انیسویں صدی تک یہ ایسے رہا، حتیٰ کہ جب ہبل دوربین آئی، اور جب کائنات کا ایک General view لیا گیا، سر جیمز جین کی زبانی معلوم ہوا کہ "Everything is moving in the universe". یہ Latest اور آخری نظریہ ہے جو ہائی پا تھیسز سے بڑھ کر تھیوری بنا، تھیوری سے لاء بن گیا، اور اب یہ قانون کا سمیات ہے، یہ اب کاسمالوجی کا قانون ہے کہ "Everything is moving in the universe". اور یہ متشابہ آیت جو اللہ نے بہت پہلے بیان فرمائی تھی، جو کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی، یا لوگ اس پہ شبہ کر رہے تھے کہ ٹھیک ہے کہ نہیں، یا اس کے Parallel مطلب نکال رہے تھے، اور کسی نہ کسی طریقے سے اس کو کبھی طولیمی سے مکس کر رہے اور کبھی کوپرنیکس سے (گڈمڈ کر رہے تھے) آج کے دن الحمد اللہ رب للعالمین کہ یہ سچائی انتہائی محکم ہو چکی ہے، اور یہ متشابہ آیت اب متشابہ نہیں رہی ہے۔

خواتین و حضرات سنیئے **" وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ "{الذاريات :47}** ہم نے اس کائنات کو زورِ بازو سے بنایا اور ہم اسے وسیع تر کر رہے ہیں۔ "Most probably unless and until somebody would be extremely educated, somebody would be doing research" فزکس کا ایک بہت بڑا سائنسدان، وہ Hopkins بھی ہو سکتا ہے، وہ کوئی بھی

Marfat.com

ہوسکتا ہے۔ جب وہ کائنات کا مطالعہ کررہے ہوتے ہیں۔ اور پھر بالآخر اٹھارویں صدی کے اواخر میں، انیسویں صدی میں آئن سٹائن نے یہ کہا کہ The universe is expending میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کروں کہ اس سے پہلے **لموسعون** کا لفظی ترجمہ کسی قرآن میں نہیں کیا گیا کہ خدا کائنات کو وسعت دے رہا ہے۔ کوشش کی گئی کہ انسانی فہم کے لیے اس متشابہ آیت کو معنی دیئے جائیں۔ کسی نے اس کو پاور کہا، کسی نے اس کو فہم کہا، مگر کسی نے یہ نہیں کیا کہ سادہ سا ترجمہ لکھ کے چھوڑ دیتا۔ سادہ سا ترجمہ کیا تھا؟ اللہ کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنے زورِ بازو سے اس کائنات کو بنایا اور میں اسے وسیع تر کررہا ہوں۔ Only Einstein was capiable to understand the secret of the universe. اور جب اس کی برسی آئی تو (ٹائم میگزین کے سرِ ورق پر) لکھا ہوا تھا "Expending universe of Einstein" لیکن حقیقتاً It was not his universe. اللہ بہت پہلے کہہ چکا تھا کہ میری کائنات ہے، میں نے بنائی ہے، اور میں اسے وسیع تر کررہا ہوں۔ کل کی متشابہ آج کے Excessive scientific hard work سے بالآخر ثابت ہو گیا کہ یہ متشابہ نہیں بلکہ کائناتی حقیقت کے بارے میں محکم آیت ہے کہ کائنات واقعی پھیل رہی ہے۔

خواتین وحضرات! دو اور آیتیں سنیے، یہ کیسے؟ یہ متشابہات آیات صرف علم کے نقص سے کمی سے Information کی کمی سے متشابہات تھیں۔ جب زمانہ آگے بڑھا اور Researches آئیں، تعلیمات آئیں، شعورِ انسان بالغ ہوا، غور وفکر کی عادت پڑی " **وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** "**{آل عمران:191}** تو یہ آیات محکم ہوگئیں پھر اس نے کہا " **أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا** " تم میرا انکار کیسے کروگے " **أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ** " کہ یہ کائنات پہلے ایک وجود تھی پھر میں نے اسے پھاڑ کر جدا کردیا " **وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ** " **{الأنبياء:30}** اور میں نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔ خواتین وحضرات یہ ناقابلِ فہم آیات تھیں۔ ان کا کوئی سراغ نہیں لگ سکتا تھا اس زمانے میں There was no

Marfat.com

reason no ways no researches no understaningsدور حاضر میں بگ بینگ تھیوری نے آیت کے پہلے حصے کی تصدیق کی " أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا " کہ پہلے زمین وآسمان ایک وجود تھے، پھر میں نے اسے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے جدا کر دیا۔ اور دوسری آیات میں حیاتیات کے Origin کی تصدیق کی" وَجَعَلْنَا " اور پیدا کیا" مِنَ الْمَاء " پانی میں سے" كُلَّ شَيْءٍ حَي " تمام زندگی۔ یہ وہ آیاتِ متشابہات ہیں جو زمان ومکاں اور وقت کے ساتھ ساتھ اب انتہائی بڑی محکمات کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔

خواتین وحضرات! آپ خود سوچیے آج سے دو ہزار سال پہلے یا تین ہزار سال پہلے کون ایسا شخص تھا، جس نے لفظِ مدار استعمال کیا ہو۔ کون ایسا شخص تھا، جس نے یہ کہا ہو کہ Constellations (مجمع النجوم) ہیں۔ کون ایسا شخص تھا، جس نے کہا ہو، گلیکسیز ہیں۔ کوئی ایسا انسان کوئی بھوت جن اور فرشتہ بھی نظر نہیں آتا، جس نے یہ اعلان کیا ہو کہ ستارے مسلسل چل رہے ہیں، کوئی ثابت نہیں سارے سیار ہیں۔ پھر ان کی Delicacies ہیں، ان کی Delicacies کیا ہیں؟ ان کے مدار ہیں۔ یہ ریسرچز اگر آگے بڑھتیں، جیسے سائنسز کی ریسرچ آگے بڑھی تو انہوں نے کہا کہ ستارے واقعی چل رہے ہیں، اور آگے بڑھیں تو پتہ لگا اپنی اپنی Constellations کے قیدی ہیں۔ اور آگے بڑھیں تو پتہ لگا ہر ایک اپنے مدار میں تیر رہا ہے۔ مگر پندرہ سو برس پہلے اس متشابہ آیت کو کون سمجھتا کہ " كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ " {الأنبياء:33} ہر کوئی اپنے اپنے فلک میں تیر رہا ہے۔ یہ جتنے سورج چاند ستارے، جو کچھ میں نے بنایا ہے، یہ سب کچھ اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں It vas impossible(to disclose this reality)، اور اس لیے یہ آیات اس وقت نا قابلِ فہم تھیں، اور یہ رفتہ رفتہ آگے چلیں۔

اس بحث کو سمیٹتے ہوئے میں آخری آیت کا حوالہ دیتا ہوں۔ قرآن میں ایسی بہت آیات ہیں اس لیے کہا گیا کہ قرآن کا ایک Parallel متشابہات بھی قرآن ہے۔ یہ دو قرآن

Marfat.com

نہیں ہیں، بلکہ وہی آیات جو قرآن کا حصہ ہیں، Parallel معنی پہ چلتی چلی جاتی ہیں، محکم متشابہ کو Support کرتا ہے، متشابہ محکم کو Support کرتا ہے ...... **"وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً "{النمل:88}** حضراتِ گرامی! سوائے اُن کے (اس آیت کو کون سمجھ سکتا تھا) جو جیالوجیئن ہیں، جنہوں نے جغرافیہ پڑھا ہوا ہے، جنہوں نے زمین کے Texture پہ ریسرچ کی ہوئی ہے، جو ہمارے جیسے ہیں، جو آپ سب جیسے ہیں، اللہ اُن سے سوال کر رہا ہے تم گمان کرتے ہو ...... **"وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً "** تم خیال کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ کیا خیال ہے آپ کا، ہم میں سے کتنوں کو پتہ ہے کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ خدا کہتا ہے نہیں ان میں سے کوئی پہاڑ نہیں کھڑا ہوا، کسی قسم کا۔ وہ تو کہتا ہے **" وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ " {النمل:88}** یہ تو زمین پہ سرمئی اُڑتے ہوئے بادلوں کی طرح گزر رہے ہیں۔ کھڑا تو ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ پہاڑ کھڑے تو نہیں ہیں۔ اب آپ دیکھئے کہ جس زمانے میں قرآن لکھا گیا، پڑھا گیا، کسی کو کیا پتہ تھا کہ زمین کے ساتھ ساتھ پہاڑ اڑتالیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ رہے ہیں۔ یہ تب پتہ چلتا جب کوئی مدار میں جاتا، کوئی خلا میں جاتا، کوئی آسمانوں سے دیکھتا تو پتہ لگتا ناں کہ پہاڑ کھڑے ہیں کہ نہیں کھڑے ہیں۔ یہ اس آسٹرونات نے کہا جو پہلی مرتبہ خلا میں گیا۔ اس نے کہا "Most strange sight on earth is that the mountains are running along the earth like multi-colour clouds". اور وہ محاورہ پورا ہوا، اور بالآخر یہ متشابہ آیات بھی محکم ہو گئیں۔

خواتین وحضرات! خالی Exact سائنسز میں ہی نہیں بلکہ عمرانی سائنسز میں بھی اللہ کی آیات متشابہ نظر آتیں ہیں، جواب ثابت ہو چکی ہیں۔ دیکھئے اللہ نے کہا **" وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ "{النساء :128}** تمام جانوں کو ہم نے بخلِ جان پہ جمع کیا، تمام جانوں کو ہم نے ایک Instinct دے دی، وہ بخل ہے، جان بچانے کی Instinct کو، دفاعِ ذات Instinct کو، وہی جو قرآن کہہ رہا ہے، جب مر رہے ہو تو حرام بھی حلال ہے۔ اس پوری Instinct کو حسِ بقا کہتے ہیں۔ "And this is the top most instinct in

Marfat.com

اور خداوندِ کریم نے جب یہ کہا کہ میں نے تمام جانوں کو نخلِ جان پہ جمع all creations." کیا تو آج کے دن تمام Psychological surveys of all instincts would certainly agree on this particular fact کہ سب سے پہلی اور مؤثر Instinct جو ہے، وہ Survival ہے، بقا ہے، جس پہ اللہ تعالیٰ نے زندگیوں کو استوار کیا ہے اور وہ آج کے دن ہم پہ زیادہ واضح ہے۔

حضرات! آپ کو ایک واقعہ سناؤں کہ متشابہ کس طرح گمراہ کرتی ہیں۔ بہت بڑا فلاسفر تھا، ابنِ رشد، بہت بڑا دانا اور بینا، یورپ اس کو استاد مانتا ہے۔ یورپ نے اس سے روشنی لی ہے، علم لیا ہے، یورپ کی ایک "Age of inquiry" ابنِ رشد سے اور غزالی سے شروع ہوئی ہے۔ تو ابن رشد سے کسی نے پوچھا کہ تو خدا کے بارے میں بڑی فضول فضول باتیں کرتا ہے، تمہیں کیا قومِ عاد و ثمود کا حشر نہیں پتہ؟ ابنِ رشد نے کہا تم عاد و ثمود کے حشر کی بات کرتے ہو، مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ تھے بھی کہ نہیں۔ مگر دورِ حاضر میں ابنِ رشد تو جیتا نہیں لیکن عاد و ثمود کی تمام باقیات زندہ ہیں، ان کے سراغ نکل آئے ہیں۔ یہ متشابہ آیت کی وجہ سے اتنا پڑھا لکھا دانشور انسان مغالطے میں پڑ گیا، اور اس نے قومِ عاد و ثمود پر Doubts شروع کر دیئے۔ Whereas the fact was very simple یہ قوم جس کی ریفرنس اللہ نے دی تھی، یہ موجود تھی اور قائم تھی، مگر متشابہ تھی۔ اور ابھی علم کو رستہ طے کرنا تھا، تحقیق کو رستہ طے کرنا تھا، اس متشابہ کو محکم کرنے میں۔

خواتین و حضرات! ایک اور وجہ بھی موجود ہے۔ ہم چلو بڑے سہی، بہت بڑے دانشور سہی، But in any case we are not God, there are few things جن کو ہمارے علم نے ابھی چھوا ہی نہیں۔ روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کیا ہے؟ یہ تو اللہ کا امر ہے۔ اب اس لفظِ امر میں آپ کی اور میری شناخت معطل ہو گئی ہے۔ کہ لوگوں کو اس کے بارے میں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ فطری طور پر جہاں جہاں بھی آیاتِ متشابہات روح کو Contain کریں گی یا اس کو Mention کریں گی تو وہ یقیناً متشابہ معنی رکھیں گی۔

Marfat.com

روح پہ میری ایک ذاتی رائے ہے، میں کافی ساری تحقیق کر بیٹھا ہوں، ایک نقطۂ نظر بنایا ہے، میں نے روح پہ ایک اپروچ بنائی ہے But it is not necessary that you should agree with it مجھے خود بھی یقین نہیں کہ میں نے جو ریسرچ کی ہے، وہ صحیح ہے یا نہیں ہے۔ میں اس متشابہ لفظ کو متشابہ طور پہ Discuss کر سکتا ہوں۔ مگر Frankly میں آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا I don't have any argument to say کہ یہ پریکٹیکلی، بعینہٖ ایسے ہی ہے جیسے میں روح کے بارے میں اظہار کر رہا ہوں۔ مگر میرے ذہن میں خیال آتا ہے کہ حدیثِ رسول ﷺ میں، حضورؐ نے فرمایا کہ آدم کیلئے اللہ نے ان کی ہتھیلی پہ تمام اولادِ آدم کی ارواح حاضر کیں، اور وہ باریک ذرّوں کی شکل میں تھیں۔ ان میں سے کچھ ذرّے چمکتے تھے اور کچھ تاریک تھے۔ یعنی کچھ ان میں سے خوش نصیب تھے، جنت نصیب تھے، اور کچھ ان میں جہنم رسید تھے۔ باقی حدیث تو تھوڑی اور آگے چلتی ہے، مگر میں آپ سے کہنا یہ چاہتا ہوں کہ روح کی مثال یہاں رسول اکرم ﷺ نے ذرّات کی شکل میں دی ہے۔ پھر آپ دیکھیے دوسری جو بات ہمارے پاس مشہور ہے کہ ہماری کمر کے آخری مہرہ میں اس کو محفوظ کیا گیا ہے "So delicately it is a permanent existence". اور کسی بھی حال میں یہ ضائع نہیں ہو سکتی، اس کی حفاظت کے ایسے معقول بندوبست کیے گئے ہیں۔ فرض کرو میں گمان کروں کہ دراصل روح جو ہے "Finest possible processing chip" ہے، جس میں انسانی حیات کا پورا کوڈ لکھا ہوا ہے، جیسے آپ جینیٹک سٹڈیز میں آگے جا رہے ہیں۔ آپ کو پتہ لگتا ہے کہ ایک ایک Gene میں پوری زندگی کے معاملات و حالات لکھے ہیں، تو عین ممکن ہے یہ خیال کہ وہ ایک Genetic chip ہے، جو انتہائی باریک ہے، اور ہمارے باطن میں وہ ہماری زندگی کو Process کرنے کیلئے لکھی ہوئی ہے۔ شاید اگلے وقتوں میں روح کا سراغ، تھوڑا بہت **" وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا "{ بنی اسرائیل :85}** تھوڑا بہت سراغ لگ سکتا ہے۔

خواتین و حضرات! جیسے میں نے حضرت امام محمد باقرؒ کے قول میں آپ کو بتایا، وہ

Marfat.com

فرماتے ہیں (آیاتِ قرآنی کی) ایک نہیں بلکہ دو دو Dimensions ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ اور خضر کے واقعہ میں آپ کو پتہ لگا کہ ظاہری Dimension اور ہے، اور باطنی Dimension اور ہے۔ ظاہر میں ایک عمل ہوتا ہے پھر اس کا باطن کیا ہے؟ یہ آپ کو خضر بتا رہے ہیں۔ پھر خضرؑ کے باطن میں کیا مصلحت ہے؟ یہ آپ کو اللہ بتاتے ہیں۔ تو اُن کا کہنا درست ہے کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے، پھر اس کا ایک ظاہر ہے۔ اور قرآن کا ایک باطن ہے پھر اس کا ایک باطن ہے۔ حضرتِ امام کے قول سے ایسے پتہ لگتا ہے کہ "There are at least four dimensions of understanding in the Quran."

اور ان Four dimensions میں کوئی کتنا حصول رکھتا ہے، ان ڈائی مینشنز کے مطابق، یہ اللہ جانتا ہے، یا پھر اس بندے کا اخلاص اور اس کی ریسرچ جانتی ہیں۔ تحقیق و جستجو کی ذمہ داری اگر خدائے واحدہ لاشریک تک پہنچنے کی کاوش، اور خدا کا غیاب میں جانا اور ایمان کا جبر نہ ہونا، انسانی تحقیق و جستجو اور تجسسِ ذات کے لیے مہمیز ہے، اور اگر انسان اپنی پوری علمی مقادمت کے ساتھ، اپنی ذہنی جدوجہد کے ساتھ حقیقت اور سچائی کا سراغ لینا چاہتا ہو تو وہ یقیناً خدا تک بھی پہنچ جاتا ہے، اور متشابہات سے محکمات تک بھی چلا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات! اب ہم متشابہات کے بہت Important chapter کی طرف آرہے ہیں۔ آپکو یاد ہوگا کہ شروع سے لوگ جب بھی متشابہات کا ذکر کرتے تو وہ یہ ذکر نہیں کرتے تھے، جو میں نے آپ سے کیا ہے۔ لوگ مقطعات کا ذکر کرتے تھے، الم، حم، عسق۔ کوئی بھی نہیں سنتا، یہ جو میری باتیں ہیں اُن کو کچھ بھی نظر نہیں آتیں۔ متشابہات میں Positively اگر اُن کا کبھی Intrest رہا ہے، کبھی کوئی تجسس رہا ہے، کبھی انہوں نے سراغ رسانی کی ہے تو وہ متشابہات کی نہیں بلکہ مقطعات کی رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مقطعات کیا ہیں؟ آپ یقین جانیے مجھے بھی نہیں پتہ تھا۔ پہلی دفعہ جب میں نے دیکھا کہ مقطعات کو ہم مدتوں سے مقطعات کہتے چلے آئے ہیں، اور کوئی سمجھ نہیں، ہم نے جیسے لفظ سنا ویسے Carry کر دیا۔ مقطعات سے مراد ہے قطع کرنا، اللہ کے ناموں میں سے ان کے اجزا نکال لینا۔ مقطعات کا مطلب یہ ہے کہ قطع کرنا

Marfat.com

اور یہ کہ اللہ کے ناموں میں سے لفظ نکال لینا، اور یا تو ان کو اللہ کی طرح Treat کرنا، یا ان سے اللہ کے بارے میں کوئی آگاہی طلب کرنا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں، بہت سارے لوگوں نے قطع کیا، تو الرحمٰن میں سے "ال م ر" ہے۔ نظر آیا آپ کو؟ نظر آتا ہے؟ "ال م ر" الرحمٰن میں سے ہے۔ اسی طرح انہوں نے مختلف اسما کی وضاحت فرمائی جیسے "ن" جو ہے وہ نور سے ہے "ص" صادق سے ہے۔

حضرت شیخ شعبیؒ نے کہا کہ اصل میں یہ اسرار میں سے ہیں، اس لیے ان پہ Discuss نہ کرو۔ مگر کچھ لوگوں نے ان کے بارے میں بات کی۔ اگرچہ ان کے مطالب پہ نہیں کی، مگر ان کے Original shifts پہ ضرور کی، کہ یہ اللہ کے کسی بھی اسم سے ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ حروفِ مقطعات جو ہیں اللہ کے کسی بھی اسم سے ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ For example ان کے مطالب بھی، جیسے حضرت ابن عباسؓ نے کہا المر (ال م ر) کا مطلب ہے کہ میں دیکھتا ہوں، روئیت سے لیا انہوں نے یہ راز۔ ان کے مطالب بھی درج ہوئے۔ ابنِ عباس نے "ال رح م ن" سے اسمِ رحمٰن کی تفریق کی۔ یعنی عجیب حساب تھا کہ انہوں نے کوئی پہلا دوسرا تیسرا نہیں دیکھا، اس میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ یہ دستورِ عرب میں تھا کہ کسی بھی اسمِ ربانی سے ایک حرف کھینچ لیا، اور اس کو جب استعمال کیا تو معاشرہ بھی اسے جانتا تھا، لوگ بھی اسے جانتے تھے۔

ابن جلیلؒ کا کہنا ہے کہ چونکہ اللہ نے ان مقطعات کے ساتھ قسم کھائی ہے، اس لیے یہ اسما اللہ کے نام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ان اسما کے ساتھ اللہ نے قسم کھائی ہوئی ہے، اس لیے لازماً یہ اللہ کے ناموں میں استعمال ہوتے ہیں۔

میں اب آپ کی خدمت میں کچھ روایات پیش کرنے جا رہا ہوں، ویسے اس پہ بہت کم روایات ہیں، مثلاً ابنِ ماجہؒ نے روایت کی ہے نافع کے طریق پہ بواسطہ ابی نعیم قاری کے، کہ فاطمہ بنت علی ابن ابی طالبؓ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ "یا کھیعص اِغفِرلی"۔ حضرت علیؓ اس طرح دعا مانگتے تھے "یا کھیعص اِغفِرلی"، اب Question یہ ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ان کو اسمائے الہیہ کا مخفف سمجھتے تھے۔ اور ان کو اسمائے ربانیہ

Marfat.com

کی Replacement سمجھتے تھے۔ جب کھیعص اکٹھے ہوئے تو یوں سمجھیں کہ اس میں ک سے کافی، ھـــا سے حادی، ی سے یحیٰی اور ع سے علیم، ص سے صادق، تو تمام اسماءمیں سے Nutshell حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے "یا کھیعص اِغفِرلی "یعنی ان اسماء کے ساتھ اپنی بخشش کی دعا مانگتے تھے۔

بعض علما جیسے مجاہدؒ ہیں اور زید بن احسنؒ ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ یہ روایتاً تحریر کے لفظ ہیں، مقطعات جو ہیں تحریر کے لفظ ہیں ،اور ان کو صرف کلام کی بہتری کیلئے یا کلام کو Announce کرنے کیلئے استعمال کیا گیا۔

خواتین وحضرات! کچھ یہودی آئے تھے ،رسول اکرم ﷺ کے پاس ،انہوں بڑی بحث کی۔ اُن کا خیال تھا کہ کیا حضور نبیؐ ہیں، اور آپ ﷺ کا کیا زمانہ ہے۔ انہوں نے اللہ کے رسول ؐ سے پوچھا کہ آپ کو اللہ نے کیا عطا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے جواب دیا....."ا ل م"۔ یہ سن کر انہوں نے کہا چلو ٹھیک ہے، یہ تو تھوڑا سا وقت ہے، **الف** کا ایک، **لام** کے تیس، اور **میم** کے چالیس، یہ تو صرف اکہتر سال ہوئے۔ پھر پوچھا اور تو کچھ نہیں دیا؟ تو حضورؐ نے کہا ہاں دیا ہے، پھر آپؐ نے ..."ال م ر" پڑھا۔ انہوں نے پھر پوچھا اور تو کچھ نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے..... "**کھیعص**" پڑھا۔ تو وہ پریشان ہو گئے، یہ تو پیغمبر کہیں آخر تک جانے والا ہے، چلو بھاگو یہاں سے۔ وہ گئے اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اس پیغمبر سے نہیں بنتی ہماری، یہ تو بہت طویل عرصے کے لیے ہے، اس کو جو کچھ عطا ہوا ہے۔

تو اس میں دیکھا گیا ہے کہ Value کو حرف سے جوڑا گیا۔ یعنی حروف کو Mathematical values دی گئی ہیں، جیسے آپ ابجد کہتے ہو۔ اور بڑا زور وشور ہے ابجد سے نام نکالنا اور ابجد سے اسمِ اعظم نکالنا۔ مگر اس اپروچ کو محدثین نے، اصحابِ رسولؐ نے مردود قرار دیا ہے۔ اور اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ یہود نے جو یہ بات کہی تھی، صحیح تھی، بلکہ انہوں نے اسے رد کیا ہے۔

قاضی ابو بکر بن الاظہریؒ حروفِ مقطعات کو سرے سے کوئی علم ہی نہیں جانتے۔ خواتین

Marfat.com

وحضرات دو بڑی Major Arguments ہیں جو میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ بڑی معتدل اور بڑی اچھی آرگومنٹس ہیں، ان میں سے ایک قاضی ابوبکرؒ نے دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ دیکھو جی جب قرآن اُترا تھا تو عرب بڑے لسّان تھے، فصیح تھے۔ عربی میں ہی تو دعویٰ تھا اُن کا۔ جب یہ قرآن اتر رہا تھا اور جب قرآن الم حم عسق کر کے بات کر رہا تھا، تو کوئی تو عرب اٹھتا اور کہتا کہ یہ کیا فضول باتیں کر رہے ہو؟ یہ کہاں کی زبان استعمال کر رہے ہو؟ یہ کون سا انداز اختیار کیا ہوا ہے تم نے؟ مگر حیرانی کی بات ہے کہ اس زمانے میں کسی عرب رائیٹر نے، دانشور نے، مفکر نے، شاعر نے ان الفاظ پہ اعتراض نہیں کیا بلکہ ان کو Accept کر لیا۔ تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ لازماً یہ ایک اندازِ گفتگو تھا جو عرب میں مروّجہ تھا۔ اور اس لئے جب یہ الفاظ اس انداز سے کہے گئے تو کسی نے بھی اس پہ کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یہ ایک بڑی Strong اور بڑی Reletive Argument ہے جو دی گئی۔ اب دوسری سنیے، یہ بھی بڑی مزیدار بات ہے جو اللہ نے کہی۔ اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ بھئی تمہارے پاس بھی تو وہی لفظ ہیں ناں، یہی لفظ ہیں۔ فرض کریں میں کہوں کہ تمہاری بھی "اب ت" ہے اور میرے پاس بھی "اب ت" ہے۔ تو پھر ٹھیک ہے، آؤ مقابلہ کر لیں، آؤ پھر میچ ڈال لیں۔ تو اہلِ عرب کو ان الفاظ کے ذریعے خدا Convince کر رہا ہے کہ یار جو تم "ال م" رکھتے ہو، وہ میں رکھتا ہوں۔ مگر " **فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ O** "{البقرة:23} اگر تم سچے ہو تو پھر اس جیسی ایک آیت بنا کے دکھا دو۔ تو یہ اللہ کا ایک دعویٰ ہے کہ جو حروف تم استعمال کرتے ہو، وہی میں کرتا ہوں، جو زبان تمہاری ہے، ہم بھی اسی میں کلام کر رہے ہیں، اگر تمہیں دعویٰ ہے ناں کہ تم بڑے لسّان ہو، تم بڑے Linguist ہو، تم بڑے Paradoxes میں ماہر ہو، تم بڑے تشبیب کے اور بڑے بڑے کلام کے ماہر ہو تو لاؤ پھر۔ میں بھی تو وہی لفظ استعمال کر رہا ہوں جو تم کر رہے ہو۔ میں بھی الم، حم، عسق استعمال کرتا ہوں، تم بھی یہ ہی کرتے ہو۔ آؤ پھر میچ پڑ جائے ...... " **فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ O** "{البقرة:23} اگر ہمت ہے، اگر واقعی دانا ہو، واقعی عقل مند ہو تو آؤ پھر میچ ڈال لو۔

Marfat.com

اسی زبان میں ذرا میچ ہو جائے۔اور بدقسمتی سے ایک شخص نے اس کو قبول بھی کیا تھا۔قرآن کا Subject ہے، آپ کو پتہ ہونا چاہیے، ایک شخص نے اسے قبول کرلیا۔تو پھر وہ ایک Verse بنا کے لایا۔ Verse اس نے یہ بنائی کہ مینڈک برسات سے پہلے بھی ٹراتے ہیں، برسات کے بعد بھی ٹراتے ہیں، مگر کوئی فرق نہیں پڑتا۔یہ اُس نے آیت بنائی تھی۔جب اس نے قرآن کے میچ میں مخالفانہ آیت لکھی تو اس نے یہ آیت لکھی کہ مینڈک تو پہلے بھی ٹراتے ہیں، مینڈک بعد میں بھی ٹرٹراتے رہیں گے، کاروان چلتا رہے گا، کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اگر آپ دیکھو تو جو وجاہت جو تمکنت جو شان جو اٹھان اور جو Height اللہ کے کلام میں ہے، وہ اگر کوئی عرب کا شاعر اس قابل ہوتا تو اُن حروف سے، اگر اُس میں طاقت ہوتی وہ بھی کوئی ایسی آیت بنا کے دیکھا دیتا۔تو ایک انداز یہ کہتا ہے کہ یہ حروف اس لیے تھے۔مگر اب دیکھئے اس میں بھی ایک فرق ہے،

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا طہٰ طٰس اور حم مجھے حضرت موسیٰؑ کی الواح سے دیئے گئے۔ان کے بارے میں فرمایا کہ طہٰ طٰس حم مجھے موسیٰ کی الواح سے دیئے گئے۔مطلب یہ ہے کہ پہلے بھی پیغمبروں کو یہ مقطعات دیئے گئے تھے، پہلے بھی یہ دستورِ پروردگار تھا، پہلے بھی اپنے دروس میں اُن کو عطا ہوئے۔

پھر ایک حدیث میں ہے کہ "ح م" قرآن کا رخسار ہیں، ان میں چمک ہے، ان میں زندگی ہے اور یہ نمایاں ہیں حضورؐ کی زندگی مبارک میں۔اب دیکھئے ایک اور آیت کا سراغ ڈھونڈیں تو آپ کو پتہ لگتا ہے کہ یہ آپ کو کیا کہنا چاہتے ہیں **نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ○ مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○** "{القلم :2-1} ن قلم اور سطر سے ہے، اور یہ اللہ کی نعمت ہے، ہمارا پیغمبر مجنوں نہیں ہے۔مطلب کیا بنا؟ کہ "ن" علم سے ہے۔تم پیغمبر کو مجنوں سمجھتے ہو، حالانکہ قلم اور سطر اور علم کی نعمت اسے دی گئی ہے۔تو اشارہ اور کنایہ میں یہ چھوٹے چھوٹے لفظ موجود ہیں، جیسے میں خود اگر ایک مصرع بنالوں اور کہوں کہ تیرے نصیب میں تو پاس ہونا لکھا ہے۔(مسکراتے ہوئے: فی البدیع چل رہا ہوں ویسے، معاف کیجئے گا اگر غلطی ہو جائے) تیرے نصیب میں تو پاس ہونا لکھا ہے اور میرے خیال میں بس ایک چیز ہے اور وہ ہے "ف"۔تو میرا

Marfat.com

خیال ہے کہ ساری دنیا سمجھ جائے گی ف سے مراد فیل ہے۔ بعض اوقات عوام میں رائج ایک حرف ایک فقرہ ایک پورے جملے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ختم نہ لکھا، الخ لکھ دیا "ال خ "۔ اور وہ با آسانی آپ کو سمجھ آجائے گی، یا جو بھی اس علم کا پڑھنے والا ہوگا، اس کو فوراً سمجھ آجائے گی کہ یہ جو "ال خ" ہے اس سے مراد الختم ہے۔ تو قصہ اسے سمجھ آجائے گا۔ اسی طرح مقطعات کی یہ صورتیں سامنے نظر آتیں ہیں۔

خواتین و حضرات! Hebrew سے آگے بڑھی ایک بڑی عجیب سی چیز (کچھ کاغذات ہوا میں لہراتے ہوئے) کاش کہ کوئی ایسی چیز ہوتی، جس سے میں آپ کو دکھا سکتا۔ میں جب "Hieroglyphy" دیکھتا ہوں تو مجھے ان حروف کے Pattern سمجھ میں آتے ہیں۔ سومیریا میں Jews میں Hebrew میں بہت سارے لفظ جو ہیں ان کے مخصوص Symbols ہیں۔ مثلاً "م" کا سمبل ماء ہے، جو "م" ما کے لیے ہے۔ "م" ما کے لیے، پانی کے لیے لکھی جاتی ہے، آپ اگر غور کریں تو قرآن بھی اسے پانی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مگر سب سے دلچسپ سمبل "ط" کا ہے۔ "ط" جو ہے پہیہ کے لیے استعمال ہوا ہے، wheel کے لیے۔ جب وہ wheel کے لیے استعمال ہوا ہے تو اس کا مطلب بنے گا، فرض کیجئے اگر wheel ڈالا (علامت) جائے تو اس کا مطلب بنے گا آسانی، سفر کی آسانی۔ اگر فرض کر و اس کے سامنے ایک آدمی بھی ڈال دیا جائے جو ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو اور وہ "ہا" کا مطلب دے رہا ہو۔ "ہا" کا مطلب ہے ایک آدمی جو ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو۔ تو یہ گائیڈ ہے جو اس رستے کو بلا رہا ہے۔ چنانچہ "ط" کا مطلب ہے wheel، آسانی، اور "ہا" کا مطلب ہے گائیڈ جو رستے کو بلا رہا ہے۔ یہ دونوں symbols موجود ہیں، Past میں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں آپ سے کہ سب سے بڑی ڈسکوری جو قدیم زمانے میں ہوئی، وہ wheel کی تھی۔ ایک معاشرتی اور معیشت کا بہت بڑا انقلاب، زندگی کی بہت بڑی آسانی wheel سے آئی۔ قرآن اس سمبل کو آگے لا رہا ہے .... "**طه** "یعنی wheel یعنی بہت بڑی آسانی، اور ایک راہبر ایک سردار جو ہاتھ پھیلائے کھڑا ہے۔ اور قرآن کہہ رہا ہے" **طه ۝ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ**

Marfat.com

"{طه :2-1} کہ ہم نے قرآن کو مشقت کے لیے نہیں اُتارا۔جیسے wheel نے تمہاری مشقت عہدِ قدیم میں ختم کی تھی، یہ قرآن اگلے زمانوں میں تمہاری مشقت ختم کرنے کے لیے آیا ہے۔ Hebrew Symbols وہی ہیں "ط" کے اور "ہا" کے۔قرآن میں طٰہٰ کا جو سمبل ہے، یہ کے پرانے سمبل سے لیا گیا ہے۔اس کو بڑی آسانی سے آپ واضح کر سکتے ہو۔یہاں "طٰہٰ" سے مراد یہ ہے کہ ایک سردار جو آپ کو آسانی کے لیے بلا رہا ہے،اور اگلی قرآن کی آیت بھی اسے ویسے ہی بیان کر رہی ہے **" طه ○ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى "{طه:2-1}** اور اس طرح یہ پوری انفرمیشن Complete ہو جاتی ہے۔

کبھی آپ نے غور کیا چاہے ایل ہو یا اللہ لفظ تو استعمال ہوتا ہے۔مگر دراصل (اللہ کے سمبل میں) وہاں بیل کا سر ہے۔ ہمارے ہاں غلط فہمی یہ ہو جاتی ہے کہ یار اللہ کے ساتھ بیل کا سر کیسے آ گیا؟ یعنی آ تا تو اللہ کا کوئی سمبل تو ہوتا،مگر جو الف ہے جس کے ساتھ ہم "ال م" کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اس کی بجائے یہ بیل کا سر کہاں سے آیا؟ خواتین و حضرات یہ Mythology سے آیا ،خدائے واحد کی پرستش کے بعد جو فونیشیا میں Civilization develop ہوئی وہ بیل کی پرستش کرتی تھی۔انہوں نے خدا کے الف کو بیل سے بدل دیا اور اس کی images کو آگے لائے۔وہی امیج خدا کے لیے Stay کرتی ہے،اور وہی امیج جو ہے ان کی تہذیب میں بیل کیلئے Stay کرتی ہے۔

ایک اور عجیب سی بات آپ کو بتاؤں کہ پانی کا سمبل جو ہے یہ "م" کا ہے۔اور محمد رسول اللہ ﷺ کا تعلق بھی پانی سے ہے۔سیرت ابنِ ہشام کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ اک چشمے پر کھڑے تھے۔بہت سارے کافر تلاش کرتے ہوئے آئے ،وہ پہچانتے نہیں تھے رسولؐ اللہ کو۔یاد رکھیں کہ رسول اکرمؐ نے کبھی مذاقاً بھی کوئی غلط بات نہیں کی۔تو ان لوگوں نے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہو؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ہم پانی والے ہیں۔حضورؐ کا جواب تھا کہ ہم پانی والے ہیں ۔پھر آپ تبوک کی جنگ یاد کیجئے ،وہ معرکہ جب حضورؐ فوج لے کر نکلے اور پانی ختم ہو گیا۔جب پانی ختم ہو گیا تو اصحابِ رسولؐ شکوہ پذیر ہوئے کہ یا رسول اللہؐ ادھر تو ہم مر جائیں گے سارے۔آپ

Marfat.com

ﷺ نے پوچھا کہ کسی کے پاس پانی ہے؟ اصحاب نے کہا ہاں ہے۔ پھر ایک لوٹے میں ہلکا سا پانی جو صرف چھونے کی حد تک تھا۔ حضورؐ نے اس میں ہاتھ رکھا اور آپؐ کے دستانِ مبارک سے پانی پھوٹ کے بہا۔ اتنا بہا کہ پانچ ہزار کے لشکر نے پیا، برتن بھر لیے، اگلے وقتوں کیلئے۔ یہ انتہائی نمایاں معجزۂ رسولؐ ہے۔ مگر خواتین وحضرات میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ پانی والے تھے، اور م سے مراد محمدؐ ہے۔ اس کا Physical aspect یہ ہے چونکہ "م" سے حیات ہے۔ پھر آپ قرآن کو پلٹیں، آپ دیکھیں گے **"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"** **{الأنبياء :30}** کہ تمام حیات پانی سے ہے۔ پانی محمد ﷺ سے ہے۔ تمام حیات محمد ﷺ سے ہے۔ مختصراً ان اسماء کی حکمت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ چونکہ پانی کا Claim رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم پانی والے ہیں اور چونکہ "م" کا Original most symbol جو ہے، یعنی پرانی Civilizations میں پانی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ پانی والے ہیں تو اس کا مطلب یہ کہ "م" کو Origin حاصل ہے تخلیق میں، اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپؐ نے Claim کیا کہ ہم پانی والے ہیں، اور اگر محمد ﷺ پانی والے ہیں **"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"** **{الأنبياء :30}** تو تمام حیات پانی سے ہے۔

خواتین وحضرات! اب ہے راز کی بات! یہ تو Academic تھے۔ (مسکراتے ہوئے) مجھے پتہ ہے، آپ ان کیلئے نہیں آئے ہو، سوال یہ ہے کہ ان اسماء میں کچھ اور بھی ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑی سی فطری جبلت استعمال کریں کہ وہ کیا ہے؟ فرض کرو قرآن حکیم میں اللہ کہہ رہا ہے ...... **ال م ،حم ،عسق** ،تو جو خدا لفظ اکٹھے رکھ رہا ہے، ان میں مغایرت تو نہیں ناں ہو گی، بڑا سادہ ہے۔ فرض کرو اللہ تعالیٰ تین لفظوں کو جوڑ کے آگے ایک پوری آیت نازل فرما رہا ہے یا پوری سورت دے رہا ہے تو ان لفظوں میں مغایرت یا اجنبیت تو نہیں ہو سکتی۔ سب سے پہلا قانون جو متشابہات میں ہے، جو مقطعات میں ہے، کہ وہ الفاظ جو اللہ تعالیٰ مقطعات میں دے رہا ہے ...... They are adjacent groups and they have affinities between them and they have no

Marfat.com

anonymities between them سو اگر آپ کے پاس الف رہتے ہوں تو دیکھو کہ ان کے تعلقات ل ، م سے کیسے ہیں؟ میرے خیال میں اچھے ہونے چاہئیں۔ اگر کسی کو Obsession ہو جائے محبت کا تو ہم دیکھتے ہیں کہ نام کون سے ہیں۔ دیکھو (ارواح کے) گروہ ہیں، لارجر گروپس ہیں اور سمالر گروپس ہیں۔ آپ کہو گے کہ شاید میں اپنے پاس سے یہ بات کر رہا ہوں۔ لیکن میں اپنے پاس سے بات نہیں کر رہا۔ میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے پوچھا یا علیؓ یہ کیا بات ہے کہ کچھ لوگ بڑے ہی نیک ہوتے ہیں مگر ہمارے دل ان کو نہیں جاتے، ہمارے دلوں میں ان کیلئے کچھ بھی نہیں ہوتا حالانکہ وہ بڑے بزرگ اور بڑے نیک ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ بالکل گئے گزرے ہوتے ہیں، نکمے بے کار فضول مگر ہمارے دل ان کو جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ سب کی زندگی میں ایسے لوگ تو ہوں گے کہ برا سہی مگر دل جاتا ہے، اچھا سہی مگر دل نہیں جاتا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا - مسندِ اہل بیت میں یہ حدیث ہے - فرمایا کہ یا امیر المومنینؓ مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ یہ راز کیا ہے؟ تو حضور ﷺ نے مجھے بتایا کہ علیؓ جب کائناتِ بالا میں ارواح کی تخلیق ہوئی تو ان کے گروہ بنا دیئے گئے۔ اور ان میں بعض کی بعض سے محبت ٹھہرا دی گئی۔ بعض کی بعض سے مخالفت ٹھہرا دی گئی۔ جیسے ہمارے جنرل صاحب (حمید گل) کی مخاصمت ہے امریکہ سے (قہقہہ) اب قصور نہ بچارے امریکہ کا ہے نہ جنرل صاحب کا، مخالفت لکھی گئی۔ اب اگر یہ ہزار سال بعد پھر بھی آئیں گے اور اگر امریکہ اجڑا بھی ہوگا تو بھی اس کی مخالفت کریں گے۔ اب تو ویسے بھی امریکہ بچارہ اجڑنے والا ہے انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

آپ عمران خان کو دیکھ لیجئے، پہلے سپورٹس میں گئے پھر سیاست میں آگئے، بھئی تیسرا شغل کیوں نہیں پکڑا انہوں نے؟ آپ حیران ہوں گے یہ **"عسق"** کی حد میں چلے گئے۔ "ع" "تو" س" کو جا رہی ہے تو موصوف **"عسق"** کو چلے گئے۔ بیچ میں جو "ق" ہے ناں ایک، وہ کینسر میں چلا گیا۔ پوری ہو گئی ناں ہسٹری! یعنی **"عسق"** اپنی ہسٹری پوری کر چکا ہے۔ بیچ میں ایک ایسا شغل ہے جو ان کے گروپ کو مکمل کرتا ہے۔ فرض کرو کہ آپ عمران خان سے کہو کہ یار آپ

Marfat.com

شادی کرلیں تو آپ کہیں کہ "ق" نام سے کرنا۔ کیونکہ وہ آپ کو مکمل کردے گا۔ جب یہ اسماء نیچے اترے تو ان اسماء کی آپس کی رغبتیں اور نفرتیں نمایاں ہوگئیں۔ پہلا سوال یہ بنتا ہے کہ Who will give value to these words? پہلا سوال یہ ہے کہ الف کو value کون دے گا؟ ب کو value کون دے گا؟ ان اسماء کو قیمتیں کون دے گا؟ ویسے بنیادی لاء تو میں نے آپ کو بتا دیا ہے، آپ گھر کے رشتے ناطوں میں اسے استعمال کر سکتے ہو۔ مگر آپ یہ چاہو کہ قیامت تک کیلئے آپ چیزوں کی جانچ پرکھ ان کی داخلی اور خارجی ویلیو سے کرو تو پھر ذرا جان زیادہ مارنی پڑے گی، زیادہ تجسس کرنا پڑے گا۔ بات یہ ہے کہ اگر ماضی میں کوئی چیز کسی حالت میں قائم ہے، کسی Mythology میں آئی ہے، زمینوں میں آئی ہے، شہروں میں آئی ہے، وہ اسماء کے تعلق سے باہر نہیں ہوسکتی۔ اسماء (یہی چودہ اسماء) فطرت پہ حکمران ہیں، عادات پہ حکمران ہیں، تعلقات پر حکمران ہیں۔ اگر میں کہوں کہ یہ اسماء Basics کا سب Decision دے دیتے ہیں۔ It is too easy to understand a larger factual word with the help of these Asmah شائد آپ کو میری بات پہ یقین نہ آئے لیکن مجھ سے پہلے ایک دانشور نے ایک عالم نے اسے claim کیا۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے اسے claim کیا اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ علم لاسماء کے اس تاثر سے واقف تھے، مگر ان کے علم کی بنیاد سائنٹیفک نہیں تھی۔ یہ چھ چھ حروف ہیں جو زبان کی مختلف سائیڈوں سے نکلتے ہیں، ان میں سے تین تین اللہ نے لے لیے اور تین تین چھوڑ دیئے۔ اگر تالو سے چھ حروف نکلتے ہیں تو تین اللہ نے لے لیے اور تین چھوڑ دیئے۔ اگر زبان سے چھ حروف نکلتے ہیں تو تین اللہ نے لے لیے اور تین چھوڑ دیئے، یعنی ادائیگی کے لیے۔ حضرت ابنِ عربیؒ نے اس علم کی بنیاد ادائیگی پہ رکھی ہے، مثلاً اگر اسمِ گرامی محمدؐ پکارا جائے تو وہ دو مرتبہ Dip کرتا ہے۔ یعنی عقیدت کا ایک یہ بھی رنگ ہے کہ جب آپ محمد ﷺ کا نام لیں گے تو قدرتاً آپ کے ہونٹ ڈِپ کر کے ایک دوسرے کو چومیں گے۔ آپ کے اندر سے یہ ایک فطری تاثر آ جائے گا "But as a matter of fact, there is another very simple law of

Marfat.com

وہ لاء جو شاید میں استعمال کرتا ہوں۔ وہ "understanding of these Asmah." لاء جس کے تحت میں ان اسماء کو سمجھتا ہوں۔ "It is very important to give the priority to the values of the basic words." جب تک آپ ان اسماء کو ویلیو یا قیمت نہیں دے پاتے، آپ کی تمام تعلیمات اٹکل پچو رہتی ہیں۔ اس علم کی باقیات نہیں ہیں، اس علم میں استاد غلطی کرتا ہے، علم کبھی غلطی نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم بہر حال کسی خدائی علوم پر اس درجہ دسترس نہیں رکھ سکتے کہ کسی منزلِ دعویٰ تک پہنچ سکیں۔ اس لیے ہم غلطی کر سکتے ہیں۔ بطور استاد میں غلطی کر سکتا ہوں۔ میری ایک بہت بڑی مجبوری ہے "And I expect you to have a regard for that sense of poorness in me because after one thousand years I was the only teacher who had gone in to the details" تو الفاظ کو بہت ساری ویلیوز صرف مجھے ہی دینی پڑتی ہیں۔ مگر جب الفاظ کو دی جانے والی ویلیوز، قیمتیں آگے بڑھتی ہیں تو اتنی سادہ نہیں رہ جاتیں۔ جیسے میں نے کہا کہ اگر تو آپ "ال م" کی تہہ تک ہو تو آپ اس سارے قانون کو استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ قرآن کے چودہ حروف کے تال میل کو جب چاہے استعمال کر سکتے ہو، شادیوں میں رشتے ناطوں میں اپنے بچوں کے نام رکھنے میں آپ کو کوئی نسبت تو نصیب ہو جائے گی، کوئی بڑی رکاوٹ نصیب نہیں ہو گی۔ مگر جب آپ آگے بڑھو گے تو پھر پرابلم ہو جائے گا، کیونکہ کبھی کبھی اسماء کی ان نسبتوں کو بھی قطع کر دیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ان حروف میں آ کے کوئی تیسرا حرف شامل ہو جائے گا، اور آپ کہو گے یہ کیا؟ ادھر تو تعلق اور نسبت قائم تھی یہ قطع کیسے ہو گیا؟

خواتین و حضرات! "It is a trade secret." آگے کیا کرنا ہے؟ اس کیلئے بہت تعلیم چاہیے، بہت فہم چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ ایک اسم کے چار لفظ اکٹھے کریں تو ہر اسم عمر کی بھی نشاندہی کرتا ہے، کردار کی بھی نشاندہی کرتا ہے، روّیوں کی بھی نشاندہی کرتا ہے، کیریئر کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ اس میں پیچیدگی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اسماء کے باہمی ربط

Marfat.com

سے یہ ممکنات Billion میں چلی جاتی ہے۔کوئی بھی شخص جوان ممکنات پہ غور کرے گا، اسے یہ جاننا پڑے گا، بہرصورت جاننا پڑے گا کہ بہت سارا علم چاہیے، بہت سارے موضوعات کا علم چاہیے، بہت ساری اشیاء کا علم چاہیے، بہت سارا دنیاوی علم چاہیے، بہت سارا کائناتی علم چاہیے اوراس میں آپ کیلئے میں دعا ہی کرسکتا ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

سوالات وجوابات

س: آپ کے چاہنے والے یہ کہتے ہیں کہ پروفیسر صاحب موت برحق ہے اور یقیناً ہم نے اور آپ نے بھی اس فانی دنیا کو چھوڑنا ہے۔ آپ کیا وصیت فرماتے ہیں آپ کے چاہنے والے آپ کے بعد کیا کریں؟ آپ کا عرس منائیں؟ میلہ کریں؟ یا آپ کی تعلیمات کی اشاعت کریں؟ آپ نے اس حوالے سے کیا اہتمام کر رکھا ہے؟

ج: Every body has its own tradition جب آپ میرے پاس میرے بعد آئیں تو اچھی طرح کھانے پینے کا اہتمام کریں۔ کھائیں، پئیں، اللہ کا شکر ادا کریں اور چلتے بنیں۔

س: پروفیسر صاحب ہمارے دوست جاننا چاہتے ہیں کیا ناموں کو عمر کے کسی حصے میں تبدیل کر کے ہم آہنگی کا کوئی راستہ ممکن ہے؟

ج: دراصل بات یہ ہے کہ Most of the humam conditions جو زیادہ تر ہیں، اس کے نروس سسٹم کے build up جسے ہم Traumatic Age کہتے ہیں۔ سب سے پہلا جو Build up ہوتا ہے آدمی کا، وہ ٹراما کا ہے۔ وہ نو برس تک ہوتا ہے اور نو برس کے دوران اگر آپ نام بدل لیں، اس کا تو Effect ہوتا ہے۔ لیکن جب ایک سسٹم پورا

Marfat.com

ہو جائے، تکمیل کو پہنچ جائے تو اس کے بعد تبدیلی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لیے We suggest کہ شروع سے ہی سوچ سمجھ کے نام رکھے جائیں۔ خاص طور پہ ہمارا رواج ہے مثلاً جب کسی کو کہو کہ عبداللہ نام رکھو تو وہ کہتے ہیں یہ نام ہماری فیملی میں بہت ہیں۔ حالانکہ اگر آپ دیکھیں تو روایتِ اسلام یہ ہے کہ تین تین نسلوں تک عبداللہ ابن عبداللہ ابن عبداللہ ہی چلا آرہا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو کسی فیشن کی تلاش نہیں تھی۔ بلکہ خدا کی محبت کی تلاش تھی۔ جب اللہ یہ کہہ رہا تھا کہ میرے نزدیک سب سے خوبصورت نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں تو لوگ یہ نام بڑے شوق سے رکھا کرتے تھے۔ آج کل تو آپ کسی کو بہت اچھا نام بھی بتا دو تو جواب ملے گا میرے چچا نے اپنے بیٹے کا یہ نام رکھا ہوا ہے، یا میری بھابھی کے بھائی کا یہ نام ہے، یا کسی کی بیٹی کا یہ نام ہے۔ تو ہمیں دشواری یہ پڑتی ہے کہ ہمارے ہاں انوکھے ناموں کا عُجب پیدا ہو گیا ہے، اور نام بھی کیسے؟ انوشہ انوٹھا انیلا انوکھا، یعنی آپ دیکھو کہ یہ عجیب وغریب نام جو چلے آتے ہیں، جن کے بارے My experience, I am telling you very honestly کہ 75 فی صد لوگوں کو اپنے بچوں کے ناموں کا مطلب نہیں پتہ ہوتا۔ اب اُن ناموں کا کیا فائدہ ہے، یہ آپ خود سوچ لو۔

مگر میرے خیال میں ہمارے پاس اصحابِ رسولؐ کی ایک بہت بڑی لسٹ موجود ہے، مثلاً کہیں بیٹا ہوتا ہے تو میں اسد کے بجائے اسید نام رکھتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ کوئی انوکھا نام ہے، اس کی وجہ اس کا تاریخی پس منظر ہے کہ حضرت اسید بن حضیرؓ اتنی اچھی تلاوتِ قرآن فرماتے تھے کہ ایک دفعہ پریشان ہو کر حضورؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہؐ میں تلاوت کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ بادل جھک آئے ہیں اور ان میں روشنیاں ٹمٹما رہی ہیں۔ جہاں میرا گھوڑا بندھا تھا، پاس ہی میرا بچہ سویا ہوا تھا۔ میں ڈرا کہیں زیادہ قریب آنے سے گھوڑا ہنہنا نہ جائے اور میرے بچے کو کوفت نہ پہنچے تو میں نے تلاوت بند کر دی۔ حضورؐ نے فرمایا اسیدؓ تمہاری تلاوت کی خوبی کی وجہ سے ملائکہ زمین پہ جھک آئے تھے اور اگر تم تلاوت بند نہ کرتے تو ربِ کعبہ کی قسم ہے کہ وہ بادلوں سے نکل کر تمہارے ساتھ مصافحہ کرتے۔ اب آپ دیکھیں ناں! کہ اس خوبی کی وجہ اسید نام ہے۔ میں تو نام کی اس برکت کا متوقع ہوتا ہوں، جو لوگ اسید نام رکھیں گے اللہ تعالیٰ شاید ان کو اسیدؓ کی

Marfat.com

سی برکت دے دے، کسی بھی Level پہ دے دے۔ اب آپ ایک اور بات پہ غور کرو، حضورِ گرامی مرتبت ﷺ مبعوث ہوئے، اور ان کے گرد عینوں (ع کی جمع) کا جال بچھا دیا اللہ نے، جدھر دیکھو "ع" چل رہی ہے۔ عبداللہ بن ابی کھافہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر بن خطابؓ اور عثمان بن عفانؓ اور علی مرتضیٰؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، دعبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور سب سے بڑھ کر جو آپ ﷺ کی سب سے زیادہ محبوب خاتون تھی، عائشہ صدیقہؓ ان کا بھی نام "ع" سے تھا۔ تو یہ کوئی ایسے نہیں ہے کہ وہاں پہلے سے کچھ Determine تھا، یہ دیکھو کہ ع کو برکت اللہ نے کتنی دی ہوئی ہے کہ کتنی عینوں نے "م" کو گھیرا ہوا ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں "ع" اور "م" کا تعلق انتہائی گہری اور Spiritual محبت کا ہوتا ہے۔ اگر فرض کرو کسی خاتون کو جس کا نام "م" سے شروع ہو، میں اسے کہتا ہوں "ع" سے نام رکھ دو اور وہ مجھے آگے سے کہے کہ یہ تو میری کزن کے بیٹے کا بھی نام ہے، تو پھر مجھے بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ اس لیے پھر اُن کو Fashionable نام چاہیے ہوتے ہیں۔ ظاہر یہ کرنا ہوتا ہے کہ میں نے اپنے بچے یا بچی کا ایسا نام رکھا ہے جو شاید پہلے کسی نے نہیں رکھا ہو۔ چاہے وہ اسے جہنم میں لے جائے۔ تو یہ خیال کرنا چاہیے کہ ہمارے پاس اثاثۂ فکری و نظری اور ہے، اور لوگوں کے پاس جو ہے اور ہے۔

س: ہمارے ملک کے بے شمار مسائل ہیں ہر کوئی تجزیہ کر دیتا ہے حل نہیں بتاتا، پاکستان میں غیر یقینی صورتحال کب ختم ہو گی اور آئندہ پچاس سالوں میں آپ پاکستان کو کہاں دیکھتے ہیں؟

ج: ٹیکنیکلی آپ دیکھو جی خدا کہتا ہے آپ کے اردگرد تارِ عنکبوت بچھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مکڑی کا جال تو بہت بودا ہے۔ گردوپیش کی بدحالی سے بظاہر پاکستان ایک حنوط زدہ مصری ممی کی طرح لگتا ہے۔ اس کی نعش میں سے کوئی نہ کوئی چیز اکھڑ رہی ہے، لوگ خوفزدہ ہیں، بے چین ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ آج گیا یا کل گیا، حالانکہ اس مفروضے میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ "But I know it if u can hear then hear". جب بڑے تناظر میں، Cosmic تناظر میں ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کے دجل و فریب نے حکومتوں کے مکروفریب نے اور اینٹی اسلام جدوجہد نے ایک ملک پیدا کیا ہے جسے اسرائیل کہتے ہیں۔ اسرائیل کے مقاصد بڑے

Marfat.com

واضح تھے کہ یہ جو عربی ممالک ہیں یا جو مڈل ایسٹ ہے اس کے مسلم ممالک پر کسی نہ کسی طریقے سے جبر و قہر سے غلبہ حاصل کرنا پھر ان کو مجبور رکھنا، ان کو مقہور رکھنا، ان کو کسی نہ کسی طریقے سے اپنا ذہنی اور عقلی غلام بنائے رکھنا۔ Within two three fights it also proved good کہ مسلم ممالک میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی، اتنی طاقت بھی نہیں تھی، اور اتنا شعور بھی نہیں تھا کہ اپنے بے پناہ ذرائع اور وسائل کو استعمال کر کے وہ اسرائیل کے مدِمقابل ہوتے۔ یہ تو ایک کارِ دجل تھا، شیطان کا کام تھا جو کامیاب ہوا۔ دوسری بات، جو سب سے نمایاں تھی کہ اسرائیل کے بننے کے بعد کسی اسرائیلی نے اس سے غداری نہیں کی۔ انہوں نے اپنی مملکت کے نظام کیلئے پوری کوشش کی۔ اس کو بنایا، اس کو اٹھایا، اس کو دنیا کی بڑی ایٹمی طاقتوں میں شامل کیا، اور لگا ایسے کہ یہ اتنے Sincere adherence جو ہیں اس ملک کے، اتنے شاید کسی اور ملک کے نہیں ہیں۔

اب اس کے برعکس ذرا دیکھئے۔ ادھر کائناتِ بالا میں جیسے اقبال نے لکھا ...... "سنا ہے عالمِ بالا میں کوئی کیمیا گر تھا"۔ وہ بھی دیکھ رہا تھا کہ شیطان ایک بہت بڑے پیڈسٹل پہ جا کے ایک بہت بڑی تخلیقِ مملکت کر کے فقط مسلمانوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک بڑی گھناؤنی سازش کر چکا ہے۔ تب ان دنوں میں تمام علماء کو چھوڑ کر اللہ کی نظر ایک عجیب وغریب بندے پہ پڑ گئی، جو بظاہر نہ مسلمان لگتا تھا، بدیشی عادتیں، بدیشی رنگ، ہر چیز میں انگریزیت جھلک رہی تھی۔ سیگار منہ میں ہے، ہم تو اس سے بڑا چھوٹا سگریٹ پیتے ہیں (ہال میں قہقہہ) تو دیکھا یہ گیا کہ جنابِ والا سیدھے منہ بات نہیں کرتے، چہرے پہ ایسا تناؤ ہے، کوئی اسے مغرور کہہ رہا ہے، کوئی کچھ کہہ رہا ہے، کوئی کچھ کہہ رہا تھا۔ تو خدا کی نظرِ انتخاب محمد علی پہ جا کے پڑی And why so? دیکھو یہ آپ کو غور کرنا ہے، سوچنا ہے کہ Why so? کیا اس وقت ہندوپاک میں مومن نما مسلم نہیں تھے؟ کیا اس وقت عبادات کی کمی تھی؟ کیا مذہبی جماعتوں کی کمی تھی؟ کیا اسلام کے پیامبر کم تھے؟ کیا اسلام کے Adherence اور منسلک لوگ کم تھے؟ ان بے شمار اسکولوں میں جو اسلام کے نام پر تبلیغ و تحقیق کر رہے تھے آخر اللہ نے ان میں سے کوئی بندہ کیوں نہیں

Marfat.com

چنا؟ ایک سوال آپ کے ذہن میں پیدا ہونا چاہیے Your Curiosity should belong to this question that why? what happened? کیوں ایک ایسا شخص جس کا کوئی دین سے بظاہر اتنا تعلق نہیں تھا۔ واسطہ نہیں تھا۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ایک Cause آئی، ایک ٹاسک آیا، ایک Question آیا۔ احراریوں نے اس کی مخالفت کی، خاکسار نے کی، دیو بند نے کی اور مسلسل کی، اور تمام بڑے اسکول آف تھاٹس نے کی، حتیٰ کہ ابوالکلام آزاد نے کی جو بظاہر سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں ہی صفحے کالے کر رہے تھے، اور اتنی اتنی بڑی تفاسیر لکھ رہے تھے۔ This question naturally comes to a mind why did He choose Quaid-e-Azam. مگر یہ جواب اس وقت ملتا ہے جب ہم لارڈ ویول کی اور قائد اعظم کی بات چیت سنتے ہیں۔ اس زمانے میں ایک انڈین Lieutenant Governor تھا، ایس. پی. سہنا! ایس. پی. سہنا Lieutenant Governor تھا، اور یہ Second highest post تھی انڈیا میں، Second highest post! انڈیا میں Lieutenant Governor ہونا، گورنر سے ذرا نیچے ہونا، پورے انڈیا کا مالک ہونا تھا۔ تو ویول نے جب مسلمانوں کے کاز پہ اس منحنی، دبلے اور Mercurial انسان کو دیکھا تو اس نے بلایا اور کہا۔ "Mr. Muhammad Ali if one Indian can become the Lieutenant Governer of India why can not another be?" دیکھا کس خوبصورتی سے اس کو لالچ دے رہا ہے، " کہ اے مسٹر جناح اگر ایک ہندوستانی ہندوستان کا لیوٹیننٹ گورنر بن سکتا ہے تو دوسرا کیوں نہیں؟" مطلب یہ کہ آپ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ کوئی سلسلۂ گفتگو طے کرو، اور یہ فضول سے مسلمانوں کی فضول کاز ختم کردو۔

یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقتِ قیام آیا
دیا اقبال نے ہندی مسلمانوں کا سوز اپنا

Marfat.com

یہ اک مردِ تن آساں تھا تن آسانوں کے کام آیا

کہ اس وقت جب وقتِ قیام تھا، جملہ مسلمان جو تھے سجدے میں جھکے ہوئے تھے۔ مگر یہ ایک شخص تھا Who was walking straight تو جب اُس نے کہا محمد علی If one Indian can become the Lieutenant Governer of India why can not another be. قائد اعظم نے ہیٹ اٹھایا اور دوڑ پڑا۔ وہ حیران رہ گیا، Loard Wavell was the Viceroy وہ (آواز لگاتا ہوا) پیچھے پیچھے گیا .... مسٹر جناح! مسٹر جناح! لیکن انہوں نے ایک نہ سنی۔ جب وہ گیٹ تک آیا تو قائد اعظم نے رک کر کہا ......

" Mr. Viceroy i have not come here to sell my naition"

آئندہ مجھ سے بات کرنی ہوناں! تو میرے گھر پہ آنا، میں دوبارہ یہاں آ کے اپنا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ تو آپ کو پتہ ہے کہ لارڈ ویول کا تاریخی جملہ ہے "By God he is a very stubborn man" آپ اندازہ کریں اس منافق کا، اس نے یہ نہیں کہا کہ خدا کی قسم یہ بہت بڑے کردار کا مالک ہے۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ He is a true leader of Islam اس نے یہ نہیں کہا کہ یہ ثابت قدم ہے۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ اس کو کسی بھی رغبت سے خریدا نہیں جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس اس نے Negatively کہا ......" کتنا ضدی ہے، اتنی بڑی آفر قبول نہیں کرتا "۔

خواتین وحضرات! پھر اللہ نے اس آدمی کو چنا اور اس آدمی نے بلا کم و کاست ایک مکمل ملک آپ کے حوالے کر دیا۔ اس کا کام ہی یہی تھا He died soon after, when he died soon after جملہ مسلمانانِ پاکستان نے سر توڑ کوشش کی کہ اس بلا کو سر سے اتار دیں، ممکنہ حد تک انہوں نے پاکستان سے جو کچھ کرنا تھا کیا۔ خال خال ایک آدھ بندے کو چھوڑ کر پاکستان کے جو لوگ تھے یا پاکستان کے جو حکمران تھے، انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ یہ ملک کسی نہ کسی طرح ختم ہو جائے So the division of East Pakistan is not finishing Pakistan frankly telling you. وہ (بنگلا دیشی) پھر بھی مسلمان

Marfat.com

رہے، ملک مسلمان رہا۔ آپ یہ کہہ سکتے ہو One Muslim country was divided into two Muslim countries. کیونکہ اس کو ہم خاتمہ نہیں کہتے، نہ بنگلہ دیش کا تشخص بدلا، نہ اس کے لوگ بدلے، نہ حکومت بدلی۔ ایک مسلمان حصہ جدا ہو گیا۔ Let say two brothers can differ but as far as west Pakistan is concerned; باوجود اس کمزوری کے کہ آپ کی جو پہلی سیکریٹریٹ تھی اس میں ایک ٹوٹا ہوا ٹیبل، ایک پیڈ اور ایک ٹوٹا ہوا پن تھا۔ میں نے اسرائیل کی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے، جہاں ساری دنیا کا ہن برس رہا تھا، اس کو بزرگ و برتر بنانے کیلئے، مسلمانوں پہ حاوی کرنے کیلئے۔ پاکستان میں کیا تھا؟ ایک ٹوٹی ہوئی کرسی، ایک ٹوٹا ہوا پن اور پیڈ پڑا ہوا ہے۔ And then we see کہ باوجود ان تمام تر باتوں کے، ان تمام کمزوریوں کے، اس مملکت کے باسیوں کی تمام ill خواہشات کے برعکس یہ ملک اللہ تعالیٰ نے اتنا طاقتور کر دیا جتنا اسرائیل ہے۔ آپ کو وجہ سمجھ آتی ہے؟ "ہر فرعونے را موسیٰ، پاکستان موسیٰ ہے۔" اس لیے کہ اس کے ہاتھ میں وہ انجام لکھا ہوا ہے جیسے وزیرستان کے نہ پاگل مولوی مٹا سکتے ہیں، نہ امریکہ کی خواہشات مٹا سکتی ہیں، نہ رشیاء کی Aggression مٹا سکتی ہے، نہ آپ کی اپنی بدتر خواہشات اس کو ختم کر سکتی ہیں۔ یہ Destiny ہے۔ یہ مقدر ہے۔ یہ اللہ کے ہاتھ میں اللہ کی تقدیر ہے۔ یہ جس کیلئے بنا ہے اس کو "مکاء" کے مرے گا، بس۔ اور وہ کیا ہے اس کا مقدر؟ (ہال میں زوردار تالیاں) Desperate ہے ناں! آپ کہتے ہو آپ بھوکے کیوں ہو؟ تب ہی لڑو گے ناں! یہ جو آپ کے حکمران ہیں، کھا پی کے یہ تو چلے جاتے ہیں، انگلینڈ میں چلے جائیں گے، امریکہ میں چلے جائیں گے، انہوں نے نہیں رہنا، پیچھے ہم تم بھوکے ننگے لوگ رہ جائیں گے۔ جب کھانے کو کچھ نہیں ہوگا تو ہم نے لڑنا ہی ہے، اور کیا کرنا ہے؟ اگر ہمیں امن نصیب نہیں تو ہم نے جنگ ہی کرنی ہے۔ ابونعیم بن حمادؒ نے کتابِ حدیث میں جو حمادی کے نام سے مشہور ہے، اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ آپ نے لکھا کہ رسولِ اکرم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ " اہلِ ہند کے مسلمان پہلے اہلِ کفرِ ہند سے جنگ کریں گے اور اس کے امراء اور رؤساء کو گرفتار کریں گے پھر شام میں

Marfat.com

مریم کے بیٹے کا ساتھ دیں گے"۔ یہ ہے پاکستان، اب چاہے اسے توڑ لو یا بنا لو۔ جو مرضی کر لو اس نے اپنا مقدر پورا کرنا ہے۔ پہلے اس نے اہلِ کفرِ ہند کو شکست دینی ہے اور اس کے امراء اور رؤساء کو گرفتار کرنا ہے پھر شام میں حضرت مریم کے بیٹے کا ساتھ دینا ہے۔ یہ اسرائیل کے لیے بنا ہے اصل میں، بیچ میں بیچارہ ہندو خواہ مخواہ پھنس گیا ہے (ہال میں قہقہہ)

س: محترم پروفیسر صاحب براہِ مہربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کوئی ایسی تصویر بتائیں جو آپ کے نزدیک Authentic ہو، اور ساتھ ہی ایک دوست یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اللہ کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں پھر بھی آپ غوثِ اعظم اور داتا کا لفظ کیوں استعمال کرتے ہیں؟ یہ صفات تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں۔

ج: خواتین وحضرات! شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تصویر کے بارے میں مَیں آپ سے عرض کروں کہ بڑی مشکلوں سے جدہ میں ایک چمڑے کے اوپر حضرت کی ایک شبیہ دستیاب ہوئی ہے۔ وہ تصویر موجود ہے اور میں آج آپ کو دکھاؤں گا۔ اس تصویر کے بارے میں (حتمی طور پہ یہ بات کی جاسکتی ہے) کہ یہ واحد تصویر ہے جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ہے۔ اب مجھے بھی شبہ تھا کہ اصلی ہے کہ نہیں، مگر ان کے تذکرہ نویس خواجہ بقا ابن بتوحؒ لکھتے ہیں کہ شیخؒ کے چہرے پہ ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔ میں نے اس تصویر کو دیکھا تو اس چہرے پر مسکراہٹ تھی، پھر مجھے تسلی ہوئی کہ چاہے اسے کسی آرٹسٹ نے بنایا ہے، اور چاہے اسے کسی نے کھینچا ہے۔ وہ تصویر اصلی ہے اور آج آپ کو دکھائی جائیگی۔ (ایک فریم شدہ تصویر دکھاتے ہوئے) یہ وہ تصویر ہے جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ہے۔ اور یہ میرے نزدیک تو کافی سکہ بند اور کافی مستند ہے۔

دیکھو جی جہاں تک لفظ داتا کا تعلق ہے تو جیسے اللہ نے قرآن حکیم میں اپنے پیغمبر ﷺ کو کہا کہ یہ رؤف اور رحیم ہے۔ تو جب اس نے رؤف ورحیم کہا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ " He has replaced me " رؤف ورحیم تو اللہ ہے۔ تو جب قرآن میں فرمایا کہ یہ میرا پیغمبر جو ہے امت کی خیر خواہی پہ بڑا حریص ہے اور یہ بڑا رؤف ہے، رحیم ہے۔ وہاں اللہ نے عبدالرؤف یا عبدالرحیم کے لفظ استعمال نہیں کیے۔ تو ہر چیز کا ایک Level اور پیڈسٹل ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہر چیز کی ایک بزرگی اور ایک عزت اور عظمت ہوتی ہے، اور اس کا ایک ایریا ہوتا ہے۔ اگر اللہ آسمانوں پہ رؤف ورحیم ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ زمینوں پہ رؤف رحیم ہیں۔ یہ خدا نے خود تخصیص کردی ہے۔ جب ہم داتا کہتے ہیں تو یہ انتہائی Common لفظ تھا، انڈیا میں جو بادشاہوں کے لیے استعمال ہوتا تھا، راجاؤں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اور داتا کو اَن داتا کہتے تھے۔ اور یہ ایک جملہ تھا جو Daily speech میں استعمال ہوتا تھا۔ اَن داتا یعنی روٹی دینے والا مگر جب شیخ کی باری آئی، سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ کی باری آئی تو ایسا تو ہم نے کبھی بھی نہیں دیکھا، ویسے اب تو ماشاء اللہ ہر وقت ہی لنگر شنگر پکتا ہے، لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ مگر ان کی زندگی میں ان کی سخاوت تو مشہور تھی مگر یہ نہیں دیکھا گیا۔ البتہ اس سے بڑا کام جو انہوں نے ذہناً کر دکھایا کہ بے شمار لوگوں کو اللہ کی طرف راغب کیا۔ انڈیا میں تمام اسلامی موومنٹ جو صوفیاء کی تھیں اُن کے وہ سرخیل ہیں۔ حتیٰ کہ جب شیخ معین الدین چشتی اجمیریؒ بھی گزرتے ہیں تو ان کو پتہ ہے کہ ہمارے استادِ معظم یہی ہیں۔ یہاں تک کہ اقبالؒ نے Overall sum up کیا اور یہ کہا

سیدِ ہجویر مخدومِ امم

مرقدِ اُو پیرِ سنجر را حرم

یعنی سیدِ ہجویرؒ کی ذاتِ گرامی برصغیر میں اسلام کیلئے ایک انتہائی نمایاں حیثیت رکھتی ہے، اور اس پہ کسی کو Doubt نہیں ہے۔ ان کی علمی حیثیت کا یہ کمال ہے کہ وہ دنیا کی بتیس لینگوئجز میں Translated ہیں۔ اور یہ ایک Confirmed right ہے کہ مشرق و مغرب میں اگر اسلامی تصوف پر کسی نے کسی کو Quote کرنا ہو تو علی بن عثمان ہجویریؒ کو کرتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ یہ چیز شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ساتھ بھی موسوم نہیں، بلکہ مغرب میں اگر مقاماتِ تصوف اور خیالاتِ تصوف کی Explanation ہوتی ہے تو وہ سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ کے توسط سے ہوتی ہے۔ کیونکہ جتنا Markedly اسلامی گہرائیوں کو Depth کو فکر کو حضرت سیدنا ہجویرؒ نے Analyze کیا ہے، وہ کسی اور صوفی نے نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ اگر میں نے کوئی خیرات اللہ کے اُس بندے سے لی ہے، تو میرا داتا وقتی طور پر تو وہی ہوگا۔ اس کو داتا کہنے

Marfat.com

سے لوگ اللہ پر اپنا یقین نہیں بدلتے بلکہ اس حدیث پہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ نے تقسیمِ انعامات کے لیے بھی چند لوگوں کو چنا ہوتا ہے۔ اور جیسے اللہ کے رسولؐ نے فرمایا **اللہ موطی و انا قاسم** عطا کرنے والا سب کا اللہ ہے مگر بانٹنے والے رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ بخاریؒ کی حدیث ہے، Common نہیں ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کی تو پھر ان لوگوں کے نصیب میں بانٹ آئی، پھر انہوں نے لوگوں میں تقسیم کیا۔ اس کے عوضانے میں ایک لفظ لوگوں نے واپس کر دیا کہ یہ بھی داتا کے رنگ میں رنگے ہوئے داتا ہی ہیں۔

مگر جو دوسرا لفظ ہے غوثِ اعظم کا، یہ ٹائٹل نہیں ہے۔ As such یہ تصوف کے ایک Specific aspect کا نام ہے۔ تصوف دو مرحلوں میں ہے۔ پورا علم تصوف دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک شاخ جذب اور سُکر کی ہے، جسے انگریزی میں آپ "Mysticism of ecstasy" کہتے ہیں (تلذذ)۔ اور دوسرا جو ہے یہ اصحابِ صحو ہے۔ اس کو ہم " Mystic of sobriety " کہتے ہیں۔ تو یہ دو لفظ ہیں Ecstasy اور Sobriety ان میں تصوف تقسیم ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں ان کی اصطلاحات صحو اور سُکر رائج ہیں۔ جو سُکر کی منزل طے کرتے ہیں، وہ اغواث ہوتے ہیں، اور ان میں جو سب سے بڑا شیخ ہوتا ہے وہ غوثِ اعظم کہلاتا ہے، تو یہ کیفیتوں سے گزرنے کا نام ہے۔ جو دوسری طرف سے جاتے ہیں، وہ پھر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، وہ اقطابِ عالم کہلاتے ہیں، یعنی سب سے بڑے ٹیچر۔ ان میں جو قطب ٹیچنگ کی طرف جاتا ہے، اس کو مجدد بھی کہتے ہیں، اور اسے قطبِ ارشاد بھی کہتے ہیں۔ تو یہ ان میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ غوث وہ لوگ کہلاتے ہیں جو سُکر اور جذب کو جاتے ہیں، اور جن کا واسطہ "libido " سے پڑتا ہے، ذہن کی ان کیفیات سے جیسے خوف ہے، انفاق ہے، جیسے Psychosis ہے، Neurosis ہے، وہ ذہنی کیفیتوں کو Master کر کے نکلتے ہیں، تو ان کو ہم غوث کہتے ہیں۔ اور اغواث میں سب سے بڑے غوث، غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں، کہ اتنی Hight جو ہے وہ پھر کسی استاد نے نہیں پائی، اس Analysis میں۔

ادھر سے جو لوگ اٹھتے ہیں، تعلیم اور رشد سے، وہ اصحابِ صحو کہلاتے ہیں۔ ان کے دو

Marfat.com

درجات ہیں۔ایک قطبُ الاقطاب ہیں ان کی ٹیچنگ ان کے ذمے نہیں ہوتی مگر جب وہ ٹیچنگ کو جائیں تو قطبِ ارشاد کہلاتے ہیں۔اور یہ سب سے بڑے ہوتے ہیں۔جب قطبِ ارشاد کا علم بلند ہوتا ہے تو غوث ختم ہو جاتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دین کو علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت پھر مجذوب ختم ہو جاتے ہیں،غوث ختم ہو جاتے ہیں۔پھر کسی کی مجال نہیں ہوتی کہ قطبِ ارشاد کے سامنے اپنی اینٹ پھر علیحدہ بنا سکے۔اس سلسلے میں حضرت شیخ علاؤ دین علی احمد صابرؒ سے ان کے ایک محترم شاگرد نے پوچھا کہ حضرت مجددِ وقت ولایت میں کسے کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ" ہمارے ہاں مجدد وہ ہوتا ہے جو سابقہ روایات کو Maintain کرے اور صاف ستھرا رکھے،اور پھر اس صاف ستھرے مذہب کو موجود اور حاضر میں تسلیم کروائے،اور پھر مستقبل میں اس کے اشارات چھوڑ دے" یہ قطبِ ارشاد کا کام ہوتا ہے۔میرا خیال ہے 1936-1938 میں ہم دیکھتے ہیں کہ ولایت اور قطبیت تقسیم ہوگئی،اور وہ لیول بھی نہ رہے۔تو چھوٹی سطح پہ اللہ نے ہمیں مجددیت کا لیول دیا۔جس میں "Reselection of religion" میں اقبال نے نمایاں کام کیا۔اور ولایت کے ضمن میں سیدنا خواجہ مہر علی گولڑہ شریف والے " He was very very literate mystic " اور پھر انہوں نے یہ علم بلند کیا۔

س: جب تک جسم میں روح رہتی ہیں تب تک درد کا احساس رہتا ہے۔جب جس میں روح نہ رہی تو پھر قبر کا عذاب کیسے ہوسکتا ہے؟

ج: بات یہ ہے کہ یہ اجسام جو ہیں میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس وقت جدید الیکٹرونکس کو دیکھ لیں تو مشینیں نہیں کام کرتیں بلکہ Processing chip پر سارے احساسات ہوتے ہیں۔اگر وہ Processing chip خراب ہو جائے تو مشین بیکار ہو جاتی ہیں،ان کو کیا دکھ سکھ ہونا ہے۔اسی طرح انسان میں روح ہی سارے جذبات کو احساسات کو ریکارڈ کرتی ہے،اور تمام تاثرات کو جمع کرتی ہے۔یہ جب بدن ختم ہو جاتے ہیں،تو یہی زندہ ہوتی ہے،اور یہی عذابِ قبر سہتی ہے،یہی آگے جا کے بدن بدلتی ہے،یہی اپنے انجام تک پہنچتی ہے،اور اپنے کمال کو Maintain کرتی ہے۔اور یہی اپنی اوقات بھلا کر جہنم کی زینت بنتی ہے۔

Marfat.com

س: سالگرہ اور برسی منانا جائز ہے کہ نہیں؟

ج: قطعاً جائز ہے، کھاؤ پیو۔ آپ لوگوں کو کس نے کہا ہے کہ کھانے پینے کے ذرائع بھی بند کر دو۔ دیکھو جی بات یہ ہے کہ اللہ کے ہاں دو چیزیں بہت بڑی ہیں، روز آپ حدیثِ رسولؐ سنتے ہیں، اور یہ سکہ بند حدیث ہے، یعنی صحاح ستہ کی حدیث ہے کہ اللہ کو دو عادتیں بڑی اچھی لگتی ہیں، ایک تو حسنِ کلام اور ایک حسنِ طعام یعنی کھانا کھلانا۔ اب آپ خود غور کیجئے کہ اگر کوئی ایسا چانس نکل آئے کہ آپ اپنے بچے کی خوشی میں لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور پھر آپ نے اچھی بات بھی کرنی ہے، آیئے بیٹھے، لیجئے وغیرہ، یعنی آپ نے کوئی بدتمیزی نہیں کرنی تو دونوں چیزیں پوری ہو جاتی ہیں۔ تو ایک ایسے فنکشن میں جہاں آپ اللہ کے دونوں حکم پورے کر رہے ہیں، وہاں اللہ کو کیوں ناراضگی ہو گی۔ ہاں دیکھو اِدھر اُدھر مسجدوں میں بھی کچھ بھیج دیا کرو ورنہ فتویٰ تو آ جائے گا، آپ کے خلاف۔ (قہقہہ)

س: تصوف کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی ایک مکتب فکر اس نظریہ پہ یقین رکھتا ہے کہ تصوف دین کے مقابل ایک متوازی نظریہ ہے، آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج: مجھے تو سمجھ نہیں آتی "I myself hate this word Tassawaf or Sufi" وجہ یہ ہے کہ جیسے میرے شیخ کا بڑا خوبصورت سا قول ہے، اگر اجازت ہو تو آپ کو سنا دوں .... فرمایا کہ "جس سنت پہ فسق و فجور کا گمان ہونا شروع ہو جائے اس کا ترک اس کے اختیار سے بہتر ہے۔" اب آپ دیکھئے کہ اگر اس لفظ کے بارے میں اتنا شبہ پڑ گیا ہے کہ صوفی پتہ نہیں شیطان سے کوئی Spacial quaility لے کے آتا ہے۔ یا صوفی کسی انجانی قوتوں کے حصول کے لیے پریشان ہو رہا ہوتا ہے۔ اصل میں اسلام میں صرف ایک چیز ہے، اور اس کو اللہ نے قرآن میں Mention کر دیا ہے۔ اب اس کے مدارج کو چاہے آپ صوفی کہہ لو، چاہے ولی، چاہے مومن کہہ لو۔ اس کے مدارج کے ہم نے مختلف نام رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ سے شیطان نے کہا کہ مجھے اجازت تو دے اس نالائق کو کمبخت کو جس کو تو نے میرا حریف قرار دیا ہے میں اس کو وہ مزا چکھاؤں گا۔ اس کی وہ حرکتیں دکھاؤں گا کہ تمہیں مایوسی بھی ہو گی، غصہ بھی آئے گا کہ میں نے کس

Marfat.com

شخص پر داؤ لگایا ہوا ہے نیکی اور خیر کا۔ اور میں انسانوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔ دائیں سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے میں انہیں ہر حال میں گمراہ کروں گا۔ اللہ نے کہا ہاں ٹھیک ہے کرے گا میں نے تیرا بھی اور تیرے ساتھیوں کا حصہ بھی جہنم میں لکھا ہوا ہے **"اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ" {الصافات:160}** مگر وہ لوگ جو میرے ساتھ ذرا برابر اخلاص رکھتے ہیں۔ اے شیطان رجیم، اے عزرائیل لائیں تو ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا، جو میرے لیے ذرا سا بھی انس رکھتے ہیں، ذرا سی بھی Feeling رکھتے ہیں تو ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔ خواتین و حضرات یہ ہیں وہ (مخلص کیے ہوئے) لوگ، ان کو صوفی کہہ لو، ان کو ولی کہہ لو، مومن کہہ لو جو کچھ مرضی کہہ لو۔

س: ایسی شخصیت جو گزر چکی ہو۔ ہم اس کے بارے میں اگر سوچیں تو کیا اُن تک ہماری توجہ پہنچتی ہے؟

ج: دیکھیں یہ کچھ ایسے بیچ میں آ گئے ہیں جملے یا باتیں جو شاید مقامی تصوف نے پیدا کی ہیں۔ توجہات کو کسی تک پہنچانے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ You are sincerely wishing to appreciate some body اور آپ کسی بزرگ کسی ولی کے ساتھ کسی وقت بھی Communicate کر سکتے ہیں۔ مگر کمیونیکیشن کے جو مدارج Methods اور سسٹم لکھے ہیں وہ سارے واحیات ہیں۔ آپ ایک شہید کے ساتھ Feeling کی سطح پر ایک مخصوص فریکونسی پہ ابلاغ کر سکتے ہو۔ ہر ایک چیز کی خصوصی فریکونسی ہوتی ہے، جس پہ آپ اسے Contact کر سکتے ہو۔ جیسے ہم دوری میں بہت دور گئے ہوئے کسی عزیز کو کسی خاص فریکونسی پہ اس کا احساس کر لیتے ہیں۔ یہ تھوڑی اور دور چلے جاتے ہیں، مسئلہ تو کوئی اتنا بڑا نہیں ہے، مرتا تو کوئی بھی نہیں۔ خواتین و حضرات! موت تو ایک ذائقہ ہے، ایک Impression ہے جو ہم نے Carry کرنا ہے۔ کوئی سوا چھ ارب سال پہلے ہم زندگی سے گزر کے آ رہے ہیں۔ اگر آپ نے اللہ پہ یقین رکھنا ہے اور اللہ کے رسولؐ پہ یقین رکھنا ہے تو وہ تو کہتے ہیں کہ دنیا بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ نے ارواح کو تخلیق کر لیا تھا۔ یعنی آپ سارے ماشاء اللہ کوئی ساڑھے چھ ارب

Marfat.com

سال کے بوڑھے ہو۔ اب دیکھو خواتین کتنی عمر بتاتی ہیں (ہال میں قہقہہ) ہم سارے کم از کم ساڑھے چھ ارب سال کے بوڑھے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے جب یہاں سے آگے جانا ہے اس کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ عذابِ قبر یا ثوابِ جنہ جو ہے یہ رہے گا **"مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ"{ھود:107}** جب تک زمین و آسمان قائم رہیں گے۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ اس وقت کائنات کی عمر ساڑھے تیرہ بلین سال ہے، اگر آپ آدھا آدھا کرلو، چلو تھوڑا نہیں ساڑھے چھ ارب سال ہم نے اور زندہ رہنا ہے۔ بھلا یہ سوچ کے بتاؤ کہ ساڑھے بارہ تیرہ ارب سال کی زندگی میں موت کہاں سے آ گئی؟ آپ خود سوچو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی طویل زندگی پیچھے اتنی طویل شامتِ اعمال آگے پھر موت کہاں سے آ گئی؟ دراصل اللہ نے بڑی Classic Performance دی ہے۔ وہ دیتا ہی بڑی باتوں کی Performance ہے۔ اس نے کیا کہا ہے کہ ...... **" تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1) الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً " {الملک :2-1}** دیکھو یہ اس نے خاص طور پر کہا کہ اللہ بڑی قدرت والا ہے، بڑی برکت والا ہے۔ اس نے ایک عجیب کام یہ کیا اے نسلِ انسان ...... **" الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ "** اس نے دو چیزیں تخلیق کیں تمہاری خاطر، موت اور پھر اس کے بعد زندگی۔ ادھر سے بھی قینچی ماری چھ ارب سال کو، ادھر سے بھی ماردی، بیچ میں تھوڑے سے عرصے کیلئے، کیوں؟...... **" لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً "** اس میں موت کہاں سے آ گئی۔ اگر ایک پریڈ اس نے آپ کا کاٹ دیا ہے، ایک طوالتِ سفر کو، ایک وقفہ میں کاٹ دیا ہے، اور وقفہ کا مقصد وہی ہے جو میں نے ابھی ذکر کیا۔ اب دیکھئے اللہ نے کیا کیا ہے ہمارے ساتھ؟ آپ کے برین کے نو کروڑ سیل ہیں، نو کروڑ میں سے کتنے کھلے ہوئے ہیں؟ (سامعین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کوئی اچھا دانشور، کوئی برین کا سپیشلسٹ، کیوں جی کتنے کھلے ہوئے ہیں؟ ہاں! 10% کھلے ہوئے ہیں، نو کروڑ سیلز میں سے صرف دس فیصد کھلے ہیں، اور یہ باقی 90 فی صد کیوں اتنی بڑی Wastage جا رہی ہے؟ خواتین و حضرات یہ اُس زندگی کے کام کے ہیں، یہ اگلی زندگی کے کام کے ہیں۔ اگر آپ غور کرو تو یہاں اتنے ہی

Marfat.com

کھلنے تھے ،اتنے کھل گئے ہیں ۔ بہت حد ہوئی تو پانچ دس اور کھل جائیں گے مگر سارے کے سارے،نوکروڑنہیں کھلیں گے۔ یہ جو ہمارا پورا Brain mechanism ہے، ویسے اگر میں آپ کو اصلی باتیں بتاؤں تو آپ کہیں گے یہ بھی دہشتِ مرگ سے پاگل ہو گیا ہے۔ بات یہ ہے آپ اپنے آپ کو انسان کہتے ہیں، آپ اپنے آپ کو آدمی کہتے ہو، میرے نزدیک تخلیقات میں آپ ایک " Improved robotic Construction "ہو، میرے نزدیک۔ نیچے دیکھو ذرا، ساڑھے تیرہ لاکھ مخلوقات نیچے ہے آپ کے، At least 1.3 ملین مخلوقات ہیں جو انسان سے بدتر آپ کے نیچے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے اوپر صرف دو مخلوقات ہیں جن اور فرشتے؟ یہ آپ کو کس نے کہا کہ وہ تخلیقات کے پیٹرن سے اتنا عاجز آ گیا کہ اوپر دو بنائیں، جبکہ نیچے تیرہ لاکھ۔ اوپر بھی تیرہ چودہ لاکھ مخلوقات ہیں، اور نیچے بھی تیرہ چودہ لاکھ مخلوقات ہیں۔ دیکھئے میری یہ رگیں ہیں (اپنی کلائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس میں اگر کوئی ایسا ذہین سائنسدان ہو جو ایسی Skin بنا لے اور یہ رگیں بنا لے تو وہ آپ جیسا ایک بالکل Exactly روبوٹ تخلیق کرے گا۔ فرق یہ پڑا کہ جب یہ ساری تخلیقات ہوئیں ،اور یہ Robotic creation وہ کر رہا تھا ،اس نے فیصلہ کیا کہ میں نے ایک مخلوق کو نائب بنانا ہے اور اس کو Special effects دینے ہیں۔ وہ Special effects کیا تھے؟ Artificial intelligence دینی ہے ۔آپ نے میٹرکس فلم دیکھی جو چل رہی ہے، انسان کے خدشات دیکھے کیا ہیں؟ وہ کمپیوٹر کو انٹیلی جینس نہیں دینا چاہتا۔ وہ اپنے کمپیوٹرز کو آرٹیفیشل انٹیلی جینس نہیں دینا چاہتا۔ کیوں نہیں دینا چاہتا؟ Because he knows اگر میں نے اس کو اصول دے دیئے تو یہ کم بخت کل کلاں کو مجھے ہی مار دے گا، میں بے اصول ہوں ۔ چونکہ انسان بے اصول ہے، انسان غاصب ہے، انسان اجیر ہے۔ انسان جو کچھ آج کر رہا ہے، اگر آپ کمپیوٹر کی کسی فارم کو آرٹیفیشل انٹیلی جینس دے دو، انہوں نے تو According to the chip چلنا ہے، Processing چلنی ہے۔ وہ اٹھ کے سب سے پہلے اپنے آقا کو گولی مار دے گا کہ یہ سب سے زیادہ غلط جا رہا تھا۔ اس لیے ہم ڈرتے ہیں۔ ہمارا Fear آشکار ہے۔ میں اس کو

Marfat.com

Technically Surrealist کہتا ہوں۔ آپ نے اگر دیکھا ہو تو آرٹ میں ایک فارم ہے جیسے ہم "Surrealist" کہتے ہیں، یعنی وہ آرٹ جو خوف اور وحشت کی علامت ہوتا ہے۔ فرض کرو اگر جاپان آج Godzilla کی فلمیں بنا رہا ہے، King Kong کی بنا رہا ہے۔ کیوں بنا رہا ہے؟ کیونکہ اس کی سائیکی پہ ایٹم بم کا جو اثر پڑا ہے، اس نے اسے اتنا بڑا خوف اور اتنی بڑی وحشت اور دہشت دی ہے کہ وہ اپنے اس تصور کو اتنے عجیب وغریب اور غیر معقول تشبیہات میں باہر نکال رہا ہے۔ وہ گاڈزیلا کی فلمیں بنا رہا ہے اور کنگ کانگ کی فلمیں بنا رہا ہے، اور ایک بڑی Classic level کی تباہی شو کر رہا ہے۔ اسی طرح جو آج کا انسان ہے اس کے Traumatic fear میں اس تباہی کا یقینی اثر موجود ہے جو آگے آنے والی ہے۔ نفسیاتی سطح پر آپ اسے Collective unconscious کہتے ہیں۔ انسان کے Collective unconscious میں یہ خوف موجود ہے، یہ تباہی موجود ہے، اس لیے وہ آگے بڑھتا ہوا اس تباہی سے خوف زدہ ہوتا ہے۔ وہ خدا کا انکار کرتا ہے۔ اس کو پتہ ہے کہ اس کا Destine end یہی ہے۔ جب اللہ نے انسان کو آرٹیفیشل انٹیلی جینس دی تو اللہ اس سے ڈرا نہیں کیونکہ اللہ بہت بڑا تھا۔ اللہ اتنا بڑا تھا کہ اس پوری دنیا کو ایک پتھر سے ختم کر سکتا تھا، جسے آپ سٹیرائیڈ کہہ لو، ایک ساڑھے تیرہ سو میل کا یا ساڑھے چودہ سو میل کا پتھر جو اوپر سے آئے، اور صرف رگڑ کھا جائے زمین کے ساتھ تو ساری حیات گل ہو سکتی ہے۔ اب مجھے بتائیے ان حالات کے موجود ہوتے ہوئے کون انسان ہے جو اتنا بڑا Narcissist ہو کے اپنے آپ کو ناگزیر سمجھے گا۔ ہمارے تکبرات دراصل ہماری جہالت کی ادنیٰ ترین قسم ہیں، ہم کسی بھی صورت میں کوئی تکبر بھی سامنے رکھیں تو یہ ادنیٰ ترین قسمیں ہیں۔ We have no choice ladies and gentlemen! میں آپ کو ربِ کعبہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ نسلِ انسان کیلئے خدا کے سوا نہ کوئی امید ہے نہ کوئی چوائس۔

س: غزوۂ ہند کی کیا حقیقت ہے؟ کیونکہ غزوہ اسے کہتے ہیں جس میں نبی کریمؐ نے شرکت کی ہو اور کیا غزوۂ ہند کے بارے میں احادیث کی صحیح کتابوں میں کوئی ذکر موجود ہے؟

Marfat.com

ج: خواتین وحضرات بات یہ ہے کہ غزوۂ ہند جو ہے یہ ابلاغِ زبان ہے۔ دیکھیں میں آپ کو بتاؤں غزوہ، غزوہ کیوں بنتا ہے؟ کس لیے بنتا ہے؟ یعنی اگر آپ یہ کہو کہ اس (معرکۂ ہند) کو غزوہ کیوں کہتے ہیں تو Its importance is equivalent to the ghazwaat جو حضورؐ کے زمانے میں ہوئے۔ اس کا Origion، اس کی نوعیت، اس کے Functions بالکل ویسے ہی ہیں جیسے شروع میں اعلیٰ ترین Commitment کے تحت اصحابِ رسولؐ نے جو جنگیں لڑیں ہیں، وہ ان کے Equivalent ہوگا۔ اب آپ دیکھیے کہ ہم جب غزوات کی بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ کون ہیں جو یہ غزوہ اور جنگ لڑیں گے۔ تو حضورؐ گرامی مرتبتﷺ کی آنکھوں میں بیٹھے بیٹھے آنسو آ گئے۔ اصحاب ایسے بیٹھے تھے، محدث کی زبان میں، اصحاب ایسے سر جھکائے بیٹھے تھے، جیسے اُن کے سروں پہ پرندے بیٹھے ہوں کہ اگر ذرا سی حرکت ہوئی تو پرندے اُڑ جائیں گے، اگر ذرا سی لغزش ہوئی تو رسول اللہﷺ ناراض ہو جائیں گے۔ اصحاب اس قدر مؤدب بیٹھے تھے۔ پھر ایک صحابی نے جرات کی .... یارسول اللہﷺ کیا ہم سے کوئی گستاخی ہوئی؟ کیا ہم نے کوئی ایسی بات کی کہ آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آئے؟ فرمایا نہیں یہ میرے آنسو ان لوگوں کیلئے ہیں، ان مسلمانوں کیلئے ہیں جو تم سے بہت بعد میں آئیں گے، نہ انہوں نے مجھے دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا، مگر وہ تمہاری طرح مجھ پر ایمان لائیں گے، اور میرے نزدیک تمہاری طرح ہی محترم اور محبوب ہوں گے۔ خواتین وحضرات! یہ زمانۂ آخر کے لوگ وہی ہیں ناں! نہ انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا نہ ان کی براہِ راست باتیں سنی (لیکن پھر بھی آپﷺ پر حد درجہ ایمان رکھتے ہیں)۔ ایک دفعہ حضورؐ نے پوچھا سب سے اچھا ایمان کس کا ہے؟ اصحابِ رسولؐ نے اندازہ لگایا اور عرض کی ...... یارسول اللہؐ جبرائیلِ امینؑ کا۔ تو فرمایا جبرائیل کا کیسے؟ وہ تو ہر وقت اللہ کے پاس ہوتا ہے، اور جس کا ایمان اتنا واضح ہو اس کا ایمان کیسے بڑا سمجھا جا سکتا ہے۔ پھر اصحابِ رسولؐ نے سوچا کہا...... یارسول اللہﷺ گمان یہ ہے کہ سب سے اچھا ایمان آپؐ کا ہے۔ فرمایا میرا کیسے؟ مجھ پر تو وحی اترتی ہے، میں تو اللہ کا گواہ ہوں، مجھے ایمان کا کیا ایسا مسئلہ پڑتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہﷺ سب سے اچھا

Marfat.com

ایمان پھر آپؐ کے اصحاب کا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے، وہ مجھے دیکھ رہے ہیں، گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا سب سے اچھا ایمان ان مسلمانوں کا ہے جو زمانہ آخر میں آئیں گے، جن کو کوئی ایسی چیز نصیب نہیں ہو گی۔ جن کو نہ دیدارِ رسولؐ نصیب ہو گا، نہ ان کو صحبتِ رسولؐ نصیب ہو گی، نہ کلامِ رسولؐ سننے کی سعادت نصیب ہو گی۔ اس کے باوجود وہ تمہاری طرح ہی مجھ پہ ایمان لائیں گے۔ جب ایسے لوگ جنگ لڑیں گے تو غزوہ ہی ہو گا ناں جی۔ یہ ابلاغ ہے Language کا، اس میں حضورؐ کا آنا ضروری نہیں ہے۔ اس کی اہمیت کے لحاظ سے اس کو غزوہ کہا گیا۔

س: آج کل ایک انسان کا دل دوسرے انسان کے سینے میں منتقل کیا جاتا ہے۔ وہ دل کیا پچھلے انسان کا کام کرتا ہے یا جس انسان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے اس کے خیالات کے مطابق کام کرتا ہے؟

ج: (ڈاکٹر جلیل صاحب کی طرف مائیک بڑھاتے ہوئے) معاف کیجئے گا میرے پاس اتنے بڑے سپیشلسٹ بیٹھے ہیں، دل کے، دماغ کے، مجھے کیا ضرورت ہے ایسے سوالوں کے جواب دینے کی، ہر ایک کو اپنی نبھانی چاہیئے۔

ڈاکٹر جلیل: پہلی بات تو یہ ہے حاضرین! میں دل کا ماہر ہوں نہ دماغ کا، ایک سادہ سا ڈاکٹر ہوں اور جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے تو جب دل تبدیل ہوتا ہے تو Basically it is a mechanical transfer of physical part اگر آپ مجھ سے Professionally Answer پوچھو تو اس کا جواب یہ ہو گا کہ جیسے آپ ایک کار کا ٹائر نکال کر دوسری کار میں ڈال دیں۔ یہ تو ہو گا وہ جواب جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو دوسری بات ہے کہ "فواد" کا لفظ اللہ نے قرآن میں استعمال کیا کہ اگر وہ اصلاح پا جائے تو سارا جسم اصلاح پا جاتا ہے۔ تو اس کا یقیناً کوئی میٹا فزیکل پہلو بھی ضرور ہو گا، جس پہ ہمارے پاس کوئی عینی شہادت نہیں۔ لیکن اصحاب کی اور دوسرے مفکرین کی ایسی شہادتیں موجود ہیں کہ انہوں نے اس اصطلاح کو انسانی باطنی وجود کے کسی ایسے حصے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال کیا جو

Marfat.com

فہم وفراست میں کوئی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کافی عرصہ گزرا تقریباً بیس سال سے اوپر گزر گئے کہ ایک مغربی یونیورسٹی میں کچھ تجربات ہوئے تھے۔ جس میں انہوں نے یہ دیکھا کہ جب کوئی خیال دماغ تک پہنچتا ہے تو Conduction study سے پتہ چلا کہ وہ دل سے ہو کر گزرتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ کسی بھی تجربے کے احساس کا پرتو ہمارے سینے میں کسی چیز پر پڑتا ہے ایک ایسی کیفیت خوشی کی یا اداسی کی، دکھ کی یا امید کی، آپ سب لوگ اس سے واقف ہیں، ہم اس سے گزرتے ہیں۔ تو ہمارا وجود اتنا سادہ نہیں جتنا آپ سمجھتے ہیں، جتنا میں سمجھتا ہوں یا جتنا ہمیں معلوم ہے۔ آپ نے ابھی استاد سے سنا کہ روح کی کیفیت اور ماہیت کے بارے میں ہمارا علم بہت محدود ہے۔ اس کے باوجود احادیث سے اشارے ملتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی نفیس چیز ہے جسے ہمارے جسم میں غالباً ریڑھ کی نچلی ہڈی میں کسی شکل میں رکھا گیا۔ احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب بندہ مرتا ہے تو یہ وہاں سے نکالی جاتی ہیں۔ خاص قسم کے رومال پہ (ہوسکتا ہے) اشارہ ہو، جس کا مطلب ہے کہ کسی چیز پہ رکھی جاتی ہیں۔ اس طرح ہمارے وجود کے کچھ اور حصے بھی ہوں گے۔ کئی ایسے تجربات ہوتے ہیں جو آپ کی کیلکولیشن کی گرفت میں نہیں آتے۔ اس میں ممکن ہے ہمارے دماغ کا یا وجود کا کوئی ایسا حصہ کارفرما ہوتا ہو جس کا علم ہمارے پاس محدود ہے۔ لیکن اگر میں آپ کو چھوٹی سی مثال دوں کہ امریکہ میں اس بات کی Validated studies موجود ہیں۔ اس کو وہ باقاعدہ استعمال کرتے ہیں، آپ انٹرنیٹ پہ جا کے اسے چیک کر سکتے ہیں کہ وہ بغیر بولے بغیر آنکھیں ملائے اپنے خیالات کسی بھی دوسرے شخص تک ٹرانسفر کر سکتے ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے جس کے باقاعدہ شواہد موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک میٹا فزیکل وجود رکھتے ہیں، اور اپنے خیالات کو کسی اور میڈیم سے جو ہمارے علم میں نہیں ہے، دوسرے دماغ تک پہنچا سکتے ہیں۔ تو اس سے میں نتیجہ اخذ کروں گا کہ جب آپ دل Transfer کرتے ہیں تو یقیناً تجربہ صرف دل ہی نہیں کرتا، آپ کے حواس بھی ہیں، اور دیگر "In put devices" ہیں تو وہ جو آدمی جس میں دل لگایا گیا ہے اس کی ڈیوائسز تو اپنی ہیں۔ وہ دیکھے گا اپنی آنکھوں سے، سنے گا اپنے کانوں سے اور تجزیہ کرے گا اپنے دماغ سے۔ لہٰذا میرے خیال

Marfat.com

میں اگر مجھے امتحان میں یہ سوال آئے کہ کیا تبدیلیء دل کے ساتھ احساسات اور مزاج و مذاق بھی ساتھ منتقل ہوتے ہیں تو میں کہوں گا نہیں۔

پروفیسر صاحب: خواتین و حضرات! اس میں تھوڑا سا میں نے Add کرنا ہے۔ یہ تجربات جو ہوئے تھے ان کو Salt experiment کہتے ہیں۔ دراصل ورڈز ورتھ کی ایک لائن تھی کہ

" My heart leaps up when I behold a rainbow in the sky." کہ میرا دل اس وقت اچھل جاتا ہے خوشی سے جب میں آفاق میں ایک قوس قزح کو دیکھتا ہوں۔ تو سائنسدان نفسیاتی طور پر بھی یہ دیکھنے کی کوشش میں تھے کہ کیا واقعی دل اچھلتا ہے یا دماغ کی کیفیتیں دل کو منتقل ہوتی ہیں۔ تو ایک تجربے کے مطابق دل سے ہو کے کیفیات آدھے سیکنڈ کے اندر دماغ تک پہنچتی ہیں، اور پھر دماغ ان کو حرف دیتا ہے، لباس دیتا ہے، نام دیتا ہے۔ جب کسی چیز کو دماغ سمجھ نہ سکے، اور یہ کمپیوٹر اس کو نہ پڑھ سکے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ خواہش بے نام ہے، اس اداسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل ایسی کیفیت کا سگنل دماغ کو بھیجتا ہے جسے وہ پڑھ نہیں سکتا۔ آپ کو ایک آخری، Latest اور عجیب و غریب بات بتاؤں کہ اللہ کتنا سچا ہے اور انسان کو اس سچائی تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا۔ خدا نے قرآن حکیم میں فرمایا تھا ...... **" مَا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا" {هود:56}** کہ زمین میں ایسا کوئی ذی حیات نہیں جس کو میں نے اس کے ماتھے سے نہیں پکڑ رکھا۔ خواتین و حضرات! ماتھے کے پیچھے Forebrain ہوتا ہے۔ Forebrain decision maker ہے۔ اب سوال یہ تھا کہ اللہ بتا رہا ہے کہ میرا ریموٹ کنٹرول تم پہ، تمہارے دماغ پر قائم ہے، تم چاہو نہ چاہو میں جو چاہوں گا اس ریموٹ کنٹرول سے تم سے کام نکلوا لوں گا۔ ہوا یوں کہ ابھی ایک Latest بہت شاندار تحقیق سامنے آئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے، اسے ذرا غور سے سنیئے گا، کہ کسی بھی فیصلے سے پہلے، کسی بھی فیصلے سے چھ سیکنڈ پہلے Libido سے ایک فیصلہ صادر ہوتا ہے۔ آپ کے تھرڈ مائنڈ سے ایک فیصلہ Release ہوتا ہے جو آپ کے سارے فیصلوں کو ختم کرتا ہوا وہ کام کراتا ہے، جو یہ Libido چاہتا ہے۔ مختصراً اس کا مطلب یہ

Marfat.com

ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد جا رہا ہے تو جب چھ قدم رہ جائے گا تو یہ نیا فیصلہ جو نیچے سے اٹھتا ہے اس کے قدم پھیر دے گا، اور ہوسکتا ہے کہ وہ کسی سینٹ ویلنٹائن کی پارٹی میں شریک ہو جائے جا کے۔ اتنا موثر نظام ہے اللہ کا اور اتنا لطف کنٹرول ہے Movements کے اوپر کہ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے، جو چاہے سوچیں بدل سکتا ہے....."**وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ**" {**التکویر: 29**} تم چاہ بھی نہیں سکتے اگر وہ نہ چاہے۔

ڈاکٹر جلیل: (مسکراتے ہوئے) یہ بڑی زیادتی ہوگی اگر میں Compliment Return نہ کروں تو مجھے بھی کچھ Add کرنا ہے (قہقہہ)۔ جس Experiment اور جس پیپر کا استادِ محترم نے ذکر کیا اس میں ایک اور بھی دلچسپ بات یہ ہے کہ Frontal lobe میں ایک ایسا ایریا Localize کیا گیا ہے کہ اگر ہم اس حصہ میں بڑی فائن سی probe لگا کر اس کی سرگرمیوں کو ایک Spacial skaning جس کا نام Positron Emission Tomography ہے، اس پہ اگر دیکھیں تو ہم یہ بتا سکتے ہیں، بشرطِ یہ کہ ہمیں طریقہ کار پتہ چل جائے کہ جب آدمی شراب پینے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کے کون سے ٹریکس استعمال ہوتے ہیں۔ اگر پہلے سے ہمارے پاس کوئی ایسی معلومات موجود ہو تو ہم صرف ان ٹریکس کو دیکھ کے بتا سکتے ہیں کہ آخر کار یہ انسان کیا فیصلہ کرے گا۔

س: پروفیسر صاحب یہ کہا جاتا ہے 2012 دسمبر میں بڑی تبدیلی دنیا میں آئے گی، کیا یہ سچ ہے؟ اور 2012، 21 دسمبر بروز جمعہ دس محرم الحرام ہے۔

ج: میرا خیال تو ہے 2012ء میں ہم انشاءاللہ کسی کھلی جگہ پہ بڑا اسیشن کر رہے ہوں گے۔ اس سے زیادہ تو کوئی تبدیلی مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔

س: عشقِ حقیقی میں خوفناک آزمائشوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں جبکہ مجازی محبت میں دیکھا گیا کہ انسان کو بہت سے خوبصورت تجربات ہوتے ہیں، سوال یہ ہے کہ اللہ کے عاشق روکھے سوکھے اور سڑیل کیوں ہوتے ہیں۔ اگر میں اس کو انگلش میں ترجمہ کروں تو یوں ہے کہ It is difficult to find a right person when wrongs are so

Marfat.com

cute so what is your opinion?

ج: (مسکراتے ہوئے) میرا خیال ہے انگلش کا Sentence زیادہ Cute ہے (قہقہہ)۔ میں ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ خدا کے بندے بہت خوش مزاج ہوتے ہیں۔ ایک تو ان میں بڑی اذیتیں جو ایک نارمل دنیادار کو درپیش ہوتی ہیں، وہ اللہ کے بندوں کو نہیں ہوتیں۔ ایک تو وہ کسی سے ہمدردی اور نیکی اس لیے کرتے ہی نہیں ہیں کہ وہ انہیں Return دیں۔ جب ایک کام اللہ ہی کیلئے کرنا ہے تو پھر کسی انسان سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اسے کوئی صلہ دے۔ اور پھر اگر ان کو کسی ہمدردی کے باوجود اذیت ملتی ہے کوئی شکایت بھی ملتی ہے تو وہ لوگوں سے گلہ گزار نہیں ہوتے۔ مثلاً سو فیصد لوگ میرے پاس آ کے کہتے ہیں کہ ہم تو لوگوں کے ساتھ بڑی مروت برتتے تھے، انہوں نے ہمارے ساتھ نہیں کی۔ اسی طرح خواتین کہیں گی .... میں تو اتنی اچھی تھی اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ کیوں نہیں اتنی اچھی ہوئی۔ اور مرد کہیں گے .... میں نے اتنے احسانات کیے جواب نہیں آئے۔ تو یہ ایک بہت بڑی اذیتِ ذہن کا باعث ہوتا ہے، مگر خدا کا کوئی بندہ اس اذیت کی اہمیت نہیں جانتا۔ اس لیے کہ وہ کوئی کام لوگوں کی خوشی کیلئے کرتا ہی نہیں ہے۔ وہ اللہ کی رضا اور خوشی کے لیے کام کرتا ہے۔ اُسی سے Return کی توقع رکھتا ہے۔ So in return whatever the result is ان کے مزاج پہ کوئی اثر نہیں پڑتا۔ میرا خیال ہے اگر Compare کیا جائے، میں اپنی بات نہیں کر رہا صاحب، تو میرا خیال ہے کہ اللہ کے بندے زیادہ "cute" ہوتے ہیں۔

س: توبہ قبول ہونے کی نشانی کیا ہے؟ اور جنت میں جن چار خواتین کو سردار بتایا گیا، ان میں حضرت آمنہؓ کا نام شامل نہیں ہے، ان کا مقام کیا ہے؟ اور یہ درخواست ہے کہ پلیز آسان اردو میں جواب دیجئے آپ کی اردو انگلش سے زیادہ مشکل ہے۔

ج: خواتین و حضرات! معذرت خواہ ہوں، میرا خیال ہے روانی میں زیادہ مشکل ہو جاتی ہے ویسے آسان لہجہ اپنانے کی کوشش تو بہت کرتا ہوں مگر آسان لفظ ڈھونڈتے ہوئے جگہ جگہ زبان ٹوٹنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر آپ کہیں گے این و آں بڑی کرتا ہے، رکتا بہت ہے، پھر آپ کو گلے بہت

Marfat.com

ہوں گے۔ میرے پاس تو ایک ہی علامت ہے توبہ کے قبول ہونے کی کہ بندہ واپس چلا جاتا ہے۔ دیکھو جی آپ نے سنا ہوگا، ملٹری میں ایک فقرہ بولا جاتا ہے "As you were" مشقت اِدھر اُدھر مشقیں کرنا، پھر حکم آتا ہے "As you were" ایسے ہو جائے جیسے تم ہو، توبہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ گناہ سے پچھلی حالت پر چلے جاؤ "As you were" یوں سمجھو جو قدم آپ نے اٹھایا تھا، وہ کسی قیمت پر کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس لیے توبہ کے بارے میں رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے توبہ کی وہ ماں کے پیٹ سے تازہ پیدا ہوا۔ یعنی اس کی پچھلی حالت ختم ہوگئی۔ اب یہ دیکھیں ہمارے Obsessions ہمارے رستے میں آجاتے ہیں۔ توبہ سے اگر احساسِ ندامت بڑھ جائے، اگر Guilt بڑھ جائے تو آپ کی توبہ بے کار ہوتی ہے۔ یہ ایک نفسیاتی مرض اور Obsession بن جاتا ہے۔ اس کا نہ خدا ذمہ دار ہے، نہ رسولؐ، نہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری میرے جیسا کوئی استاد دے سکتا ہے۔ آپ خود ہی اپنی توبہ کا یقین نہیں کر رہے ہوتے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ آپ نے توبہ کی ہے مگر میکینکلی، آپ نے گناہ پورے شوق اور پوری عبادت کے ساتھ کیا تھا، آپ نے اس کو خدا مانا ہے۔ اُس کو خدا نہیں مانا جو آپ کو توبہ دے رہا ہے۔ اگر آپ اس خدا کو اصلی مانیں اور اس کے رسولؐ کو اصلی جانیں، تو وہ تو آپ سے کہہ رہے ہیں کہ گناہ اور توبہ "Parallel movements" نہیں ہیں بلکہ "Counter Movements" ہیں۔ شیخ جنیدؒ کے زمانے میں حضرت حارث المحاسبیؒ بھی بیٹھے تھے، اور شیخ جنیدؒ بھی بیٹھے تھے۔ کسی نے سوال کیا حضرت توبہ کیا ہے؟ شیخ جنیدؒ نے کہا پہلے حارث سے پوچھو۔ تو خواجہ حارث سے پوچھا گیا توبہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تیرا گناہ تجھے ہمیشہ یاد رہے۔ پھر شیخ جنیدؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک توبہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تجھے گناہ کبھی یاد نہ آئے۔ آپ نے دیکھا کہ کیسے counter movements ہیں۔ اس لیے شیخ جنیدؒ کی رائے بہت زیادہ قیمتی اور وقعت والی ہے۔ کیونکہ جب آپ نے خطا کی اور پھر توبہ کی تو آپ نے فیصلہ کیا کہ "I will not do it again it is totally obliterated from my memory." یہ Counter سمت کو چل پڑنا ہے۔ اگر آپ توبہ یاد رکھیں گے تو یہ متوازی چلنے کا نام ہے۔ اور

Marfat.com

کہیں نہ کہیں جب گناہ کی اذیت ختم ہوگی، جب دکھ کا احساس ختم ہوگا، توبہ کی پرانی لذتیں دوبارہ واپس آجائیں گی۔ آپ پھروہی گناہ کروگے، بار بار کروگے۔ اس لیے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس یقین کے ساتھ توبہ کرنا کہ آپ کا اللہ ہمیشہ معاف کرنے والا ہے ..... " قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ أَسْرَفُوا عَلٰی أَنفُسِهِمْ " "اور کہہ دو اے میرے بندو تم نے بڑا اسراف کیا، بڑی زیادتی کی، بڑے گناہ کیے، بڑی خطا کاریاں کیں لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ مگر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ آگے کہتا ہے " إِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیْعًا " تمہارا اللہ وہ ہے جو totally میں مطلقاً تمام گناہ معاف کرتا ہے " إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ " {الزمر:53} اب اس آیت کے بعد بھی اگر آپ کہو کہ آپ کا گناہ اللہ کی رحمت سے بڑا ہے تو پھر آپ کی مرضی .... !

س: Did the time exist before big bang Or time is just a counter product of expansion? God is time Or God created time?

ج: خواتین وحضرات! یہ سوال اس غلط فہمی سے پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے صرف ایک بِگ بینگ کیا۔ ہمارے نزدیک یہ تھیسز ہی غلط ہے۔ قرآن اس کی تصدیق نہیں کرتا ..... " اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ " اللہ تو وہ ہے جس نے سات کائناتوں کو تخلیق کیا، اور ہر کائنات میں اسی طرح کی ایک زمین تخلیق کی، یہ نہیں کہ وہ اجاڑ، ویران اور بنجر پڑی ہیں " یَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَیْنَهُنَّ " "ان سب زمینوں میں ہمارا حکم اترتا ہے۔" لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "{الطلاق:12} تاکہ تم جان سکو کہ اللہ کتنی قدرت والا ہے۔ بِگ بینگ اب بذاتِ خود اپنی نفی یہ کہہ کر کر رہا ہے کہ ایک بِگ بینگ نہیں ہوا۔ بلاشبہ اگر زمان ومکاں کو دیکھا جائے تو اس بِگ بینگ سے پہلے اگر زمان ومکان نہ ہوتے تو دوسرے بِگ بینگ نہ ہوتے۔ مگر اصولاً جب ہمیں پتہ ہے کہ اس بِگ بینگ کے پیچھے بہت بِگ بینگ ہیں، آگے بہت بِگ بینگ ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے آگے پیچھے زمان ومکاں کی حدود موجود ہیں اور یہ کہا نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

Hopkin کے بقول اگر مجھے ایک لمحہ پہلے پتہ ہوتا کہ بگ بینگ سے پہلے خدا کیا کر رہا تھا تو شاید میں سارا فلسفہء کائنات حل کر لیتا۔ مگر میرا خیال ہے کہ فلسفہء کائنات حل شدہ ہے، جواب سادہ ہے، جواب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کائنات بنانے سے پہلے خدا کیا کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" کَانَ فِیْ عَمَاءٍ "وہ بادلوں میں تھا" تَحْتَهٗ هَوَا وَ کَمَا فُوْقَهٗ هَوَا "اس کے اوپر بھی ہوائیں تھیں نیچے بھی ہوائیں۔ تو اس حدیث سے کم از کم یہ پتہ لگتا ہے کہ اس سے پہلے بھی کچھ کام ہو رہے تھے، اس کے بعد بھی کچھ کام ہوئے، اور اللہ کو کسی بھی ایک آدھ بگ بینگ میں زمان و مکان کا قیدی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کے پیچھے کتنا وقت تھا؟ ایک "Immensity" ہے۔ ایک ایسا لا متناہی سلسلہ ہے جہاں ذہنِ انسان کی موجودہ حیثیت کی کوئی رسائی نہیں۔ اس لیے اس سوال کو اٹھانا عجیب سا ہوگا۔ جیسے میں نے آپ کو لیکچر میں بھی بتایا کہ یہ بھی کہنا بڑا مشکل ہے کہ انسان جو فارمولے بنا رہا ہے، وہ انسان کے ذہن کے فارمولے ہیں، یا فطرت میں پہلے سے موجود ہیں۔ یہ کہنا بڑا مشکل ہے کہ ہم اس وقت Certainty کے Uncertainty کے یا Relativity اور Quantum کے جو فارمولے بنا رہے ہیں، یہ کائنات میں پہلے سے موجود تھے اور ہم نے ڈسکور لیے یا ہمارے ذہن میں موجود تھے اور تخلیق ہو گئے۔ " Therefore, it is very very difficult to question because we are not yet in a to solve this position to address it." مگر جو بات رسول اللہ ﷺ سے پتہ لگتی ہے کہ اللہ اس وقت اس سے پہلے بھی مصروفِ کار تھا اور بعد میں بھی مصروفِ کار ہے اور شاید اس زمین کی فنا کے بعد بھی مصروفِ کار رہے گا۔

س: کیا خدا ماضی بدل سکتا ہے؟

ج: اس کا جواب بڑا سادہ سا ہے کہ ماضی ہو یا حال ہو یا مستقبل ہو یہ ہماری تقسیم ہے۔ اللہ کے نزدیک ماضی، حال اور مستقبل کی کوئی تقسیم نہیں۔ وہ ایک سیدھے ہاتھ پہ ساری چیزیں دیکھ رہا ہے، وہ ایک اکائی کی طرح دیکھ رہا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر وہ ماضی بے عیب اور پرفیکٹ

Marfat.com

نہیں بنا سکا تو وہ خدا کا ہے کا ہے۔ اگر اس کو ماضی بدلنے کی ضرورت پڑ گئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی "imperfection" اس کے Perfect brain سے نکلی ہے؟ (نعوذ باللہ) تو میرا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماضی بدلنے کی ضرورت پڑے گی تو بدلے گا ناں! آپ ایک ایسے امکان کا سہارا لے رہے ہو جو خدا پر منطبق ہی نہیں ہوتا۔ وہ جو کچھ بنا چکا، "seal" کر چکا، ختم کر چکا، اس میں تبدیلی میں وہی تصرف کر سکتا ہے، ورنہ اس میں خطا کا کوئی امکان داخل نہیں ہے۔

ڈاکٹر جلیل: فقط ایک ذاتی رائے دینا چاہتا ہوں کہ کیا خدا ماضی بدل سکتا ہے۔ میرے خیال میں استاد ایک مکمل رائے دے چکے ہیں۔ میں صرف عادتاً کچھ کہنا چاہوں گا کہ خدا چاہے تو ماضی بدل سکتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ ایک فلم کو ریوائنڈ کر دیتے ہیں، اگر وہ چاہے، بھلا وہ کیوں چاہے گا؟ لیکن یہ کہنا کہ کیا وہ ایسا نہیں کر سکتا تو حقیقت یہ ہے کہ ماضی، حال اور مستقبل ایک پوری ریاضیاتی مساوات ہیں۔ حال ہی میں The Mandelbrot Set کے نام سے ایک ریاضیاتی مساوات سامنے آئی ہے، جس کو ظاہر کچھ یوں کیا جاتا ہے .....

$Z = z^2 + C$، یہ منڈلبراٹ سیٹ بتاتا ہے کہ جو کیچڑ کے چھینٹے اٹھتے ہیں یا جو آپ جنگلات کو اُگتا ہوا دیکھتے ہیں، یہ سب ایک ناقابلِ تغیر فارمولا کے قیدی ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس مساوات کو کمپیوٹر میں استعمال کیا ہے۔ کمپیوٹر میں انہوں نے معمولی سی تبدیلی کر کے دکھایا ہے کہ تخلیقات کے کتنے زیادہ امکانات ہیں، ایک معمولی سی تبدیلی کر کے ہزاروں درختوں کا اینگل اور Design تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اسی میں چند تبدیلیاں کی جائیں تو درختوں کا کچھ اور بن سکتا ہے۔ تو " Unlimited variety of morphological appearance is possible just by manipulating mathematical equation. " تو میرا خیال ہے ماضی، حال اور مستقبل ایک ریاضیاتی قانون کے پابند ہیں۔ اور اللہ اگر اس مساوات کو کسی ایسے نمبر سے ضرب دے دے اور یہ زیرو میں چلا جائے تو حاصلِ جمع زیرو ہوگی۔

He can start from scrach

پروفیسر صاحب: ویسے اگر میں زندگی کی فلم ریوائنڈ کروں گا تو ان کو (ڈاکٹر جلیل

Marfat.com

صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) شامل نہیں کروں گا۔ (ہال میں قہقہہ)

س: پاکستان میں جو اسلامی بنک کاری رائج ہے، یہ کہاں تک اسلامی نظام سے مماثلت رکھتی ہے؟

ج: **خواتین و حضرات!** ویسے تو میرا خیال ہے ماشاء اللہ تعالیٰ بنکاری نظام کے بہت سارے سپیشلسٹ ہمارے ساتھ ہوں گے۔ But anyway because this is a very specific subject and I have to answer it personally میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نزدیک پاکستان میں کوئی اسلامی بنکاری نظام نہیں ہے۔ اب اگر آپ یہ کہیں اور یہ دعویٰ کریں (کہ ایسا نہیں ہے) آپ دیکھیں اگر کسی اسلامی بنک کے اثاثے کسی ایسے بنک میں پڑے ہیں جو سودی نظام کے تحت چل رہا ہے تو لازمی بات ہے آپ براہِ راست سود نہیں بھی لے رہے تو بھی آپ اس میں کچھ نہ کچھ واپس کرتے ہوئے اس سودی نظام کا حصہ ہیں۔ میں نے اسلامی بنک کاری نظام کے بارے میں بہت سوچا ہے، بہت غور کیا ہے اور آپ کی تسلی کیلئے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن حکیم میں مجھے بڑی عجیب سی بات نظر آتی ہے کہ اتنی بڑی خرابی اور اتنا کم ذکر، اتنا بڑا مسئلہ اور اس کا عنوان ہی کوئی نہیں۔ کیا حیرانی کی بات ہے کہ صرف تین آیات" **وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا** " **{البقرہ:275}** بس! یا پھر دوسری آیت ہے" **فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** "**{البقرہ279}** کہ اگر کوئی لے گا تو خدا اور رسولؐ سے جنگ کرے گا۔ بڑی تاکید ہے کہ کوئی لے گا تو خدا اور رسولؐ سے جنگ کرے گا، اور کوئی دے گا تو خدا اور رسولؐ سے جنگ کرے گا۔ تیسری اس سے بھی چھوٹی آیت" **يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ** " **{البقرہ:276}** اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ خواتین و حضرات غور کی بات یہ ہے کہ اتنا بڑا المیہ اور اتنی بڑی سزا کا المیہ! who on God's earth کہ کوئی مسلمان بھی ہوگا اور اللہ رسولؐ سے جنگ کرنا بھی پسند کرے گا۔ اتنی بڑی سزا سنائی گئی۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ سود کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی گئی، قطعاً کوئی بات نہیں کی گئی، صرف ایک آیت میں پورا نظام

Marfat.com

بند کر دیا۔ حدِ بلاغت! "I swear honestly" کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ سود کے مخالف نظام کو اتنا simply close کر دے گا اور سود کا مٹانا اتنا آسان ہو گا کہ "یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ" {البقرہ:276} کہ خدا سود گھٹاتا ہے اور صدقات بڑھاتا ہے۔ خواتین و حضرات آپ کے بڑے بڑے دانشور ہوں یا کوئی اور، ہر کوئی سوچتا تو ہے کہ اس نظام کو ہم کیسے تخلیق کریں گے۔ میں آپ کو صرف ایک چھوٹی سی مثال دے رہا ہوں۔ لیجیے آپ نے صدقات بنک قائم کر دیا۔ صدقات بنک میں کیا ہوتا ہے؟ آپ لوگوں نے، میں نے، سب نے مل کر ایک کروڑ کے صدقات دیئے۔ اب ان صدقات پر آپ کی کیا پابندی ہے؟ آپ نے کیا پابندی رکھی ہوئی ہے؟ کچھ بھی نہیں، کوئی پابندی نہیں، آپ نے واپس ہی نہیں لینے۔ آپ نے بنک کو امانت دے دی ہے۔ آپ نے کہا جاؤ جدھر مرضی خرچ کرو، خیرات کرو۔ اب دیکھیں جب ہم نے صدقات بنک قائم کر دیا ایک کروڑ کے ساتھ۔ ہم نے اعلان کر دیا جس کو قرضے کی ضرورت ہے کام کاج کے لیے، ہم دس ہزار روپے تک کا قرضہ دیتے ہیں۔ خواتین و حضرات اعتراض اٹھے گا کہ قرضہ لے کر کوئی واپس ہی نہیں کرے گا۔ اگر نہیں کرے گا تو پھر کیا تکلیف ہے آپ کو؟ آپ نے کون سا کسی کو واپس کرنے ہیں۔ مگر پہلی مرتبہ اگر سو میں سے بیس بندے بھی آپ کو صدقات واپس کر دیتے ہیں تو اگلی مرتبہ پھر ایک کروڑ بیس لاکھ ہو جائیں گے۔ اس نظام کے تحت پانچ سال میں دس ہزار سے بڑھ کر اب آپ ایک لاکھ کے قرضے دینے کے قابل ہو جاتے ہو۔ اس سے پانچ سال کے بعد دس لاکھ اور بیس لاکھ کے قرضے دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ صدقات کے نظام میں جب لوگ ایک بنک سے بغیر سود دیئے قرضہ لے سکتے ہوں گے اور واپسی بھی شرط نہیں ہو گی۔ تو پھر آپ کو کیا پرابلم ہے، وہ صدقات سے کیوں نہیں قرضے لیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا فیکٹری والوں کو قرضہ مل سکتا؟ Yes, we say yes اپنے اسباب کو پرموٹ کرتے ہوئے ہم ان کو اس شرط پہ قرضہ دے سکتے ہیں کہ ہماری اصل رقم کو نقصان نہ پہنچے اور اگر تم ہمیں نفع میں صدقات میں شریک کر لو تو ہم تمہیں قرضہ دے دیتے ہیں۔ ایک کروڑ لے لو۔ اثاثہ جات ویسے ہی امانت میں رکھے جائیں گے جیسے باقی بنکوں میں رکھے

Marfat.com

جاتے ہیں۔حتیٰ کہ بڑی سے بڑی انڈسٹری والے کو کسی صدقات بنک سے قرضہ ملنا شروع ہو جائے گا۔آپ نے دیکھا کہ اللہ میاں نے کوئی Effort نہیں کی،کوئی خصوصی کوشش نہیں ہے، ایک بنک قائم ہوا،لوگوں نے سپورٹ کیا،مگر یہ بنک صرف حکومتی سطح پر قائم ہوسکتا ہے۔پھر اس کے منافع کا اجراء ہوا پھر لوگوں تک صدقات کے ثمرات پہنچنا شروع ہو گئے۔ہزاروں لوگوں کو بینک نے نوکری دی جو inclusive of sadaqaat ہے جیسے زکوٰۃ کے عامل زکوٰۃ لے سکتے ہیں،صدقات کے عاملین صدقات لے سکتے ہیں۔تو مجھے یقین ہے کہ بیس سال کے اندر کوئی بندہ نہ سود لے گا نہ کسی سود والے بنک میں پیسہ جمع کروائے گا۔حتیٰ کہ دیگر بنکوں کے سارے ملازم صدقات بنکوں کی شاخوں میں نوکری کر لیں گے،دوسرے بینکوں کی چھٹی ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!ابھی میں نے ملائیشیا کو ایک تجویز دی جو انہوں نے بڑی خوبصورتی سے قبول کر لی ہے۔صدقات بینک کاری کی ایک صورت تو یہ ہے جس کے تحت مسلمانوں کے ملک میں یہ بنک کام کرے گا۔ایک دوسری صورت بھی ہے جیسے ملائیشیا کام کر رہا ہے "And even the State Bank of England got interested in this scheme that what kind of scheme it is?" اس میں ہم کہتے ہیں کہ دیکھو بنکوں کے یہ فرائض نہیں ہیں جو آپ سرانجام دیتے ہو۔بنک تین حصوں میں کام کریں گے،پہلا حصہ امانہ کا ہے،دوسرا اتجارہ کا ہے،تیسرا صدقہ ہے۔کوئی بنک مسلسل اور متواتر کثیر النفع نہیں ہوسکتا۔ہم سمجھتے ہیں کہ لوگوں کی امانتیں تو پیسے کی رکھیں گے،ان لوگوں کی اجازت سے ہم انہیں تجارت میں لگائیں گے،نفع کمائیں گے،مگر ایک حدِ نفع کے بعد وہ سارا مال صدقہ بن کے واپس سوسائٹی کو لوٹے گا۔خیراتی اداروں کو جائے گا،کنوئیں بنائے گا،اور بنکوں کا کام یہ ہوگا کہ اس تجارتی نفع سے اپنا خرچہ نکالنے کے بعد،مطلوبہ رقم نکالنے کے بعد،سوسائٹی کو واپس کر دیں۔بینکنگ کی ایک یہ قسم میرے ذہن میں ہے،جس کو میں نے الحمد اللہ ملائیشیاء کو Suggest کیا۔ Malaysians were interested and they have stated a School in England.

Marfat.com

س: ہارون رشید صاحب سے سوال ہے کہ نواز شریف صاحب کا مستقبل کیا ہے اور پاکستان کے عوام سیاست دانوں کو راہِ راست پہ لانے کی خاطر کیا کردار کر سکتے ہیں؟

ج: ہارون رشید: میرا خیال ہے کہ زرداری صاحب کے مستقبل کا بھی فیصلہ ہوا چاہتا ہے کیونکہ جس چیف جسٹس کو ہم جانتے ہیں اس کی لغت میں معافی کا کوئی لفظ نہیں ہے۔ لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ فوج نے معاملے کو عدالتوں پر چھوڑ دیا ہے۔ پنجابی کا ایک محاورہ ہے ....." جٹ جانے تے بجو جانے۔" تو ''بجو'' کا فیصلہ تو ابھی کچھ دنوں میں ہو جائے گا۔ اس کے بعد نواز شریف اور چوہدریوں کا مستقبل بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ تین سو ملین ڈالر جس مولوی صاحب کے پاس ہیں، نام ابھی نہیں بتاؤں گا، ان کا بھی انجام مختلف نہیں ہے۔ تو یہ سارا صفایا ہونے والا ہے، Process شروع ہو گیا ہے۔

س: ایسے زیورات جو حدِ نصاب کو پہنچتے ہوں لیکن روزمرہ کے استعمال میں ہوں کیا ان پر بھی زکوٰۃ ہو گی اور 2003 کے حساب سے ہو گی یا 2010 کے حساب سے ہو گی؟ کیونکہ سونے کی قیمتیں ان سالوں میں غیر فطرتی طور پر بڑھ گئی ہیں۔

ج: میرے پاس کبھی سونا رہا ہی نہیں، میں کیا اس مسئلے پہ رائے دوں۔ مگر اتنا یقین ہے کہ جس کے پاس 2003ء میں نصاب تھا وہ 2010 میں کم ہو گیا ہے اور ابھی 2012 کی بات ہوئی تو انشاء اللہ اس میں صفر ہو جائے گا (قہقہہ) ویسے میں یہ ضرور کہوں گا کہ جن عورتوں کا سونا ان کی ملکیت بن جاتا ہے، اس کا نصاب ادا کرنا ان کا حق ہے۔ جو خواتین روتی رہتی ہیں اور واویلہ کرتی ہیں کہ میں کیوں دوں اور وہ بھی نہیں دیتے یہ بھی نہیں دیتے۔ پھر کچھ آفات ایسی ہوتی ہیں جن کو دیکھ نہیں سکتے مگر وہ ان کے بال بچوں میں آ جاتی ہیں۔ So try to be very careful کیونکہ خطائے نسیان اور ذہن کی غلطیوں کے عذاب تو شاید دوسری اچھی سوچ سے دور ہو جاتے ہیں۔ مگر مال کے اثرات بہت گہرائی میں جا کر انسانی جسم اور صحت کو متاثر کرتے ہیں، اور عذاب کی گرفت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لیے کوشش کر کے نصاب بنے نہ بنے آپ زکوٰۃ دے دیا کریں۔

Marfat.com

س: یہ جو آپ تسبیح عطا فرماتے ہیں، یہ انسانی ذہن کے کون سے حصے پر اثر کرتی ہے
Conscious, Subconscious or Unconscious?

ج: " It travels through time, It travels through blood and it travels through genetic length of a human being." جب آپ زبان سے ادا کرتے ہیں اس کو تو رفتہ رفتہ Unwittingly بغیر جانے بوجھے یہ آپ کے ذہن پہ گرفت کر لیتی ہے۔ جب ذہن پہ گرفت کرتی ہے تو تھوڑی دیر کے بعد آپ کا دل اس کا شریکِ حال ہو جاتا ہے۔ جب اس کی زکوٰۃ نکلتی ہے۔ جب یہ دل میں چلی جاتی ہے، اور کسی خسارے سے اس کا سامنا نہیں ہوتا پھر یہ ہر قطرۂ خون میں رواں ہو جاتی ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جو اچھی تسبیح کرنے والے لوگ ہیں، راتوں کو سوئے ہیں تو بھی ان کی تسبیح جاری ہے اگر کبھی بھول گئے ہیں تو اچانک ان کے منہ سے نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔ ایک حدیث اس بارے میں موجود ہے کہ جب بندہ اللہ کو یاد کرتے کرتے خواب میں چلا جائے، سو جائے تو ملائکہ اس کو لازم کر لیتے ہیں کہ اس کی باقی تسبیح پوری کریں۔ اس کی Intention کے مطابق اس کو تسبیح کا مکمل ثواب پہنچتا ہے۔ اب یہ تسبیح جب گہرائی میں پہنچتی ہے تو پھر اصلاحِ کار کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ نفس کو اللہ نے اس طرح بنایا ہے کہ یہ شاید اپنے جیسے کسی انسان یا مکینک سے درست نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ خدا نے اسے بنایا ہے جب آپ خدا کی یاد میں لگ جاتے ہو تو اللہ پھر سیلف کے Curative method استعمال کرتا ہے۔ کسی بھی چیز سے بنیادی عادت نہیں بدلتی سوائے اللہ کی یاد سے، پھر یقیناً وہ آپ کی جبلی عادات کو عقلی عادات میں بدل دیتا ہے اور اللہ نے اس میں آپ کیلئے کرم اور بھلائی رکھی ہے۔

س: قرآن میں اُولوا الباب کو بار بار مخاطب کرتا ہے۔ اور آپ بھی عقل پر بہت زور دیتے ہیں، آخر یہ عقل ہے کیا؟

ج: میں نے اور اللہ نے مل کے پلان کی ہوئی ہے (قہقہہ)۔ بات یہ ہے کہ اللہ نے اپنی جتنی تخلیقات بھی پیدا کیں ہیں، اس میں اس نے سب سے حسین عقل کو کہا ہے۔ جب اللہ نے عقل کو

Marfat.com

تخلیق کیا تو کہا کہ مجھے چل کے دکھا، پھر عقل نے چل کے دکھایا۔ پتہ نہیں اس میں اللہ نے کیا انداز دیکھے، پروردگارِ عالم نے تبسم فرمایا اور کہا میں نے کیا خوبصورت چیز تخلیق کی ہے۔ جب اس نے عقل کو حسن میں فضیلت دی تو پھر سوچا میں دوں کس کو؟ پھر اس نے کہا ..... " **إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ** " کہ زمین و آسمان کی مخلوقات میں کوئی ہے جو میری اس خوبصورت نعمت کا حق ادا کرے؟ ساری مخلوقات بھاگ اٹھیں، کیونکہ نعمت بھی ملتی تھی اور کچھ خطرات بھی تھے۔ تو جب خطرات دیکھے تو سارے بھاگ گئے " **وَحَمَلَهَا الْإِنسَان** " انسان آگے بڑھا اور اُسے اٹھا لیا۔ مجھے خیال آتا ہے اللہ زیرِ لب مسکرایا ہوگا جب انسان نے یہ خطا کی ہوگی، اور زیرِ لب میں کہا، سامنے نہیں کہا، ورنہ بندہ اسی وقت چھوڑ دیتا۔ ایک طرف ہو کر aside کہا " **إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولا** " **{الاحزاب:72}** بڑا ظالم اور بڑا جاہل ہے۔ اس بے وقوف نے سوچا ہی نہیں اور اتنی بڑی امانت اٹھالی۔ تو خواتین و حضرات ظالم اور جاہل کے ہمیشہ ہی غلط معنی لیے گئے۔ جاہل وہ ہے جو Responsibility کو ادا نہ کر سکنے کے باوجود اٹھا لے، جیسے انسان اس قابل نہیں تھا کہ عقل کا بوجھ اٹھاتا مگر اٹھالیا۔ اور ظالم وہ ہے جس نے دوسروں کے ساتھ تو چاہے انصاف کیا اپنے ساتھ بے انصافی کر گیا۔ تو اس کی Simple translation یہ ہے .... He over estimated himself and under estimated the job. اب اگر خدا کی " **إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولا** " کی مثال کی حکمت سمجھنی ہو تو آج کے دن دیکھ لیں، ساڑھے چھ ارب میں سے ایک آدھ ارب عادتاً، ولایتاً، جداً اور بالکل مجبوراً خدا کے ساتھ ہیں۔ ان میں سے کتنے یہ ساتھ نبھاتے ہیں، اللہ جانتا ہے اور ہم جانتے ہیں۔ اللہ کو یہ عقل اتنی پیاری تھی کہ اللہ نے کہا "اے عقل میں نے تجھے پیدا کیا، جو دوں گا، تو تیرے سبب دوں گا، چھینوں گا تو تیرے سبب چھینوں گا، جو مجھے چاہے گا تیری وجہ سے چاہے گا، جو مجھ سے دور ہوگا تیری وجہ سے دور ہوگا۔" صاحبو! اگر عقل اتنی اہم چیز تھی، تو دیکھنا یہ ہے کہ "Blind faith" کدھر گیا۔ اندھا یقین کیا ہے؟ اللہ کے نزدیک انسان کا سب سے

Marfat.com

بڑا گناہ ہی خدا پہ اندھا یقین ہے۔ معاف کیجئے گا، ہم میں سے اب بھی بڑے لوگ کہتے ہوں گے، میں تو اللہ پہ آنکھیں بند کر کے یقین رکھتا ہوں۔ مگر اللہ اس کو بالکل پسند نہیں کرتا ...... **"إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُون " {الانفال:22}** اللہ کہتا ہے بدترین جانور میرے نزدیک وہ ہیں جو عقل استعمال نہیں کرتے۔ البتہ جب عقل کی بات ہو تو یہ ضروری نہیں کہ عقل اعلیٰ ترین لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس سے مراد ارسطو اور افلاطون نہیں ہیں، بلکہ وہ جس طرح شاعر کہتا ہے ....

جلوہ بقدرِ ظرفِ نظر دیکھتے رہے
کیا دیکھتے ہم ان کو مگر دیکھتے رہے

یہ تو عقل کا اپنا ظرف ہے۔ ہر بندے پر اتنا ہی امتحان لاگو ہے جتنی اس کی عقل ہے۔ آپ دیکھئے تو سہی کہ قبر میں ایک سوال سب کے ساتھ کیوں؟ امانت کی ادائیگی کا تقاضا سب کے ساتھ کیوں؟ اگر امانت اللہ کو سمجھنا ہے، اور اگر سارے انسان ایک عقل کے نہیں ہیں تو پھر Most of the people should tell God کہ یا اللہ ہم میں عقل تھی ہی نہیں اتنی، ہم میں سمجھ بوجھ ہی نہیں تھی اتنی، پھر ہم سے سوال کیوں پوچھتا ہے؟ مگر یقین جانیے اگر خدا نے کسی انسان کو کوئی اور صلاحیت بخشی ہو یا نہ ہو مگر اپنے عرفان کی سعادت اور اپنے آپ کو جاننے کی ایک سطحِ معرفت ضروری رکھی ہے۔ اس وجہ سے وہ سوال کرتا ہے... من ربک ؟ اسی وجہ سے قبر میں ہر ایک سے یہ سوال کیا جاتا ہے۔

س: ابھی ابھی سیاست دانوں کے احتساب کی بات ہوئی، سوال یہ ہے کہ فوج کے ظلم و ستم کا حساب کون کرے گا؟ مزید برآں اسٹیبلشمنٹ جو پاکستان کو فلاحی ریاست نہیں بننے دیتی اس کا احتساب کب ہوگا؟

ج: ہارون رشید: دیکھیں گزارش یہ ہے پریس اور سیاست کے "Rhetoric" نے کچھ غلط تصورات اجاگر کر دیئے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ کیا ہے، کوئی یہ بتا سکتا ہے؟۔ اب اس وقت اسٹیبلشمنٹ ایک آدمی کا نام ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، وہ جنرل اشفاق پرویز کیانی

Marfat.com

ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی نیا چیف فوج کی قیادت سنبھالتا ہے تو اس کو چند مہینے درکار ہوتے ہیں۔اس پہ گرفت قائم کرنے کیلئے یا کسی بھی ادارے کے لیے۔میں نہیں سمجھتا، میں پوری دیانتداری سے یہ کہہ رہا ہوں کہ جنرل اشفاق پرویز کیانی نے اس نئی حکومت کیلئے کوئی مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ان کی رائے ہر معاملے میں درست ہوتی ہے،ایسا بالکل نہیں کہہ رہا، میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ وہ فرشتہ ہیں۔کیا انہوں نے ملکی معیشت میں کوئی خرابی پیدا کرنے کی کوشش کی؟ کیا انہوں نے ملک میں مظاہرے کروائے؟ کیا انہوں نے اپوزیشن کے سیاست دانوں کو اکسایا؟ کیا انہوں نے اخبار نویسوں کو اکسایا؟ اس کے برعکس انہوں نے ان کی مدد کرنے کی کوشش کی۔دہشتگردی کے معاملے میں جو کنفیوژن چلا آتا تھا اس کو انہوں نے دور کیا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے من اظلمات الی النور، اس کنفیوژن سے "Clarity" کی طرف لے جانے کی کوشش کی۔نہ صرف خود سمجھنے بلکہ دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کی۔یہ تو ایک دو پہلو ہیں اور لمبی بات کا وقت نہیں ہے۔کئی اعتبار سے انہوں نے ملکی اداروں کی مدد کرنے کی کوشش کی۔ پس پردہ ہمیں بہت سی کہانیاں معلوم ہیں،سب چیزیں ہم لکھ نہیں سکتے۔مگر خرابی کس نے کی؟ چند باتیں میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔جس دن نئی حکومت تشکیل پاتی ہے۔ایک دن شہباز شریف سے سرسری یوں ہی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مشورہ دیجئے۔میں نے کہا یہ مشورے کا طریقہ نہیں ہے۔مشورہ یہ ہے کہ آپ پہلے سے بتائیں تاکہ تیاری کی جاسکے،ہم کوئی جینئس تو نہیں ہیں۔ہر وقت چیزیں ذہن میں نہیں ہوتیں۔زرداری صاحب کے مشیر سے کہا کہ بھائی فوری طور پر پانچ باتیں آپ نوٹ کر لیں،آج کے دن میں۔ایک یہ کہ خاتون وزیر اطلاعات ہیں،ان کیلئے مشکل ہوگا رات کو فرائض انجام دینا بے تکلف ہونا۔اس کو کسی معقول آدمی سے بدل دیں،اور اس کو کوئی دوسری وزارت دے دیں۔کرکٹ بورڈ پہ ابھی بات ہو رہی تھی۔کرکٹ بورڈ کا چیئرمین کسی پروفیشنل کو بنادیں۔پروفیشنل اگر نہیں بنانا چاہتے تو کسی ایماندار آدمی کو بنا دیں۔ہمارے نوجوانوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں، کیونکہ کرکٹ میں قوم کی بڑی دلچسپی ہے۔شہباز شریف کے ساتھ آپ ہم آہنگی رکھیں، پنجاب مستحکم ہو تو پاکستان مستحکم ہوتا ہے۔باقی صوبوں میں ویسے ہی شورش ہے۔پھر

Marfat.com

ان سے عرض کیا کہ یہ سلمان تاثیر صاحب جو ہیں، ان کو اللہ نے سب کچھ دیا مگر عقل کے معاملے میں کوئی فیاضی نہیں برتی، ان کو یہاں سے ہٹا دیں۔ ان کے والد جتنے فصیح تھے، یہ اتنے ہی غیر فصیح ہیں، اور ہمیشہ صحیح وقت پر غلط بات کرتے ہیں۔ ان کے بجائے کسی اور کو گورنر لگا دیں۔ اس کو کوئی اور وزارت دے دیں۔ ویسے بھی اس کا بہت وسیع کاروبار ہے، اس کو نوکری کی ضرورت بھی نہیں، اور بدنامی کا باعث بھی بنے گا۔ پنجاب کے ساتھ ہم آہنگی رکھیں، پروفیسر صاحب کو یاد ہوگا جس دن شہباز شریف کو حکومت سے ہٹایا گیا تو میں نے اس وقت ٹی وی پہ کہا تھا کہ صوبہ "Ungovernable" ہو گیا ہے، اب آپ خاک چاٹیں گے اور تھوک کے چاٹیں گے۔ اور اسکو بحال کرنا ہوگا۔ یہ عام پولیٹک مکینیکس کی بات ہے۔ ہر اخبار نویس یہ بات سمجھتا ہے، آپ کسی سے بھی پوچھ لیں۔ مشیر ٹھیک رکھیں، اور آخری مشورہ یہ دیا جس پہ انہوں نے کہا کہ ہم یہ ضرور کریں گے ان کے مشیر نے کہا کہ یہ تو آپ فکر ہی نہ کریں۔ اُو بھائی!!! ایک مولوی فضل الرحمٰن کو خوش کرنے کیلئے سارے کشمیریوں کو سارے پاکستانیوں کو کیوں ناراض کرتے ہو۔ اس کو کشمیر کمیٹی کے بجائے کوئی اور چیز دے دو۔ اسے کھانے کیلئے کچھ چاہیے، اس کو دے دو۔ اب آپ بتایئے کہ یہ اسٹیبلشمنٹ کے پیدا کردہ مسائل ہیں؟ کیا یہ اسٹیبلشمنٹ نے کہا تھا؟ کیا اسٹیبلشمنٹ نے کہا تھا کہ پنجاب حکومت کے ساتھ تصادم مول لیں۔ ججوں کا احتساب ضرور ہونا چاہیے۔ میں تو کہتا ہوں اخبار نویسوں کا بھی ہونا چاہیے۔ ایک اخبار نویس کے تیس کروڑ روپے لندن کے ایک بنک میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو احتساب سب کا ہونا چاہیے۔ مگر کون کرے گا؟ عدالت کرے گی۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ عدالت ضرور کرے گی۔

پروفیسر صاحب: ویسے اسرار کسانہ صاحب ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں، آپ ان سے بھی سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اس سوال کے پس منظر میں آپ سے ایک ذاتی بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے جنرل صاحب سے ذاتی طور پر ملنے کا موقعہ ملا ہے، Frankly telling you مجھے یہ یقین ہے کہ " He is not the establishment " مجھے پورا پورا یقین ہے کہ "He is not the establishment " میں ویسے جنرل صاحب کی جب زندگی دیکھتا ہوں تو

Marfat.com

مجھے وہ ایک انتہائی Honest اور معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد نظر آتا ہے۔ His father died so early and he had young kids and brothers ان کی عمروں میں ڈھائی ڈھائی سال کا فرق ہے۔ تو وہ جنرل ہمارے لیے اس لحاظ سے اچھا نہیں ہے کہ جس نے اپنے خاندان کو ہمیشہ قریب رکھا۔ اپنے بہن بھائیوں کی نگہداشت کی، پالا پڑھایا۔ کیا یہ سٹوری لوئر مڈل کلاس کے بہت سے لوگوں کی نہیں ہے۔ مگر کتنے لوگوں نے جنرل صاحب کی طرح ایمانداری اور ترتیب سے اپنی فیملی کو پالا؟ کیا آپ اس شخص سے خیر کی توقع نہیں رکھتے جس نے اتنے تردد سے اپنا گھرانہ پالا ہو، اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہوں۔ کیا وہ آگے بڑھ کے ملک و ملت کیلئے اتنی ہمدردانہ سوچ نہیں رکھے گا۔ I found him a very constructive man in a way اب دیکھو فرق کہاں پڑتا ہے؟ پشاور میں تباہی آئی، لوگ مر رہے تھے، تباہ و برباد ہو رہے تھے، اور نہ صدر وہاں گیا نہ پرائم منسٹر وہاں پہنچا، کمال کی بات ہے کہ چیف آف دی آرمی سٹاف گیا، کیا یہ کمال کی بات نہیں ہے؟ اگر آپ کو ہسٹری یاد ہے تو دور جانے کی تو بات نہیں، ایک شہر برباد ہو رہا تھا، اس کے لوگ چیخ رہے تھے، پکار رہے تھے مگر کوئی بندہ ان کی ڈھارس باندھنے نہیں جا رہا اور ایسے میں ایک شخص از خود یہ خیال کر کے کہ "They need to be lifted up" ان کی اخلاقی مدد کرنی چاہیے، ان کے کچھ حوصلے بلند کرنے چاہییں یعنی "اسٹیبلشمنٹ" گئی۔ بقول آپ کے "اسٹیبلشمنٹ" گئی۔ پھر وہ "اسٹیبلشمنٹ" ان غیر ذمہ دار لوگوں سے بہتر ہوئی کہ نہ ہوئی۔ "In spite of that neither I wish him to take charge, nor he wishes to take charge." مگر جب اس قسم کے نا اہل حکمران ہوں گے جو اپنے اخلاق و کردار سے اس قدر دیوالیہ پن کا ثبوت دیں تو کیا اس کا الزام آپ اسٹیبلشمنٹ کو دیں گے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تو General Establishment is all بلکہ is not establishment corrupt

کرنل رانجھا صاحب: ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کے مجھے بھی کچھ "Add" کرنے کی

Marfat.com

عادت بلکہ انفیکشن ہوگئی ہے۔عرض یہ ہے کہ اس حکومت کو کسی اور سے خطرہ نہیں سوائے اپنے وجود کے، وہ کسی شاعر نے کہا تھا۔

آفتِ روزگار جب تم ہو
تو شکوۂ روز گار کون کرے
تم تو ہو جان ایک زمانے کی
جان تم پہ نثار کون کرے

س: بندے کو کیسے پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فضل کیسے تلاش کیا جائے؟

ج: **"فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ" {البقرة:152}** اللہ تعالیٰ نے دو قانون بنائے ہیں اور یہ اگر آپ کے علم میں ہوں تو آپ کو یقین ہوگا کہ اللہ آپ سے راضی ہے۔ایک قانون میں وہ کہتا ہے" **مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُم** " مجھے کیا پڑی ہے کہ عذاب کروں، مجھے کیا پڑی ہے تمہیں تکلیف دوں۔ مجھے تو کوئی ایسا مرحلہ درپیش نہیں ہے۔میں نے کسی سے بدلا تھوڑی لینا ہے، خدا تو کہہ رہا ہے "**مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُم** " مجھے کیا پڑی ہے کہ تمہیں تکلیف دوں، عذاب کروں" **إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ** " **النساء:147** اگر تم مجھے یاد کرنے والے ہو، مجھ پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں عذاب نہیں ہوسکتا۔تو خواتین وحضرات عذاب تو گیا ناں!! ایک چیز تو گئی ناں!! اور بڑی سادگی سے گئی، اگر تم مجھے یاد کرتے رہتے ہو، اور اگر تم مجھ پر اچھا ایمان رکھتے ہو تو ایک کام تو ہوا کہ "**مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُم** " مجھے کیا پڑی ہے کہ تمہیں عذاب کروں۔ جہاں تک گناہ کی بات ہے تو میں اپنی پچھلی بات میں گارنٹی دے بیٹھا ہوں۔اس نے کہا جو مرضی گناہ کرو اگر تمہیں میری ربوبیّت کا پورا یقین ہے اور میری رحمت پہ یقین ہے تو جب بھی تم توبہ کیلئے پلٹو گے میں ضرور اسے قبول کروں گا۔تیسری بات یہ ہے "**فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ** " **{البقرة:152}** دیکھو یہ بہت آگے کی بات ہے، یہ نہیں کہ تم اسے یاد کرو، اس نے کہا کہ تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا "**وَاشْكُرُوا لِي** " میرا شکرادا

Marfat.com

کرتے رہو، میری یاد میں لگے رہو " وَلَا تَكْفُرُوْن " اگر اس میں کفر نہ آیا انکار نہ آیا تو میری تمہاری محبت قائم رہے گی، یہاں زمین پہ بھی اور زمین کے بعد بھی۔ ہم خدا کی رضا کا محبت کا رضا مندی کا سب سے بڑا اگر اصول نکالیں تو وہ یادِ پروردگار ہے۔ وہ اللہ کی یاد ہے۔ وہ تسبیح الٰہی ہے۔ اگر آپ فرائض کے بعد " فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ " جب تم حج کے مناسک ادا کرلو " فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ " ایسے یاد کرو جیسے آبا واجداد کو یاد کرتے ہو، جیسے اپنے پیاروں کو یاد کرتے ہو " أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا " {البقرة:200} ذرا زیادہ کرو تا کہ مجھے احساس ہو کہ تم ہر چیز سے بڑھ کر مجھ سے اُنس اور پیار رکھتے ہو۔ اللہ تو پیار و محبت کی باتیں کرتا ہے، وہ سزا کی کہاں باتیں کرتا ہے، سزا کا ذکر تو وہ بڑا کم کرتا ہے، اہلِ کفر کے لیے کرتا ہے، منکروں کے لیے کرتا ہے، آپ لوگوں کو اس کا کیا پرابلم ہے۔ میں نے تو یہ حدیث بھی پڑھ رکھی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ آپ رجعت پسند ہو۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ میری امت کو عذاب نہیں ہے، میری امت کو جو سزا ملنی ہے، زندگی میں ہی مل جائے گی۔ اس لیے زندگی میں اپنی صحتیں سلامت رکھو، اور اپنے آپ کو ہر اس قدم سے بچاؤ جو کسی وقت خدا کی نافرمانی کو لے جائے، اڑے رہو، حدود پوری نہ کرو، قطع نہ کرو، اڑے رہو۔ اللہ کی محبت اور دوستی کو انجوائے کرو۔ زمین پر بھی سرفراز ہوگے، جنت میں بھی ممتاز ہوگے۔

س: کیا انسان کی فطرت کو تبدیل کیا جاسکتا ہے، یہ کس طرح ممکن ہے؟

ج: جی ہاں میں نے عرض کی کہ ہم تبدیلی کیلئے کس کی طرف دیکھتے ہیں۔ حدیثِ رسولؐ مکمل ہے، بڑی واضح ہے، فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ احد پہاڑ سونے میں بدل گیا تو مان لینا، اگر کوئی کہے کہ کسی کی فطرت بدل گئی ہے تو نہ ماننا۔ اب اس حدیث کے ہوتے ہوئے فطرت کا بدلنا ناممکن ہے۔ مگر ناممکن کو ممکن کرنے والی صرف اللہ کی ذات ہے۔ اور جب آپ خشوع وخضوع کے ساتھ، یہ تو بڑے پرانے لفظ ہیں، جب آپ اخلاص ومحبت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہو تو وہ یقیناً آپ کی فطرت کو آپ کیلئے سہل بنا دیتا ہے۔ اس کو آپ کیلئے مصیبت کا باعث نہیں بننے دیتا۔

Marfat.com

س: ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ Space میں ایسی "Trajectories" موجود ہیں جن کے ذریعے فرشتے آسمان پہ چڑھتے اور اترتے ہیں۔ انہیں اللہ نے "ذالمعارج" کہا ہے، برائے کرم اس کے بارے میں کچھ بتائیے؟

ج: خواتین و حضرات! میں جب امریکہ گیا تو اصل میں میرے ذہن میں لفظ Corridor تھا، یہ لفظ مجھے اچھا لگتا تھا، ذہن میں ایسے اٹکا ہوا تھا۔ ایک پروفیسر صاحب سے ملاقات ہوئی جو کسی یونیورسٹی میں Quantum اور Relativity کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے۔ بات چیت شروع ہوئی تو میں نے کہا کہ میرے یقین کے مطابق سپیس میں ضرور ایسے کوریڈورز موجود ہیں جن سے آدمی گزر کر آسانی سے اللہ تک پہنچ سکتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ کوریڈور کس لیول پر ہیں، طبعیاتی لیول پہ ہیں یا مابعدالطبعیاتی سطح پہ ہیں، یہ مجھے نہیں پتہ، مگر مجھے یقین ہے کہ کوئی فریکونسی کی ایسی لہر موجود ہے کہ میرے منہ سے بات نکلتے ہی اللہ اُسے لے لیتا ہے، اور اللہ سے نکلے تو میرے دل میں آجاتی ہے۔ میں نے اس فریکونسی کا نام کوریڈوز رکھا ہے۔ میری بات کے جواب میں اس نے کہا کہ "Prof. we are not using this term as corridors, we use it as stairs." اس نے کہا کہ ہم اسے کوریڈوز نہیں کہتے ہم اسے stairs کہتے ہیں، اور ہم نے ایسی بہت سی stairs ڈسکورکیں ہیں کہ جو کائنات میں بہت جلدی فاصلے طے کر لیتی ہیں۔ ایسی ہی ایک stair کی وہ مثال دے رہا تھا کہ زحل میں ہم نے ایک ٹراجیکٹری ڈسکور کی ہے۔ ہم آٹھ منٹوں میں وہاں پہنچ سکتے ہیں، بشرطیکہ کہ ہمارے اسباب ہوں، فاصلے کے لحاظ سے یہ بہت کم وقت تھا۔ جب واپس آیا تو میں قرآن پڑھ رہا تھا۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ خداوند کریم اپنے آپ کو سیڑھیوں والا کہتا ہے۔ یعنی میری Term رومانٹک تھی اور Literary تھی اور اللہ نے سائنٹیفک ٹرم استعمال کی۔ اس نے "ذالمعارج" کہا، کہ میں سیڑھیوں والا ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ معراج کی رات جب رسول اکرم ﷺ بیت مقدس سے بڑھے تو فرمایا میری لیے سیڑھی لائی گئی۔ اور لفظ یاد رکھیے لائی گئی، یعنی چاہے بزور طاقت یا کسی اور طریقے سے۔ تو آسمانوں میں ایسے ذرائع موجود ہیں، جو متحرک ہیں، جو لائے جا سکتے

Marfat.com

ہیں، جو اٹھائے جا سکتے ہیں۔ جن میں داخل ہو کے انسان کائناتِ بالا میں کسی نہ کسی جگہ پہنچ سکتا ہے۔ پھر جب میں آیا تو ایک سائنسدان نے مجھے ایک مثال دی۔ وہ مثال آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر ہم Counting میں دیکھیں (ایک کاغذ کا ٹکڑا دو متضاد سمتوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کرتے ہوئے) تو یہ فاصلہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے۔ اور بظاہر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنا ناممکن ہے۔ کاغذ کے دونوں مخالف سروں پر جہاں میرے انگوٹھے ہیں اگر کائنات اس طرح دائرے کی شکل میں گول ہو جائے۔ (کاغذ کو لپیٹ کر دونوں مخالف سروں کو ملاتے ہوئے) تو یہ دونوں انگوٹھے اس طرح ملیں گے (دونوں سروں کو ملا کر نقطہء اتصال میں سوراخ کرتے ہوئے) کہ یہاں اگر سوراخ کر لیا تو کتنا قریب ہوا اور اسی طرح اگر دونوں سروں کو جوڑ لیا جائے تو فاصلے تقریباً ختم ہو جائیں گے۔ جب یہ سرے اس طرح کھلے ہوں گے (لپٹے ہوئے کاغذ کو کھولتے ہوئے) تو فاصلے زیادہ سے زیادہ حد تک ہوں گے۔ مگر جب اس کو الٹا کے کائنات کی یہ صورت بن جائے (کاغذ کو دوبارہ لپیٹ کر دونوں مخالف سروں کو ملاتے ہوئے) کہ یہ دونوں اتنے قریب ہوں تو یہ پلک جھپکنے میں ایک دوسرے کے حد سے زیادہ قریب آ جائیں گے۔ "Perhaps within universes may be there are many shapes many forms which can always join one end to the other end." اور یہ اللہ کے علم میں ہے۔ شاید اب انسانوں کو بھی اس کا تھوڑا بہت سراغ ملنا شروع ہو گیا۔ کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہو چلے ہیں کہ کائنات میں ایسی "stairs" موجود ہیں جو فاصلوں کو بالکل ختم کر دیتی ہیں۔ مگر ایک کہاوت ہے کہ "لنکا میں جو چھوٹا وہ بھی باون گز کا" ہو سکتا ہے جو چھوٹی سی سیڑھی ہو وہ بھی One million light year کی ہو۔ اس کو آپ کیا کر سکتے ہو۔

س: Sir, Allah has blessed us people with different talents, I have singing and sketching talent, I want to ask if sketching and singing are haraam in Islam

Marfat.com

why Allah has blessed me with such talent?

ج: ایسے تو میں نے کہیں نہیں پڑھا بی بی!! مگر میری رائے ہے کہ گایا اکیلے کرو، ہوسکتا ہے آپ کا ٹیلنٹ کسی دوسرے کو اتنا اچھا نہ لگے۔ Sketching جتنی مرضی کرلو۔ میرا تو نہیں خیال کہ اللہ نے کسی قیمت پہ Sketching کو منع کیا ہوا، نقشے بنانے پر کوئی پابندی نہیں، جو مرضی کرلو۔ اگر اس سے آپ کی مرادPainting کی دو تین اقسام ہیں جیسےSculpture ہے، بت بنانا ہے۔ یا اس کی دوسری صورت Personality painting یا Portrait painting ہے تو میرا خیال ہے یہ بھی غلط نہیں ہے۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ آپ کا یہ شوق کہاں تک پہنچتا ہے اور کس حد سے آگے گزرتا ہے۔ مثلاًSculpture بنانے کا یہ شوق کیا ہے؟ مجھے یاد ہے کہ نیشنل کالج آف آرٹس میں ایک استاد لوگوں کی کھوپڑیوں بنایا کرتے تھے۔ انہوں نے مہاتما بدھ کی بھی کھوپڑی بنائی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا مہاتما بدھ جیتا ہوتا تو کیا تمہیں اپنی کھوپڑی بنانے دیتا؟ You must be cursed by Bhuddha کہ اس غریب (مہاتما بدھ) نے تو خدا کا نام ہی نہیں لیا کہ کہیں میرا بت نہ بن جائے، تم لوگوں نے اسی کا بت بنا دیا۔ تو بت بنانے سے پہلے پوچھ تو لو، اگر کل کو وہ دعویدار نکل آیا جس کا آپ Sculpture بنا رہے ہو، اس نے دعویٰ کر دیا ہے کہ مجھے اس نے ذلیل کیا رسوا کیا ہے۔ ہر کوئی مونا لیزا تو نہیں نکلے گی جو خوش ہوگی کہ اچھا ہے میری تصویر بنا دی۔ اگر کسی کی آپ نے اچھی تصویر نہیں بنائی تو وہ حق رکھتا ہے کہ آپ سے باز پرس کرے Otherwise sketching is no problem in Islam, you can do it آپ بصد شوق کر سکتے ہو۔ البتہ Singing کا ہے، وہ ذرا دیکھ کے گایا کرو۔

س: آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تصویر دکھائی، کیا کسی نے رسول اکرمؐ کی تصویر بھی بنائی؟ کیا اس نے گستاخی کی؟ اور یہ گستاخی کیوں کر ہوگی اگر حضرت جیلانی کی تصویر بنائی جا سکتی ہے۔

ج: درحقیقت ابنِ ہشام کی سیرت میں ایک واقعہ ہے۔ حضورؐ ایک چرچ سے گزرے،

Marfat.com

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جب اس پادری نے دیکھا تو اس نے کہا میرے ساتھ آؤ۔ پھر ایک صندوق کے قریب لے گیا اور اس میں سے اس نے متعدد تصاویر نکالیں، جس میں حضورؐ کی بھی تصویر تھی۔ پادری نے کہا کہ ہمیں پرانے زمانے سے بتایا گیا ہے کہ یہ نبی آئیں گے، اور یہ نبی آخر الزمان ہوں گے۔ ان کے ساتھیوں کی بھی تصویریں ہمیں دکھائی گئیں۔ میں نے آپ کو اس لیے پہچانا کہ جب آپ کو دیکھا تو مجھے پتہ لگ گیا کہ آپ اس نبیؐ کے حواری ہیں اور اسی لیے میں آپ کو ساتھ لے کر آیا ہوں۔ تو جہاں تک تصویر بنانے کا تعلق ہے، تصویر بنانے سے تو Language شروع ہوتی ہے۔ تصویر بنانا As far as is not big harm مگر اتفاق کی بات ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ کا اتنا احترام اگلے مسلمانوں کے دل میں تھا کہ انہوں نے کوئی تصویر نہیں بنائی، اور ہمیں ابھی تک ملتی بھی نہیں ہے۔ ایرانیوں نے بعد میں جنابِ علی کرم اللہ وجہہ کی اور سارے اہلِ بیعت کی تصویریں بنائی ہیں۔ But that is imaginary, that is not true عرب شاید لفظوں میں تصویر کھینچتے تھے۔ وہ Sketches نہیں بناتے تھے۔

س: آج کل عاجزی کا بھی ایک تکبر ہوتا ہے عاجزی کا تکبر؟

ج: خواتین و حضرات! کچھ پرابلم تو بڑے Technical ہوتے ہیں جن کو جدید سائیکالوجی بڑی Delicate سطح پہ طے کر رہی ہوتی ہے مثلاً Self sympathy۔ شاید پیدائش سے لے کر موت تک کوئی بندہ اس Self sympathetic tendency سے آزاد نہیں ہوتا۔ اپنے آپ کو درست سمجھنے کا زعم یا اپنے آپ کو مظلوم سمجھنے کا احساس ہر بندے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کا توڑ صرف ایک ہے، غور سے سنیئے گا، اگر آپ آنے والی بلا اور مصیبت کو یہ سمجھیں کہ آپ اسے "Deserve" کرتے ہیں۔ اگر آپ نے خود ترسیت سے نجات حاصل کرنی ہے، Self sympathy سے نجات حاصل کرنی ہے تو آپ کو سوچنا پڑے گا کہ اگلا بندہ چاہے بدتمیز ہے، جاہل ہے، ظالم ہے، چاہے جو کچھ بھی کر رہا ہے۔ مگر آپ بھی اپنی کسی خامی کی وجہ سے اس ناروا سلوک کے مستحق ہیں، آپ بھی اس بلا کے حق دار ہیں جو آپ پہ آ رہی ہے۔ کیونکہ اللہ

Marfat.com

کا قانون یہی کہتا ہے کہ "ہر بلا تمہیں تمہاری طرف سے ملتی ہے اور ہر اچھائی میری طرف سے ملتی ہے۔" اگر آپ پہ اللہ کی اچھائی نازل ہو رہی ہو، تو ظاہر ہے آپ کسی بلا میں نہیں پڑیں گے اگر آپ Moderete جا رہے ہو۔ مگر جب آپ یہ سمجھتے ہو کہ میری خطا کوئی نہیں ہے۔ اس کے باوجود مجھے سزا مل رہی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ عقل و فہم کے Level پر یہ بدترین سزا ہے، یہ سوچ بدترین سزا ہے۔ You got to understand کہ میں نے کوئی خطا ضرور کی ہے، جس کے حساب سے مجھے اس ظلم میں، اس مصیبت میں حصہ مل رہا ہے۔ There is no other way دوسرا ایک طریقہ استہزائی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہمارے سیلف تین ہوتے ہیں۔ ایک اچھا، ایک برا، اور تیسرا ایک ایسا Self جو ان دونوں پر Rule کر کے یا پہلے کا ساتھ دیتا ہے یا پھر دوسرے کا ساتھ دیتا ہے۔ جب آپ کا نفس آپ کو Convince کرے، آپ کو اپنے اوپر ہنسنے پہ قائل کرے تو آپ بہترین انسانوں میں ہو جاتے ہو۔ جب انسان دوسروں پر ہنسنے کی بجائے اپنے آپ پر ہنسنے کے قابل ہو جائے تو اس خودی کے سیلف کے احساس سے نکل جاتے ہیں So I have always spoken میں نے مقدمہ القران میں نفس کے Chapter میں بھی یہ بات کہی ہے کہ جب آپ اپنے اوپر "Sarcastic" ہونے کا ملکہ رکھو تو سمجھو کہ sympathetic ہونے کے احساس سے نکل گئے۔

س: اللہ تعالیٰ خود کیسے آئے اور یہ دنیا انہوں نے کیسے بنائی کیا یہ سوال پوچھنے سے گناہ ہوتا ہے؟

ج: نہیں!!! مگر شاید ہمارے لیے سب سے بڑا مرحلہ یہ ہے کہ آپ دیکھو پہلے زمانے میں اگر کوئی یہ سوال پوچھتا تو یہ اتنا متشابہات میں سے ہوتا کہ ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا کہ کائنات کیسی ہے؟ زمین کیسی ہے؟ عرش کیا ہے؟ فرش کیا ہے؟ ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا۔ میں آپ کو ادراک کی ایک جہت بتاتا ہوں، اب عرش کا کیا مفہوم ہوگا۔ پہلے عرش کا مفہوم ایک بڑا تخت تھا جسے آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے تھے۔ آٹھ فرشتے تو اب بھی اٹھائے ہوئے ہیں مگر کس کو؟ شاید اس کا ہمیں پتہ نہیں ہے۔ مگر آیئے تھوڑا سا عرش کے اوپر غور کر لیں تو آپ کو بھی سمجھ آ جائے گی۔ جوں جوں

Marfat.com

کائنات کھل رہی ہے، حقائق بے نقاب ہو رہے ہیں۔ حدیثِ رسولؐ ہے کہ فرمایا! ابوذر تمہیں پتہ ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ عرض کی اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، فرمایا! ابوذر یہ سورج آسمانوں کو بلند ہو کر عرش تک جاتا ہے پھر اسے حکم ملتا ہے کہ لوٹ جا، پھر ایک دن آئے گا اسے کہا جائے گا تم نے لوٹنا نہیں ہے، یہیں سے نکلنا ہے۔ جب یہ حدیث سنی تو جدید مسلمانوں نے، پرویز صاحب نے بہت اعتراضات کیے کہ اللہ کے رسولؐ کو تو کاسمالوجی ہی نہیں آتی تھی Technically constellation ہی نہیں آتی تھی۔ یہ کیا بڑی غلطی ہوگی، سورج تو چوبیس گھنٹوں میں ایک دائرے میں آتا جاتا ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مگر جب زمانہ اور آگے بڑھا تو پتہ لگا کہ واقعی سورج "Herculean Galaxy" میں ایک مرکزی اور انتہائی بلندی پہ پہنچتا ہے، اور اس پوائنٹ کو Solar apex کہتے ہیں۔ اگر آپ Apex کا انگریزی یا اردو ترجمہ کریں تو اس کا مطلب عرش بنتا ہے کہ واقعی کوئی عرش موجود ہے، واقعی سورج وہاں جاتا ہے اور وہاں سے 150 میل فی سیکنڈ کے حساب سے پلٹتا ہے۔ خواتین و حضرات اب پتہ لگا کہ عرش کا جو رسول اکرم ﷺ کا لفظ تھا، وہ آپؐ نے Upper galaxies میں کسی بہت بڑے سنٹر کے لیے استعمال کیا۔ تو عرش درونِ کائنات یا بیرونِ کائنات اس قسم کی کسی بلندی کا نام ہو سکتا ہے۔ اب خداوند کریم نے جب قرآن میں فرمایا کہ زمین پہ آتے وقت اللہ کا عرش پانی پہ تھا۔ اب غور کیجیے گا کہ جب ہم تخلیقِ کائنات سے پہلے عرش کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ خدا کا عرش پانی پہ تھا تو اس سے مراد کیا لی جائے کہ ایک بڑا "Huge most star" فضائے زمین میں داخل ہوا، اس میں اللہ موجود تھا، اور یہاں آکر اس نے تخلیقی کام شروع کر دیے۔ اب اگلا سوال پیدا ہوا اللہ کہاں ہوتا ہے؟ کہتے ہیں، اگر یوں کہا جائے کہ اللہ یہاں ہوتا ہے تو بھی کفر کیا، اللہ وہاں ہوتا ہے تو بھی کفر کیا۔ اللہ تو ہر جگہ ہر چیز کو اپنے علم سے سمیٹے ہوئے ہے۔ تو کیا اللہ چیزوں کے بیچ میں ہو سکتا ہے؟ یا چیزوں کے باہر ہوتا ہے؟ یا ہر چیز کے Above ہوتا ہے؟ اب دیکھیے پھر حدیث کو جانا پڑتا ہے۔ جیسے میں نے ابھی آپ کے سامنے حدیث Quote کی کہ اللہ کے رسولؐ سے پوچھا گیا، کائنات بنانے سے پہلے اللہ کہاں تھا؟ فرمایا" کَانَ فِیْ عَمَاءٍ "وہ بادلوں میں تھا

Marfat.com

"تَحتَہ' هَوٰا وَ کَمَا فُوقَہُ هَوٰا" اوپر بھی ہوا تھی نیچے بھی ہوا تھی۔ یعنی اللہ بادلوں میں تھا، اور اس کے ارد گرد ہوائیں تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ "Allah is not known by the size, Allah is not known by his location, Allah is known by the job He does." اللہ اپنے کام سے اپنی کارکردگی سے اپنی طاقتوں سے اپنی قوتوں سے اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے، جن میں وہ کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتا۔ اس لیے وہ باتیں جو ہمارے ہاں اللہ کے بارے میں رائج ہیں، جیسے اللہ کو ایک جگہ قید کرنا، وہ باتیں غلط ہوں گی۔ "And we will not be able to understand because we do not have that mind and we do not have that information.

س: پنجاب اسمبلی میں دوسری شادی کی بحث شروع ہو گئی ہے، کیا ہم قرونِ اولیٰ کی روایت کی طرف لوٹ رہے ہیں؟ کیا چار شادیوں کی اجازت ہو جائے گی؟

ج: اصل میں پنجاب اسمبلی میں جس خاتون (ثمینہ خاور حیات-ایم پی اے ق لیگ) نے یہ بحث شروع کی ہے وہ خاتون اپنے رشتے میں بڑی محفوظ ہیں۔ سچ پوچھو، جب اس خاتون کا نام سنا تو میں نے کہا یہ اتنی سخت خاتون ہیں کہ ان کا خاوند ان کے بغیر سانس بھی نہیں لے سکتا۔ جب اتنا اعتماد ہو گا تو اس قسم کے ہی بیانات آئیں گے۔ جب بھی کسی شادی شدہ خاتون کی پوزیشن مستحکم ہو، وہ یہی کہے گی...... جاؤ مجھے تو کوئی پروا نہیں، جتنی مرضی شادیاں کر لو جا کے۔ مگر کیا یہ حقیقت ہوتی ہے؟ تو محترمہ نے پہلے ہی گنجائش نہیں چھوڑی۔ انہوں نے پہلے ہی اپنے خاوند کو اس طرح دبوچ لیا ہے جیسے عقاب کسی چڑیا کو دبوچتا ہے۔ اس لیے وہ بڑی حفاظت سے ہیں کہ جاؤ میری طرف سے دو چار کر لو۔ مگر کرنے والے کریں گے کیسے؟ سوال تو یہ ہے "از غلامِ لذتِ قرآن مجو" بھئی غلام سے کیا لذتِ قرآن طلب کرتے ہو، وہ بچارا کہاں سے چار شادیاں کرے گا۔

س: اسرار کسانہ سے سوال ہے کہ جو دعا اپنے پروگرام کے آخر میں کہتے ہیں وہ آہستہ آہستہ دہرا دیں میں لکھنا چاہتی ہوں؟

Marfat.com

اسرار احمد کسانہ: یہ دعا جو میں پڑھا کرتا تھا، آج کل تو خیر نہیں پڑھنے کا موقع مل رہا، وہ کچھ یوں ہے کہ ''میری عزت کیلئے کافی ہے کہ میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میرے فخر کیلئے کافی ہے کہ تو ہی میرا پروردگار ہے، تو بالکل اسی طرح ہے جس طرح میں چاہتا ہوں، مجھے بھی اس طرح بنا دے جس طرح تو چاہتا ہے۔'' آمین

پروفیسر صاحب: آمین ثم آمین

س: اسلام میں کسی شخص کو غلام یا لونڈی کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ یعنی وہ کیا عوامل ہوتے ہیں کہ انہیں یہ مقام دیا جاتا ہے؟

ج: دیکھیں یہ ایک پورا Chapter ہے اور اس میں تخصیص نہیں ہے۔ پرانے زمانے میں روایتاً چونکہ ہر جگہ خرید و فروخت کے بازار گرم ہوتے تھے۔ And in the older Civilizations زبردست تہذیبات میں جنگوں میں غلام بنانے کی رسم ہوتی تھی، حتیٰ کہ عام حالات میں بھی اپنی قوموں سے باہر دوسری قوموں کو ہلکے حقوق دینا اور زندگی کے عوض ان کو غلام بنانے کا چلن رہا۔ یہ جاننا بڑا ضروری ہے کہ آخر لوگ غلام کیوں بنتے تھے اور کیوں نہیں بنتے تھے؟ جب کوئی قبیلہ کسی قبیلہ پہ فتح پاتا یا کوئی ملک کسی پہ فتح پاتا تو There were only two choices either they should kill all of them یا پھر ان کو غلامی کے بدلے زندگی دی جاتی تھی۔ اس معاملے میں Most of the people بہت سارے لوگ غلامی خریدتے تھے اپنی زندگی بچانے کیلئے۔ تو مظلوم کی سطح پر یہ Choice ہوتا تھا اور ظالم کی سطح پہ یہ مہربانی ہوتی تھی۔ اگر آپ تاریخی Process پہ غور کریں تو جو لوگ قتل ہونے والے تھے، وہ غلام ہو کے خوش تھے کہ ہماری زندگی بچ گئی اور جو ظالم تھے وہ یہ حق رکھتے تھے کہ ہم نے مہربانی کی اسے قتل نہیں کیا بلکہ اس کی زندگی بخش دی۔ اسی طرح یہی معاملات عورتوں کے ساتھ بھی تھے۔ اب کی سیولائیزیشن اور تب کی سیولائیزیشن میں کوئی اتنا فرق نہیں ہے، اب بھی جب افواج یا بادشاہ کسی مملکت میں داخل ہوتے ہیں تو اس کی معیشت اور اس کی غیرت کے امکانات ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے امریکہ عراق میں آیا تو بالخصوص یہی Intention لے کر آیا، جیسے جاپان میں

Marfat.com

گیا تو اس نے ایک نئی نسل Unknown childern کی تخلیق کی، اس طرح ادھر بھی آیا تو سومیرین سیولائیزیشن کو اس طرح کرپٹ کرنے کی کوشش کی ۔مگر یہ علیحدہ بات تھی کہ Diehard مسلمانوں نے اس کے Design خراب کر دیئے۔ مگر Original اس کے Design پڑھیں تو وہ یہاں لونڈی اور غلام بنانے کیلئے آیا تھا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ جنگوں میں آپ کے پاس چوائس کیا ہوتی ہے؟ یا تو جیسے برٹش نے جب دہلی پہ قبضہ کیا اور ستر ہزار خواتین نے (جو طرزِ عمل اختیار کیا اس کو اجازت دے دی جائے) جو نازک ترین پوائنٹ ہے Civilization کا، کیونکہ مردوں کی غیرت عورتوں سے وابستہ ہوتی ہے اور عورتوں کی عزت وحرمت ان کے اپنے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ تو مشہور ہے کہ ستر ہزار عورتوں نے نادر شاہ افغان کے حملے کے وقت اور اتنی ہی تعداد میں خواتین نے اس وقت کنوؤں میں کود کر خودکشی کر لی جب برٹش نے دہلی پہ قبضہ کیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ Procedures allow کیے جا سکتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں عزت کے تحفظات کے لیے مرد اور عورتیں خودکشیاں کرلیں۔ جیسے پرانے زمانے میں راجپوت خواتین آگ میں جل جاتی تھیں، اور مرد جوہر کی رسم ادا کرتے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی اور غلام بننا کہیں نہ کہیں زندگی بچانے کی ایک سماجی مجبوری ہے، اور آپ وہاں پھر ان تصرفات سے انکار نہیں کر سکتے ۔For example اگر میں نے بازار سے ایک چیز خریدی ہے تو مجھ سے یہ Question نہیں کیا جا سکتا کہ آپ اس کو کس طرح استعمال کر رہے ہو؟ میں اسے توڑ دوں، چھوڑ دوں یا اچھے برے مقاصد میں استعمال کروں۔ قرآن لونڈی کے بارے میں جو لفظ استعمال کرتا ہے" **إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** " **النساء :24** جس کے آپ کے دائیں ہاتھ مالک ہوئے۔ تو میں Generally آپ سے سوال پوچھتا ہوں کہ آپ چاہے عورت ہو یا مرد ہو اگر آپ کے ہاتھ کسی چیز کے مالک ہیں اور کوئی چیز آپ کی ملکیت ہے تو کیا آپ اس کے استعمال پر قادر نہیں ہیں؟؟؟ چاہے جو بھی طریقہ ہو، تو آپ کا جواب نفی میں نہیں ہو سکتا

So that is the whole crux with matter of the londy or Ghulam

Marfat.com

س: تابوتِ سکینہ کی حقیقت کیا ہے؟

ج: تابوتِ سکینہ بڑا سادہ سا ایک باکس ہے، جس میں بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے تمام باقیات اور آثار جمع ہیں۔ بنی اسرائیل کو یہ یقین تھا بلکہ معرکہ عینِ جالوت میں بھی یہ تابوتِ سکینہ آگے لے کے گئے تھے، اور اس کے توسط سے انہوں نے اللہ سے فتح مانگی تھی، اور معرکہ عینِ جالوت میں ان کو فتح ہوئی تھی۔ اس طرح ایک سوال پہ مجھے اچنبا ہے، آزاد کشمیر سے میرے دوست راجہ صاحب یہاں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک عجیب وغریب بات بتائی ہے کہ عصائے موسیٰ تابوتِ سکینہ میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ توپ کاپی میوزیم ترکی میں پڑا ہوا ہے، اور یہ جہاں پڑا ہوا ہے وہاں حضورؐ کے بھی آثارِ مبارک موجود ہیں۔ وہاں پر بڑے اہتمام واحترام سے ہر وقت تلاوت ہوتی ہے۔ اصل میں واقعہ یہ ہوا کہ ہم ایک خاص قسم کی تسبیح منگوایا کرتے تھے۔ اکثر اس تسبیح پر شبہ ہوتا کہ کیا وجہ ہے جب یہ تسبیح ہاتھ میں ہوتی ہے تو تسبیح کرنے کا میلان زیادہ ہوتا ہے۔ باقی میں یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ اس لیے میں شروع شروع میں وہ تسبیح بہت منگواتا تھا۔ جس کے ہاتھ میں وہ تسبیح ہوتی، وہ فرفر تسبیح شروع کر دیتا، اور پڑھتا چلا جاتا تھا۔ مجھے بڑا اچھنبہ سا ہوتا تھا کیونکہ باقی تسبیحات وہ کارکردگی نہیں دکھاتی تھیں۔ راجہ صاحب حج کے بعد ملنے آئے تو میں نے ان سے ویسے ہی ذکر کیا تو کہنے لگے کہ پروفیسر صاحب میں نے بھی یہ پوچھا تھا تو سوڈانی کہتے ہیں کہ دراصل یہ اس لکڑی کی تسبیح ہے، حضرت موسیٰ کا عصاء جس لکڑی سے بنا تھا۔ عصائے موسیٰ کا رنگ بھی اس طرح ہے جس طرح اس تسبیح کا رنگ ہے جو انہوں نے مجھے دکھائی اور دی۔ اور یہ بھی بتایا کہ عصائے موسیٰ سلامت ہے اور میں نے اسے توپ کاپی میوزیم میں دیکھا تھا It was very shocking for me اور بڑی خوشی کی بات تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ شاید یہ ایک نئی information تھی جو مجھے ملی۔ تو یہودی اس بات کو نہیں مانیں گے کہ وہ عصائے موسیٰ ہے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ وہ عصائے موسیٰ تابوتِ سکینہ میں ہے۔ اور زمانہء آخر میں اُن کو تابوتِ سکینہ مل جائے گا۔ جب وہ ملے گا، وہ پھر اس کے توسط سے دعا مانگیں گے اور اس کے توسط سے پھر ساری دنیا کے حکمران بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو برکت سے نوازے اور

Marfat.com

ایمان بخشے۔اس دن میں نے ہارون صاحب سے کہا کہ مجھے بس ایک بات آپ کی پسند آئی ہے، جو آپ نے میرے بارے میں لکھا۔(مسکراتے ہوئے) میں نے کسی نہ کسی مشکل سے پڑھ ہی لیا آخر جوانہوں نے لکھا ہے۔انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کبھی، کہ آپ کر کیا رہے ہو؟ میں نے کہا مسلمان ہوں اور ایمان لانے کی کوشش کر رہا ہوں۔خواتین وحضرات یہ ہمارا مسلک نہیں ہے، نہ کسی بڑائی کی خواہش اور نہ کوئی کسی سے برتری کی تمنا! میں نے برسوں پہلے ایک دفعہ کسی کتاب میں لکھا تھا۔.It is very common to be uncommon اور یہ مرض بن گیا ہے آج کل،تو میں نے کہا تھا کہ It is very common to be uncommon, It is very uncommon to be common. مشکل یہ ہے کہ ہم ایک معتدل انسان کی طرح رہ ہی نہیں سکتے۔ہمیں پتہ نہیں کیا پر لگ جاتے ہیں؟ اللہ کی بندگی کرواور زمین پر متعدل طریقے سے رہو، اللہ تعالیٰ اس اعتدال میں وہ معجزات اور وہ کرشمے اتارے گا کہ آپ کو یقین نہیں آئے گا۔ It is not important کہ جو آپ تقدس کی بہاریں لیے پھرتے ہو اس کے تو اللہ خلاف ہے ......" **فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُم** "{نجم:32} مت اپنے آپ کو پاک باز کہو۔ہاں تزکیہ کی جدوجہد تو جائز ہے مگر تزکیہ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

ڈاکٹر جلیل: پروفیسر صاحب نے کہا کہ " It is very common to be uncommon and it is very uncommon to be common." اس کا تیسرا حصہ بھی تھا۔ جو میری پہلی ملاقات میں استاد نے 1994 میں مجھے کہا تھا کہ

If you want to be uncommon be common.

س: What lacks in you to write a Quranic Translation "will or competence"?

ج: Nothing....... سستی!!! "I have no patience to sit so long honestly telling you." مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔اصل میں ہوں پرانے زمانے کے استادوں کی طرح، قلم دوات لے کر شاگرد بیٹھے رہیں اور لکھتے رہیں۔اگر کوئی ایسا شاگردوں کا

Marfat.com

ٹولہ مجھے مل گیا تو پھر تفسیر بھی آجائے گی۔ مگر میں اسے تفسیر نہیں کہوں گا، It will be an outlook on the Quran from a different angle. ایک وضاحت ہے، ایک ایسی صورتِ حال جس میں شاید مجھے کسی سے اختلاف نہ ہو۔ دوسروں نے قرآن کو جیسے سمجھا ویسے سمجھا، مگر ہمارا بھی حق ہے کہ ہم آج کے دور میں موجودہ معلومات کے پس منظر میں قرآن کے بارے میں ایک ذاتی رائے رکھیں۔ اور وہ رائے جو آج کل کے پڑھے لکھے لوگوں کے موجودہ علوم کے پس منظر میں ہو، تاکہ وہ جواب دیتے ہوئے شرمندہ نہ ہوں اور پرانوں کو Defend نہ کریں، بلکہ اپنی معلومات کے Defense کیلئے تیار رہیں۔ تو یہ میری خواہش تو ہے مگر سوائے سستی کے کوئی شے حائل نہیں ہے۔

Marfat.com

فکرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰناً نَّصِیْراً ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْن ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْن ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ○

خواتین وحضرات! سرما کی یخ بستہ صبحوں میں اُٹھنا اتوار کا دن اور رخصت وآرام کے اس وقت سے گزر کر تحصیلِ علم کے لیے جو بظاہر ایک مفروضہ علیہ سے علم حاصل کرنے کے لیے یقین کرو کہ یہ کوشش جہاد سے کم نہیں ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے یہ مروت فرمائی کیونکہ میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید آرام ترک نہ کرتا۔ آپ نے ہمت کی، آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ خواتین وحضرات! میں جدت کا قائل ہوں مگر بغیر بدعت کے۔ I like to be abreast of every thing میں نہیں سوچ سکتا کہ میں اس شخص کو مسلمان کہوں جس کے پاس انفس وآفاق کی کوئی شرع موجود نہیں، میں اسے کیسے عالم کہہ سکتا ہوں جو اپنے اردگرد کی بظاہر

Marfat.com

معقول اور غیر معقول تمام صلاحیتوں سے مرحوم ہو۔ خواتین وحضرات ادواری زندگی سے گزرتے ہوئے اور بہت سارے علوم کی تھوڑی تھوڑی تحصیل کرتے ہوئے ایک دم میرا دل اداس ہو گیا۔ میرا خیال یہ تھا کہ علم تسکین پیدا کرتا ہے۔ مگر کچھ الٹ ہو رہا تھا جوں جوں انفرمیشن بڑھ رہی تھی، جوں جوں اطلاعات مزید ہو رہی تھی، اتنی ہی بے چارگی اور اداسی کا احساس ہو رہا تھا، دل تشنہء تکمیل تھا، ایسے لگتا تھا کہ بہت ساری، پہلے جب کم علم تھا تو یہ احساس نہیں تھا کہ بہت ساری چیزیں کھو چکی ہیں۔ مگر جب بہت ساری انفرمیشن آنے لگی تو پتہ لگا کہ زندگی کا ہر جزو، ذہن اور اخلاق علم سے خالی ہے۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ بڑا عجیب سا خیال تھا کہ

چو آں مرغ کہ در صحرائے ہر شام
کشائد پر بہ فکرِ آشیانہ

اقبال نے کہا کہ مسلمان پہ جب بہت برا وقت آ جائے تو اس پرندے کی طرح جو گھونسلے سے بڑا دور چلا جاتا ہے، شام پڑتی ہے تو پلٹتا ہے، اور وہ اس کا آشیانہ جو ہے محبتِ رسول ﷺ ہے۔ تو میں نے سوچا کہ چلو اتنی جو ذہن و قلب کی بربادی اور اداسی اور ویرانی اور ایک اتنا گہرا Nostalgia ہے اس کا کوئی حل نہیں تو چلو اس طرف جاؤ۔ حصول علم کے لیے عموماً تقلید بری نہیں ہوتی۔ بعض اوقات کسی سنگِ منزل سے گزرتے ہوئے مسافر کی نشاندہی بری نہیں ہوتی۔ تقلید علم وہ ہے جب کوئی صاحب کسی انتشار سے گزرتا ہے، کسی ذہنی افتراق سے گزرتا ہے، کسی کرب و بلا سے گزرتا ہے تو پیچھے آنے والے کو وارننگ دے جاتا ہے، ہدایات کر جاتا ہے کہ اس رستے سے گزرتے ہوئے اگر تم یہ بلا دیکھو تو پھر یہ علاج کر لینا اس سے اگلی منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ تو جب میں اپنے رسول ﷺ کو پلٹا تو میں نے یہ دیکھا کہ علم کے وہ تمام پیچیدہ ترین مسائل جو سقراط ارسطو افلاطون، برگسان اور کانٹ سے حل نہ ہوئے تھے، وہ بڑے آسان سے نارمل لہجے سے اللہ کے رسول ﷺ نے حل کر دیئے۔

خواتین وحضرات! ویسے بھی اگر آپ کسی کو نبیؐ مانتے ہو رسولؐ مانتے ہو تو لازم ہے کہ ایک شرط رکھو اس پہ کہ جس چیز کو میں نہیں پایا جس چیز سے میرا تعلق قائم نہیں ہوا، مجھے میرا نبیؐ اس

Marfat.com

چیز سے تعلق کی خبر دیتا ہے۔ میں نے خدا کو نہیں دیکھا خدا کو نہیں پایا میں راہِ پروردگار پہ نہیں چلا اور مجھے اس منزل کا کوئی اتا پتہ نہیں تو میرا نبیؐ میرا رسولؐ مجھے اللہ کی خبر دیتا ہے۔ اس لیے میں اسے سب سے بڑا ماہر زمانے کا عالم مانتا ہوں۔ جب تک انبیا آ رہے تھے، جب تک رسولؑ آ رہے تھے تو کہا جا سکتا تھا کہ ایک نبیؑ گئے تو اب دوسرے نبیؑ کا دور ہے مگر جب اللہ نے انبیاء ہی ختم کر دیئے، جب اللہ نے ایک فردِ واحد کو خاتم النبیین ﷺ کا لقب دے دیا، ختم المرسلین ﷺ کا لقب دے دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہدایت وہ تعلیم وہ رُشد وہ رستہ اب تمام ہو چکا ہے اور اب جو کچھ بھی تمہیں کسی صورت بھی ملے گا اسی شخص محترمؐ سے ملے گا۔

اگر آپ غور کرو تو پورا ایمان دو چیزوں میں ہے، دو چیزوں میں۔ اللہ کے رسولؐ کی ہدایات کے مطابق سارے کا سارا ایمان دو چیزوں میں ہے۔ ایک تو اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ حاکمیتِ پروردگار کو تقسیم نہ کرو۔ جو اللہ کا ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا **"مَن ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ"** {البقرہ:255} ہاں اگر وہ کسی کو اجازت مرحمت فرمائے۔ اتنا بڑا Defference ہے خالق اور مخلوق میں کہ کوئی نظر کوئی خیال اس فاصلے کو طے نہیں کر سکتی۔ اور چونکہ محمد رسول ﷺ بھی اللہ کے پیدا کردہ ہیں اس لیے تمام تر فکرِ پیغمبر نے ارتکاز کیا کہ اللہ اور بندہ کے مابین اس فرق کو واضح کرے۔ اور اس کے بعد دوسری ایمان کی شق یہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ کی محبت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اگر آپ اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کر رہے ہو تو آپ ایمان والے ہو۔ اگر آپ اللہ کے رسول ﷺ کی محبت میں کسی کو شریک نہیں کر رہے ہو تو آپ ایمان کا مزا چکھ لیتے ہو۔ حلاوتِ ایمان یہ ہے کہ اللہ کی ایسے عبادت کرو کہ پھر کوئی معبود اس عبادت میں شریک نہ ہو۔ اور اللہ کے رسول ﷺ سے ایسے محبت کرو کہ پھر دنیا اور زمانہ اور زمین کی کوئی محبت اس پہ غالب نہ آ سکے۔ اور یہ ایمان کا خلاصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حلاوتِ ایمان قرار دیا۔ خواتین و حضرات اس کے بعد ہم ایسے بنیادی lessons دیکھتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے آخر کیوں اتنا زیادہ ہم پر واحدانیت کا بوجھ ڈالا۔ پھر انڈیا میں بہت سارے مذاہب آئے Hinduism was very very shrewd and clever

Marfat.com

religion جونئ نئ اصلاحات کے مذہب پیدا ہوتے رہے ان کو ساتھ ساتھ سمیٹتا رہا۔ اس نے بدھ مت نہیں چھوڑا، جین مت نہیں چھوڑا۔ اس نے مختلف الخیال اصلاحات کے جتنے پروگرام تھے انہیں سمیٹ کے اپنے وتر بنالیے۔ کسی کو بدھستوا وترا کر دیا، کسی کو جیناوترا کر دیا And there was only one religion(Islam). پچھلے ایک ہزار سال سے وہ اس کی حاکمیت نہیں توڑ سکا۔ وہ اس میں شراکت کی گنجائش پیدا نہیں کر سکا۔ اس لیے کہ خطبۂ الوداع والے دن اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد تھا کہ آج شیطان اپنی عبادت سے مایوس ہو چکا ہے۔ آج اس کے بعد کسی مسلمان کے ذہن میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔ خواتین و حضرات! کچھ غلط فہمیوں کے اسباب ضرور پیدا ہو جاتے ہیں۔ It is kind of relegation of powers. کہ جب ہم اللہ کی حاکمیت میں دخل نہیں دے سکتے تو ہم کچھ ایسے کام کرتے ہیں کہ جس میں خواہ مخواہ اللہ کی قوتوں کو Relegate کرتے ہیں، ساتھ والے لوگوں سے، بلکہ آج کل کے زمانے میں تو ساری قوتیں ساحروں جادوگروں تعویز لکھنے والوں کو جا رہی ہیں۔ آج کل تو رزق کی بندش بھی کسی تعویز کی مرہونِ منت ہے۔ آج کل تمام بیماریاں کسی جادو کا اثر ہیں، آسیب کا اثر ہیں یعنی وہ تمام قوتیں جو اللہ کے پاس محفوظ تھیں اللہ کے بندوں نے از خود اللہ سے لے کر دوسری قوموں کو دے دیں ہیں۔ آپ کو پتہ ہے عرب میں بھی کوئی کفر تو نہیں ہو رہا تھا۔ سارے عرب اللہ کو مانتے تھے Even before Islam وہ اللہ کو مانتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ وسلام سے لے کر ایک Touch تھا پوری عرب قوم میں کہ وہ اللہ کو مانتے تھے، لفظِ اللہ سے شناسا تھے، واقف تھے۔ وہ الہٰ کی، پرودگار کی پرستش کرتے تھے۔ مگر اللہ پر رحم کرتے ہوئے امر بن لحی ایک سفر سے گزرا آپ کو پتہ ہے پتھروں پر بڑے نقش و نگار ہوتے ہیں بڑے بڑے خوبصورت، بعض اوقات تو آدمی پریشان ہو جاتا ہے کہ کیا قدرت ہے اور کیا رنگ ہے۔ آج کل زیادہ تر پتھروں پہ اسمِ گرامی محمد ﷺ لکھا ہوا ہوتا ہے آپ کو پتہ ہے روز کسی نہ کسی Website پہ آیا ہوتا ہے۔ اس زمانے میں بھی بہت سارے نقش و نگار پتھروں پہ بنے ہوتے تھے۔ تو عمرو بن لحی نے گزرتے ہوئے دو پتھر دیکھے، ایک سفید ایک کالا، دونوں پہ عجیب و غرب

Marfat.com

نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اس کے خیال میں آیا کہ یہ عام پتھر تو ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ اٹھا لایا اور اٹھا کے اس نے کعبہ میں رکھے۔ یہ لات و منات کی دو دیویاں تھیں اور اگر آپ مقاصد سنو تو آپ کو ہنسی آئے گی۔ انہوں نے صرف اللہ پہ مہربانی کرتے ہوئے کہ اللہ کو اتنا سارا کام ہے۔ اتنی بڑی دنیا کے سارے کام اکیلا کیسے کرتا ہوگا۔ اس لیے انہوں نے اللہ کو دو مددگار دیویاں دے دیں۔ اگر آپ دیکھو تو Exactly یہی واقعہ اس وقت پیش آیا جب Aryans انڈیا میں داخل ہوئے تو ایک خدا لے کر آئے..... اندرا۔ وہ جبر و قہر کا خدا تھا، وہ بجلیوں کا خدا تھا، وہ سورگ کا خدا تھا۔ اندرا ایک خدا تھا مگر جونہی ہندوستان میں داخل ہوا انہوں نے اندرا پر رحم کھایا اور متھرا اور ورونا دو دیویاں اس کے نام کر دیں۔

خواتین و حضرات! اس مقام پر آ کر ہم فراستِ رسول ﷺ کے بڑے قائل ہوتے ہیں کہ آپ نے اس عرصہ تبلیغ میں جس شدت کے ساتھ تصورِ واحدنیت کو امتِ مسلمہ کے ذہن میں اجاگر کیا شاید ایسا پہلے کسی پیغمبر نے اتنی شد و مد کے ساتھ نہ کیا ہو۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ دوسرے پیغمبروں نے خدا کے کام پورے نہ کیے کیونکہ بقول حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ اسلام اے میرے پرودگار جب تک میں ان میں زندہ تھا، جب تک میں ان کا شاہد اور نگران تھا، میں نے پورے پورے پیغامات ان کو پہنچائے، اب جب میں ان میں نہیں ہوں تو میں ان کا وارث نہیں ہوں، تُو جانے اور یہ جانیں۔ محمد رسول اللہؐ نے نہ اپنی ذمہ داری سے گریز کیا نہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری سے گریز کیا۔ انہوں نے اپنی نگاہ میں اس مسلمان کو بھی زندہ رکھا، مجھے بھی زندہ رکھا، آپ کو بھی زندہ رکھا۔ حدیثِ رسول ﷺ ہے کہ جب اصحاب بیٹھے ہوئے تھے، حضور ﷺ تشریف فرما تھے تو آپ نے ایک سوال کیا کہ اے لوگو سب سے اچھا ایمان کس کا ہے؟ انہوں نے بڑا غور و خوض کیا، کہا یا رسول اللہ ﷺ جبرائیل کا۔ فرمایا وہ کیسے؟ وہ تو ہر وقت اللہ کو دیکھتا ہے، اس کے ایمان پہ کون سی آفت آئی ہے کہ اس کا ایمان اچھا ہو۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کا۔ فرمایا کیسے؟ میں تو اسے جانتا ہوں، میں تو خوب اچھی طرح اللہ کو جانتا ہوں، میرے پاس تو روز جبرائیل آتے جاتے ہیں۔ اصحاب نے بڑا سوچ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

ہمارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیسے؟ تم تو اللہ کے رسولؐ کو دیکھ رہے ہو، اللہ کے رسول ﷺ کو پہچانتے ہو، تمہاری آنکھوں کے سامنے صبح و شام معجزات آ رہے ہیں، تم کیسے نہ اللہ کو مانو گے، تمہارے ایمان کو تو بڑی رعایت دے دی گئی ہے۔ اصحاب نے بہت سوچ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں تو نہیں پتہ۔ فرمایا بہت دیر بعد، تمہارے بعد وہ لوگ آئیں گے جنہوں نے مجھے دیکھا ہو گا نہ سنا ہو گا نہ اُن کے پاس اتنی انفارمیشن ہو گی، وہ پھر بھی مجھ پر ایمان لائیں گے اور اللہ پر بھی ایمان لائیں گے تو ان کا ایمان سب سے بہتر ہو گا۔

خواتین و حضرات! اتنی بڑی بات اور صرف ایک بار نہیں کہی، ایک دفعہ فرمایا اور تم میرے اصحاب ہو بڑے عزت و رتبہ والے ہو بڑے مقام والے ہو مگر اتنا یاد رکھنا کہ اگر تم ارشادِ ربانیہ اور میری بتائی ہوئی دس باتوں میں سے ایک بھی چھوڑ دو گے تو مواخذہ ہو گا۔ مگر تمہارے بعد، بہت دیر بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ اگر وہ دس میں سے ایک بات کو بھی سنبھالیں گے تو جنت میں جائیں گے۔ یہ فائدہ ہے۔ دیکھو آپ لوگ سوچتے ہو، میں کتنے لوگوں کو کہتے سنتا ہوں کہ کاش کہ ہم زمانۂ رسولؐ میں پیدا ہوتے۔ اگر پیدا ہو بھی جاتے تو جو آج کی ہماری عادتیں ہیں ہم نے کون سا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا تھا۔ جو آج کی عادتیں ہیں جو غبن ہے چوری چکاری ہم کر رہے ہیں جو فساداتِ زمین و آسمان ہماری جھولیوں میں پڑے ہوئے ہیں تو آپ اس بات کو کیسے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ تب ہوتے تو امتِ رسولؐ میں سے ہوتے۔ ہو سکتا ہے آپ کی بڑی گہری شناسائی جو ہے عمر بن ہشام ابو جہل کے ساتھ ہو گئی ہوتی، پھر کیا بنتا؟ تو الحمد اللہ ہم اس زمانے میں پیدا ہوئے اور مسلمان ہیں کہ جب ہم اس Credit کو پا رہے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں عطا فرمایا کہ اگر ہم دس باتوں میں سے ایک کو بھی ملحوظِ خاطر رکھیں گے تو انشاء تعالیٰ العزیز جنت کوئی اتنی مہنگی نہیں ہے۔ آپ سوچتے ہو جنت کوئی اتنی مہنگی ہے؟ اس ذرۂ خلوص کے مقابلے میں جو آپ اللہ کیلئے دل میں رکھتے ہو، جنت اتنی مہنگی نہیں ہے۔ ایک ذرہ چاہیے خلوص کا۔ ایک شمع چاہیے۔ ایک مرتبہ دل سے لاالٰہ الااللہ کی آواز نکل جائے تو دوزخ آپ پر حرام ہو جاتی ہے۔ اتنا مہنگا سودا نہیں ہے مگر مسلمان اس سے آگے بڑھتا ہے۔

Marfat.com

خواتین وحضرات! دیکھیے دنیا کیا ہے؟ کائنات کیا ہے؟ اس میں Importances کیا ہیں؟ ہمیں سب سے پہلے یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ میں اس شخص کو کبھی عقل مند نہیں سمجھ سکتا، اس شخص کو کبھی عالم نہیں سمجھ سکتا کہ جس نے پوری زندگی گزاری اور ایک Basic question حل نہیں کیا۔ ایک Basic Question جو ہر فرد و بشر کو ہر سوچنے والے کو بنیادی طور پر حل کرنا ہوتا ہے کہ میں اس دنیا میں از خود Spontaneous growth ہوں یا مجھے کسی نے لگایا ہے۔ سوچنا تو پڑتا ہے کہ میں کون ہوں؟ جب کہ میرے اردگرد پوری کائنات میں کوئی زندگی نظر نہیں آتی یا اب تک نظر نہیں آئی۔ تو مجھے یہ سوچنا پڑتا ہے کہ اتنے Odd circumstances میں اتنی Difficult placing میں اتنی ساری چیزوں کو ایک دم By chance تو اکٹھا نہیں کیا گیا By Chance سورج ایک جگہ آ کے رک گیا By Chance چاند آ کے رک گیا By chance گیسز نے آ کے دعویٰ کیا By Chance ایک سپیشل Equation سے ملے، By chance زندگی کا پہلا Cell create ہو گیا By Chance دو ارب سال سے ترقی کرتے کرتے ہم انسان بن گئے۔ آخر یہ Scientific انسان ہیں؟ آپ سمجھتے ہو یہ Scientific انسان ہے؟ یہ جو کم از کم ایک کروڑ Chances کے بعد اپنی Existance کو vaild سمجھ رہا ہے اس کو آپ سائنسدان کہتے ہو، یہ دورِ حاضر کی فکر ہے، یہ عقل ہے جس پہ انسان اتنا نازاں ہے کہ جب تک وہ ایک کروڑ Chances اکٹھے نہ کرے، تب تک وہ اپنے وجود کو یہاں محسوس نہیں کر سکتا۔ اس کے وجود کا کوئی ثبوت مہیا نہیں ہو سکتا۔

خواتین وحضرات! غور کیجیے۔ ہمیں اس سوال کا جواب چاہیے کہ ہم زمین پہ از خود ہیں یا ہمیں کسی نے Plant کیا ہے۔ ویسے اللہ کہتا ہے کہ میں نے زمین میں تمہیں نباتات کی طرح اگایا ہے، اللہ کہتا ہے۔ اللہ پوری Scheme دے رہا ہے، پورا Design دے رہا ہے کہ میں نے کیا کیا کیا ہے۔ میں نے کس کیچڑ کو کیسے سنوارا ہے۔ میں نے تمہیں گلتے سنستاتے ہوئے اس غلیظ ترین مواد میں سے تمہاری زندگی کا پہلا جرثومہ پیدا کیا۔ اللہ ساری باتیں جانتا ہے۔ آخر بنایا جو اس نے ہے، اگر وہ نہ بناتا تو اسے نہ پتہ ہوتا۔ وہ اب اتنا بڑا، مفروضوں والے

Marfat.com

کام تو نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص جو ہے پندرہ سو برس پہلے جب Science ابھی نوزائیدہ بچے کی طرح سانس لے رہی تھی۔ تب اتنے بڑے بڑے حقائق کو کشادہ کر دینا آسان تو نہیں ہوتا۔ تب یہ کہنا کہ کائنات میں ہر چیز چل رہی ہے آسان نہیں ہوتا۔ تب کہنا کہ تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں یہ تو" **وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ**" { النمل:88 } یہ تو سرمئی بادلوں کی طرح اڑتے پھر رہے ہیں۔ تب یہ کہنا آسان نہیں تھا کہ " **أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا** کہ شروع میں کائنات ایک وجود ایک Mass تھا پھر ہم نے اسے زبردستی جبراً بے ترتیبی سے پھاڑ کے جدا کر دیا۔ تب یہ کہنا آسان نہیں تھا کہ "**وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ**" {الأنبياء :30} ہم نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔ خواتین و حضرات اتنی مشکل statement اس وقت نہیں دی جا سکتی تھی۔ کسی نے بنایا ہے تو کہہ رہا ہے ناں، کسی نے بنایا ہے تو کہہ رہا ہے۔ یہ Impossible ہے یا تو کوئی دنیا کا سائنسدان اور فلاسفر اس information کی قدیم Past میں کوئی Source نکالے۔ اگر Source نہیں ہے تو نالائقوں کو ماننا چاہیے کہ جو Source یہ کہہ رہی وہ سچی ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو خدا کہتا ہے تو سچا ہے۔ آپ کو پتہ ہے خدا کے پاس بڑے طریقے تھے اپنے آپ کو منوانے کے، اس کو پتہ تھا انسان ایک ہی چیز سے ڈرتا ہے، مرنے سے۔ اور وہ ایک ہی چیز پہ دعویٰ رکھتا ہے کرشمہ و کرامات کا یعنی دوبارہ زندہ کرنے پہ۔ تو بہت ساری Sciences آئیں بڑے کرشمے اب تک واقعہ ہوئے مگر مرا ہوا واپس نہیں آیا، گیا ہوا نہیں لوٹا۔ اور یہ بھی نہیں کہ اوپر سے کوئی ایسی بڑی طاقت آ جاتی جو زمین سے پورے انسانوں کو اٹھا لیتی تو یقین جانو کہ انسان بہت قائل ہو جاتے اس کے خدا ہونے کے مگر ایسا بھی نہیں ہوا۔ مگر یہودی بڑا Clever تھا۔ وہ آپ کو Arguments دے گیا۔ پیغمبرؑ کی ہزاروں کرامات معجزات دیکھنے کے باوجود Insistent تھا۔ اس کا خیال تھا کہ موسیٰ کا خدا شدا کوئی نہیں ہے، یہ بھی کسی جادوگر کے سائے میں ہے، اس کا بھی کوئی کرشمہ ہے۔ تو بار بار پوچھتے تھے کہ اگر کوئی اللہ ہے تمہارا تو یار کوئی تو ثبوت دو۔ پھر اللہ کو پتہ تھا ان کو کون سا ثبوت چاہیے "**وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ**

Marfat.com

وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ "{البقرہ:55}اس نے کہا اس طرح باز نہیں آئیں گے۔ آدھے آدھے کردو، آدھے ادھر کردو، آدھے ادھر کردو۔ پھر اس نے برقِ ساعقہ کو کہا کہ لپک لے اور ان کی زندگیاں اٹھا لے۔ جب سارے چل گئے تو باقیوں نے، کسی کا چچا گیا تھا کسی کا بھائی کسی کا بھتیجا۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ ہم تیرے خدا کو نہیں مانتے تھے؟ یہ کیا تو نے بربادی کردی ہماری۔ اب ہم واقعی اللہ کو مانتے ہیں۔ خدا کو کہو کہ ان کو واپس لائے ہمیں بخش دے "**ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ** "{البقرہ:56} پھر اللہ نے ان کو واپس لوٹایا۔ موت وحیات کے مابین انسان کو بڑے بڑے سبق دیئے جاسکتے ہیں۔ آج بھی بقول قرآن اگر فضاؤں میں گھومتا ہوا ایک پتھر اے نسلِ انسان میں تم پر پھینک دوں، وہ تو پتھر کہہ رہا ہے۔ وہ بہت بڑا ہے اس کے لیے ایک روڑا ہوگا۔ اتنا بڑا ہے، اتنی عظمتیں ہیں کہ زمین پر اتنی بستیاں ہیں کہ ناقابلِ بیان ہیں تو اگر وہ ایک پتھر پھینک دے تو زمین تو سرے سے نیست ونابود ہو جائے گی۔ وہ کہتا ہے کہ ایک چھوٹا سا اگر پتھر میں آسمان سے پھینک دوں۔ اب آپ خود غور کیجئے کہ انسان نے کہاں تک Progress کرنی ہے۔ آپ دیکھیں اردگرد کیا ہو رہا ہے۔ چار سو پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چائنہ نے ٹرین بنالی۔ بڑے مزے کی بات ہے۔ میں نے کہا تھا کہ جدت بغیر بدعت قابلِ قبول ہے۔ You love to travel on it, I love to travel on it. کیا مزے کی ٹرین ہوگی۔ یہ ساری حیران کن ایجادات متاثر کن ہیں۔ یہ کمال اللہ نے انسان کو دیا ہوا ہے کہ اس کا دعویٰ ہے "**يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ** " جسے چاہتا ہوں حکمت عطا کرتا ہوں" **وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا** "{البقرہ:269} جسے میں نے حکمت عطا کی اسے خیرِ کثیر عطا کی۔ اس نے Medical science دی۔ اس نے آپ کو Physical sciences دیں۔ اس نے حیرت انگیز ایجادات سے انسان کی زندگی کو آسان کیا مگر اصل Question یہ نہیں بنتا۔ اصل سوال یہ ہے کہ اس ادھار کی دی ہوئی عقل کو ہم کس مقصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں؟ کیا یہ ہمیں، ہمارے سیلف کو Egoistical self کو بڑا کرنے میں مدد دے رہی ہے؟ کیا اس مصنوعی تخفے کی وجہ سے ہم اپنے آپ کو اس عظیم ترین ہستی کے مدِ مقابل سمجھ رہے ہیں؟ یا اس کا

Marfat.com

انکار کر رہے ہیں؟ یا اس کو ہم نے Higher consideration پہ رکھا ہوا ہے۔ آج بھی لوگ اللہ کو مانتے ہیں مگر کیوں مانتے ہیں؟ ایمان سے نہیں۔ یورپ میں اور ادھر بھی بہت سارے Secular stuff کا خیال یہ ہے اللہ محض ایک وہم ہے۔ بدقسمتی کے دنوں میں جیسے ہندو Jinxed پہن لیتا ہے اور بہت سارے لوگ کاؤچ پہنے پھرتے ہیں۔ اگر آپ بھی اللہ اکبر کا لاکٹ پہن لو تو کیا فرق رہ جائے گا۔ You are gradually ایک Reality ایک خدائے حقیقی کو آپ Reduce کر رہے ہیں، symbolism میں۔ آپ اسے نیچے لا رہے ہیں اور ان symbols کے مترادف قرار دے رہے ہیں جن کی بظاہر آپ کے دل میں کوئی گنجائش نہیں ہوتی، بلکہ آپ کے وہم اور وسوسہ کو Support کر رہی ہوتی ہیں، بلکہ آپ کے اس پورے جادوگری کے پس منظر کو مضبوط کر رہی ہوتی ہیں، جہاں انسان ایک حقیقی پروردگارِ عالم کو نہیں مان رہا ہوتا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی تمام تر کوشش یہ تھی کہ آپ خدا کے بارے میں ایک ایسا ایمان پیدا کرو جو Personal ہو ذاتی ہو، ہر بندے کو اس کے خدا کا احساس ہو۔ بدقسمتی سے مذہب تقسیم تر ہوتا چلا گیا، اپنی اصل Relationship سے ہٹتا چلا گیا۔ اس کو کیا پروا ہے کہ مسلمان غالب آئیں یا نہ آئیں۔ آپ مجھے بتاؤ اس کو کیا غرض ہے کہ مسلمانوں کو ساری دنیا میں بلند کرے، کیوں کرے؟ ایک Laboratory work تو آپ سوچ سکتے ہو۔ Let me tell you one very simple thing. کہ آسمان اور کائنات میں جوں جوں آپ کو اوپر سے دیکھا جا رہا ہے آپ (جسامت میں) کیا ہو گے۔ یہ تو آپ Magnified بیٹھے ہو ادھر اور پیچھے ہٹتے جاؤ تو آپ Dots ہو جاؤ گے Dashes ہو جاؤ گے اور آپ کا کیا وجود ہے۔ آپ نے سنا ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے وراء گیا تو میں نے دیکھا کہ لوحِ محفوظ پہ متمکن فرشتوں کے قلموں کی Click کی آواز مجھے سنائی دی۔ وہاں تو پورا Department کھلا ہے، وہاں تو پتہ نہیں دو دو چار میل کی سکرینیں لگی ہوں گی، اللہ کے ہاں۔ یہ میں آپ کو بتا دوں، آپ سمجھتے ہو کہ ہماری سائنسز...! میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے ہاں اس سے انتہا درجہ کے Sophisticated instruments لگے ہوئے ہیں۔ جن کی بہت

Marfat.com

کم level یہ آپ کو Demonstration دی جاتی ہے۔ضرورت پڑتی ہے تو آپ کو ٹی۔وی۔ کا علم دے دیا جاتا ہے۔دیکھو ناں خداوندِ کریم کے حجابات ایک لاکھ چالیس ہزار ہیں۔ستر ہزار حجاباتِ نوری ہیں، ستر ہزار حجاباتِ ناری ہیں۔ان میں سے آپ کے علم میں اٹھارہ یا بیس ہوں گے۔ Electrical energy, Gama rays, Beta rays ہوں گی۔آپ اگر کوشش کرو تو ان ستر ہزار حجاباتِ نوری اور ناری میں آپ کے علم میں سترہ بیس ہوں گے، حد سے حد۔اب ظاہر ہے کہ جو اس کے حجابات ہیں اور اس کی تخلیقات ہیں اس کے کسی Pattern کو جب اس نے زمین پہ ضروری سمجھا آپ کو کوئی Atomic rays کا علم دے دیا۔کہیں Gama rays کا دے دیا۔X rays کا دے دیا۔اس سے زیادہ آپ کے پاس نہیں ہے۔انسانی skill یہ ہے کہ اس نے اپنی مزدوری سے ان نوری اشیاء کو استعمال کر کے ایسے Instruments بنا لیے۔ ایک نینو ٹیکنالوجسٹ کا قول مجھے یاد آتا ہے۔کہ اب ہمارے پاس اتنے Finest instruments جمع ہو گئے ہیں کہ اب ہم جو سوچیں گے بنا لیں گے۔مگر خواتین و حضرات ایک بات بتائیے کہ آج کا جو سائنسدان ہے وہ Prophecy ٹھیک کر رہا ہے یا محمد رسول ﷺ نے Prophecy ٹھیک کی تھی۔جب ارشاد فرمایا تھا"ربِ کعبہ کی قسم ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک انسان جانور سے کلام نہیں کر لے گا۔" یہ کوئی تھوڑی سی آگے کی سائنس نہیں ہے۔کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ نوبت آ چکی ہے یا ابھی وہ وقت آیا تو نہیں ہے کہ انسان جانور سے کلام کرے گا۔اور یہ کہ انسان کے جوتے کا تسمہ خبر دے گا کہ وہ کہاں کہاں گیا اور کہاں کہاں ٹھہرا ہے۔اور ایک عورت کی ران بتائے گی کہ اس کی اولاد کس کی ہے۔ایک ہو گیا ہے شاید DNA instruction والا مگر ابھی باقی دو چیزیں تو پوری نہیں ہوئی ہیں۔تو کون Advance scientist ہے؟ وہ محمد رسول اللہ ﷺ جو فرما رہے ہیں۔اور یہ میں آپ کو حیرانی کی بات بتاؤں کہ فکرِ پیغمبر آج کی نہیں کل کی نہیں اس دنیا تک کی نہیں اس سے آگے تک نہیں Sometime آپ کو ورطہء حیرت میں ڈال دیتا ہے وہ علم جو رسول ﷺ کے پاس ہے۔فرمایا ہو سکتا ہے اللہ دنیا کی عمر آدھا دن اور بڑھا دے، مسئلہ ہی کوئی نہیں۔آپ ذرا حدیث پہ غور کرو فرمایا

Marfat.com

ہوسکتا ہے اللہ دنیا کی عمر آدھا دن اور بڑھا دے۔ پوچھا یارسول اللہ ﷺ آدھا دن کتنا؟ فرمایا پانچ سو برس۔ آپ تو پڑے ہو جبر و قدر کے علم میں، آپ تو پڑے ہوئے ہو قیامت کے چکر میں، آپ پڑے ہوئے ہو مجبوریوں کے چکر میں اور حضور ﷺ فرما رہے ہیں ہوسکتا ہے کتنا Lightly فرمایا ہوسکتا ہے اللہ دنیا کی عمر آدھا دن اور بڑھا دے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ آدھا دن کتنا؟ فرمایا، پانچ سو برس، بغیر لکھے ہوئے جو ابھی لوحِ محفوظ پہ بھی نہیں آئی ہوگی۔ اللہ کے رسول ﷺ کے علم میں جو بات ہے وہ "ہوسکتا ہے" سے آگے بڑھ گئی ہے۔ ہوسکتا ہے ہم انہی پانچ سو برسوں میں بیٹھے ہوں، کب کی قیامت آچکی ہوتی، پتہ نہیں کس کی شرافت آڑے آگئی، کس کا خلوص آڑے آگیا، کس کی محبت آڑے آگئی۔ بھلا وہ بڑھائے کیوں؟ یہ بھی تو پوچھوناں کہ بڑھائے کیوں؟ آخر اللہ کو ضرورت کیا پڑی ہے؟ میں آپ کو بڑی حیرانی کی بات بتاؤں مجھے لگتا ہے زمانہ وہی ہے، پانچ سو برس والا۔ مجھے نہیں سمجھ آتی، ایک وجہ سمجھ آتی ہے کہ اللہ نے یہ زمین ایسی Laboratory بنائی ہے **"مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ "{البقرہ:36}** نیچے اترو، یہاں کچھ دیر ٹھہرو، مجھے کچھ Judgment کرنی ہے، تمہارا کچھ چیک اپ کرنا ہے اور اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ اس کے بعد یہاں سے میں نے تمہیں دوسری Galaxy کو بھیجنا ہے تو مجھے چیک اپ کر لینے دو گھبراؤ نہیں، اس میں تھوڑا سا فائدہ ہے۔ جب اس نے آپ کو یہاں بھیجا تو اوپر اس نے شیشہ لگا دیا ہوگا کمپیوٹر لگے ہوں گے ہر آدمی Dash اور Dot کی طرح دکھتا ہوگا۔ اس وقت بھی کسی کمپیوٹر میں چھ بلین Dots گزر رہے ہوں گے۔ کچھ Hemisphere بدل گئے ہوں گے۔ خداوند کریم کے کارندے ملائکہ بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہ ذرا بہتر Robos ہیں۔ وہ ادھر ادھر جاتے ہیں لیکن حاکمیتِ الٰہی سے گریز نہیں کرتے۔ ہمیں Artifical inteligence دی گئی ہے، ہم ذرا بے ایمانیاں کر جاتے ہیں وہ نہیں کرتے۔ تو وہ بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ اب دیکھو کہ فرض کرو کہ ایک بلین میں سے ایک انسان خدا کو متوجہ ہوگیا۔ تو اس میں Twinkle شروع ہوگئی، جیسے آپ موبائل میں نہیں دیکھتے یہ Twinkling کر رہا ہوتا ہے کبھی کبھی روشنی چمک رہی ہوتی ہے، اتفاق سے ایک Dot نے چمکنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا فرشتوں سے Zoom کرو

Marfat.com

ذرا، یہ کون سا نالائق ہے۔ایک دم کدھر چل پڑا ہے۔ یہ اچھے بھلے سارے بے ایمانی کو جا رہے ہیں۔حدیثِ رسول ﷺ ہے "میں نے دیکھا کہ یہ سارے آگ کے گڑھوں میں گرنے جا رہے تھے، میں ان کی کمریں کھینچ کھینچ کر پیچھے کر رہا ہوں۔" تو یہ سارے جو گڑھوں میں جا رہے تھے، ان میں سے ایک میں Twinkling شروع ہوگئی، Light آنا شروع ہوگئی تو ملائکہ سے کہا ذرا Zoom تو کرو، یہ کون ہے۔ پتہ لگا جی یہ کوئی نوجوان ہے بچارا غربت کا مارا کہیں صدقِ دل سے خدا پکار بیٹھا ہے۔اور یہ Light جو ہے یہ ذرۂ نور جو اس کے دل میں چمکا ہے، اللہ نے کہا اسے اور چمکاؤ۔ دیکھیں تو سہی صرف ضرورت کے تحت ہے۔ وہ مقامِ ضرورت میں ہے کہ مقامِ شکر میں ہے۔ ہوتے ہوتے پتہ لگا کہ واقعی خدا کا یہ بڑا پُر خلوص بندہ ہے۔ کہا اس کو اور Zoom کرو، اجاگر کرو، اسے عزت بخشو، اس سے محبت فرماؤ۔ مگر دیکھو کہیں شیطان کے بس میں دو چار Exercises بھی دے دو۔تو خواتین و حضرات اتفاق کی بات دیکھو اس زمانے میں کچھ زیادہ ہی Zooms اوپر جا رہی ہیں۔ اس زمانے میں لوگ کچھ زیادہ اللہ اللہ کرنے والے ہو گئے ہیں، اس لیے یہ پانچ سو برس کا فالتو وقت مل گیا ہے آپ کو You are very very lucky I think. کہ اس زمانے میں اللہ نے یہ دیکھ لیا ہے کہ فسق و فجور کی انتہا کے باوجود اس خطہء زمین پہ کچھ لوگ جو ہیں بڑی Seriously صبح سویرے بچارے سنڈے کے دن کو برباد کرنے کے بعد ایک فضول سی تقریر سننے کے لیے صرف اللہ کی خاطر آ رہے ہیں تو Zooming ذرا بڑھ جاتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے اور اللہ کی بات سننے کی توفیق بخشے، یہ استطاعت بخشے ، اور اسی لیے زمین کی مدت بڑھے گی کہ اللہ کو اس بے سود سی Laboratory میں پھر بھی دو چار لوگ اپنے کام کے نظر آ جائیں گے۔وہ (اللہ) جمہوریت پسند نہیں ہے Basically وہ اہلیت پسند ہے۔اب ایک عجیب بات دیکھو کہ اللہ کے رسولؐ کی دوسری حدیث ناطق ہے۔فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک شخص بھی اللہ اللہ کہنے والا موجود ہوگا۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر 12 بلین انسان بھی پھر جائیں اور صرف ایک شخص اللہ کو یاد کرنے والا ہو تو بھی قیامت نہیں آئے گی۔ Allah never

Marfat.com

اس وقت زمین کو loss ٹوٹل declares this earth as total loss. Declare کرے گا جب ایک فرد بھی اسے یاد کرنے والا نہیں رہے گا۔ اور یہ Quality ہے، اللہ کی مہربانی اور کرم کی یہ Quality ہے۔ اب بتائیں اللہ کی تو بہت ساری صفات ہیں، اتنی ساری صفات کے ساتھ آخر وہ کرتا کیا ہے؟ یہ تو میں بھی کہہ رہا ہوں، قرآن بھی کہہ رہا ہے **"وَكَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ"** میں آپ سے یقین سے کہوں کہ سقراط، ارسطو، افلاطون Perminides, Heraclitus بڑے بڑے نام، مگر یہ فلسفہ اور دانش کے امام جو تھے انہوں نے ایتھنز کو دیا کیا؟ کریٹ کو دیا کیا؟ سپارٹا کتنی دیر جیا؟ اتنی بڑی عظمتوں پر بھی ایتھنز تیس چالیس برس سے آگے نہیں بڑھا۔ یہ کیا استاد تھے جی، آپ مجھے بتاؤ تو سہی۔ جس دانش کو آج بھی ہم اتنی وقعت دے رہے ہیں، اتنا قیمتی سمجھ رہے ہیں۔ جس سقراط کو آج بھی ہم بہت بڑا دانشور سمجھ رہے ہیں۔ جس ارسطو و افلاطون کی تعریف کیے بغیر ہم فلسفہ و تاریخ کے اسباق پڑھ ہی نہیں سکتے۔ آخر Practically کیا اثرات ہوئے ہوں گے۔ تیس برس کی ایک حکومت، سپارٹا کی پندرہ برس کی حکومت، کریٹ ویسے ہی فنا ہو گیا۔ آخر اس کی Practical Implications کیا تھیں؟ اس کے اثرات کیا نکلے؟ انہوں نے زندگی کو کیا دیا؟ اور دیکھو اس استاد کو، محمد رسول اللہ ﷺ کو، پندرہ سو برس کے بعد چاہے میں کتنا گستاخ رہوں کتنا بے ادب ہو جاؤں کتنا میں اپنے از کارِ حیثیت ہو جاؤں مگر ایک بات یہ ہے کہ اگر آج بھی مجھے کچھ عرفان و صداقت سے کچھ حصہ ملا ہے تو اس آقا و مرشد سے ملا ہے، محمد رسول اللہ ﷺ سے ملا ہے۔ اور کسی سے نہیں ملا۔ اس لیے کہ وہ فلسفیانہ سبق دینے والے نہیں تھے۔ آپ پر منحصر تھا، آپ پر Depend کرتا تھا کہ آپ وہ Intellectual heights دریافت کرو جو پیغمبر میں تھیں۔ Psycho analysis کوئی فرائیڈ نے تو نہیں دیا۔ اگر آپ ایک حدیث پہ غور کرو تو آپ کو محسوس ہو گا کہ دنیا کے تمام علوم کی سب سے پہلی اور گہری ابتدا جو ہے وہ آقا رسول ﷺ کی حدیث میں نظر آتی ہے۔ جب ابنِ سیاد کے بارے میں شور ہوا کہ یہ دجال ہے تو اس کی ماں شکایت لے کر آئی، یا رسول اللہ ﷺ کہ یہ لڑکا پتہ نہیں کیا بیماری ہے ہر وقت بولتا رہتا ہے۔ تو آپ نے کہا اچھا میں آؤں گا۔ پھر آپ ﷺ گئے، اس

Marfat.com

کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ تو ماں نے عزتِ رسول ﷺ کی خاطر کہ یہ نہ ہو کوئی گستاخی کر جائے، اس کو تھوڑے عرصے کے بعد آگاہ کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ آئے ہیں۔ تو پتہ ہے حضور ﷺ نے کیا کہا؟ کہ اگر آج تم اس کو آگاہ نہ کر دیتی تو میں اس کے مرض سے آگاہ ہو جاتا۔ یہ پہلے Psychoanalyst ہیں جنہوں نے Statement دی کہ اگر آج میں اس کی باتیں سن لیتا تو میں اس کے مرض سے آگاہ ہو جاتا۔ یہ باتین سننے کا ہی تو سارا مرض ہوتا ہے (مرض کا پتہ چلتا ہے) اور باتیں کرنے کا مرض ہوتا ہے۔ جو انسان کی شخصیت کی اندرونی Feelings جذبات اس کے Psychosis neurosis, obsessions سارے کے سارے اس اندازِ گفتگو سے باہر نکلتے ہیں۔

خواتین وحضرات! آئندہ آنے والے واقعات کے بارے میں جو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ہے، اس وقت وہ میرا Subject نہیں ہے ورنہ میں آپ کو زمانہ آخر تو کیا اس سے کہیں آگے کی زندگی کے بارے میں آپؐ کے ارشادات نقل کرتا۔ محمد رسول اللہ ﷺ واحد مفکر ہیں اس کائنات کے، جب انہوں نے کہا کہ اللہ زمین کی عمر پانچ سو برس اور بڑھا سکتا ہے۔ واحد مفکرِ کائنات ہیں جنہوں نے فرمایا کہ یہ زمین آخری زمین نہیں ہے اور نہ یہ زمین پہلی زمین ہے۔ اور جب اعمال گزر جائیں گے اور لوگ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے تو پھر بھی جنت میں بہت جگہ باقی رہ جائے گی۔ اور اللہ نئے لوگ پیدا کرے گا۔ نئے سرے سے انہیں آزمائے گا۔ اور ان کو پھر جنت میں داخل کرے گا۔ خواتین وحضرات یہ Possibilties کم از کم زمین کا کوئی مفکر نہیں دے سکتا۔ But as i said before it is very very important to locate. پہلا، سب سے بڑا عقل کا اور شعور کا سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس زمین پر Spontaneous growth سے آئے ہیں یا ہمارا کوئی مالک ہے، آقا ہے، کسی نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ جب کسی نے پیدا کیا ہے خواتین وحضرات، اور اس کے قہر وجلال کا یہ عالم ہے کہ دو بلین جلتے ہوئے سورج جس کی ایک ایک Galaxy میں ہیں۔ اور جس کی ایک ایک کائنات میں دو دو بلین Galaxies ہیں۔ اس اتنے بڑے خدا سے ہمارا کیا رویہ ہو سکتا ہے۔ سب سے

Marfat.com

بڑی اپروچ جو اللہ کے رسولؐ نے ہمیں دی ہے کہ فکری اپروچ کیا ہونی چاہیے۔ Did he (PBUH) say you should feel guilty? Did he (PBUH) say کہ ہمیں ہر وقت خوف زدہ رہنا چاہیے Did he (PBUH) say کہ ہمیں چھوٹی چھوٹی غیر معقول انسانی باتوں پر ایک دوسرے کے گلے پڑنا چاہیے، کیا ہماری زندگی کا Conduct یہ ہے؟ شرع کی نوعیت کیا ہے؟ شرع کی نوعیت یہ ہے کہ جو اس کی Exactly ڈکشنری ترجمہ ہے ناں وہی اس کی اصل ہے کہ کم سے کم زادِ راہ جسے لے کے انسان منزل تک پہنچ سکتا ہے، یہ ہے شرع، کم سے کم زادہ راہ جسے لے کر انسان منزل تک پہنچ جائے اس کو شرع کہتے ہیں۔ اس کی مثال زمانہ رسول ﷺ میں اس بدو کے ذریعے آئی کہ جس بدو نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جنت کیسے مل سکتی ہے؟ فرمایا پانچ وقت نماز سے۔ کہا اللہ کے رسول ﷺ گواہ رہیے گا میں پانچ سے زیادہ ایک نماز نہیں پڑھوں گا۔ پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ اور بھی کرنا ہے؟ کہا ہاں رمضان کے روزے رکھنے ہیں تیس یا انتیس۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک بھی زیادہ نہیں رکھوں گا۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ اور بھی کرنا ہے؟ پھر آپ نے کہا ہاں زکوٰۃ دینی ہے۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ کتنی؟ انہوں نے فرمایا اتنی دینی ہے۔ کہا یا رسول اللہ ایک پیسہ زیادہ نہیں دوں گا۔ جب یہ پانچوں احکامات پورے کر بیٹھا تو اٹھ کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ گواہ رہیے گا کہ میں ان پانچوں احکامات پر نہ کچھ زائد کروں گا نہ کچھ کم کروں گا، بس اتنا ہی جتنا آپ نے بتا دیا۔ جب وہ اٹھ کے چلا تو اللہ کے رسولؐ نے اصحاب سے فرمایا اگر یہ اپنے اس عہد پر قائم رہا تو یہ جنتی ہے۔ اگر آپ اس Minimum most عہد پر بھی قائم رہے تو پھر بھی آپ کو جنت نصیب ہو گی۔ جنت مسئلہ نہیں ہے، مسلمان کو جنت کا کوئی Problem نہیں ہے۔ The problem is کہ ہمیں اپنے جو فکری توجہات ہیں ان کو ترتیب دینی ہے۔ توجہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ کو اللہ رکھنا ہے، یہاں ہر دوسرے دن ہر تیسرہ بندہ اس کی تقسیم میں ہے۔ اب دیکھیں ہمارے بے شمار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ بے شمار لوگ اس دعویٰ میں ہیں کہ مجھ سے اللہ براہِ راست کلام کر رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے مجھ سے رسول اللہ ﷺ براہِ راست بات کر رہے ہیں۔ کوئی ملتان بیٹھا ہے کوئی لاہور بیٹھا ہے۔

Marfat.com

ایسے عجیب و غریب دعوے، کیا آپ بت پرست ہو جو ان دعووں کو مان لو گے؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایسا دعویٰ نظر آتا ہے جو آپ ان کو مان لو گے۔ کیا آپ کسی صحابیِ رسول ﷺ کا ایسا کوئی دعویٰ دیکھتے ہو جو یہ مان لو گے۔ ایسے تو کوئی دعویٰ کسی فردو بشر نے اسلام کے رستے میں نہیں کیا۔ وہ تو وعدہ ہی نہیں کرتے تھے دعویٰ کہاں سے کریں گے۔ اور کوئی صاحبِ فکر اس لیے وعدہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس بھروسے پہ کروں۔ جب تک میں اللہ سے اجازت نہ لے لوں میں وعدہ کیسے کروں۔ اور جو وعدہ کرتا تھا اگر وہ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز ساتھ نہیں کہتا تھا تو قرآن میں اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو فہمائش کر دی کہ اے میرے رسول ﷺ جب کوئی بات کرو تو انشاء اللہ کہہ لیا کرو۔ اور اگر نہ اس وقت یاد رہے تو جب یاد آئے تو اس وقت کہہ لیا کرو۔ اگر زور سے نہیں تو زبانی انشاء اللہ کہے۔ جو اتنا Particular ہے اپنی قوتوں اپنے جاہ جلال کے بارے میں آپ مجھے یہ بتائیے اس کے نزدیک ان دعووں کی کیا حیثیت ہوگی۔ چھوٹی سی میں آپ کو دو حدیثیں Quote کر کے بتاؤں گا کہ ہم کتنا غلو کرتے ہیں، کتنی ناجائز باتیں کرتے ہیں، اس میں رسولِ اکرم ﷺ کی توہین نہیں ہے۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پہ گامزن ہوں اور میں ان کو پوری طرح Follow کر رہا ہوں اور ان سے انتہائی شدید محبت رکھنے کے باوجود میں کہتا ہوں کہ میں اس مقام اور اس حد تک نہ جاؤں جس سے مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہوا ہے۔ یہ کبھی Sanction دی ہے اللہ نے اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو کہ آپ اتنی اتنی بڑی باتیں کرو اللہ کے بارے میں، اور اتنے اتنے ناجائز دعوے کرو۔ یہ قطعاً اجازت رسول اللہ ﷺ نے نہیں دی۔ اللہ کے رسولؐ نے تو یہ تک کہا اے لوگو! دیکھو اعمال کی وجہ سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی؟ فرمایا! ہاں میں بھی، میں بھی اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کیا جاؤں گا۔ آپ اندازہ کرو کتنے محتاط ہیں آپ کے پیغمبر، یہ ہے اصل ٹیچر کی روش، وہ آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ خالق و مخلوق میں ایسی کوئی قربت نہیں ہو سکتی کہ آپ بڑے بڑے دعوے کر سکو۔ ہاں خالق اپنی جناب سے اگر کسی کو عزت بخشنا چاہے، کسی کو رحمت العالمین کر دے، کسی کو غرض و غائیتِ آسمان و زمین کر دے تو وہ اس پہ

Marfat.com

Depend کرتا ہے مگر جس انکسار کا مظاہرہ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے کیا آپ بھی آج کرتے ہیں، ذرا سوچ کے بتاؤ۔ اب یہ گرہن لگتا ہے تو کیا آپ بھی نفلوں میں کھڑے ہو جاتے ہو؟ کبھی بھی نہیں کھڑے ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ جو یہ جانتے ہیں کہ خدا کتنی بڑی قوت ہے اگر گرہن لگتا تو کھڑے ہو جاتے نوافل میں ڈرتے ڈرتے، اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے اہلِ زمین میں تم سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

ہاں اگر چاہتے تو اللہ میاں دو چار رسول اللہ ﷺ کی کلوننگ ہی کر لیتے لیکن اللہ نے نہیں پسند فرمایا۔ ساری کائنات کیلئے ایک ہی شخص کو رحمتِ عالم مقرر کیا اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ آپ دیکھو بڑی صفات ہیں، ننانوے صفات ہیں اللہ کی کہیں جبار ہے کہیں قہار ہے۔ قہار سے مجھے یاد آ گیا کہ جب ہندوستان میں امیر علی ٹھگ کو پھانسی پہ چڑھایا گیا۔ جب اسے پھانسی پہ چڑھا رہے تھے تو اس نے لگ بھگ سترہ ہزار کے قرب Murder کئے ہوئے تھے۔ کوئی پورا ٹولہ تھا ٹھگوں کا۔ ایک Centaury پوری انہوں نے ہندوستان میں غدر مچایا ہوا تھا۔ تو وہ سید تھا، سید امیر علی ٹھگ، جب چڑھایا گیا اسے پھانسی پہ تو کسی نے کہا کہ یار تجھے کوئی افسوس نہیں ہو رہا؟ تجھے کوئی افسوس نہیں ہے؟ اس نے کہا بالکل نہیں ہے، مجھے تو کوئی افسوس نہیں ہے۔ کہا تمہیں ڈر نہیں لگ رہا؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا بات یہ ہے کہ میرا باپ مجھے کہا کرتا تھا کہ ہر آدمی اللہ کے کسی نام کے سائے میں پیدا ہوا ہے۔ اور ہم اسمِ قہار کے سائے میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس لیے میں لوگوں پہ قہر بنا رہا۔ اب مجھے کیا میرے قہر کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اس لیے میں مر رہا ہوں۔ مجھے کوئی افسوس نہیں ہو رہا۔ مگر خواتین و حضرات باقیوں کا تو مجھے پتہ نہیں امیر علی ٹھگ کو پتہ ہوگا مگر ایک بات یقینی ہے کہ اللہ نے اپنے ننانوے صفات میں سے اپروچ کیلئے کہ How to approach God? جب Approach کا تعین کیا تو اس نے اس Approach کا تعین کیا کہ لوگو میں رحمان و رحیم و کریم ہوں، میں سلام ہوں مومن ہوں، مجھ سے محبت سے انس سے اور اپنے ماں باپ سے بڑھ کر اپنے کریمانہ رویوں سے مجھے Approach کرو۔ جب یہ Approach دی تو کتاب میں

Marfat.com

لکھ دیا " وَكَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ " کہ میں ہر صورت اپنی رحمت کو غالب کروں گا۔ تو اس نے یہ Approach دینے کیلئے کوئی مثال جب بنانے کی کوشش کی کہ میں کس طرح کا رحمان ہوں، میں کس طرح کا رحیم ہوں تو اس نے محمد رسول ﷺ کو تخلیق کیا۔ And the pattern of Prophet (PBUH) shows us. تمام تر احادیث کو پڑھ جاؤ۔ حضور ﷺ کی تمام زندگی کو پڑھ جاؤ آپ کو کہیں شائبہ بھی قہر و جلال کا نظر نہیں آتا۔ شائبہ تک نظر نہیں آتا غصے کا۔ اتنی برداشت اتنی محبت بھلا یہ پوچھو جب ہم کسی کی زندگی کی داستان پڑھتے ہیں تو ہم پر کچھ نہ کچھ اثر تو ہوتا ہوگا ناں، کہیں نہ کہیں دل نرم پڑتا ہے، کہیں نہ کہیں گنجائش تو نکل آتی ہے متاثر ہونے کی، I.D. develop ہو جاتی ہے۔ دیکھو جب ایک پیر کے مرید ہوتے ہیں، اگر ماپ لو تو جتنی داڑھی پیر کی ہوتی ہے اتنی مرید کی بھی ہو جاتی ہے، یہ I.D. کی بات ہے ناں۔ جیسے لباس انہوں نے پہنا ہوتا ہے ویسا انہوں نے پہنا ہوتا ہے۔ یعنی فنافی المرشد لوگوں کو دیکھ لو، لباس میں اٹھتے بیٹھتے طرزِ ادا میں بالکل ایک جیسے نظر آرہے ہوتے ہیں۔ اب اس I.D. کا اتباع اس بات پہ کرو کہ جب ہم اللہ کی تلاش میں جاتے ہیں، محبت کرنے جاتے ہیں ہم Approach build کر رہے ہوتے ہیں تو ہمارے پاس واحد جو مثال ہے اللہ کے رسول ﷺ کی اس میں شائبہ تک بھی کہیں قہر کا اور جلال کا نظر نہیں آتا، اور محبت ہی محبت ہے اور مروّت ہی مروّت ہے۔ اب یہ بات بتاؤ کہ ہم لوگوں کو حدیث پڑھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے I.D.develop کیوں نہیں ہوتی۔ یہ کیا ہوا جس مولوی نے جس عالم نے جس School of thought نے بھی سیرت رسول ﷺ پڑھی وہ اتنا ہی سخت ہو گیا۔ یہ میرے لیے آپ مسئلہ حل کر دیں کہ آخر یہ کیا بات ہوئی کہ میں تو اگر اللہ کے رسول ﷺ کی داستانِ مبارک پڑھتا ہوں تو میرے دل میں یہ ہوتا ہے کہ اگر میں نے اس شخص کی طرح ہونا ہے تو اخلاص میں ہوں، محبت میں ہوں، نرمی میں ہوں۔ ابھی کچھ احادیث میں آپ کو سناوں گا۔ تو جس پیغمبر کے ہم Followers ہیں جو ہمہ وقت ہمیں اخلاص و نرمی اور محبت کا سبق دیتا ہے اس کی حیاتِ طیبہ پڑھ کر کوئی محدث اتنا مہربان کیوں نہیں ہوتا۔ یہ کیا ہوا کہ وہ بالکل Avert ہو رہے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

انہوں نے ہنٹر اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں چمڑوں کے اور بچوں کو مار رہے ہوتے ہیں اور سختیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ اور راہ چلتے ہوئے فہمائش اور تنبیہ کے نئے نئے ریکارڈ، اب تو خیر گولیوں تک بھی آ گئے ہیں، بندوقوں تک آ گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کس رسولؐ کو یہ مان رہے ہوتے ہیں؟ یہ وہی رسول ﷺ ہیں جن کو میں اور آپ مانتے ہیں، یہ وہی رسول ﷺ ہیں جن کی میں اور آپ شہادت دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آخر یہ سختیاں ان میں کیوں Develop ہو جاتی ہیں۔

خواتین وحضرات! اس کا صرف ایک مطلب ہوتا ہے کہ We are not at all impressed by the life of the Prophet (PBUH) we only use the name of the Prophet (PBUH). ہم اپنے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ان کے اسم گرامی کو استعمال کرتے ہیں، ان کی روایات Quote کرتے ہیں یا یہ کہ میں اپنی اصلاح نہیں چاہتا، میں اپنے سے باہر اصلاح چاہتا ہوں مگر میری ذات اس اصلاح میں Involve نہیں ہوتی۔ یہ Major crises ہوتے ہیں۔ اب یہ جتنے بھی میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ جتنے فلسفی یونان تھے یہ زمانہ نہیں بدل سکے، کیوں نہیں بدل سکے؟ کیونکہ وہ فلسفہ سے نیچے نہیں اترے۔ اب ذرا حدیث سنو کہ یہ جو عظیم ترین مفکرِ زمانہ ہے کیا یہ صرف فلسفہ آپ کو پڑھاتے ہیں؟ کیا الہیات کے موضوع کے علاوہ محمد رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی Conduct نہیں دیا؟ کیا پندرہ سو برس رہنے والا نظام جو ہے وہ صرف ایک فلسفہء خیال پر مشتمل تھا؟ اس پر ذرا تھوڑا سا غور کرو۔

کہا ابی حریرہؓ نے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ بلاوجہ چیزوں کی قیمتیں نہ بڑھاؤ۔ غور فرمایئے۔ آج کے زمانے سے بہتر یہ ہدایت کس کو Suite کرے گی۔ اگر کوئی مسلمان ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات ماننے والا ہے تو میرا خیال ہے سب سے بڑھ کر یہ حدیث آج Valid ہے، شریفین کو بھی Valid ہے، مقدسین کو بھی Valid ہے، حکمرانوں کو بھی Valid ہے اور بچارے محکوم پسنے والوں کو بھی Valid ہے کہ بلاوجہ

Marfat.com

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ چیزوں کی قیمتیں نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے ناراضگی نہ رکھو۔ اور سنو کسی کے سودے پہ سودنہ لو۔ بیع پہ بیع نہ کرو۔ ادھر بیع کی کسی نے پانچ روپے زیادہ Offer کیے توڑ کے چلتے بنے۔ یہ وہ قوانین ہیں جو فلسفیانہ نہیں ہیں مگر ایسا معاشرہ ضرور تخلیق کر دیں گے جہاں خدا کے فلسفی پیدا ہوں گے۔ ان اصولوں پہ چلتے ہوئے ایک ایسا Simple بنیادی معاشرہ ضرور تخلیق ہو جائے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ لہذا کوئی بھی اپنے بھائی پہ ظلم نہ کرے۔ اس کو رسوا نہ کرے۔ کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھے۔

رسولِ کریم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے یعنی تقویٰ دل میں ہے۔ باہر خارجی مظاہر میں نہیں ہے۔ عباداتِ ظاہرہ میں نہیں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ جو آپ کا دل محسوس کرے وہ تقویٰ ہے باہر نہیں ہے۔ باہر صرف اس خیال کی اور اس ارادے کی کم سے کم تکمیل ہے۔ اخلاص اندر ہے۔ ارادہ اندر ہے۔ محبت اندر ہے۔ کم سے کم اس کی گنجائش باہر آتی ہے۔

فرمایا کسی شخص کی برائی کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ویسے تو میرا خیال ہے زندگی میں خواتین آپ نے بھی اور حضرات آپ نے بھی کئی مرتبہ کسی نہ کسی کو حقیر تو ضرور سمجھا ہوگا۔ اب بتاؤ اس کا خسارہ تو دینا پڑے گا کہ کسی مسلمان کسی شخص کی برائی کیلئے ہی یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پہ اس کا خون بہانا اس کی عزت پامال کرنا اور اس کا مال لوٹنا حرام ہے۔ یہ تھوڑے سے اصول ہیں اگر اس کی Execution ہو جائے تو پورے کا پورا معاشرہ میرا خیال ہے آرام سے خوابِ خرگوش میں سوئے گا۔ آپ کو یہاں آنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ کوئی بات سننے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ چند ایک قوانین ہیں اگر جو Follow کر لیے جائیں اللہ کے رسول ﷺ کے یا وہ جو ہمارے مقتدر لوگ ہیں آج تو خیر رائے ونڈ دعا کرنے گئے ہوں گے۔ وہ سارے کے سارے اگر چھوٹے سے اس قانون پہ عمل کر لیں تو معاشرے کا بگاڑ ختم ہو جائے گا۔ بھئی کوئی سیکولر اس کی تائید نہیں

Marfat.com

کرے گا، کوئی ایسا ہے، کوئی سیکولر ہے جو اس کی تائید نہیں کرے گا۔ یہ سیکولر ہیں کون؟ یہ تو مذہب کے ناجائز بچے ہیں۔ مذہب سے اصول لے لیتے ہیں اور اپنی مرضی کی خواہشات اس کے ساتھ Attach کر دیتے ہیں۔ سیکولرازم نہ کوئی خیال لایا نہ Idea لایا نہ کوئی تھیسز لایا۔ یہ تمام کے تمام مذاہب کی بے چارگی سے پیدا ہوئے اور پھر اپنے خیالات کی افزائش اس میں Add کر کے یہ سیکولرازم کا لفظ بنایا ہے۔ سب سے پہلا شخص جس نے یہ لفظ استعمال کیا وہ Holyoake ہے۔ وہ بچارا بھی پادری تھا۔ ایک کارڈنل کے ظلم کا شکار ہو کر مذہب کے خلاف ہو کر سب سے پہلے اس نے سیکولرازم کا لفظ استعمال کیا تھا۔

یہ ذرا سننا، تھوڑا سا سخت بولتا ہوا مولوی ہو، اگر جرات ہو تو آپ اس کو سنا دینا یہ بات۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے، حضرت جریرؓ کی روایت ہے، فرمایا جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محروم رہا وہ آدمی بھلائی سے محروم رہا۔ فرمایا عائشہ صدیقہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دیکھیں یہ خاص طور پر خواتین کے لیے ہے کہ اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ کی حدیث ہے، فرمایا اے عائشہ اللہ رفیق ہے (مسکراتے ہوئے) Thank God I have a name in me کہ اے عائشہ اللہ رفیق ہے اور رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ وہ نرمی کی وجہ سے اتنی چیزیں عطا کر دیتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے بھی عطا نہیں کرتا۔ خوب غور سے سنیے کہ رفق اور نرمی کی وجہ سے اتنا کچھ عطا کر دیتا ہے جو سختی یا شدت یا کسی اور وجہ سے بھی عطا نہیں کرتا۔

فرمایا حضرت عائشہ صدیقہؓ نے۔ کیا خوبصورت حدیث ہے، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ کسی بھی قولِ زریں سے بڑا قول ہے، فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ نرمی جس چیز میں ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکل جائے وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود کیا آپ بچوں سے تلخ بولو گے۔ اس کے باوجود کیا ڈانٹ پھٹکار پہ ہاتھ رکھو گے۔ اس کے باوجود کیا ہم چوراہوں پر بدزبانیاں اور تلخ گوئیاں کریں گے۔ دیکھو ناں اللہ کے رسولؐ نے آپ کو حسن کا اصول دیا ہے کہ نرمی جس چیز میں ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور نرمی جس چیز سے نکل جائے وہ بدصورت ہو جاتی ہے تو پلیز Lets try to be a little more beautiful

Marfat.com

یہ بڑا important قول مبارک ہے۔ یہ General conduct ہے۔ اگر آپ رسول اللہ ﷺ کے یہ اقوال سن لو تو آپ کو General Conduct کے نمایاں اصول ملیں گے۔ فرمایا کہ بدترین شخص لوگوں میں وہ ہے جس کے دو چہرے ہوں اور کچھ لوگوں سے ایک چہرے سے ملاقات کرے اور کچھ سے دوسرے چہرے سے ملاقات کرے۔ یہ نفاق کی علامت ہے۔ مگر اس میں تھوڑی سی آپ کو وضاحت کر دوں۔ بعض اوقات آدمی کو پتہ ہوتا ہے کسی دوسرے شخص کی برائی کا۔ وہ اسے Reject نہیں کرتا اور اپنے اخلاق کے ذریعے اسے گزار دیتا ہے۔ وہ دوسرا چہرہ نہیں کہلاتا۔ وہ شائستگی اور اخلاق کہلاتا ہے۔ اسی طرح آپؐ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے، ایک شخص کو آتے دیکھا تو فرمایا عائشہ یہ اپنی قوم کا بدترین شخص ہے۔ جب وہ آیا تو آپؐ نے بڑی خوش اخلاقی سے تھاما، پوچھا، جب وہ چلا گیا تو ام المومنین کو یہ ایک اچھنبہ سا لگا۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپؐ تو اسے برا آدمی سمجھتے تھے پھر آپؐ نے اس کے ساتھ اتنی مروت کیوں برتی؟ فرمایا عائشہؓ کیا میں اپنا اخلاق چھوڑ دیتا۔ تو اس میں اگر کوئی Exception ہے تو یہی ہے کہ انسان کو کسی قیمت پر اپنا اخلاق نہیں چھوڑنا چاہیے۔ مگر بہت سارے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو Double edged, Double faced, Hypocrites کہتے ہیں اور اللہ کے نزدیک وہ بدترین لوگ ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایمان کپڑے کی طرح ہے جب کپڑے خراب ہو جائیں پرانے ہو جائیں تو ان کو بدل دینا چاہیے۔ اس لیے اللہ کے ذکر سے ایمان کو تازہ رکھا کرو۔ جیسے تمہارے پرانے کپڑے بدل جاتے ہیں اسی طرح ایمان بھی بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے نئے افکار سے نئے اسلوب سے نئے طرز سے ایسے اعمال اس میں Add کرتے رہو جس سے آپ کا ایمان تازگی اور زندگی پاتا رہے۔

فرمایا جہنم چھو نہیں سکے گی ان دو آنسوؤں کو اور ان دو آنکھوں کو، ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کیلئے آنسو بہایا اور ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کیلئے اپنی ذات کی حفاظت کی، ان دو آنکھوں کو جہنم کبھی بھی نہیں چھو سکے گی۔

Marfat.com

حضور گرامی مرتبت ﷺ نے فرمایا۔ کچھ مردوں کیلئے ایک حدیث پیش خدمت ہے امید تو ہے اس کے بعد کافی فرق پڑے گا گھریلو زندگی میں ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو اس پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔(زیرِ لب تبسم کے ساتھ) سب سے پہلا کام آپ جا کے یہی کرنا۔

خواتین و حضرات! بیچ میں یہ رنگنے کی بات آتی ہے، یہ بال وال، اس میں تھوڑا سا آپ کو بتا دوں کہ حضور ﷺ کو اس قوم جہلاء سے یہود و نصاریٰ سے واسطہ رہا۔ یہ ایک ایسی قوم تھی جس نے اپنے رسولوں کی بات نہ مانی پھر ان میں بڑے رسولؑ آئے لیکن پھر بھی نہیں مانے۔ ایک Natural مخاصمت یہ ہوتی ہے کہ Nobody likes to walk the way of illiterate. اگر آپ یہ چاہو بھی تو آپ پسند نہیں کرتے ہو کہ جاہلوں کے رستے پہ ان کی عادات پہ چلو اور بعض اوقات ان کی بڑی Funny صورتیں نکلتی ہیں کہ یہود و نصاریٰ بال نہیں رنگتے تھے۔ بڑے لمبے لمبے رکھتے تھے۔ وہ اپنے آپ کو انتہائی بدشکل اور اجاڑ رکھتے تھے۔ تو حضور ﷺ کے زمانے میں یہ مسئلہ درپیش ہوا تو صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ فرمایا یہود و نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو۔ تم اپنے بالوں کو رنگ دو اور ان کو حسن دو اور آدمی کو ہر عمر میں اپنے Personal get up کی حفاظت کرنی چاہیے اور اس کو اپنے انداز میں کسی نہ کسی طرح کا حسن ضرور رکھنا چاہیے۔

آج میں آپ کو بہت بڑی حدیث سنا رہا ہوں۔ جو ہمارے تفکر ہماری عقل کیلئے اتنی ضروری ہے۔ فرمایا حضور ﷺ نے تم میں کوئی یہ نہ کہے۔ یہ بڑی توجہ طلب بات ہے۔ Again asking you, carefully listen. حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے میرا نفس برا ہے بد بخت ہے لعنتی ہے ذلیل ہے تم میں کوئی یہ نہ کہے۔ ہاں یہ کہو کہ میرا نفس سست ہو گیا ہے اعمال پر اس طرح قائم نہیں ہے جس طرح اسے ہونا چاہیے۔ خواتین و حضرات اس میں Major ایک حقیقت یہ ہے کہ جب ہم اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہیں

Marfat.com

اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا سیلف بہت برا ہے گندہ ہے غلیظ ہے تو ہم Guilt میں جا پڑتے ہیں اور تمام برائیوں کی جو اصل جڑ ہے وہ Guilt ہے۔ ایسا Guilt جو آپ کی Resurrection کی قوت چھین لیتا ہے۔ اس لیے اللہ کے رسول ﷺ نے یہ انتہائی پیچیدہ نفسیاتی مسئلہ بیان فرمایا کہ اگر آپ مسلسل اپنے آپ کو Guilty feel کرو گے تو آپ اپنے واپس آنے کی طاقت کو ضائع کر دو گے Sympathetic ہو جاؤ گے اور زیادہ اور زیادہ اس گناہ کی زد میں چلے جاؤ گے۔ تو اللہ کے رسولؐ نے Warn کیا کہ اپنی اتنی ذلت نہ کرو کہ دوبارہ عزت ہی نہ پا سکو۔ اپنی عزت کرنا بھی فرض ہے مگر ناجائز کیلئے نہیں۔ گناہ اور اس قسم کی، آپ سے خرابی ہو جائے تو کوشش کرو اگر اپنے آپ کو کوسنا ہی دینا ہے تو سستی کا دو حماقت کا دو مگر اسے خبیث نہ کہو برا نہ کہو کہ ایسا نہ ہو پھر آپ اس ذلت سے واپس نہ آ سکو۔

خواتین وحضرات! چند ایک اور حدیثیں And i think the time is over also. سردیوں کے دن ہیں۔ بڑا ضروری ہے جب آپ صبح وشام دن کو قرآن شریف سنتے ہو مسجدوں سے۔ میرا بس چلے تو میں پہلے آپ سے Request کر دوں کہ جب تک آپ مجھے Allow کرو میں آپ سے بات کروں۔ کیونکہ یہ بے محابا صبح وشام جو ہمارے لوگ لگے ہوتے ہیں۔ یہ کم از کم خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے انہیں اجازت نہیں ہوتی۔ حضور ﷺ نے سختی سے منع کیا کہ ہر وقت قرآن نہ پڑھتے رہا کرو۔ اپنے لیے پڑھو۔ خفیہ ہو کے پڑھو اگر تمہیں بڑا اتقدس چاہیے۔ مگر فرمایا یہ حدیثِ رسول ﷺ ہے حضرت جندب بن عبداللہؓ کی بخاری میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھے جایا کرو جب تک تمہارا دل چاہتا رہے اور جب دل برداشتہ ہو جائے تو چھوڑ دیا کرو۔ زبردستی نہ کیا کرو۔ شرط نہیں لگا لو کہ آج گیارہ سپارے ضرور ختم کرنے ہیں آج بارہ کرنے ہیں آج دس کرنے ہیں۔ جتنا دل چاہتا ہے اتنا پڑھو بے دلی سے پڑھا ہوا قرآن تمہارے صدقات میں نہیں جائے گا۔ تمہاری خرابی میں جائے گا۔

اس سے بھی بڑی حدیث سناتا ہوں۔ یہ تمام ان لوگوں کیلئے ہے جو واعظ ہیں جو ہدایت دینے کو بہت پسند کرتے ہیں۔ فرمایا لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق باتیں کیا کرو

Marfat.com

نہ کیا کرو دین و مذہب، ٹھونسا نہ کرو، ضروری نہیں ہے، اگلا پتہ نہیں کس موڈ میں بیٹھا ہوا Force ہے اور آپ لوگ اس پر دباؤ ڈال رہے ہیں ایک قسم کا۔۔ یہ مذہبی لوگوں کو آپ دیکھوناں یہ جوتو لے چل رہے ہوتے ہیں، آپ پتہ نہیں گھر میں بیٹھے ہوئے روٹی کو ترس رہے ہوتے ہیں، چولھا نہیں چڑھا ہوتا۔ وہ چلے آتے ہیں کہ آؤ سیر کو چلیں، یہ کوئی تک تو نہیں ہے، یہ دیکھنا چاہیے۔ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق باتیں کیا کرو۔ دیکھو آگے کیا جملہ ہے کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کی جائے۔ اگر فرض کرو ایسے موقع پہ کوئی کسی دل جلے کو کہے کہ آپ اللہ کو آؤ۔ آگے سے وہ اللہ کو سنا دے چل بھئی دیکھا ہے تیرا اللہ، سانوں ایتھے روٹی کھان نوں نئیں ملی اُتوں تُوں اللہ اللہ لے کے آ گیا ایں (چل دیکھا ہے تیرا اللہ، ہمیں یہاں روٹی کھانے کو نہیں ملی اور تُو اللہ اللہ لے کے آ گیا ہے)۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا دیکھو لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق ان کے روّیوں کے مطابق بات کیا کرو، کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کی جائے۔

ایک اور نکتہ پیش کرتے ہوئے ایک آخری بات کہوں گا۔ دیکھو ہم بات بات پہ کسی کو کذاب کہہ دیتے ہیں جھوٹا کہہ دیتے ہیں۔ These things which I am telling you they are workable things. آپ کو صبح شام یہ باتیں کام آئیں گی اور بہت سارا اختلاف آپ کے ذہن سے ہٹ جائے گا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ شخص کذاب نہیں کہا جائے گا۔ ذرا غور سے سننا ہو سکتا ہے آپ کو یہ حدیث بڑی اچھی لگے کہ وہ شخص کذاب نہیں کہا جائے گا جو دو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے کذبِ مصلحت آمیز سے۔ سمجھ آ رہی ہے آپ کو بات کہ وہ شخص کذاب نہیں کہا جائے گا جو دو لوگوں کو جوڑنے کی خاطر تھوڑا سا جھوٹ ملائے۔ مثال کے طور پر فرض کرو دو دوست ناراض ہیں، دو سہیلیاں ناراض ہیں اور تیسری کی خواہش ہے کہ یہ آپس میں مل جائیں۔ اب وہ ایک کے پاس جاتی ہے، وہ آگے سے شروع ہو جاتی ہے فلاں تو بہت بری ہے۔ وہ کہے نہیں میں تو کل ملی ہوں تمہاری بڑی تعریف کر رہی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ اب وہ دوسری خاتون کے پاس چلی جاتی ہے۔ وہ اس کی چونکہ بڑی سخت مخالف ہے۔ اس نے کہا تو فلاں

Marfat.com

کو جانتی ہے۔ اس نے کہا نہیں نہیں وہ تو بڑی یہ ہے وہ ہے۔ کہتی نہیں مجھے وہ کل ملی تھی تمہاری بڑی تعریف کر رہی تھی۔ تو یہ کذبِ مصلحت آمیز ہے۔ وہ کہے گی اچھا وہ میری تعریف کر رہی تھی جب یہ کہے گی تو وہ دونوں اکٹھی ہو جائیں گی اور دوبارہ دوستی کا رشتہ بن جائے گا۔ Similarly اگر مردوں نے ایک دوسرے میں صلح کرانی ہے اور اگر وہ سچی بات کہہ دیں تو مخالفت اور بڑھ جائے گی۔ اگر کسی نے صلح کرانے کیلئے ان میں محبت پیدا کرنے کیلئے کوئی چھوٹا سا جھوٹ بول دیا ہو اسے کذاب نہیں کہا جائے گا۔ وہ جھوٹا نہیں ہوگا، یہ یاد رکھنا وہ اچھا بندہ ہوگا جو لوگوں میں صلح کرانا چاہتا ہے۔ خواتین و حضرات اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کچھ قومیں ایسی داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کی طرح ہوں گے۔ ہلکے پھلکے نہ کوئی غم نہ بوجھ نہ غیبت نہ حسد نہ کینہ بڑے مزے سے اڑتے ہوئے۔ اب ظاہر ہے پرندہ کی طرح جانا پڑے گا تو پل صراط پر تھوڑا اترنا پڑے گا۔ اوپر سے گزر جائیں گے حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب و کتاب داخل ہوں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسے لوگ ہیں؟ یہ آپ کے لیے بڑی ضروری حدیث ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسے لوگ ہیں؟ فرمایا جو شگون نہیں لیتے۔ میں آپ کو بڑی ایمانداری سے کہوں کہ اگر کوئی خاتون یہ بات سن لے اور کوئی مرد یہ بات سن لے کہ جادو ہوا سحر ہوا اگر صرف جواب میں اتنا کہہ دے کہ اے بد بخت یہ جھوٹ ہے " امنت بالاللہ و رسلہ " میں اپنے اللہ اور رسول ﷺ پہ ایمان رکھتی یا رکھتا ہوں تو یقین جانو وہ جنت میں بے حساب داخل کیا جائے گا۔ وہ لوگ جو شگون نہیں لیتے وہ لوگ جو وہم اور وسوسہ کے اسیر نہیں ہوتے۔ وہ لوگ جو ان فتنوں میں پڑ جاتے ہیں وہ علم سے بھی جاتے ہیں اور ایمان سے بھی جاتے ہیں۔ یہ تو خود قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے بالکل وضاحت سے یہ نہیں کہ سحر نہیں ہے مگر سحر کی نوعیت وہ نہیں ہے جو آپ لوگ سمجھتے ہو۔ سحر کے بارے میں تو مختصراً اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں دو چار آیات میں بڑی Clearly ارشاد فرمایا کہ شیطان سحر کرتے تھے **"وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَـكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ " البقرہ:102}** کہ سلیمان نے کوئی غلطی نہیں کی سلیمان تو اللہ کے پیغمبر تھے مگر شیطان کفر کیا کرتے تھے۔ اور کفر کیا

Marfat.com

تھا؟ "یُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ "لوگوں کو سحر سکھاتے تھے اور سحر کیا سکھاتے تھے؟" فَیَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُونَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ " تعویزِ حب تعویزِ بغض، تمہیں ہر چیز حاصل ہو جائے گی۔ کمبخت خود روٹی کو ترس رہے ہوتے ہیں آپ کو ہر چیز ایک بڑے تعویز کے ذریعے مہیا کر رہے ہیں۔ ویسے تو بڑے مخلص ہوتے ہیں اس لحاظ سے مگر آپ ان کا انداز دیکھو ایک جملہ تعویز کیلئے آپ کو کتنا بڑا فریبِ حسرت دے رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ اپنی حالت آپ خود بھی دیکھتے ہیں۔ جادو کی اصلی نوعیت کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ نے بڑے آرام سے آخری آیت میں "وَیَتَعَلَّمُونَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ "تم ایسی چیز کیوں سیکھتے ہو جس کا نہ فائدہ ہے نہ نقصان ہے۔ اگر آپ نے یقین کر لیا اپنے خدا سے ہٹ گئے تو اثر شروع ہو جائے گا۔ اگر آپ نے یقین نہیں کیا تو خداوندِ کریم آپ کے ساتھ ہے آپ پہ کوئی فتنہ اثر نہیں کر سکتا۔ اللہ نے قرآن میں مزید کہا کہ جو شخص رحمان کی یاد سے غافل رہتا ہے "وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا "{الزخرف:36} اس پر ایک شیطان کو راہ دے دی جاتی ہے۔ غلبہ دے دیا جاتا ہے۔ آپ خدا سے جو ہٹ گئے، اب آپ ہو کس کے؟ آپ شیطانوں کے ہی ہو۔ وہ آپ پر جادو بھی کرے گا تعویز بھی کرے گا۔ خودکشی پہ بھی آمادہ کرے گا۔ آپ کا رزق بھی چھینے گا۔ اس لیے کہ اللہ نے اپنے آپ کو تم سے ہٹا لیا۔ آپ نے اللہ کی عبادت نہیں کی۔ آپ نے اپنے رسول ﷺ سے مغایرت برتی ہے اب دین سے آپ کا کوئی واسطہ نہیں۔ کتنی معمولی بات سمجھتے ہو آپ سحر پہ یقین کر لینا۔ جادو اور ٹونے ٹوٹے پہ یقین کر لینا۔ مگر آپ کو پتہ ہے کہ یہ دین سے گزر جانے کا نام ہے۔ تو احتیاط فرمائیں اور ان غلطیوں سے اللہ تعالیٰ آپ کو پرہیز میں رکھے۔

میں اللہ کے رسول ﷺ کی ایک حدیث پر اختتام کرتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے شانے پکڑ کر فرمایا دنیا میں مسافر کی طرح رہو۔ فرمایا دنیا میں مسافر کی طرح رہو جب رات آئے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ یہ سمجھو کہ شاید یہ رات آخری رات ہو۔ اور جب صبح ہو تو رات کی امید نہ رکھو۔ ایسے رہو جیسے کوئی مسافر رہتا ہے کہ جب رات آئے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو تو رات کی امید نہ رکھو۔ صحت میں مرض کی تیاری کر لو۔

Marfat.com

صحت میں مرض کی تیاری پتہ ہے کیا ہوتی ہے کہ جب آپ صحت مند ہو تو خدا سے دعا مانگتے رہو "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُزَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ " {ح ح:310} کہ اے اللہ ہمیں صحت دے، دیتا رہ اور ہمیں مرض سے آشنا نہ کر۔ صحت میں مرض کی تیاری کر لو اور زندگی میں موت کا سامان کر لو۔ اللہ کی یاد تمہارے ساتھ ہو ۔

وما علینا الا البلاغ

Thank you very much again to listen to me. لاہور میں آنا بھی میرے لیے باعثِ افتخار ہے اور آپ کا اجتماع بھی And I am extreely thankful اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیقِ خیر دے۔

Marfat.com

سوالات و جوابات

س: ایک Debate چل رہی ہے کہ خدا کی محبت میں جذبات ہونے چاہیے یا نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صرف عبادت کی جائے اور محبت میں جذبات نہیں ہونے چاہیے کیونکہ ہمارا خدا جذبات والی محبت کی نسبت اعلیٰ معیار کی محبت کا مستحق ہے۔

ج: خواتین وحضرات! میرے شیخ نے محبت کی تعریف یہ کی ہے کہ یہ وہ جذبہ ہے جسے کسی دوسرے سے Replace نہیں کیا جاسکتا ہے۔ محبت ایک ایسا جذبہ ہے کہ جس کو کسی دوسرے جذبے سے Replace نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر آپ بہت ساری کتابیں ادب کی افسانوں کی دیکھ لیں تو لگتا تو یہ ہے کہ محبت کی بنیاد آداب پر ہے اور بہترین ادب تک پہنچنا ہی شاید محبت ہے۔ اللہ نے قرآنِ حکیم میں دو لفظ علیحدہ علیحدہ استعمال کیے، محبت اور وَدّ کا لفظ جو ہے علیحدہ علیحدہ استعمال کیا، وڈ اسمِ ودود سے ہے اور اس میں جسمانی تلذذ کی، کسی مثال کی اور کسی Physical attitude کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے کافروں کی بتوں سے محبت کو وَدّ کہا ہے اور اس میں ہر صورت کسی نہ کسی Physical Stature اور اس کے وجود کی آمیزش ہوتی ہے۔ مگر محبت جو ہے اس کا حواسِ خمسہ سے کچھ آگے ایسی خصوصیات سے تعلق ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے مخصوص کیا اور فرمایا کہ **"وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّه" {البقرہ:165}** کہ خدا کیلئے جو لوگ

Marfat.com

آپس میں انس رکھتے ہیں اس کو اس نے محبت فرمایا ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ محبت کا چونکہ مرکز و مقام دل سمجھا جاتا ہے اور دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی میراث قرار دیا ہے۔اس کی درستی اس کی خرابی کو اپنے ساتھ اس نے وابستہ کیا ہوا ہے۔لوگوں کے دل اللہ کے ہاتھ میں اس پَر کی طرح ہیں جو کھلی زمین پر پڑا ہوا ہے اور جسے ہوائیں الٹاتی پلٹاتی ہیں۔اس لیے حضور اکرم ﷺ نے ایک دفعہ دعا فرمائی کہ اے اللہ میں اپنی بیویوں میں پورے انصاف کی کوشش کرتا ہوں مگر اگر دل کسی طرف مائل ہو جائے تو دل تو تیرے قبضے میں ہے۔دل بہت ساری محبتوں سے گزرتا ہے۔اس کی Maturity یہ ہے کہ ایک صدمہ جو اس پر گزرتا ہے دوبارہ اسی شدت سے نہیں گزر سکتا۔اس کی عادت ہے، یہ ایک قسم کا جاذب ہے کہ جب ایک کیفیت کو جذب کرتا ہے تو اگلی مرتبہ وہی کیفیت چاہے کتنی بڑی ہو اسی شدت سے اس کو صدمہ نہیں دیتی۔اور یہ اس کی تہذیب ہوتی ہے۔علم کی تلاش اس لیے ہے۔اب دیکھیں سادہ سی بات ہے کہ پروردگارِ عالم نے فرمایا ہوا ہے کہ **" أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ "** {الرعد:28}اس آیت میں تخصیص کر دی ہے کہ دنیا کی ہر چیز تم پا سکتے ہو حکومت سلطنت عزت مال و دولت اسباب جو چاہو مگر اگر تم چاہو کہ دل کا اطمینان پاؤ تو وہ تمہیں میرے ذکر کے بغیر نہیں ملے گا۔میری یاد کے بغیر نہیں ملے گا۔اتفاق کی بات یہ ہے کہ لوگ یہی چیز جو خدا کہتا ہے زمین پر ڈھونڈتے پھرتے ہیں، اطمینانِ قلب ڈھونڈتے پھرتے ہیں، سکون ڈھونڈتے پھرتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے. Those who believe in God. ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ خدا کہہ رہا ہے کہ میرے ذکر کے بغیر دل اطمینان نہیں پاتا اور وہ اسے دوسرے ذرائع سے ڈھونڈیں گے تو ظاہر ہے کہ یہ ایک Paradox سی بن جائے گی It is not possible for anybody on human earth to find peace at heart without God. ظاہر ہے کہ ایک چیلنج ہے جو ہر دل اللہ کو Throw کرتا ہے کہ ہم شاید خدا کے بغیر کسی اور محبت سے کسی اور ذریعہ سے۔اور محبتوں کی اقسام بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ محبت اسی کو کہا جائے جو آپ کے دل میں کہیں Counter feeling پیدا ہو۔جیسے Sex کی ہو جائے اشیاء کی، کسی بھی چیز کا پختہ ہونا۔بعض اوقات ہمیں

Marfat.com

خود بڑا تعجب ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو دو چیزیں آفر کی جائیں اور ایک طرف خیال یہ ہو کہ ایک اعلیٰ ترین دنیا کا حسن آفر کیا جائے اور دوسری طرف ہم تھوڑے سے اس کو مال کی آفر کریں تو ہوسکتا ہے کہ ہماری توقعات کے برعکس وہ مال کی تھیلی اٹھا کے چلتا بنے۔ اس مشہورِ عالم مثال کی طرح یہ پتہ نہیں لگتا کہ انسان کی ترجیحاتِ قلب میں کون سی ترجیح جو ہے اول درجے پہ موجود ہے اور اس کی محبت کس چیز سے ہے، اس کی وڈّ کس چیز سے ہے مگر محبت جو ہے بہر حال انسانی ذرائع سے آگے بڑھ کر Qualitative ہے۔ Whereas وڈّ اور اس کی تمام قسمیں Quantitative ہیں۔ محبت Qualitative ہے اور اس سے آگے بڑھ کر محبت کی کوئی انتہا موجود ہے۔ منزلِ مقصود موجود ہے جو اللہ خود ہے اس لیے اس کے درمیان کے فاصلے کو آپ مجاز کہتے ہیں۔ مگر مجاز کوئی صحت مند شے نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی تلاش میں شیطان اگر سب سے بڑی کوئی Diversion create کرتا ہے تو وہ مجاز ہے۔ بدقسمتی سے شاعری میں اور دوسری اصنافِ ادب میں یہ سمجھا گیا ہے کہ مجاز ایک قدم ہے اللہ کی محبت کو جانے کا۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ خدا کے رستے میں مجاز یا مجازی محبت یا ان چیزوں کی محبت جو زیرِ آسمان ہیں یہ شیطان کی نفسِ انسان پہ سب سے بڑی Diversion کا نام ہے۔ جب انسان ایک دفعہ ان پگڈنڈیوں میں ان بھول بھلیوں میں چلا جائے تو بڑی مدتوں کے بعد ہوسکتا ہے بڑا Late پھر خدا کو پلٹے اور ہم بدقسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ مجاز جو ہے حقیقت کو رستہ دیتا ہے Whereas its not all true. خدا کی محبت انتہائی پختہ صاف شفاف رستہ ہے اور اس میں وہی چیز کام آتی ہے وہی مسافر کام آتا ہے جو اس صحرا سے Oasis by oasis نخلستانوں سے گزرتا ہوا آپ کیلئے کچھ نشانِ منزل چھوڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی رہبری نہیں ہوتی ہے۔

س: ایک اور Student نے سوال کیا ہے I want to ask you that the students have been imparted strict and dogmatic vision of Islam all our life. We reach the point where we hate the teachers and even the Mulvies and

Marfat.com

though the message seems right. What can I do to see the thing in a new way because whenever people talk about Islam the feelings of natural hated and reversion become overbearing?

ج: یہ اصل میں بدقسمتی سے آپ کو پتہ ہے سارا آسیب جادو سحر کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ انسان Realistic نہیں رہتا اور جب میں اپنی خامی اور کوتاہی کیلئے ایک ذاتی صحیح جواز تلاش نہیں کر سکتا تو میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے آپ کو الزام نہ دوں اس کمی کا اور اس کمزوری کا جو میرے اندر موجود ہے۔ میں اپنی کوتاہیوں کو Face نہیں کرنا چاہتا اور اس لیے میں الزام اپنے خارج پہ دیتا ہوں۔ اسی طرح میں کہوں گا کہ میرے اس نقصان کی وجہ جادو ہے میری بے پرواہی کی وجہ۔ یہی حال ہمارا دین میں ہے۔ بھلا وہ طالب علم جو P.H.D کر رہا ہے، M.S.C کر رہا ہے اس کے Calibre میں اور اس مولوی کے Calibre میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ جو ایک تحقیقی مکالمہ لکھ رہا ہے وہ مسجد کے بڑے سے بڑے اسکولوں کے امام سے بھی بہتر ہے۔ جن کو ان چیزوں کی کوئی خبر نہیں۔ یہ میری ذمہ داری ہے **"وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى"** **{فاطر:18}** یہ میرا احساب ہے میں نے ہی اسے دینا ہے۔ مجھے عقل و شعور بخشا گیا ہے **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً"** **{سورۃ الدھر:03}** مجھے اپنے عقل و شعور کا حساب دینا ہے۔ مجھے اپنی کوتاہی کی ذمہ داری کسی اور پہ نہیں پھینکنی If I got to learn then I have to learn so no student should blame teachers for this. یہ وہ تلاش ہے کہ جب آپ کو اپنے مقصد سے آگاہی حاصل ہو جائے اور آپ کو پتہ لگ جائے کہ خدا کو تلاش کرنا ایک Prime function ہے جو ہماری پوری لائف کا ہے۔ دیکھو ہر زندگی کے ہر عہد میں آپ کی ترجیحات کے مختلف مقاصد ہیں، ایک Local priorities بھی ہوتی ہے۔ آپ بچے ہو بڑے ہوئے اسکول میں گئے۔ وہاں کی ایجوکیشن Priority بن گئی، آگے چل کر Professional education میں جاتے ہو وہ

Marfat.com

آپ کی Priority بن گئی، پھر آگے جا کے شادیاں کرتے ہو بیوی بچے Priorities بن گئے، پھر آگے جا کے Offices build کرتے ہو ادھر آپ کی Priorities بن گئیں۔ If you are so serious about these local familiar temporary priorities why not to be most serious about whole life's priority. ہماری غلطی یہ ہے کہ ہم نے پوری زندگی کی ترجیحات میں ترجیحِ اول کا انتخاب نہیں کیا ہوتا۔ میں بچہ ہوں بوڑھا ہوں یا جوان ہوں یا قبر کے دہانے کھڑا ہوں میری پوری زندگی کی صرف ایک ترجیح ہے اور وہ ہے خدا کو جاننا ماننا کہ " **إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا** " {**سورة الدهر :03**} اللہ کی شرط انسان پہ صرف ایک ہے کہ میں نے تمہیں عقل و شعور اس لیے بخشا کہ چاہو تو مجھے مانو چاہو تو میرا انکار کر دو۔ اگر ہم اپنی Top priorities کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھیں گے تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ بڑی دیر ہوئی Perhaps, in Islamic university I wrote just a few sentences for them that the main fault with all Muslims is we give more importance to the lesser priorities and lesser importance to the top priority. اگر یہ ہمیں یاد رہے کہ مسلمان کی Top Priority کیا ہے تو ہم زندگی کے کسی بھی شعبے میں اس کو اپنے ساتھ لے کے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ And why not study the Quran yourself? why not study the Hadith yourself? آپ کو عربی فہم سے واسطہ تو نہیں پڑ رہا اگر تراجم موجود ہیں، Translations موجود ہیں۔ آپ نے مولویوں کے ہاتھ سے ہی جھوٹی داستانیں سن سن کے مذہب کو جمع کرنا ہے تو Why not do it your self پھر تمام علماء شاید غلط بھی نہیں ہوتے، انہوں نے کئی تراجم کیے انہوں نے ہم پہ احسان کیے ہیں۔ Best of the translation best of the approaches. آگے کسی Approach کو چننا آپ کا خلاصہء زندگی ہوتا ہے مگر ایک بات اس میں بھی گائیڈ نہیں کرتی. It is not the question کہ ہم بریلوی ہیں یا دیوبندی

Marfat.com

ہیں Main question یہ ہے کہ آپ کا Purpose مذہب میں ہے کیا؟ مذہب میں شریعتیں بدلتی رہتی ہیں اور بدلتی رہی ہیں۔ سوائے جب آخر میں محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے۔ مگر مذہب میں مقصد کبھی نہیں بدلا۔ اول و آخر مذہب کا حرف ایک مقصد تھا کہ انسان کو خدا سے روشناس کرانا۔ جب آپ کو پتہ ہے کہ .School of thoughts احرام کی طرح ہوتے ہیں نیچے نہیں ہم ڈھونڈتے پھرتے ہیں ماہرین کو۔ ہمیں ہر بندے سے چاہے وہ بریلوی ہے یا دیوبندی یا اہل حدیث ہے یا شعیہ ہے، میں ہر ایک بندے سے خدا نہیں ڈھونڈتا پھرتا۔ میں تو کہتا ہوں یار کسی اسکول کے Top پہ مجھے ایک خداشناس مل جائے، مجھے پتہ لگے کہ ایک چراغ حرم موجود ہے جو اپنے نیچے مسلسل خدا شناسی کی شمعیں روشن کر رہا ہے۔ اگر پورے کے پورے Schools of Thought میں ایک بھی خداشناس نہیں تو آپ اس اسکول میں بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔ ہاں یہ کہ آپ کا مقصد بھی نیچے گر جائے اور خدا کے بجائے آپ چھوٹے لوگوں کی پرستش کرنا چاہو، چھوٹے لوگوں کی اہمیتیں بڑی کرنا چاہو تو یہ اور بات ہے۔ But the only purpose i see in seeking religion. میرے لئے تو اسلام مجبوری ہے میں تو بدھسٹ بھی ہوسکتا تھا کرسچن بھی ہوسکتا تھا مگر افسوس یہ ہے کہ اللہ نے ان مذاہب میں اپنی تلاش کو با مقصد قرار نہیں دیا۔ اس نے اعلان کر دیا ہے کہ اب میں کسی اور رستے سے تمہیں نصیب نہیں ہوں گا "**إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلَامَ** "{**الِ عمران :19**} اب اگر اسلام کے سوا کسی اور رستے سے چل کر آئے تو میں قبول نہیں کروں گا "**وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ** "{**الِ عمران :85**} تو جو خدا کو طلب کر رہا ہے جو آرزوئے پروردگار میں ہے اب اس کیلئے اسلام مجبوری ہے۔ اسلام مقصد نہیں ہے۔ اسلام منتہائے نظر نہیں ہے۔ اسلام وہ رستہ ہے جس پہ چل کر آپ اپنی زندگی کا مقصد پا سکتے ہو۔ آپ خدا کی طلب اور جستجو میں کامیاب ہوسکتے ہو۔ اس لیے اگر خدا میرا مقصود ہے تو اسلام مجبوری ہے اس رستے کی۔ اس کے علاوہ مجھے اور کسی سے کیا ڈھونڈنا ہے۔ If nobody can guide me on the way of God I don't care I don't worry. مجھے کوئی یہ نہیں ہے کہ اپنی منزل کو رستے تک

Marfat.com

محدود رکھنا ہے۔ آپ کی طلب پر بنی ہے کہ آپ کیا ڈھونڈ رہے ہو پھر آپ کو کسی استاد کی طلب ہو گی تو اللہ تعالیٰ جس کو سمجھے گا تو وہ دے ہی دے گا۔ مگر طالب علم کو اپنی ریاضت سے انکار نہیں ہونا چاہیے اور اپنی جدوجہد اور مقاصد کی تحصیل کیلئے اگر وہ دس کتابیں اور پڑھ سکتا ہے تو قرآن اور حدیث بھی پڑھ سکتا ہے۔

س: ایک مرتبہ آپ نے لیکچر میں یہ کہا تھا کہ To understand the Sunnah we have to understand the intention behind the Sunnah. برائے مہربانی وضاحت فرمادیں کہ کیا اس طرح دین میں کنفیوزن پیدا نہیں ہو گا؟ مثال کے طور پر نمازِ قصر کو Intention کے حوالے سے دیکھیں تو اس کی ضرورت کم ہی رہ گئی ہے۔

ج: Actually جب ہم حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم انتہائی عقیدت اور محبت سے کرتے ہیں۔ ایک ایک لفظ ہمارے لیے محترم و بزرگ ہوتا ہے مگر جو ہم کام نہیں کرتے ہیں ہم اس عقیدت میں یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ Intention of the Prophet (PBUH) کیا ہے۔ اب Intention of the Prophet (PBUH) ہمیں نظر نہیں آئے گی تو ہم متعصب اور جاہلانہ انداز میں ایک دوسرے سے بحث کرتے نظر آئیں گے۔ For example ابھی آپ کو میں ٹخنے سے اوپر کپڑے کے استعمال پہ مصدقہ حدیث سنا دیتا ہوں۔ حضورﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے ہوں اللہ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے۔ اب فرض کرو بات اتنی ہے کہ حضورﷺ نے یہ فرمایا ہو جس شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے ہوں اللہ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے۔ اب ہمارے لیے بہت بڑا Question یہ ہے کہ اس وقت عرب میں کیا ہو رہا تھا؟ امارات کے جو ذرائع متعین تھے۔ اگر اس وقت آپ غور کریں تو بڑے رئیس لوگ ٹرین لے کے چلتے تھے۔ چھوٹے بچے ان کے پیچھے لڑکتے ہوئے ان کے لبادے اُٹھا کے چلتے تھے۔ اس وقت کپڑا جو تھا مثال کے طور پر اگر عرب میں کپڑے کو دیکھا جائے تو چائنہ سے آنے والا جو ریشم تھا اور بڑی دور دراز سے جو قیمتی چیزیں بنتی تھیں۔ اس وقت

Marfat.com

گاڑیاں تو تھیں نہیں، کاریں تو نہیں تھیں، گھوڑے سبھی کے پاس تھے تو جو تکبرات کے مظاہر ہوتے ہیں ان سے یہ شان و شوکت نکلتی ہے۔ اس وقت اور اس زمانے میں کپڑا لٹکانا ایک بڑا واضح امارات اور تکبر و بڑائی کا نشان تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو اس چیز سے واسطہ پڑ رہا تھا۔ ان کے اس تمرد سے واسطہ پڑ رہا تھا اور خدا کے رسول ﷺ نے اس لیے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے تکبر کی رُو سے اگر کپڑا لٹکایا تو خدا اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔ اب مجھے آپ یہ بتایئے کہ اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی Intentions نہ دیکھیں۔ ذرا غور سے سنیئے گا یہ پوری حدیث میرے سامنے آ گئی ہے میں چاہتا تھا کہ اس کے لفظ سنا دوں۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کرتے ہوئے ٹخنوں سے نیچے کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے تو اللہ اس کی طرف نہیں دیکھتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لٹکانے کی یا ٹخنوں سے نیچے لے جانے کی اگر کوئی رسم بری سمجھی گئی تو اس لیے کہ لوگ اسے تکبرات کے رستے سے استعمال کرتے تھے۔ اب فرض کرو۔ کہ اس پہ کوئی عالم اٹھ کر ہر زمانے ہر وقت کیلئے یہ فتویٰ لگا دے کہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لے جانا ہی تکبر ہے تو یہ بڑا غلط ہوگا۔ It is not understanding of the Prophet (PBUH) properly. مثال کے طور پہ آج میں دیکھتا ہوں جو مجھ سے غریب تر آدمی ہے وہ کپڑا لٹکائے چل رہا ہے۔ یعنی آج کل کپڑا اتنا سستا ہو گیا ہے اور اتنا اعلیٰ ریشمی کپڑا It is in approach of the people. کہ ہوسکتا کہ میری گلی کا خاکروب نیلون پہن کے چل رہا ہو، اب یہ تکبر کا نشان نہیں رہا۔ Obviously اب تکبر کا نشان ہے فضول کپڑا پہننا اور Show off کرنا کہ میں تو پرواہ ہی نہیں کرتا کپڑوں کی میرے پاس مال ہی اتنا ہے. I don't care تم لوگ ہی بس جو کوٹ ٹائیوں میں پھرتے رہتے ہو، ہمیں تو پیسے کی فکر ہے۔ تو یہ Tendency جب تبدیل ہو جاتی ہے اور ماحول بدل جاتا ہے تو ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ جب تک Intention of the saying of the Prophet (PBUH). نہیں سمجھیں گے۔ جب ہم کسی بات کے پیچھے معرفتِ ذہنِ رسول ﷺ نہیں پائیں گے تو ہم اسی جگہ Stuck ہو جائیں گے۔ مثلاً اگر لوگ یہ کہیں کہ سنتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق لباس میں

Marfat.com

متابعت آپ کو بہت زیادہ کرنی ہے تو ظاہر ہے آج اس معاشرے میں تہبند (تہمد) کا رواج کرنا پڑے گا۔ یا ایک چادر کا رواج کہ اس قسم کی کوئی بات نہ رسول اللہ ﷺ کے ذہن میں تھی اور نہ انہوں نے آپ کیلئے لاگو کی۔ یہاں ایک حدیث موجود ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے سب سے برا مسلمان وہ ہے جس نے ایک ایسا سوال پوچھا جس کی وجہ سے مسلمانوں پہ کوئی آسائش حرام ہوگئی۔ یعنی اگر آپ اس قسم کی دلیل ڈھونڈنی شروع کریں۔ اب دیکھیں دوسری بات کہ سر پہ کپڑا لینا ہے۔ بعض لوگ اس کے بارے میں اتنے Particular ہیں اتنے Particular ہیں کہ نوجوانوں کی سختی۔ اوپر سے دھڑم کر کے ایک چھتہ پڑ رہا ہوتا ہے اور اس میں کوئی پتہ نہیں شہد کی مکھیاں ہی نہ پل رہی ہوں، وہی ٹوپی اُٹھا کے آپ کے سر پر ڈال دی جاتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا اور رسول ﷺ نے ایسی کوئی سختی فرمائی ہوئی ہے سر ڈھانپنے کی مگر آپ یقین کرو بابِ صلوٰۃ میں وہ بخاری ہے مسلم ہے صحاح ستہ میں صرف ایک حدیث بالوں پر موجود ہے اور وہ ننگے سر پہ ہے، صرف ایک حدیث۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ کی حدیث ہے بابِ صلوٰۃ میں بخاری میں مسلم میں جسے حدیثِ مشعر کہتے ہیں، فرمایا مشعر کو چھوڑ دو، چھوڑ دو۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس حدث میں بڑے تھوڑے لفظ ہیں، یہی فرمایا مشعر کو چھوڑ دو اور ہوا کیا؟ لوگوں کے سروں پہ کپڑے نہیں ہوتے تھے۔ بچاروں کے لمبے لمبے بال ہوتے تھے۔ People would not be able to afford یہ تو مجھے امریکہ جا کے احساس ہوا کہ لمبے بالوں کا راز کیا ہے؟ بھئی! وہاں آٹھ ڈالر کون دے نائی کو۔ تو مجھے پتہ لگا یہ تو ہم بھی بالکل غلط فہمی میں پڑے ہوئے ہیں، لمبے بال رکھنا وہاں کا فیشن نہیں ہے نائی بڑا مہنگا ہے وہاں پر۔ اس چکر میں ہم ان کی نقل کیے جاتے ہیں۔ تو مصیبت یہ تھی اس وقت کہ جب ان کے بال آگے گرتے تھے تو وہ سجدے کے عالم میں ان کو ٹھیک کرنا شروع کر دیتے تھے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ چونکہ دستورِ نماز اور صحتِ نماز کے خلاف ہے تو فرمایا مشعر کو چھوڑ دو، چھوڑ دو۔ اب اس حدیث کو دیکھے اور ان تمام احکامات کو دیکھے، مشعر بالوں کو کہتے ہیں، اس حدیث کو دیکھیے اور باقی تمام احکامات جو In between ہمارے لیے مذہبی لوگ لے کر آئے ہیں وہ تو ہماری زندگی

Marfat.com

بعض اوقات عذاب بنا دیتے ہیں۔ .Many a time میں نے دیکھا کہ مسجد کے باہر کسی نوجوان کا دل نماز پڑھنے کو آیا ہے اور پھر سوچا اُو یار ٹوپی تے ہے کوئی نئیں چلو فیر پڑھ لاں گے (ٹوپی تو ہے نہیں چلو پھر پڑھ لیں گے) یہ تو تخصیص کی بات ہے۔ اس قسم کے جتنے اعلانات آئے ہیں بیچ میں انہوں نے مذہب کو رسومات میں قید کرنے کی کوشش کی ہے And i don't think it is healthy for our people آج کے زمانے میں Particularly آج کے مسلمان آج کے لوگ بہت اچھے ہیں پہلے لوگوں سے Frankly telling you. میں آپ کو یہ بات بالکل ٹیکنیکلی کہہ رہا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں کوئی جذباتی ہو کے کہہ رہا ہوں I have over felt کہ Hundered years کی غلامی کا اثر اگر زائل ہوا ہے تو ہماری اس نسل سے آ کے زائل ہوا ہے، پہلے یہ موجود تھا پہلی نسلوں میں، میں اپنے آباؤ اجداد کی بات کروں تو اکثر جب وہ کہتے کہ انگریز کا دور بڑا اچھا اور انصاف والا تھا۔ میں سوچتا کچھ بھی ہو آزادی کا ایک دن وہی سلطان ٹیپو والی بات ہے غلامی کے سو سال اور بڑی مقدس غلامی سے بھی بہتر ہوتا ہے۔ .If we do not evaluate ourselves وہ لوگ جو قائداعظم کے خلاف ہیں ان کو یہ بات سمجھ نہیں آتی ہے کہ جس شخص نے آپ کو پاکستان لے کر دیا ہے، اب تو ساٹھ ستر سال گزر رہے ہیں، ربِ کعبہ کی قسم اگر ایک دن بھی پاکستان آزاد ہو کے غلام ہو جاتا تو وہ دن ہی بہت قیمتی تھا، جس دن وہ آزاد ہوتا۔ اتنی بڑی رحمت اور نعمت سے آپ کو کم از کم پتہ تو لگ جاتا کہ آزادی کیا شے ہے جو آج آپ کے نصیب میں ہے اور مستقل ہے۔ تو وہ بڑے بے وقوف Religious لوگ ہیں جو ان چیزوں پہ Evaluate کرتے ہیں مذہب کو اور انسان کی زندگیوں کو۔

س: پروفیسر صاحب آپ کے بڑے پرانے دوست اور سینیئر صحافی، دانشور جناب عطاالحق قاسمی صاحب نے ایک سوال بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے مذہبی .N.R.O کی بات کی ہے آپ کی اجازت سے اگر میں انہیں گزارش کروں کہ وہ تشریف لے آئیں اور تھوڑا سا سوال بھی خود کر لیں اور آپ کے بارے میں بھی ان دنوں کی باتیں تھوڑی سی مختصراً بتا دیں کہ جب آپ کو

Marfat.com

جوگی کہا جاتا تھا؟

ج: پروفیسر صاحب: (مسکراتے ہوئے) میں تو صبح شام ایک دعا پڑھتا ہوں "اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا" {ح ح:192} اللہ تعالیٰ حجاب رہنے دے۔

عطاالحق قاسمی صاحب: میں انہیں اس نام سے پکارا کرتا تھا رفیق اختر جوگی صاحب! رفیق اختر کو آپ لوگوں نے آج دریافت کیا ہے، میں نے انہیں اسی وقت دریافت کرلیا تھا جب یہ ایم. اے. او. کالج میں میرے Colleague تھے۔ شروع ہی سے ان کا جو مزاج تھا وہ صوفیانہ تھا اور مجھے یاد ہے کہ غالباً پرانی انارکلی میں ان کا گھر تھا۔ جس میں کوئی تالا نہیں لگا ہوتا تھا۔ ہم میں سے جس کا جی چاہتا، میں تو خیر نہیں کبھی گیا۔ لیکن جو میرے باقی Colleague تھے دوست تھے وہ وہاں جاتے تھے جو کچھ ہوتا پڑا ہوا کھا لیتے تھے اور نہیں ہوتا تھا تو ساتھ لے جاتے تھے۔ مطلب ایک درویشی کی زندگی تھی۔ جو انہوں نے ہمیشہ بسر کی۔ تو "انہی" سے ایک مکالمہ ہوا ان کا اس کے بعد انہوں نے نوکری چھوڑ دی اور مجھے پتہ چلا کہ گوجر خان میں انہوں نے برتنوں کی دوکان کھول لی ہے۔ اس کے بعد پھر بہت کچھ سننے میں آیا اور جو کچھ بھی ان کے بارے میں سنتا رہا اس پر میں یقین کرتا چلا گیا کیونکہ میں انہیں جانتا تھا۔ لیکچر سننے کا اتفاق کبھی نہیں ہوا تھا وہ آج خوش قسمتی سے ہوا ہے اور مجھے حق الیقین ہو گیا کہ انشاء اللہ العزیز اگر ان جیسے ہمارے درمیان دو چار دانشور اور ہوں تو ہمارے حالات بہت سدھر سکتے ہیں۔ سوال میرا یہ تھا جی کہ کیا ذکرِ تسبیح عبادات سے معاملات بہتر ہو سکتے ہیں؟ بظاہر تو ایسا نہیں لگتا کیونکہ پوری قوم وظیفے پڑھنے اور کرپشن کرنے میں مصروف ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ عبادات کو ہم نے کرپشن کا چورن سمجھ لیا ہے اور یوں ہم مذہبی N.R.O پر یقین رکھتے ہیں؟

ج: سب سے پہلے تو شکر یہ ادا کرتا ہوں ان کا اور اللہ کا بھی شکر ہے کہ میری دعا کام کر گئی اور کچھ راز خفیہ رہ گئے۔ شاید اللہ نے زبان بندی.....! یہ سب سے پہلا تسبیح کا اثر ہے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ خواتین وحضرات سوال بڑا معقول ہے کہ تسبیح اور یہ سارے وظائف وغیرہ کر رہے ہیں Actually میں ان سب سے پہلے آپ کو بتا دوں کہ جب تک آپ کے ہاں کسی کو واضح

Marfat.com

اندازِ زندگی اور Commitment نہیں ہوتی وہ تسبیح Personal اور Selfish گنی جائے گی۔ میرا خیال یہ ہے آپ میں سے جو بھی صاحب مجھ سے ملے ہوں، میں نے ان کو کبھی نہیں یہ کہا کہ یہ تسبیح معاملات کے حل کیلئے ہے بلکہ میں ان سے ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ یہ سب سے پہلے اللہ سے ایک Commitment ہے کہ ہماری Accountability ہماری بات چیت ہمارے اخلاق ہمارے کردار کا ایک Accountable center موجود ہے اور تھوڑے سہی مگر میرا خیال یہ ہے کہ جو لوگ بھی اس انداز میں سوچتے ہیں، ویسے میں کسی دوسرے استاد کا نہ حاسد ہوں نہ مجھے ان سے غرض ہے کہ What do they teach but i know one thing for sure. کہ ایک دفعہ جب میں پنڈی سے آ رہا تھا واپس، ایک تھانے میں تھانے داروں کو خبر ہوئی پروفیسر باہر کھڑے ہیں۔ میں نے گاڑی چھوڑی تو سارے کے سارے ملازمین سارے کا سارا تھانہ جو تھا آٹھ دس سب انسپکٹر باہر نکل آئے۔ اس وقت ایک میرا شناسا گروپ تبلیغ والوں کا آ کے اترا، باتیں کر رہے تھے تو جو Respect انہوں نے دی تھانیداروں نے تو میرے ساتھ والے جو تبلیغی تھے کہنے لگے پروفیسر صاحب تسی تے ایناں دے پیر او (آپ تو ان کے پیر ہیں)۔ میں نے کہا میں پیر نہیں ہوں استاد ہوں۔ میں نے کہا دیکھو بات سنو" میں ایناں نوں اے نئیں سکھاندا" (میں انہیں یہ نہیں سکھاتا)۔ ان کا Personal جو کچھ ہے وہ میں نہیں سکھاتا۔ میں انسان کو یہ ضرور بتاتا ہوں کہ جس چیز کے تم ذمہ دار ہوا سے خدا کی نگرانی میں پورا کرو۔ میں پولیس والے کی نماز سے اتنی غرض نہیں رکھتا مگر یہ ضرور غرض رکھتا ہوں کہ اگر تمہارے پاس طاقت ہے اور انصاف کو Establish کرنے کی تم میں اہلیت موجود ہے تو اس سے کسی مظلوم کا بھلا ہو اور کسی ظالم کا ساتھ نہ دو۔ مگر جب وہ خدا کی راہ میں چلتے ہیں جب ایک بڑی بات جو قرآن کے مطابق وہ کر رہے ہوتے ہیں " **وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ** " وہ اللہ کو یاد کر رہے ہوں اللہ کی خاطر یاد کر رہے ہوتے ہیں۔ تو چھوٹی چھوٹی ساری باتیں سمٹ آتی ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ سارے تسبیح کرنے والے ایک انداز کے نہیں ہوتے۔ مگر مسئلہ استاد کا ہوتا ہے مسئلہ شاگرد کا ہوتا ہے What are they being told and what are they being taught. یہ سب سے بڑا

Marfat.com

فرق ہوتا ہے۔ تسبیح پہلے بھی ہوتی رہی ہے زمانے میں اسی طرح کی، ایران کے لوگ بھی تسبیح سے انقلاب لانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ مگر ہم لوگ Bassically I am a teacher who does not believe in any revolution but i certainly believe in evolution. میرا خیال یہ ہے کہ جب تک انسان تہہ دل درونِ دل سے Resitance نہیں پکڑے گا اور اخلاقیات میں ان بڑے المیات کا جو ہماری قوم کو درپیش ہیں جب تک ان کے خلاف ذہنی طاقت سے نہیں لڑیں گے خالی مذہبی قوت ان کے کام نہیں آسکتی۔ بلکہ اگر الٹ دیکھا جائے تو مذہب بڑی قوت کے طور پر ہمارے امن و امان کے خلاف لڑ رہا ہے And I particularly say کہ یہ وہ مسلمان نہیں ہیں کہ جن کی آرزو لے کر شاید محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف فرما ہوئے۔ یقیناً ان کی آرزو ان مخلص سادہ دل صاف ستھرے مسلمانوں کی ہوگی، خواہ وہ چھابڑی والا جو سیب دیکھ کے بیچتا ہوگا کہ خراب نہ دوں اور میرے اللہ کو ناپسند نہ آئے اور نوکری کرنے والا اس لیے نوکری نبھا رہا ہے کہ اس کی نوکری سے خلقِ خدا کو بہتری نصیب ہو اور فوجی اس لیے لڑ رہا ہے کہ میں نے جان دینی جو ہے تو میں اپنے خدا کی خاطر کیوں نہ دوں جس کیلئے میری زندگی بنی ہے۔ تو سب سے پہلے Top Priority جو ایک اصولی موقف ہے کہ جب آپ Top Priority کو تسلیم کر لیتے ہو تو آپ کی زندگی کے ہر لمحے کی Accountability اللہ کو پلٹ جاتی ہے۔ پھر بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر عمومی زندگی میں ایک ایسا نیا سلیقہ ابھرتا ہے جو شاید پہلے نظر نہیں آتا۔

س: آپ مختلف اسماء الحسنٰی پڑھنے کیلئے دیتے ہیں کیا آپ یہ اسماء ان کے انوار کے ساتھ عطا کرتے ہیں؟

ج: جب پروفیسر صاحب (عطاء الحق قاسمی) میرے ساتھ تھے تب بھی اس زمانے میں بلکہ اس سے بہت پہلے تسبیحات میں نے شروع کیں ہوئی تھیں۔ میری اپنی عادت یہ تھی کہ میں کسی کام کو بغیر توجہ نہ پڑھتا تھا نہ دیکھتا تھا۔ I was not following anybody's life میں کسی کا بازیافتہ نہیں تھا اور ہر چیز مجھے ایک نئے سرے سے ڈسکور کرنی پڑتی۔ For Example ہر

Marfat.com

چیز کی مجھے تحقیق کرنی پڑتی تھی۔ جب میں نے آپ کو اسم سلام کی تسبیح دی ہے تو میں قرآن کے ایک ریگولر مطالعہ میں رہتا تھا تو میں نے دیکھا کہ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سب سے بہترین چیز جو میں اپنے بندوں کو عطا کرتا ہوں وہ سلام ہے۔ تو جب میں نے قرآن میں غور کیا تو پتہ لگا کہ یہ سب سے زیادہ Particular اسم ہے جو پیغمبروں کیلئے مخصوص کر دیا گیا، سلام علی یاسین سلام علیٰ ابراھیم ،سلام علیٰ نوح تو میں نے دیکھا کہ Particularly آخر کیوں؟ تو اس کی عجیب وغریب صفت یہ نظر آئی کہ دیکھو آدمی جب کوئی بحث کر رہا ہے چل رہا ہے، ٹاک کر رہا ہے Intellectual level پہ ہے تو جب ایک odd side کو جائے گا For example religion is today considered to be in an odd side in the culture of secularism and all those scene which are coming up now these days. تو ہم خیال یہ کرتے ہیں کہ زمانہء نظریات میں جہاں خدائے واحد کے خلاف یا کسی بھی مسلک کے خلاف اتنے بڑے نظریات پیدا ہوں اور وہ Fashions ہوں، ہوا اور نفس کے خلاف مخالفتیں ہوں وہاں جو بھی ان کو Face کر رہا ہے یا جو بھی ان کو جواب دینا چاہتا ہے اسے بڑے گہرے ذہنی سکون کی ضرورت ہوتی ہے اور پیغمبروں کو اس لیے دی گئی کہ وہ ایک پورے معاشرے کے طنز و تشنیع مخالفتوں کی مخالفت کر رہا ہوتا ہے ۔ اس لیے اسمِ سلام ان کو خصوصاً اللہ سے عطا کیا جاتا ہے کہ سلام علــی یــاسیــن، یہ ذہن کی ہر Disturbance کو دور کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر باہر سے (بیرونِ ذات) آپ نے اس کی مشابہت دینی ہو کہ اسمِ سلام کس چیز کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ تو اس کی مثال بھی اللہ نے قرآن میں دے دی اور جب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو کہا" **یَا نَارُ كُونِيْ بَرْداً وَسَلَاماً عَلَى إِبْرَاهِيْمَ** "اور اس وقت بھی جو اسم نازل ہوا وہ اسمِ سلام تھا۔ اب دیکھیں سلام جو ہے نہ صرف ذہنی سکون کا اسم ہے بلکہ قدر کا بھی اسم ہے۔ شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ اسی سلام کی نسبت سے انسانوں پہ نزول فرماتے ہیں "**سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ** "{القدر:05} اور سلام جو ہے مطلع الفجر تک آسمانوں اور زمینوں پہ حکمران ہوتا ہے اور انتہائی پرامن کیفیات ذہن

Marfat.com

میں تخلیق کرتا ہے اس لیے اسمِ سلام چونکہ یہ Age of depression ہے Anxiety ہے Frustration ہے Fear ہے تو میرے نزدیک آج اگر اس زمانے میں کوئی شخص اسمِ سلام نہ پڑھے تو یہ اس کی بدقسمتی ہے ۔اسمِ مومن اسی طرح دل کا کلمہ ہے ۔ The only replacement سلام و مومن کی دوسری طرف ہے وہ اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ شعریؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹ پہ بیٹھے تھے تو آپؐ نے پوچھا ابوموسیٰ کیا پڑھ رہے ہو؟ کہا یارسول اللہ ﷺ " لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلاّ بِاللہ" پڑھ رہا ہوں۔فرمایا ابوموسیٰ ننانوے مصائب اس سے دور ہوتے ہیں اور سب سے چھوٹی مصیبت غم ہے۔اب آپ اندازہ کرو ایسی نعمتوں کو کون ٹھکرا سکتا ہے؟ اور جب تک آپ Practically ان کی تعلیم میں نہیں جاتے ہو ان کو نہیں سیکھتے ہو ان کو نہیں پڑھتے ہو۔اب بدقسمتی یہ دیکھو کچھ علماء ظاہر ایسے ہو گئے کچھ علماء ایسی Organization. والے ہو گئے جنہوں نے Totally تسبیح کو Disregard کر دیا، اللہ کے ذکر کو Disregard کر دیا حالانکہ اگر کوئی Privately تربیتِ عمل پورا کرتا ہے تو اس پہ کیا حد لگائی جا سکتی ہے۔خدا نے اپنے پسندیدہ بندوں کی تعریف میں یہ راز کھول دیا ہے کہ " **اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیَاماً وَّقُعُوْداً وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ** "میرے بہترین بندے وہ ہیں جو کھڑے بیٹھے کروٹوں کے بل مجھے یاد کرتے ہیں" **وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** " **{آل عمران : 191}** اور زمین و آسمان کی تخلیقات پہ غور کرتے ہیں۔ So we try to maintain it دراصل In my pattern of thought ذکر وفکر کو ساتھ لے کے جانا ہوتا ہے اور چلنا ہوتا ہے۔اور فکر کوئی یہ نہیں کہ آپ نے کوئی اوٹ پٹانگ مجاہداتی فکر کرنی ہوتی ہے بلکہ تمام علوم کو سیدِ ہجویرؒ کا قول ہے کہ اگر تم نے خدا کو سمجھنا ہے اور جاننا ہے تو دنیا کے تمام علوم سے اتنا ضرور حاصل کر جو اس شناخت کے لیے ضروری ہے۔

س: **Can we relate and apply the concept of space and time with non- visible creatures like Angels, Jinns and spirits? We do believe in those creatures but we**

Marfat.com

cannot see them just because of difference in time and space

ج: میں یہ سوال سمجھ گیا بات یہ ہے کہ جس طرح آپ کے ساتھ ٹائم کی Dimension travel کر رہی ہے، ان ملائکہ کیلئے جنات کیلئے Different time and dimensions بنتی ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو حضرت عزیرؑ کے واقعہ میں ایک چھوٹی سی جگہ Maybe اس ٹیبل جیسی یا اس سے تھوری سی بڑی جگہ ہو گی جہاں اللہ نے Demonstrate کیا ہے کہ ٹائم کی کس قسم کی Dimensions ہم آپ کو دکھا سکتے ہیں۔ تو جب عزیرؑ سے پوچھا گیا جب جاگے تو پوچھا بھائی کیا بنا "**ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ**" فرمایا۔"**قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْم**" ایک دن اور آدھا دن سویا ہوں گا۔ تو فرمایا نہیں بلکہ ادھر دیکھ "**قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِئَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ**" دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو دیکھ ایک لمحہ اس پر سے نہیں گزرا "**وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى العِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْماً**" {البقرہ:259} اب اس گدھے کو دیکھ جس کی ہڈیاں پڑی ہیں۔ تو In space about ten feet or nine feet. خدا نے ایک ایسی عجیب و غریب Demonstration دی ہے جو مشرق و مغرب کے کسی فلسفی کے ذہن میں نہیں آسکتی کہ ایک جگہ اس نے ٹائم کو گزرنے نہیں دیا مطلق، ایک جگہ اس نے Squeeze کر کے دن اور رات میں بدل دیا اور ایک جگہ سو سال گزار دیئے ہیں۔ اگر اس پورے واقعہ کو آپ دیکھیے تو اس سے پتہ یہ چلتا ہے کہ زمان و مکاں کسی بھی Situation اور کسی بھی Locale میں وہ اپنی Demonstration اس کے احکام کے مطابق کر سکتا ہے۔

Major difference جو ہمارا پوری اقوام سے چل رہا ہے، بہت بڑا Difference ہے۔ افسوس یہ ہے کہ Muslim scholars have never thought about the Quran. اگر ان کو پتہ ہوتا کہ کتنا بڑا اور Serious difference ہے کہ تمام فلاسفر دانشور اس کو Infinity قرار دیتے ہیں۔ مگر قرآنِ حکیم وہ وقت ہمیشہ Finite معنوں میں آیا ہے

Marfat.com

"كُلٌّ يَجْرِىْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى" {فاطر :13} جہاں جہاں بھی قرآن میں وقت کا ذکر آیا ہے Fixity اور Finite معنوں میں آیا ہے۔ اور جہاں تک یورپی فلسفہ اور دانشوری ہے وہاں تمام وقت Infinite معنوں میں آیا ہے۔ اگر اس Pattern کو ہم دیکھیں تو اگر انسان کے نزدیک جو ٹائم Infinite ہے، اللہ کے نزدیک وہ Finite ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹائم بھی تخلیق کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے اور Independent کوئی شے موجود نہیں ہے۔ اب اس میں ایک اور چیز ہے کہ جب ملائکہ جو ہیں فرض کریں۔ ایک حدیث بڑی دلچسپ ہے جو آپ کو سنا رہا ہوں کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ وسلام نے پوچھا جبرائیلؑ سے اس تناظر میں جب ان کے بھائیوں نے انہیں کنوئیں کی تہہ میں پھینکا تھا، آپ کی رفتار کتنی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کو کیا بتاؤں کہ کتنی ہے مگر جب آپ کو آپ کے بھائی کنوئیں کی تہہ میں پھینک رہے تھے تو میں آسمانِ اوّل پر تھا۔ سب سے اونچے آسمان پر تھا۔ مجھے حکم ہوا کہ پانی میں گرنے سے پہلے یوسف کو بچا لے تو میں وہاں سے چلا تو میں نے پانی کے اوپر اپنے پر روک لیا۔ یعنی اگر آپ اس Speed کو دیکھیں تو کم از کم آسمانوں کی جو Depth اور Length. ہے وہ تو اب Count ہو چکی ہے جو شاید اتنی زیادہ ہے کہ ناقابلِ تصور رفتار سے ملائکہ نیچے آئے مگر ملائکہ کی رفتار قرآن نے بھی دی ہوئی ہے کہ ہمارے فرشتے آسمانوں میں اس رفتار سے دن اور رات میں اتنا چڑھ جاتے ہیں جتنا آپ پچاس ہزار میں "أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ" {العنکبوت:14} جتنی آپ پچاس ہزار سال میں چلتے ہو۔ اب یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں یہ نہیں پتہ کہ پچاس ہزار کس رفتار سے؟ پیدل گھوڑے پہ یا اونٹ پہ یا اگر سارے انسان جمع کیے جائیں تو راکٹ پہ اور فرض کرو As Best اس کی Maximum Speed ہو گی کہ جس رفتار سے آپ کے راکٹ آسمانوں کو طے کرتے ہیں۔ اگر پچاس ہزار سال آپ اس رفتار سے چلے جاؤ تو ہمارا فرشتہ دن اور رات میں وہ طے کرتا ہے۔ جنات کا اور حساب ہے یہ دوسری قسم ہے۔ اس کی عمر جو ہے پندرہ سو سے تین ہزار سال تک ہوتی ہے اور اس کی Limit جو ہے آسمانِ اول کے تحت جو ہمارا آسمان ہے اس کے عروج کے تحت ہوتی ہے۔ اس کی Speed بھی تین سے سات ہزار میل کی ہوتی ہے۔ یہ ٹائم کی

Marfat.com

دوسری Dimension میں ضرور ہوتا ہے مگر جب ہمارے Dimension میں آتا ہے تو اس کی Calculations ہو سکتی ہیں۔

س: کیا تصوف قرآن اور شریعت سے متصادم ہے اور یہ کہ ہمارا مروّجہ تصوف کوئی بڑا انقلاب نہیں لا سکا کیا آج کا تصوف یا صوفی جدید سائنس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

ج: میرا خیال یہ ہے کہ متصادم اور مخالف ہونے کے بڑے معانی نکلتے ہیں۔ اگر تو ہمیں کوئی ایسا بندہ ملتا جو کہتا کہ جب سے تصوف اختیار کیا ہے میں نے نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے۔ روزے رکھنے چھوڑ دیئے خیرات وصدقات دینے چھوڑ دیئے ہیں۔ میں نے فعالیت سے گریز کر لیا ہے۔ میں اب صرف بوڑ کے درخت کے نیچے مہاتما بدھ کی طرح روز بیٹھا ہوتا ہوں، وہیں تزکیہء نفس کر رہا ہوتا ہوں۔ ہمارے تمام صوفیاء میں ایسی تو کوئی روایت ہمیں نہیں ملتی۔ یہ ضرور ہے کہ صوفی کا لفظ استعمال کرتے ہوئے اب Cheapness کا احساس ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کہ صوفیاء اصل میں درجہ مومن کو پہنچے ہوئے وہ مسلمان ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے **"وَالسّٰبِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ" {توبہ:100}** کہ آگے بڑھنے والے لوگ تھے جنہوں نے مسلمان سے ایمان کو حرکت کی زیادہ کوشش کی اللہ کی قربت کی محبت کی۔ تو اس لیے ایک لفظ (صوفی) کی وجہ سے اگرچہ تھوڑے سے لوگ الرجک بھی ہو جاتے ہیں اور کئی غلط معانی بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جیسے ہر اچھی چیز کے بہت نقال ہوتے ہیں اور پاکستان تو ویسے ہی ماہر ہے نقالی میں ہر چیز کی۔ اگر ایک اچھے صوفی کے دس نقال ہوں گے تو ان پہ شہادت کی بنیاد رکھی نہیں جا سکتی۔

س: کہتے ہیں جس طرح ہماری عام زندگی میں Reference یا حوالہ کام آتا ہے۔ کیا اس طرح کا Reference اللہ کے ہاں بھی کام کرتا ہے۔ یعنی کیا ایسے لوگوں سے دعا کروا سکتے ہیں۔ جن کے بارے میں ہمارا خیال ہو کہ یہ اللہ کے نیک اور پرہیز گار بندے ہیں۔

ج: میرا خیال ہے کوئی سسٹم ایسا نہیں جو زمین پر چلا وہ اوپر سے نہ آیا ہو، وہ علیحدہ بات ہے کہ رشوت جعلسازی سب شیطان کے حوالے کر کے اللہ میاں نے علیحدہ کر دیا سلطنت سے۔ باقی سارے اچھے سسٹم ہیں بلکہ قرآن حکیم میں درج ہے۔ دور آپ کیوں جاؤ اب دیکھو قرآن میں اللہ

Marfat.com

کیا کہہ رہا ہے کہ جس نے اچھی سفارش کی وہ اس کا صلہ پائے گا اور جس نے غلط سفارش کی وہ اس کی سزا بھی پائے گا اور جس نے غلط سفارش کی وہ اس کی سزا بھی پائے گا۔ جب اللہ کہہ رہا ہے تو کیوں نہیں کام ہوں گے۔

س: شراب نوشی سے منع کیا گیا ہے۔ کیا کوئی ایسا حکم بھی ہے جس میں الکوحل لگانے سے بھی منع کیا گیا ہو اس طرح سور کے گوشت پر مبنی جو صابن وغیرہ استعمال کیے جا رہے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج: جب نوعیت بدل جائے ناں کسی چیز کی تو اس پر اسی چیز کا فتویٰ نہیں لگتا۔ مثلاً جو سور کی چربی ہے یہ ایک سبزی میں بھی پائی جاتی ہے۔ بالکل اس طرح جو Element اس میں پایا جاتا ہے اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ بہت سارے کیمیکلز جو ہیں شاید پودوں اور جانوروں میں سانجھے بھی ہوتے ہیں اور انسان کے بدن میں بھی بہت سارے کیمیکلز پائے جاتے ہیں We also do have this. تو جب کوئی جزو علیحدہ ہوتا ہے اور اس کی الگ شناخت ہو جاتی ہے تو وہ اس کا نہیں رہتا۔ جیسے اگر کتے کے چمڑے کو دباغ دے دو Chemicalize کر دو رنگ کر دو It is useful, it doesn't remain the same. اس طرح جہاں تک سور کا تعلق ہے بعض اوقات جب اس کی نوعیت تبدیل ہو جائے۔ جیسا کہ آج کل بیشتر تجربات جو ہیں وہ سور اور چوہے وغیرہ پہ ہوتے ہیں۔ میڈیکل میں جتنے بھی Experiments ہو رہے ہیں As we know it کہ چیز وہ نہیں رہتی۔ جب آپ کسی پہ حکم لگاتے ہو شرع میں اس چیز کو اس طرح ہونا چاہیے جس کا حکم لگایا گیا ہے۔ اگر اس سے نوعیت بدل جائے گی اس کی Shape بدل جائے گی تو وہ حکم ویسا نہیں لاگو رہے گا۔ باقی جہاں تک کہ مجبوری کی بات ہے آپ جانتے ہو کہ قرآنِ حکیم میں یہاں تک بھی آیا ہے" **إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ** "{البقرة:173} اور اگر کوئی بہت بڑی مجبوری ہو تو یہ جو حرامِ مطلق ہیں ان میں بھی بقدرِ ضرورت استعمال جو ہے گناہ کا باعث نہیں بنتا۔

Marfat.com

س: ایک سوال ہے کہ جس جانور پہ تکبیر نہ پڑھی جائے اس ذبیحہ کا کیا Status ہوگا؟
ج: دیکھو بھول چوک ہوگئی تو بعد میں پڑھ لو۔
س: سر دراصل یہ سوال یورپ کے پس منظر میں ہے جیسے وہاں مشینوں کے ذریعے ذبح کرتے ہیں۔
ج: جسے آپ جھٹکا کہتے ہو؟ تو جو متقی ہے وہ نہ کھائے۔ دیکھو جی بڑی عجیب سی بات ہے کسی نے انگلینڈ سے پوچھا کہ میں کھا گیا تھا وہ Hot Dog اور اس میں تو پڑا ہوا تھا تخریب کار جانور۔ اس نے پوچھا کہ جی یہ حلال ہے کہ حرام ہے؟ میں کھا لیا کروں کہ نہ؟ میں نے کہا کھا لیا کرو۔ تو اس نے کہا یہ کیا آپ کہہ رہے ہو جی وہ مذہب میں حرام نہیں ہے؟ میں نے کہا یار تمہیں بھوک لگی ہے کھا لیا کرو۔ تو کہتا ہے کہ نہیں نہیں آپ مجھے بتائیں کہ اللہ نے نہیں منع کیا ہوا۔ میں نے کہا کہ یار اللہ سے محبت ہے تو نہ کھاؤ ناں۔ تو سوال وہی پیدا ہوتا ہے کہ آپ کوئی چیز کیوں کھاتے ہو، کیوں نہیں کھاتے۔ میں بھی چار مہینے رہا ہوں۔ Chips اور پانی اور مچھلی پر گزارہ چلتا رہا۔ یہ تو نہیں کہ آدمی مر جاتا ہے۔ کوئی نہ کوئی اور چیز کھا لی۔ اتنی اچھی سلاد ملتی تھی امریکہ میں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرغا دیکھ کر۔ اچھا سب سے بڑی Funny بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے حلال کی دکان سجا رکھی تھی جب میں ان کے بھی اندر جاتا تھا اور پتہ بھی لگتا تھا کہ مسلمان ہیں تب بھی مجھے شبہ ہوتا تھا کہ جھوٹ بول رہے ہیں حلال ولال کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے بھی جھٹکا دیا ہوگا۔ تو میں نہیں کھاتا تھا ڈر کے مارے۔ بات یہ ہے کہ جس خیال پہ کوئی اشتباہ پڑتا ہو تو بہتر ہے نہ کھاؤ تو مگر جب ضرورت ہو۔ ایک تو یہاں تک بھی اجازت ہے کہ اگر تمہیں نہیں پتہ تو بھی بسم اللہ کہہ کے کھا لو۔ اللہ کا نام اسی لقمے پہ پڑھ لو جسے تم کھا رہے ہو۔ مگر بہر حال حرام حرام ہے خواہ ذرہ برابر ہو۔ یہ نہیں ہے کہ پورا وجود ہو تو تبھی حرام کا حکم لگتا ہے۔ حرام ہے چاہے تھوڑا سا ہو چاہے زیادہ ہو۔ اس لیے اگر آپ بچنا چاہو تو احتیاط کرو۔ آپ کو شبہ ہے تو ترک کر دو۔ ویسے بات وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کہ چیز کو دل پہ رکھو دل مان لے تو ٹھیک ہے نہیں مانتا مشتبہ ہے تو چھوڑ دو۔

Marfat.com

س: پروفیسر صاحب توہینِ رسالت کے قانون کے حوالے سے کافی سوالات ہیں کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اگر ایک شخص ایک وقت میں توہینِ رسالت کرتا ہے اور دوسرے وقت میں اس کی معافی مانگ لیتا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: معافی پہ تو دیکھو بڑا واضح قانون ہے کہ اسے معاف کر دینا چاہیے مگر توہینِ رسالت کے بارے میں جو ہماری ملکی اور مذہبی اپروچ بڑی کنفیوزڈ ہے۔ اس لیے کہ آج سے بہت پہلے کی بات ہے کہ سپین میں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ تو یورپی اقوام نے ایک پروگرام بنایا۔ پروگرام یہ بنایا کہ ان مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے ان کے خلاف اجتماع کرنے کے لیے یورپ کو اکٹھا کرنے کیلئے انہوں نے Sociter پادری اکٹھے کیے۔ ان میں سے کوئی پادری قرطبہ میں یا غرناطہ میں یا کسی بڑے مسلمان شہر میں جا کے گالیاں دینی شروع کر دیتا معاذ اللہ استغفر اللہ رسول اللہ ﷺ کو تو جب وہ باتیں کرتا تو لوگ انہیں پکڑتے اور قاضی کے پاس لے جاتے تھے۔ تو قاضی اس کا معاملہ سنتا اس کو سمجھاتا۔ وہ پھر بھی اس کو گالیاں دیتا رہتا۔ پھر بادشاہ کے سامنے لے جاتے۔ بادشاہ Normaly جو اس وقت کا دستور تھا انہیں بند کر دیتا تھا۔ ایک ڈھیٹ پادری تھا چونکہ انہیں سمجھایا جاتا تھا کہ یہ شہادت ہے، یہ مذہب کے نام پہ تمہارا بہت بڑا کام ہے، تم شہید ہو گے اور اس کے عوض میں تمہیں جنت ملے گی۔ اٹلی کا لارڈ پادری یہ جو کارڈینل بیٹھے ہوتے تھے وہ اکساتے تھے یورپی اقوام کو کہ مسلمان جاہل ہے اکھڑ ہے۔ یہاں تک کہ ان کی تعلیم کا یہ عالم تھا کہ فرانس کے ایک بہت بڑے پادری لامس نے کتاب لکھی سیرت پہ تو اس نے لکھا کہ مسلمان ایک ایسے بت کی پرستش کرتے ہیں جس کا نام موہیت ہے یعنی اسمِ محمد ﷺ کو بگاڑ اور یہ کہا کہ مسلمان اس بت کی پرستش کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کی محبت تو ہر دور ہر زمانے میں رہی بلکہ دو بہت بڑی جنگیں جو لڑی گئیں مسلمانوں میں ایک Battle of Hiteen ہے۔ وادی حطین کی جنگ کا محرک بھی یروشیلم میں توہینِ رسالت ہی بنی تھی۔ اور سپین میں مسلمانوں کے داخلے کی وجہ بھی توہینِ رسالت بنی۔ جب آپ میں طاقت تھی تو آپ کر لیتے تھے۔ اب آپ میں نہ جرات ہے نہ ہمت ہے نہ طاقت ہے، چپ کر کے آرام سے بیٹھے رہو۔ ہوا یہ تھا کہ جب ایک جہاز مسلمانوں کا گزر رہا تھا تو

Marfat.com

وہاں راڈرک کے حکم سے جواس وقت سپین کا بادشاہ تھا۔Gothic king تھا۔اس کے حکم سے اس پر قبضہ کرلیا اور قتل وغارت کی۔ان مسافروں میں ایک خاتون نے دہائی دی ''وامحمدا'' کہ اے محمد ﷺ ہماری مدد کو پہنچو یا رسول اللہ ﷺ میری مدد کو پہنچو۔تو راڈرک نے آگے سے جواب دیا کہ آج محمدؐ تو کیا تمہارا خدا بھی تمہیں میرے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا۔جب یہ Matter report ہوا موسیٰ بن نصیر کو اور اس نے اس پہ طارق بن زیاد کو بھیجا اور اس گستاخی رسول ﷺ کی وجہ سے آٹھ سو برس مسلمان سپین کے حکمران رہے۔

دوسری مرتبہ ریجنالڈ والیءِ کرک نے جب سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی ایک Sister تھی ان کی دور کی رشتہ دار تھی اس کو نیزہ مار کر مارنا چاہا تو انہوں نے بھی کہا یا رسول اللہ ﷺ ہماری مدد کو آیئے۔حیرانی کی بات ہے آج تک دیکھو کتنی لڑائیاں ہوئی ہیں یا رسول اللہ ﷺ کہنے پر۔یہ فیکٹ ہے کہ اس وقت یہ Common سمجھا جاتا تھا اور سارے لوگ زیادہ تر رسول اللہ ﷺ ہی کو پکارتے تھے مصیبت میں۔تو وہاں بھی اس خاتون نے آواز دی واہ محمد ﷺ تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے قسم کھائی۔ریجنالڈ نے بھی یہی بات کی گستاخی کی۔تو سلطان نے کہا کہ ربِ کعبہ کی قسم ہے کہ میں ریجنالڈ کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا۔وادیءِ حطین کے بعد جب پرنس قید ہو کے آئے تو ریجنالڈ بھی قید ہو کے آیا اور صلاح الدین نے اس کی گردن پہ اپنی تلوار سے ہاتھ مارا تو باقی بادشاہ ڈر گئے۔تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان کا خوف بھانپ لیا۔اور کہا کہ Kings do not kill kings. It's only because he insulted my Prophet (PBUH) یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ لوگ طاقتور تھے۔ایک طریقہ بڑا موثر ہے۔جو رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں بھی ہوا کہ اس وقت بھی لوگ ہجو کرتے تھے اور رسول ﷺ زندہ تھے تو جب کوئی ہجو پڑھی جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ آواز دیتے تھے اور پکارتے تھے حسانؓ کو کہ حسانؓ اٹھو اور ہماری طرف سے جواب دو۔اگر یورپی قوموں کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دلوں سے محبتِ رسول ﷺ نکل جائے تو بڑے احمق ہیں نحیف ہیں اور سادہ ہیں۔اس کے جواب میں ہمارا موثر ترین ہتھیار یہ ہونا چاہیے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی

Marfat.com

عزت وتوقیر کے پرچم بلند کریں اور ہماری محبتیں ان کی شان کی افزائش کیلئے ہوں۔

تیسری بات جو Legally میں کمزور سمجھتا ہوں، بہت کمزور سمجھتا ہوں۔ As a matter of law, we must see before punishing any such person کیا اس کے Mental کوائف درست ہیں کہ نہیں ہیں۔ That Person should certainly be treated checked up by a board of psychologist. کہ اس کی Mental condition کیا ہے؟ کیا اس کی ذہنی حالت درست ہے؟ اس کا دماغ ٹھیک تھا؟ کیا یہ نشے میں تھا؟ اس صورتِ حال میں ہم پوری پوری سزا Conduct کر سکتے ہیں۔ باقی رہا کہ اگر ایک سٹیٹ نے Law پاس کر دیا ہے۔ سٹیٹ اور بھی بڑے Law pass کر سکتی ہے۔ کسی اور چیز کی موت کے بھی Law پاس کر سکتی ہے۔ ایک پھانسی اور بھی تو مقاصد پہ قتل پہ دی جاتی ہے۔ دوسری باتوں میں اگر کوئی سٹیٹ Law پاس کر سکتی ہے تو اس حوالے سے بھی وہ فیصلہ دے سکتی ہے کہ توہین کی سزا موت ہے۔ تو State has all the authority to do so and it should be properly executed but i must say again. کہ وہ Conditions لاگو کرنی چاہیے جس کے تحت توہینِ رسالت میں کوئی ناانصافی نہ آئے۔ وہاں اچھی طرح دیکھنا ہے کہ کیا یہ اس قابل ہے بلکہ اس کی متبادل سزا بھی یہی ہے کہ اسے ساری زندگی کیلئے قیدِ تنہائی میں بند کر دیا جائے کیونکہ اس چیز کا اثر معاشرہ پہ یہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی کی گستاخی کی وجہ سے ہو سکتا ہے ایک کمیونٹی دوسری کمیونٹی کو Totally زمین سے ملیا میٹ کر دے جیسے پہلے گوجرہ میں ہو چکا ہے۔ It should be dealt very carefully and in total respect to the law of Islam and law of God. اس لیے میری تو یہ رائے ہے۔

س: رائے ونڈ دعا مانگنے کیلئے جانا چاہیے یا نہیں؟

ج: اصل میں میری رائے ونڈی (تقسیم) گئی ہے۔ سچ پوچھیں میری تو رائے ونڈی گئی ہے۔ یہ Naivety ہے Whom to whom do you trust? I don't know

Marfat.com

have you seen? میری بڑی عجیب سی Feeling ہوئیں تبلیغ پہ۔ یہ نہیں Particularly come against all these people. مگر مجھے سمجھ نہیں آتی ایک بات کی، میرے پاس ایک دفعہ دو چار بزرگ تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے تبلیغ فرمائی میں نے ان کا شکریہ ادا کیا بڑے بھلے مانس کوئی ایک دوسرے سے ڈھنگ کی بات کہہ دے تو اس میں کیا تعجب ہو سکتا ہے۔ مگر مین ان کو جانتا نہیں تھا۔ میں ان کو بالکل نہیں جانتا تھا۔ میں ان کو Professionally نہیں جانتا تھا۔ ان کا کام مجھے کچھ پتہ نہیں تھا۔ کہاں سے آئے تھے نہیں پتہ تھا۔ کیا کرتے تھے مجھے نہیں پتہ تھا۔ میں نے ویسے ہی ان سے کہا کہ یار تبلیغ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ مبلغ پہ لوگوں کو اعتماد ہونا چاہیے۔ وہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ کدھر سے آیا ہے؟ اب دیکھو نہ آج کل کتنی جعل سازی ہوتی ہے مبلغ کوئی کھڑا ہو دروازے پر اور نیت کچھ اور ہو، کوئی اور جعل ساز نکلے ڈاکو نکلے بدمعاش نکلے تو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تبلیغ میں مبلغ کی حیثیت کی شناسائی ہونی چاہیے۔ اب فرض کرو آپ جانا چاہتے ہو آپ جاؤ بسم اللہ جاؤ شوق سے جاؤ کسے عذر ہے مگر پتہ تو ہو کس کی دعا کو آمین کہنے جا رہے ہو، یہ تو پتہ ہونا چاہیے ناں۔ پتہ ہونا چاہیے ہمارا اعتماد کس ذات پہ ہے۔ دیکھو استسقاء کی نماز بھی پڑھنے جائیں تو ہم کسی ایسے بزرگ کو لے کر جاتے ہیں۔ جیسے لوگ عباسؓ کو لے گئے اور کہا اے اللہ! یہ اللہ کے رسول ﷺ کے ماموں ہیں اور تیرے نزدیک بڑے معتبر ہیں اور بڑے نیک لوگ ہیں ہم ان کی وساطت سے آپ سے بارش کی دعا مانگتے ہیں۔ پتہ تو ہوناں یار کہ کس کیلئے جا رہے ہو، کس کی دعا کو آمین کہنے جا رہے ہو، یہ تو پتہ ہونا چاہیے۔ اگر صرف اجتماع کی خاطر آمین کہنے جا رہے ہو تو سو بسم اللہ ضرور جاؤ۔ تو یہ ہے کہ بہت سارے لوگ مل کے ہم ایک دعا کریں گے شائد کسی مخلص کی دعا قبول ہو جائے۔ نتیجے خاص اچھے نکلتے نظر نہیں آتے۔ کئی مرتبہ کوشش کی میں سوچتا کہ یار دس بیس لاکھ لوگوں نے دعا کر دی ہے کچھ بہتر ہی ہو جائے گا پاکستان مگر کچھ اور ہی گڑ بڑ ہو جاتی ہے۔ شائد وہ تبلیغی جماعت والے کہہ سکتے ہیں کہ یہ گڑ بڑ اس لیے ہوتی ہے تا کہ ہم سارے مل کر دعا کریں اور جب سولہ کروڑ مل کے تبلیغی ہو جائیں گے تو دعا قبول ہو گی۔

Marfat.com

س: درود شریف کی اہمیت کیا ہے؟ آپ تسبیحات میں درود شریف کی تسبیح نہیں دیتے۔ فکرِ پیغمبرﷺ کی روشنی میں اس کی اہمیت بتائیں کہ کیسے اس کو پورا کیا جائے۔

ج: درود شریف دیکھو حضرت کعبؓ کی حدیث کے مطابق جب پوچھا رسول اللہﷺ نے تو انہوں نے عرض کی کہ میں یہ تسبیح پڑھتا ہوں یہ تسبیح بھی پڑھتا ہوں اور درود بھی پڑھتا ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے زیادہ کرلو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہﷺ میں ایک تہائی کردوں؟ فرمایا اور کرو۔ کہا یا رسول اللہﷺ نصف نہ کردوں؟ فرمایا اور بڑھاؤ۔ کہا یا رسول اللہﷺ میں صرف درود ہی نہ پڑھ لیا کروں۔ فرمایا کفایت کرے گا۔ تو یہ سمجھو کہ درود شریف تسبیح کو کفایت کرتا ہے۔ یہ تسبیح کو پورا کرتا ہے یعنی اگر تمام تسبیحات کو ترک کیا جائے اور صرف درود کو رکھا جائے تو یہ ہمارے لیے کفایت کرے گا۔ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات جس نسبت سے میں آپ کو تسبیحات دیتا ہوں We perhaps are not in that frame of mind. اور ہمارے اندر کچھ ایسی صورتیں ہوتی ہیں کہ جو ہم مختلف اللہ کے نام سے Come down Switch down کرنے کے بعد درود شریف کی تسبیح تجویز کر سکتے ہیں۔ میں درود شریف اس لیے نہیں دیتا کہ درود شوق پہ ہے جتنا آپ چاہتے ہو پڑھو۔ جتنا کم کرنا چاہتے ہو کم پڑھو۔ جتنا زیادہ پڑھنا چاہتے ہو زیادہ پڑھو۔ درود ایک محبت اور جس کو کہتے ہیں تعلقِ رسولﷺ کی ایک ایسی مثال ہے کہ جس پہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک تسبیح پڑھو دو پڑھو تین پڑھو، میں اپنی ذاتی زندگی میں تسبیحات کے ساتھ بڑی مدت ہوئی کہ میں نے اس کو Free کیا ہوا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ جو درود پڑھے وہ اس کو Free پڑھے اور وہ اس طرح کہ باقی تسبیحات تو تعداد سے پڑھتا تھا مگر دو تسبیحات میں آزاد پڑھتا ایک سورۃ اخلاص اور ایک درود شریف پڑھتا ہوں۔ درود دو گھنٹے پڑھتا ہوں اور سورہ اخلاص ایک گھنٹہ پڑھتا ہوں۔ کتنی ہو جاتی ہیں کتنی نہیں. But i do it on time اس لیے میرا خیال یہ ہے کہ اس پر قید و حد رکھنا مناسب نہیں ہوتا۔ مگر باقی تسبیحات میں جب آپ اللہ کو یاد کرتے ہو تو آپ کے دل کو لگتی ہیں پسند کرتے ہو۔ مثلاً مجھے اگر سورۃ حشر پسند ہے تو میں اسی کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ یہ اصحابِ رسولﷺ کی بھی عادت تھی کہ جب کوئی قرآن میں آیت پسند آتی تو اسی کو پڑھتے رہتے

Marfat.com

اسی کو Repeat کرتے رہتے کوئی یاذَلجلالِ وَالاکرام پڑھتا تھا، کوئی لَاحولَ وَلاقوۃ اِلاّ باللہ پڑھتا رہتا تھا، تو یہ اعداد میں سے ہے اس کا کوئی مقصد نہیں ہے کوئی پابندی نہیں ہے۔

Marfat.com

مجاز اور حقیقت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○ سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ○

خواتین وحضرات! جب سے میں نے یہ موضوع سنا ''مجاز اور حقیقت'' تو ابتدا میں مجھے ایسا لگا کہ مجھے اپنی زندگی میں ایک مُراجعت ریکارڈ کرانی ہے، ایک واپسی ریکارڈ کرنی ہے، بہت سارے مقاماتِ زندگی جہاں سے انسان کا ذہن گزر چکا ہوتا ہے تو مجاز کی یاداشت کو واپس لوٹانا میرے لیے بڑا ضروری تھی۔ مگر خلاصتاً اگر ایک جملہ آپ سے کہوں کہ نفسِ انسان نے اگر راہِ حقیقت میں کوئی سب سے بڑی Diversion cause کی ہے تو وہ مجاز ہے۔ میں اسے دوبارہ Repeat کرتا ہوں کہ نفسِ انسان نے تلاشِ حقیقت میں اگر سب سے بڑی Diversion Cause کی ہے تو وہ مجاز ہے۔ مجاز کے شاید لغوی معنی زیادہ معتبر وہ ہیں جن میں اسے Allegory deceit قرار دیا گیا ہے کہ یہ ایک مشابہت تخلیق کرتا ہے، ایک مثال تخلیق کرتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ بت پرستی جو ازل سے چلی آتی ہے، یہ ایک مجاز ہے ایک استعارہ ہے۔ جب لوگوں نے پروردگارِ عالم کو بہت دور پایا اور خلاقیت کے اس Pattern پہ اپنے شبہات کا اظہار کیا تو اسے قریب لانے کے لیے اس کی قوتیں تقسیم کرنے کے لیے انہوں نے

Marfat.com

ایک بت تخلیق کیا۔ اور مجازاً اسے اللہ مانا یا کسی نے اسے لات ومنات کہا، اور کسی نے اسے شیوا وشنو اور برہما کہا، کسی نے اندرا، وَرونہ اور متھرا کا نام دیا۔ مجاز کی زیادہ تر تاریخ یہ ہو گی کہ یہ ایک Exculsive فلاسفی ہے جو حقیقت کے Pattern کو دور پا کر مشکل پا کر لوگ اپنے لیے کوئی Exculsive ایک بہانہ جوئی استعمال کرتے ہیں اور وہ اپنے Emotions کو اپنے خیال کو اور اپنی اس طاقت کو جوان میں ایک وجود کے تلذذ کی ہوتی ہے، اس کو اس تلاش کے رستے میں بہت بڑا حائل پاتے ہیں تو وہ کچھ ایسے استعارے طلب کرتے ہیں۔ جہاں اس Claim کو بھی زندہ رکھ سکیں جو حقیقت میں ہے اور اس خواہش کو بھی زندہ رکھ سکیں جو ان کی آرزو حقیقت ہوتی ہے۔ تو آرزو اور حقیقت سے گریز کرتے ہوئے انسان جن جملہ اسباب کو تلاش کرتا ہے ہم ان کو مجاز کہتے ہیں۔ اس کے اور بہت سارے معانی ہیں اور عشقِ حقیقی اور عشقِ مجازی کا ایک لفظ ہے جو انسان بہت زیادہ کثرت سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر تھوڑی سی آپ کو وضاحت کر دوں کہ محبت کی شاید سب سے بہتر تعریف یہ ہے کہ ایسا جذبہ ہے جس کو کوئی اور جذبہ Replace نہیں کر سکتا۔ آپ محبت کے لیے کسی اور Instinct کو اس کا ہم معنی نہیں قرار دے سکتے۔ محبت کے احساسات اور Feelings کو آپ انسانی ہمدردی خلوص کسی شے سے بھی نہیں بدل سکتے۔ اور اسی لیے جب محبت Possession بن جائے اور بہت بڑی طاقت بن کر انسان کے حواسِ خمسہ پہ چھا جائے، اور اس کے وجود کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے لے تو اس کی Breakage اس کی ٹوٹ پھوٹ کے سائے میں شاید عشقِ حقیقی کی طلب پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے بہت سارے لوگوں نے عشقِ مجازی کو عشقِ حقیقی کا ایک توسط قرار دیا ہے۔ مگر خواتین وحضرات! جہاں تک میرا مطالعہ ہے اور جہاں تک میں نے محبت کے اجزائے لطافت کا مطالعہ کیا ہے اور جہاں تک اس Possessive instinct کو انسان پہ حاوی ہوتے دیکھا ہے۔ میرا اپنا مشاہدہ یہ ہے کہ عشقِ مجاز جو ہے انسان کی ذہنی کیفیتوں کو جیسے آپ کے پاس آج کل بہت سارے لفظ موجود ہیں، Psychotic کو Neurotic بنا سکتا ہے، Depressant بنا سکتا ہے۔ مگر بڑا دشوار ہے کہ کوئی عشقِ مجاز سے اٹھتا ہوا شخص یا اس کی

Marfat.com

گرفت سے آزاد ہو کر کوئی پرندہ فضائے بسیط میں حرکت کر سکے۔ خواتین و حضرات! بنیادی اختلاف حواسِ خمسہ کا ہے۔ مجاز حواسِ خمسہ کی گرفت کے لیے ہے، اس کی Understanding کے لیے ہے۔ آپ Sensual ہو یا Sensuous ہو آپ کی گرفت جو ہے حواسِ خمسہ سے باہر نہیں جاتی۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ حقیقت کا ادراک حواسِ خمسہ سے دو قدم آگے ہے۔ اور جو لوگ حواسِ خمسہ سے گزرنا نہیں جانتے، اور ان سے کسی بھی Emotion سے گزرا نہیں جا سکتا، وہ لوگ کسی طور حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کوئی بین الکائناتی حقیقت کو تلاش کریں گے، اگر آپ سائیکک سے پیرا سائیکک سفر کو جاتے ہو، اگر آپ فزکس سے میٹافزکس کو جاتے ہو تو بنیادی حد جو ہے اس سے گزرنا پڑتا ہے، ایک سیکالوجیکل Limits اور فزیکل Limits کو کراس کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد ہی کہیں آپ کسی میٹافزیکل وجود کی شناخت کی اہلیت پیدا کر سکتے ہیں۔

خواتین و حضرات! Mysticism کے تصوف کے حقیقت کے تمام اصول جداگانہ ہیں It is the science of the sciences, it doesn't want any excuse. سائنسز میں اور تصوف میں ایک بڑا بنیادی فرق ہے۔ سائنسز کی تکمیل میں آپ کا Moral وجود حائل نہیں ہوتا۔ آپ کا اخلاقی اور ذہنی وجود حائل نہیں ہوتا۔ آپ شراب پیو۔ آپ کوئی غلط کاری کرو۔ آپ رشوت کھاؤ۔ آپ کسی کو قتل کرو۔ کچھ بھی کرو یہ آپ کی Degree میں حائل نہیں ہوتا۔ آپ کا Moral وجود آپ کی ڈگری میں حائل نہیں ہوتا۔ آپ کی Scientific achievement میں حائل نہیں ہوتا۔ مگر جب آپ تصوف کے حقائق کو تلاش کر رہے ہوتے ہو تو ایک ذراسی Mix up بھی ایک معمولی سا ذرہ بھی آپ کے وجود کا اس میں حائل ہو جائے تو سارے نتائج غلط ہو جاتے ہیں۔ اتنی Superior Scientific approach آپ کو تصوف کے لیے چاہیے کہ میں آپ کو صرف ایک صوفی کا قول اگر سنا دوں جو مختصر ہے اور جس کا حوالہ ابھی ہارون صاحب نے دیا ہے کہ "التصوف الحریت،، تصوف تو آزادی کا نام ہے۔ کس چیز سے آزادی؟ خوف سے آزادی، حزن سے آزادی،

Marfat.com

Inferiorities سے آزادی ۔اپنی شناخت کے بعد ہی (حقیقتِ کبریٰ کی پہچان ممکن ہے) کہ جب تک آپ اپنے وجود کے ان تمام امراض کو نہیں دیکھتے اور سب سے بڑی بات خواتین وحضرات جب آپ حقیقت کو تلاش کر رہے ہوں تو سب سے بڑی بیماری آپ کو مجاز لگتی ہے۔سب سے بڑا بوجھ آپ کو وہی چیز لگتی ہے جو سب سے آگے بڑھ کر حقیقت کی تلاش میں حائل ہوتی ہے۔ وہ جیسے لطیفتاً جب امیر تیمور برلاس نے ثمر قند اور بخارا کو فتح کیا تو اس نے حافظ شیراز کو بلایا، آخر بہت بڑا شاعر تھا، قدر و قیمت میں اس وقت وہ سب پہ بھاری تھا۔تو دیکھا کہ پھٹے پرانے کپڑے بڑا اُلجھا ہوا لوٹا پھوٹا ہوا آیا۔ تو اس نے کہا اے حافظ یہ تو ہے، تو نے یہ شعر لکھا تھا ناں!

اگر آں ترکِ شیرازی بدست آرد دلِ مارا

بخالِ ہندوش بخشم سمرقندو بخارارا

تو نے لکھا تھا ناں کہ اگر وہ محبوب میرے ہاتھ آجائے تو اس کے ایک تِل کے بدلے میں ثمر قند اور بخارا بخش دوں۔تو اس نے کہا کہ تیرا حال تو یہ ہے۔ میری طرف دیکھ کہ میں نے کتنی سخت جدوجہد کے بعد کتنی قتل و غارت کے بعد ثمر قند اور بخارا کو فتح کیا ہے۔تو ایسا لکھ لٹ ہے کہ تو ایک تل کے بدلے بخش رہا تھا ان کو۔ اس نے کہا سلطان! انہی فضول خرچیوں کے باعث تو میرا یہ حال ہوا ہے۔

خواتین وحضرات! Possession جو ہے love میں پائی جاتی ہے، محبت میں پائی جاتی ہے۔اب آپ دیکھو لو ذراسی جھلک جو انسان کے نفس کو خوش کرتی ہے۔ایک ذراسی تلاش جو اس کی نفسانی خواہش کو ابھارتی ہے۔ایک بہت بڑا اصول ہے جو مجاز اور تمثیل کے خلاف کھڑا ہے All mysticism is being unsympathetic to ourselves اور مجاز اس محبت کو طاقت ور کرنے کا نام ہے۔ یہ بنیادی فرق ہے کہ مجاز اپنی ہی کسی خواہشِ ذات کو طاقت ور کرنے کا نام ہے اور تمام تصوف جو ہے ..... " **وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى** "**{النازعات:40}** نفس تو بہت دور کی بات ہے۔یعنی ہمارا جبلی وجود تو بہت دور کی بات ہے اگر آپ نے خدا کی تلاش کرنی ہے نہ صرف اپنے نفس وجود کی نفی اور نہی کرنی

Marfat.com

پڑتی ہے بلکہ ہوا کی بھی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ وہ تمام Casual رجحانات وہ تمام Partial میلانات جو ہمارے ساتھ، ہمارے زمانے کے ساتھ ہیں ان سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ زمانہ دو طرح سے حرکت کرتا ہے خواتین و حضرات، کوئی بڑے سے بڑا پیغمبر اور فقیر بھی اپنے زمانے کو واپس نہیں لوٹا سکتا۔ اکیسویں صدی اب پندرھویں میں واپس نہیں جا سکتی۔ So Somebody has to lay down a rule کہ اگر آپ کو خدا کی تلاش میں نکلنا ہے، اگر آپ کو حقیقت کو طلب کرنا ہے Somebody has to lady down a rule. کہ اس شخص کا rule جو سکندرِ اعظم کو کہہ رہا تھا کہ اگر تو نے مجھ پہ کوئی مہربانی کرنی ہے تو سورج سے ذرا پرے ہٹ جا، تا کہ مجھ پہ اللہ کی نعمت بخیر و خوبی پہنچے۔ اس وقت سے لے کر آج تک جو Rule lay down کرے گا تصوف کے لیے وہ بغیر کسی تغیر و تبدل کے دورِ حاضر تک جاری رہے گا۔ اس میں Reiki نہیں آ سکتی۔ اس میں Concentration arts نہیں آ سکتے۔ اس میں کوئی Telekinesis کا وجود نہیں۔ اس میں Telepathy نہیں ہے۔ جو تصوف ہے وہ بڑا ہی سادہ ایک اخلاص ہے جو سینہء انسان میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جیسے کسی صحرا نورد کو صحرا کے نشان گم ہونے کے بعد ایک شدید Nostalgia کا احساس ہوتا ہے جب وہ بے راہ روئے منزل پر کھڑا ہوا اور اس کے دل کی طلب یہ کہتی ہے کہ کاش مجھے راہنمائی کے لیے کوئی ستارہ کوئی سورج کوئی چاند مل جائے اور اسے جب کچھ نہیں ملتا تو وہ ایک انجانی طلب کے تحت اپنے خدا کو طلب کرتا ہے۔ یہ Nostalgia یہ اداسی مجاز میں گم ہو جاتی ہے۔ یہ وہاں وجود نہیں رکھتی۔ میرے شیخ و مرشد سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ بڑی خوبصورتی سے اس استعارے کو Explain کرتے ہیں فرمایا کہ میرے دل پہ اضطراب تھا میں اپنے شیخ و مرشد کے پاس حاضر ہوا میں نے کہا کہ سماع کا بندوبست کیجئے۔ آپ نے سماع کا بندوبست کیا۔ جب میرے دل کی خلش کم ہوئی میرا اضطراب ڈھلا تو میں اٹھ کے چلا، تو میرے شیخ نے آواز دی کہ اے علی بن عثمانؒ ایک وقت آئے گا کہ تجھے سماع میں اور کوّے کی آواز میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوگا۔

خواتین و حضرات! یہاں تک تو وہ واقعہ ختم ہو گیا۔ مگر سیدنا ہجویرؒ نے کہا کہ اگر تو

Marfat.com

اضطرابِ ذات میں آسرے ڈھونڈے گا، مجاز ڈھونڈے گا، طلب کرے گا تسکین کے پہلو، تو تُو کبھی بھی حقیقتِ مطلقہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تُو ہمیشہ ان آسروں کا شکار ہو جائے گا، وہ آسرے ہی تیری سب سے بڑی بندش اور گھیراؤ کا باعث بن جائیں گے۔ تصوف اس سے کچھ جدا ہے۔ منازلِ فکر سے گزرتے ہوئے تصوف ایک بنیادی علم ہے جس کو ہم Out growth کا علم کہتے ہیں۔ یہ Out Growth ہے۔ ایک State of mind سے نکلتے ہوئے آپ دوسری State of mind کو ٹریول کرتے ہیں۔ بہت سے لاحقے جو ایک Parameter of mind میں ملتے ہیں۔ وہ دوبارہ نہیں ملتے۔ اور آپ اس سے آگے بڑھتے ہوئے ایک Natural finding تک پہنچتے ہیں کہ تلاشِ علم و حقیقت، طلب اور جستجو بالآخر پروردگارِ عالم کی ذات پہ ختم ہوتی ہے۔ مگر خواتین و حضرات پروردگارِ عالم ہوں گے تو یہ تلاش ختم ہو گی۔ اگر اللہ ہے ہی نہیں، جیسے ایک صاحب نے ہماری اپنی مجلس میں ایک صاحب سے پوچھا کہ ہمیں تو رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے اللہ کا یقین آیا۔ تو انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ پہ یقین تو بہت بعد میں آئے گا۔ پہلے مجھے اللہ پہ یقین ہو گا تو رسول ﷺ پر یقین آئے گا۔ میں نے اگر اللہ کی شناخت رسول ﷺ سے طلب کرنی ہے تو ان کی صداقت کو برحق سمجھنے کے باوجود میرا ذہن تو یہ ہو گا کہ اگر اللہ کو مانوں گا تو کسی کو رسول مانوں گا۔ کسی کی شہادت تب ہی طلب کروں گا۔ تو سب سے پہلی بات، خدا کی تلاش میں انسان جس سفر سے گزرتا ہے اس کو ہم علم الیقین کہتے ہیں۔ You have to find an argument if you have no argument to believe in your God you are finished, you can not face. آپ کو زندگی میں زمانے کی اقدار میں بدلتے ہوئے موسموں میں اتنے اعتراضات سننے پڑیں گے کہ آپ کا Make believe کہیں بھی نہیں ٹھہرے گا۔ There is no make believe in religion, there is no blind faith in faith. یہ یاد رکھیے گا۔ سب سے بڑی بد قسمتی جو مذہب کے ساتھ پیش آئی کہ اعلیٰ ترین خیال کی رسائی تک نہ پہنچنے کے باعث لوگوں نے Blind faith پہ بھروسہ کیا۔ کتنی بد قسمتی کی بات ہے کہ جب خیالات کی حدود ختم ہو جائیں۔

Marfat.com

جب تصورات بے چارگی کا شکار ہو جائیں۔ جب خداوندِ قدوس کی باری آئے تو آپ Blind faith لے کے بیٹھ جائیں۔ اتنی بڑی حقیقت، اتنی بڑی سچائی۔ اتنا بڑا شعور جو ہے وہ بالآخر آپ کے بنیادی شعور سے کچھ تو بلند تر ہوگا۔ اگر خدا بھی دنیا کی طرح کی محنت سے حاصل ہونا ہوتا تو پھر تو بڑا آسان ہوتا۔ کسی کلاس روم میں ٹیچرز سبق دیتے اور طالب علم خدا لے کے چلتے بنتے۔ آخر گریڈز ہیں معرفت کے، اگر آپ M.s.c کی کتاب میٹرک کے سٹوڈنٹ کو پکڑا دیں گے تو کیا حشر ہو گا۔ Normally آپ کو ہر علم کے ماخذ سے آگے بڑھ کر آگے جا کے، ایک بہت بڑے علم اور بڑی رسائیِ فکر تک جانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے بے پناہ علم و فراست کی ضرورت ہے مگر بے پناہ علم وفراست بہانے نہیں ڈھونڈتا۔

خواتین وحضرات! جہاں علم کی حدود بڑی واضح ہو جائیں وہاں آپ کے وجود کا کوئی استعارہ کام نہیں آتا۔ وہاں اپنے خیال کا اپنی جبلتوں کا کوئی آسرا کارآمد نہیں ہوتا You have to be a very very clear scientist آپ کو cause and effect کے اتنے پیچیدہ سلسلے سے گزرنا پڑتا ہے جہاں سب سے بڑا حائل اور اگر کوئی رکاوٹ موجود ہے اس رستے میں تو وہ آپ کا وجود ہے جو Sympathetic ہے۔ The first law of mysticism is to be unsympathetic about yourself اور دنیا میں جتنی بھی Philosophies آئی ہیں وہ خدا کے حق میں بھی آئی ہیں، خدا کے خلاف بھی آئی ہیں۔ بدقسمتی سے Most of them were sympathetic to their ownself. اب بھی اگر آپ Analytical brain نہیں رکھتے اب بھی اگر آپ کے اجزائے ترکیبی میں وہی خوش فہمیاں شامل ہیں اور آپ کی Scientific approach نہیں ہے تو آپ کبھی بھی اللہ کو نہیں پا سکتے۔ سب سے بڑی بات تو اللہ تعالیٰ کو اگر آپ دیکھو تو وہ تو کام کو بڑا آسان کر دیتا ہے۔ اس کو شیطان نے کہا کہ اے پروردگار مجھے تُو اجازت دے میں ان کو الجھاؤں گا میں ان کے دائیں سے آؤں گا بائیں سے آؤں گا اوپر سے آؤں گا ان کے ہر طرف سے آؤں گا۔ میں ان کو کیا کروں گا؟ "**فَأَغْوَيْنَاكُم**" میں ان کو اغواء

Marfat.com

کروں گا، راہِ راست سے بہکاؤں گا۔ ان کو پگڈنڈیوں پہ ڈال دوں گا۔ حضرتِ شیطان کا یہی دعویٰ تھا کہ میں ان کو مجاز کے رستوں پہ ڈال دوں گا۔ Simple سی بات ہے میں ان کو اغوا کروں گا۔ یہ سیدھے راستے پہ جا رہے ہوں گے اور میں ان کو ایسے لالچ دکھاؤں گا۔ بڑی خوبصورت حدیثِ قدسی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جب دوزخ پیدا کی تو جبرائیل کو کہا کہ ذرا دیکھ کے آنا میں نے ایک سند تخلیق کی ہے، ذرا دیکھ آنا۔ جبرائیل گئے اور لرزاں اور ترساں واپس آئے کہ اے پروردگار یہ آفت کس کے لیے ہے۔ اس کو تو دیکھ کر اور اس کا خیال کر کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کون ایسا احمق جاہل اور بے درد انسان ہے جو اس آگ میں کودنا پسند کرے گا۔ تو کہا پھر جا۔ جا ذرا میری جنت کو دیکھ آ۔ تو جبرائیل جنت کے معائنے کے لیے گئے۔ کافی دیر کے بعد لوٹے۔ کچھ اپنا بھی تھا ناں بیچ میں، کافی دیر کے بعد لوٹے تو کہا جبرائیل کہاں رہ گئے تھے؟ کہا حضرت آپ کی جنت اتنی مسحور کن اتنی خوبصورت بالائے تصور ایسا حسن کہاں سے ہمیں نظر آئے گا۔ اے پروردگار کون ہے جو اس کی آرزو نہ کرے گا۔ یہ بخاری و مسلم کی مصدقہ مسلسل متواتر حسن صحیح حدیث ہے۔ تو خواتین و حضرات جبرائیل امین کو دوبارہ بھیجا گیا، دوزخ دیکھنے کے لیے، وہاں پہنچے تو دیکھا کہ جہنم نفس کو لبھانے والی خوشنما اور دیدہ زیب زینتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ جبرائیلِ امین نے واپس آ کے عرض کیا یا اللہ! کون ذی روح ہوگا جو ان پُرکشش آسائشوں سے اپنا دامن بچا کر اس ہولناک آگ کا ایندھن نہ بنے گا۔ پھر انہیں بارگاہ ایزدی کی طرف سے دوبارہ جنت دیکھنے کے لیے بھیجا گیا۔ جب وہاں گئے تو دیکھا کہ جنت ہر مکروہ چیز سے ڈھانپی ہوئی ہے۔ دکھ ہی دکھ اذیتیں ابتلاء کرب مصائبِ کربلا، تو اس نے کہا ادھر حسینؓ کے سوا کون آئے گا۔ تو اس نے کہا ادھر کون آئے گا؟ اس میں تو بڑے جگرے والا انسان آئے گا۔ اے اللہ تو نے بالکل جنت کو ایسا بنا دیا ہے کہ وہ تو کسی انسان کے تصور اور آرزو میں نہیں آ سکتی۔

حضرات گرامی! آپ نے دیکھا مجاز اور حقیقت میں فرق، جسے آپ مجاز میں حسن سمجھ رہے ہوناں۔ وہ جہنم کے شعلے میں لپٹا ہوتا ہے۔ اور جسے آپ دکھ اور اذیت سے حقیقت کی تلاش سمجھ رہے ہوتے ہو اس کے پس منظر میں کیا حسن ہوتا ہے۔ اللہ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کسی کو یہ

Marfat.com

پتہ نہیں کہ میں نے اس کی آنکھ سے چھپا کر جنت میں اس کے لیے کیا خوبصورتیاں رکھی ہیں۔ مگر اس سرابِ نظر سے آگے کون بڑھے، سوال یہ ہے اس سرابِ نظر سے آگے کون بڑھے۔ یہ دوزخ اور جنت کے سراب سے آگے کون بڑھے۔ بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ جنت تو مفروضہ ہے۔

ہمارے بہت سارے ایسے Intellectuals بھی آئے، بہت سارے دانشور بیچ میں، جنہوں نے کچھ جدیدیت کا رنگ پایا انہوں نے کہا جنت مفروضہ ہے دوزخ مفروضہ ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ جس طرح Galaxies کو وہ دیکھ رہے ہیں Immensity of universe وہ دیکھ رہے ہیں۔ Sixty trillion موٹائی کا ایک آسمان وہ دیکھ رہے ہیں۔ مگر ان کو حیرت یہ ہوتی ہے کہ اللہ زمین جیسی زمین کوئی نہیں بنا سکتا Man is a big narcissist اتنی بت پرست میں نے کوئی شے نہیں دیکھی جتنا انسان ہے۔ جوانی میں مَیں بھی تھا، سچی بات ہے۔ آپ کہیں گے وہ مجاز تھا، نہیں.....! بلکہ اس کی یادگار کے طور پہ آپ کو ایک شعر بھی سنا دیتا ہوں

میں بت پرست کسی پر نثار ہو نہ سکا
میری نظر میرے دل ہی میں آ کے ڈوب گئی

دیکھیں جی بڑی پچھلی عمر کا شعر ہے اب میرے خیال ہے نظر کو فرصت ہی نہیں ملتی۔

خواتین وحضرات! یہ بت پرست انسان جو ہے یہ Narcissist ہے۔ اس کی بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ Billion or trilions میں بکھری ہوئی اس کائنات میں یہ اپنی دنیا جیسی کوئی دنیا ہی نہیں سمجھتا اپنے علاوہ کسی کو مخلوقات میں سمجھتا ہی نہیں ہے۔ اب جس خدا سے ہمیں واسطہ ہے اس کی Magneficience اس کی عظمت ہمارے خیال سے ماوراء ہے۔ ہم اشارتاً سمجھ سکتے ہیں۔ ہم اللہ کی عظمت کے قائل ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اشارتاً اس کا خیال کریں تو ہم قائل ہو سکتے ہیں۔ وہ کہتا ہے ..... " **اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ** " ارے نالائقو تمہیں کیا پتہ تم تو ایک دنیا، چھوٹی سی ایک گلیکسی میں دو ہزار ستاروں میں ایک چھوٹے سے معمولی Star میں بیٹھ کے اتنا طنطنہ، بھلا یہ ناز، اس سے بڑی کیا مجازی کو فت ہو سکتی ہے کہ اتنی چھوٹی سے دنیا پر اتنا بڑا تکبر اور ناز۔ کہتا ہے ...... " **اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ**

Marfat.com

سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ " میں تو وہ اللہ ہوں، خواتین وحضرات یہ ابھی مغرب کے علم میں نہیں آئی بات۔ یہ صرف اللہ کے علم میں ہے۔ ابھی وہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ ابھی سنا ہے آخری خبر یہ ہے انہوں نے کہیں اس یونیورس کا آخری حصہ Detect کرنے کی کوشش کی ہے۔ شاید ہبل کی نگاہ وہاں تک جا کے رک گئی ہے۔ انہوں نے یہ سوچا ہے کہ ایک کائنات ہم نے پوری Detect کر لی ہے، اس کی Boundaries discover کر لی ہیں۔ تو اللہ کیا کہتا ہے؟ کہ اے لوگو میں نے اس جیسی سات زمین تخلیق کی ہیں۔ جیسے تمہاری ہے۔ اور جیسے تمہاری کائنات ہے ایسی سات کائناتیں تخلیق کی ہیں...... " اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ " پھر خیال آتا ہے وہاں آدمی تو نہیں نہ ہوں گے۔ وہاں ہوسکتا ہے Homo sapien اپنی ابتدائی شکل میں ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ ہم وہ جیسے کہتے ہیں صبح کا بھولا، ہم تو پورے انسان بن کے بڑے فخر وتفاخر سے ڈھائی برس کی اس دنیا میں، ساڑھے چار ارب سال کی اس دنیا میں ہم تو پورے انسان بن گئے۔ اور اپنے انجام تک پہنچ رہے ہیں۔ مگر شاید ابھی ان دنیاؤں میں انسان نہ بنا ہو پورا نہ ہوا ہو تخلیقی Process سے گزر رہا ہو۔ آپ نے دیکھا کہ یورپی فکر کتنی خوف زدہ ہے۔ ان کی روح تک ڈرتی ہے۔ جاپان میں ایک ایٹم بم گرا تھا، ہیروشیما اور ناگا ساقی کی یاد سے آج تک ان کا Artistic vision surrealistic ہو چکا ہے، خراب ہو چکا ہے۔ ان کی فلموں کو دیکھو ان کے تمام تر تصور میں Kingkong آ رہا ہوتا ہے یا اس قسم کی خوفناک صورتیں، حیران کن، پوری کی پوری قوم Surrealist Pattern کے خواب دیکھ رہی ہے۔ وہی فلمیں بناتے ہیں، اس خوف کو نکالنے کی بیچارے کوشش کر رہے ہیں۔ اتنا بڑا Horror create ہوا تھا ایک ایٹم بم کی وجہ سے جو ہیروشیما اور ناگا ساقی پہ گرا۔ اب Question یہ ہے کہ انسان کے ان ویسٹرن کے وجود میں اس درجہ خوف ہے، حقیقتِ مطلقہ ان پہ خوف کا دباؤ ڈالتی ہے کہ اگر ان کی آپ تمام فلمیں دیکھو تو دو Net results ان کی جدید فلموں سے نکلتے ہیں۔ نمبر ایک کہ وہ اپنے ربورٹس کو Artificial intelligence نہیں دینا چاہتے۔ ڈرتے ہیں، چاہے وہ فلم میٹریکس ہو یا کوئی اور جو آج کل اس موضوع پہ چل رہی ہیں کہ اگر ہم نے

Marfat.com

اپنے روبوز کو کوئی حقیقت دے دی یا Artificial intelligence دی تو کل کو یہ ہمارا ہی بیڑا غرق کر دیں گے۔ وہ کبھی بھی اس مرحلے کو بخیر و بخوبی شاید حل نہ کر سکیں۔ اس خوف کی وجہ سے اور کائناتی خوف کا ان کا یہ عالم ہے کہ تمام Aliens بدشکل بناتے ہیں۔ آپ نے کوئی Alien حسین نہیں دیکھا ہوگا کسی فلم میں، ایسے لگتا ہے کوئی ابتدائی Shape ہے۔ اور یہ Alien جب آپ غور کرو تو جب پرامیٹس سے انسان آگے آ رہا تھا تو لمبا لبوترا سا انڈے کی طرح تھا۔ اس پہ مجھے واقعہ یاد آیا کہ خوف کیا طلسم ہے۔ ایک شخص حضرت میاں مظہر جانِ جاناں کی تلاش میں گیا حیدرآباد میں، تو چلتے ہوئے اس نے دیکھا اندھیرا تھا اور آگے ایک بندہ جا رہا تھا۔ اُس کو کہا بھائی جان ذرا سننا، یہ مزار شریف کدھر ہے؟ تو اس کو کچھ پتہ نہ لگا اور چپ چاپ چلتا رہا۔ پھر آگے بھاگ کے گیا، اس نے کہا بھائی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ مزار شریف کدھر ہے؟ تو جب قریب گیا تو اس نے کہا یار میں کیا بتاؤں۔ جب اس نے دیکھا تو اس کا سر انڈے کی طرح تھا۔ نہ اس کی آنکھیں تھیں نہ ناک تھا نہ منہ تھا۔ بچارے واپس آئے اور چالیس دن بخار کے بعد تندرست ہوئے۔ آپ کو پتہ ہے یہ ہمیشہ ہوتا ہے جن بھوت دیکھنے والوں کے ساتھ۔ خواتین و حضرات وہ تو وہاں ہوتا ہی نہیں ہے، آپ کا اپنا آسیب جو ہے زندہ ہو کر آپ کے سامنے آ جاتا ہے۔ اس وقت کی سوسائٹی میں اگر آپ دیکھیں تو آپ کی ترقی اور تنزل میں اللہ تو موجود ہی نہیں، مجاز ہی مجاز ہے۔ تعویز ہیں گنڈے ہیں جن ہے بھوت ہے نظرِ بد ہے۔ یہ کون سا اعتبار ہے جو آپ حقیقت کی دنیا میں لیے پھرتے ہو۔ کونسا خدا ہے آپ کا، مجھے تو سمجھ نہیں آتا۔ ایک خاتون PH.D تھی انہوں نے مجھے ایک لیٹر لکھا کہ پروفیسر صاحب میرے بہت سارے مسائل ہیں، کسی نے کچھ کیا تو نہیں ہے؟ تو میں نے کہا ایسے کرتے ہیں محترمہ! ایک Petition بنا لو میں بھی دستخط کرتا ہوں اور اسے پانی میں بہاتے ہیں امید ہے اللہ میاں کہیں سے نکال لے گا کہ "اے اللہ اب تیری کوئی ضرورت نہیں رہی، ہر محلے میں جادوگر Second in Command بیٹھا ہے، جادوگر پیر فقیر سارے بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ہاتھ میں رزق بھی ہے کلیدِ محبت بھی ہے اور جدائی کی سند بھی ہے وہ سارے کام کرتے پھرتے ہیں۔ اب تیری کیا ضرورت ہے تیرا یہ اقتدار

Marfat.com

اعلیٰ کا دعویٰ کس لیے......" لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا " {الأنبياء22} اگر کائنات میں دو خدا ہوتے تو فساد ہو جاتا۔ بھلا اللہ میاں Redicate کرتا پھرتا ہے۔ آپ خود ہی غور کرو قیامت کا دن ہے۔ صاحب اوپر سے اترتے ہیں۔ اتنے بڑے کو اتنا چھوٹا کیسے کوئی سمجھ سکتا ہے۔ پھر بھی تصور میں آتا ہے۔ قیامت کا دن ہے سب کھڑے ہیں، آواز دے رہے ہیں ..... "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ " اے نالائقو اب بتاؤ ملک کس کا ہے؟ امریکہ کس کا ہے؟ لندن کس کا ہے؟ پاکستان کس کا ہے؟ سری لنکا کس کا ہے؟ اور عظیم سلطنتِ چین کس کی ہے؟ ..... "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ " سب اللہ کا ہے۔ تم کہاں سراب میں ڈھونڈ رہے ہو۔ تمہارے کون سے زمینی حقائق ہیں؟ وہ زمینی حقائق جن کی صرف ایک مثال اللہ دیتا ہے۔ اگر آسمانوں سے ایک پتھر پھینک دوں تو تمہارے وجود ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ ایک پتھر ایک Asteroid چھوٹا سا۔ آپ کو پتہ ہے اللہ کتنا بڑا ہے۔ He is very funny sometimes لگتا ہے He is very funny ویسے اس کی مذاق کی عادت ہے۔ کبھی کبھی بڑا حسین مذاق کرتا ہے۔ اہل کفر کی شوخیوں کے جواب میں وہ شوخ نہیں ہوتا بلکہ مذاق کرتا ہے ......" اللّٰهُ يَسْتَهْزِءُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ "{البقرہ:15} مذاق ہے بڑا خطرناک، اللہ مذاق کرتا ہے پھر ان کو فریب سرابِ مجاز اور جھوٹ کی وادیوں میں پھینک دیتا ہے۔ میں بھی ڈر کے مارے شاعری چھوڑ گیا تھا، پتہ ہے آپ کو، میں نے جب یہ سنا کہ یہ جھوٹ کی وادیوں میں سفر کرنے والے ہیں۔ یہ سراب اور مجاز کے شائق ہیں۔ میں بھی چھوڑ گیا تھا۔ آپ کو ایک بڑا مشہور واقعہ سناؤں۔ شاعری کے جھوٹ پہ اور مجاز پہ اور حقیقت پہ کہ ایک بڑا مشہور شخص سلطان سلمان بن عبدالملک کے زمانے میں تشبیب پڑھ رہا تھا۔ آپ کو پتہ ہے تشبیب ایک صنف ہے Naked A kind of porn poetry عرب اس میں بڑا کمال رکھتے ہیں۔ وہ امراؤ القیس ہو یا ظہیر یا کوئی بھی ہو یہ سارے کے سارے جب وہ ذکر کرتے ہیں تو اس میں ایسے تشبیب They would leave nothing, nothing to imagine. کرتے تھے۔ تو اس نے پورے کے پورے واقعات اس شاعری میں بیان کر دیئے محبوبہ کے

Marfat.com

ساتھ۔ سلطان سلیمان بن عبدالملک نے کہا میاں تو نے تو یہاں اقرارِ گناہ کیا ہے۔ تجھ پر تو حد لگے گی۔ اس نے مولوی صاحب کو بلا لیا۔ مولوی تو ہر کام کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا میاں اس کو تھام اس کو پکڑ اس پہ حد لگا۔ اس نے تو ابھی میرے سامنے اقرار کیا ہے۔ ساری جو اس نے شاعری کی ہے اور فلاں خاتون کے ساتھ اس نے ساری داستان بیان کر دی ہے۔ وہ بچارا بہت پریشان ہوا۔ اس نے کہا حضرت سنو یہ جھوٹ تھا یہ سارا کچھ جھوٹ تھا۔ خلیفہ نے کہا نہیں تم نے اقرار کیا ہے۔ اس نے کہا جی میں اپنے زور پہ نہیں کہہ رہا میں واقعی جھوٹا ہوں۔ خلیفہ نے کہا کوئی دلیل دے ورنہ مارا جائے گا۔ اس نے کہا قرآن کہتا ہے شعراء جھوٹ کی وادیوں کا سفر کرتے ہیں۔ سلیمان بن عبدالملک وہ بڑا خوش ہوا، کہا اچھا اس مرتبہ تو اللہ اور قرآن کی وجہ سے بچ گیا آئندہ نہیں بچے گا۔

خواتین وحضرات! یہ واقعہ تو برسبیلِ تذکرہ آ گیا۔ بہت سارے لوگ جو آج کل بڑے جدید ہیں، کبھی حسینؑ کو باغی کہتے ہیں اور کبھی کچھ کہتے ہیں He was not martyar, he was died باقی باتیں چھوڑ دیں، میں آپ کو چھوٹی سی بات بتا رہا ہوں Suppose ہمیں کسی چیز کا کما حقہٗ پتہ ہو، ہمیں علم ہو۔ فرض کرو میں بڑا کمزور سا آدمی ہوں، مجھے پتہ ہو کہ جی میرا راہنما بڑا اکثر شرابی ہے۔ اس قسم کا بڑا غلط اور غلیظ آدمی ہے۔ اور پھر مجھے کہا جائے اس کی تائید کرو۔ اگر تو مجھے نہیں پتہ تو شاید میں بھول چوک کر اس کی تائید کر بھی جاؤں۔ مگر اگر مجھے پتہ ہے اور میرے پاس شہادت موجود ہے کہ وہ ایسا ہی ہے تو پھر بڑا مشکل ہو گا۔ میرے ماتھے پر آپ بندوق رکھ دو اور کہو کہ مانتے ہو کہ نہیں۔ شاید میں مان لوں۔ مگر اگر میرا حق بنتا ہو، اگر مجھ میں تھوڑی سی جراتِ اظہار ہے، تھوڑی سی جراتِ اخلاق ہے، اگر شاید میں بھی خانوادۂ رسولؐ سے ہوتا تو میں بھی "نہ" کر جاتا۔ اس کی مثال آپ کو دوں، یزید اپنی خود مثال دیتا ہے۔ آپ نے حافظ شیرازی کا وہ شعر تو سنا ہو گا ......

اَلاَیَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاْسًاوَّ نَاوِلْھَا

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلھا

Marfat.com

تو حافظ نے بڑا ہی خوبصورت شعر کہا One of the best poetry I have ever read, there is no match جو حافظ شیراز نے شعر لکھا ہے اس کا جواب ہی نہیں ہے۔ لفظ ایسے جیسے خود بخود موتیوں کی مالا بنتی جاتی ہے Autometic Process سے۔ تو اس نے کہا ...... اَلاَیَا یُھَاالسَّاقِیِ اَدِ رْ کَاْسَاوَّنَاوِلُھا اے ساقی اُٹھ ناں! ذرا ہمیں اپنے پاؤں کی دھمک سنا۔ اس پیالے میں شراب ڈال کے دے۔

کہ عشق آساں نمود ولے افتاد مشکلہا .....

پہلے تو بڑا آسان لگتا تھا عشق کرنا، خط پتر:

تیرے کوچے ہر بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اِس سے بات کرنا کبھی اُس سے بات کرنا

اس سے ہماری چلتی تھی، بڑی رونق تھی۔ کسی نہ کسی بہانے پان بیڑی کی دُکان پہ کھڑے ہو کر کچھ نہ کچھ کر لیتے تھے۔ کسی دوست کا رستہ روک لیا کہ وہاں تک میرے ساتھ چلو۔ واپسی پہ کسی اور کو روک لیا کہ وہاں تک مجھے چھوڑ آؤ تو

کہ عشق آساں نمود ولے افتاد مشکلہا

بعد میں بڑی مشکلیں پڑ گئیں۔ بہت مشکل پڑ گئی عشق میں بعد میں۔

خواتین و حضرات! یہ جو پہلا مصرع ہے یہ یزید کا ہے۔ وہ حافظ کی طرح مفروضہ ءمجاز کی شاعری نہیں کرتا تھا۔ وہ اپنی اصل حالتِ شراب کا اظہار کرتا ہے۔ وہ بہت اچھا شاعر تھا By the way اس کی شاعری آئی نہیں سامنے مگر شاعر بہت اچھا تھا۔ تو اس کا مصرع یہ تھا

اَلاَیَا یُھَاالسَّاقِی اَدِ رْ کَاْسَاوَّنَاوِلُھَا

کہ وہ حکم دے رہا ہے اپنی ملازمہ کو، ساقی ادھر آ میرے پیالے میں شراب ڈال اور اس کے بعد تمام تشبیب اس کی شروع ہوتی ہے۔ اب ظاہر ہے حسینؓ بھی پڑھتے ہوں گے۔ میرے علم میں بھی آ گیا پندرہ سو برس بعد۔ آپ خود فیصلہ کرو۔ آپ حسینؓ سے کیا توقع رکھتے ہو کہ اتنی واضح اور کھلی حقیقت جان کر بھی ان کا ردعمل کیا ہو سکتا تھا۔ جیسے آج کل کے دنوں میں ہے، کسی نے مجھ سے کہا

Marfat.com

کہ آج کی کرپشن اور پچھلی کرپشن میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا It is a loud corruption, really loud corruption یہ دانت بھینچ کے کوئی نہیں آج کل کرپشن کر رہا، سسک کے نہیں چھپ کے نہیں کر رہا۔ ایک چور ایک چتر It is loud corruption جب اتنی loud corruption ہو جائے۔ حسینؓ بچارہ کیا کرتا؟ اس نے سر ہی کٹانا تھا۔ وہ کیا کرتے۔ اور اگر اس کی مان ہی لیتے۔ تو خواتین و حضرات بات یہ تھی کہ علم اور مجاز کا فساد تھا۔ علم حسینؓ کے ساتھ تھا۔ حقیقت حسینؓ کے ساتھ تھی۔ محبت حسینؓ کے ساتھ تھی۔ میراث حسینؓ کے ساتھ تھی۔ نبوت کی آشیر باد حسینؓ کے ساتھ تھی۔ اس نے بڑی کوشش کی۔ میں جب حسینؓ پہ نظر ڈالتا ہوں، بڑی انہوں نے کوشش کی کہ فساد ٹل جائے، مگر شاید اس کو وہیں آنا تھا۔ یہ میچ پڑنا ہی پڑنا تھا۔ آخر جب حضرت اسمٰعیلؑ کی گردن سے خنجر اٹھایا اللہ نے اور ابراہیمؑ سے کہا چلو چھوڑو اس کی جگہ دے دو دنبہ ......" **وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ** " **{الصافات:108}** مگر قربانی نہیں ٹالی۔ پچھلوں پہ چھوڑ دی۔ آخر کسی نہ کسی کو خاندان ابراہیمؑ میں یہ قربانی دینی ہی تھی اور یہ نصیب حسینؓ کا ہوا۔

خواتین و حضرات! ہمیشہ حقیقت اتنی واضح ہوتی ہے کہ اس پر کوئی الزام تراشی نہیں ہو سکتی۔ It is very simple. میں آپ کو اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہوگا لوگ کہتے ہیں قبر میں شہید زندہ ہے مردہ ہے۔ ایک بڑے معمولی سے عالم کے پاس ایک شخص چلا گیا۔ یہ جو میں ابھی آپ کو بات بتاؤں گا۔ آپ کو بھی اتنی ہی سادہ لگے گی جتنی مجھے لگی۔ تو اس نے پوچھا کہ یہ جو قرآن کہتا ہے ......"**وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لَّا تَشْعُرُونَ** " **{البقرہ:154}** کہ شہدا کو مردہ مت کہو یہ زندہ ہیں تمہیں شعور نہیں ہے۔ تو اس نے پوچھا کہ اے استاد یہ جو قتل ہے یہ روحانی ہے یا بدنی ہے؟ تو استاد نے آگے سے اس سے پوچھا تم بتاؤ کہ جسم قتل ہوتا ہے کہ روح قتل ہوتی ہے، تم بتاؤ۔ اس نے کہا قتل تو جسم ہوتا ہے۔ استاد نے جواب دیا'' تو پھر آیت بھی تو اسی کے بارے میں ریفرنس دے رہی ہے۔'' روح کو تو کسی نے قتل ہوتا نہیں دیکھا، اور اگر مقتول جسم ہے تو آیت بھی اس پہ ناطق ہے کہ

Marfat.com

اس کا جسم محفوظ کیا جاتا ہے اور وہ زندہ ہوتا ہے، اور اس کو مردہ نہ کہو۔

خواتین وحضرات! حقیقت اتنی واضح ہوتی ہے اتنی Clear ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں میں آپ کو تھوڑا سا ایک نقطہ بتا دوں۔ ہمارے ہاں ایک بہت بڑی بحث چلتی تھی۔ رسول ﷺ نور ہیں یا بشر ہیں۔ آپ لگے ہیں، ادھر سے کوئی بریلوی لگا ہوا ہے ادھر سے کوئی دیوبندی لگا ہوا ہے، بیچ میں اہل حدیث نے ٹانگ لٹکا دی، کچھ شیعہ صاحبان آ گئے، لگے ہوئے ہیں، بغیر سوچے سمجھے اس بحث پر۔ میں نے ایک دن کسی سے پوچھا کہ یار نور کا الٹ بشر ہوتا ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے میں نے کہا یار یہ نور کا الٹ بشر ہوتا ہے؟ یہ Proposition بنتی ہی نہیں ہے۔ جہاں تک میں نے قرآن پڑھا ہے نور کا الٹ تو ظلمات ہے۔ اور اگر سوال سیدھا کر کے پوچھ لو تو میں جواب بھی دے دوں۔ اگر تم سوال سیدھا کر کے مجھ سے پوچھنے کی جرات رکھتے ہو تو میں جواب دے دوں گا۔ اگر تم نے Antonymous استعمال کرنے ہیں تو گرائمر کا بھی خیال کرو ناں! کہ اگر نور کا الٹ بشر ہے تو پھر تو پتہ نہیں کون سی گرائمر تم نے استعمال کی ہے۔ ہم نے تو جتنی بھی دنیا کی گرائمرز پڑھی ہیں ان میں نور کا الٹ تو ظلمات آئے گا۔ اب یہ سوال تم رسول ﷺ کے بارے میں کر سکتے ہو کہ اللہ کا رسولؐ نور تھا یا معاذ اللہ استغفر اللہ میں تو وہ بات کہنا ہی نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات! کسی زمانے میں یہ مسئلہ یورپ کا تھا۔ سولہویں سترہویں صدی میں بڑا پیچ پڑا ہوا تھا کہ اللہ نور ہے یا بشر ہے۔ ہمارے ہاں تو یہ مسئلہ ہے، وہاں ایک اور مسئلہ پڑا ہوا تھا۔ ادھر Saint Augustine لگے ہوئے تھے ادھر پکا مولوی بیٹھا ہوا تھا کہ خدا کو ہر صورت تقسیم میں دیکھنا چاہتے تھے۔ سوال یہ تھا کہ جی Whether God is mass or energy and will it be converted into energy and vice versa اگر وہ انرجی ہے تو اس کے وجود سے مادہ نہیں نکل سکتا۔ اگر وہ مادہ ہے تو اس کے وجود سے نور نہیں نکل سکتا۔ بڑا Conflict پیدا ہو گیا تھا۔ بڑی دیر کے بعد چلتے چلتے آئن سٹائن تک بات آئی۔ جب اس نے Relativity دی $E=MC)^{2}$[10] قصہ ہی ختم ہو گیا۔ اس نے کہا Mass کو اگر سرعت سے گزارا جائے شعاعوں کی رفتار سے تو بڑے مزے کی بات ہے، یورپ کا مسئلہ حل ہو گیا،

Marfat.com

ہمارا پڑ گیا۔ وہاں سے مولوی نے اللہ سے ہٹا کر رسول اللہ ﷺ پہ لگا دیا۔ حیرت کی بات دیکھو کہ کتنی Decadency ہے۔ ہم وہ لوگ تھے، خیال و قوت میں وہ لوگ تھے کہ دیکھے بڑا مشہور واقعہ ہے جب کارڈوواامیں قرطبہ میں اسی ہزار حمام تھے سفر کے اور جب ہر سٹریٹ دونوں طرف سے روشنیوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس وقت، اگر آپ شان الیزے میں گئے ہوں، ایک دو تو گئے ہوں گے۔ اس وقت شان الیزے میں گھٹنے گھٹنے کیچڑ ہوتا تھا اور خواتین کو اپنی سکرٹ اٹھانا پڑتی تھی۔ Victorian Age میں سکرٹ اٹھانا بدتہذیبی سمجھی جاتی تھی۔ اور کہا جاتا تھا کہ They are absurd بڑی نفرت سے کہا جاتا تھا They are absurd سکرٹ خراب ہوتا ہے تو ہونے دو مگر کیچڑ میں اٹھاتے کیوں ہو جی، Uncouth, absurd، سمجھا جاتا تھا کہ کتنی بدتہذیب خواتین ہیں۔ کیچڑ میں گزر جاؤ، شرافا کا اشرافیہ کا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ آپ سکرٹ اٹھا کے نمائش کرتے ہوئے ٹانگیں دکھاؤ۔ ویسے ہمارے ہاں اللہ نے بڑا اچھا موقع دیا ہے آج کل۔ اب میں آپ کو مجاز اور حقیقت میں تھوڑا سا ایک اور فرق بتاتا ہوں۔ آپ کو پتہ ہے ناں! کہ یہ بڑا مشکل حکم ہوتا ہے، آپ کے مولویوں نے کتنا زور لگایا، کتنا بڑا گناہ ہے (یہ ثابت کرنے کے لیے کہ) ٹخنوں سے اوپر شلوار رکھنا بڑا ضروری ہے۔ آپ بڑے غیر قسم کے مسلمان ہو، پاجامہ بہت ہی نیچے رکھتے ہو، یہ شرک میں آجاتا ہے، یہ اسراف میں آجاتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کبھی اس کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ہمارا مسئلہ چل رہا ہے۔ ہمیشہ مولوی غلط طرف بات لے جاتا ہے۔ یہ ہمارا مسئلہ چل رہا تھا مولوی کے ساتھ کہ جی پینٹ اوپر اٹھاؤ۔ نماز پڑھتے ہوئے اس بچارے کو دو چار گرہ ڈالنی پڑتی تھی پینٹ میں۔ شلوار کو اوپر اٹھانا پڑتا تھا۔ ہوا یہ کہ میں نے جناب پروفیسر ساجد میر سے کہا کہ دیکھو تمہیں پچھلے پچاس سال ہو گئے ہیں مردوں کی شلواریں اوپر اٹھانے میں، مگر ایک فیشن آیا۔ ایک مجاز آیا۔ ایک فیشن آیا ساری عورتوں نے بھی شلواریں اوپر کر لیں۔ تو آپ مجاز کی طاقت دیکھتے ہو۔ مجاز میں یہ صفت ہے کہ یہ Self sympathetic ہے اور حقیقت Anti self ہے ....." **وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى**" {النازعات:40}

Marfat.com

خواتین وحضرات! دوسری بڑی Important چیز ہے۔ Every mystic is a weeder اس کو Weeding کہتے ہیں۔آپ ہمیں یہ نہیں دھوکا دے سکتے کہ یہ اخلاقی ہے۔اخلاق اور لا اخلاق اور بد اخلاق میں فرق کرنا Mystic کے سوا کسی کو نہیں پتہ۔یہ تین علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔Mystic لا اخلاق ہو سکتا ہے۔بد اخلاق نہیں ہو سکتا ہے۔اس لیے کہ انسانوں کی کمزوریاں برداشت کرتے ہوئے بڑے علم کی مثال یہ ہے بڑا عالم وہ ہے جو بڑی برداشت رکھتا ہے۔اس کی Tolerance وسیع ہوتی ہے۔جو اپنے دامن کو اتنا کشادہ رکھتا ہے کہ اس میں ہر چیز چھوٹی ہو کے سما جاتی ہے۔

خواتین وحضرات! حافظ ابن قیمؒ کہتے ہیں، یہ بڑی خوبصورت بات ہے،انہوں نے کہا کہ میرا مرشد شہر میں آ گیا۔تو میں نے کہا کہ میں ذرا دیدار کر آؤں۔خوب نہایا دھویا بلکہ میں نے Eau-De-Toilette کثرت سے استعمال کیا۔خوشبوئیں پھیلائیں داڑھی کو رنگا، حسین بنا، سرمہ بھی لگایا۔اور جب میں نے گزرتے وقت شیشے میں دیکھا اپنے آپ کو کہ میرا کلف امامے کا صحیح ہے کہ نہیں۔جب میں دروازے تک آیا۔تو میرے دل میں عجیب سا سوال اُٹھا،سوال یہ اُٹھا کہ اے ابنِ قیمؒ! اگر آج محمد الرسول ﷺ زندہ ہوتے پھر بھی تو اتنا ہی اہتمام کرتا؟ تو میرے دل نے یہ کہا کہ ربِ کعبہ کی قسم ہے کہ میں جس حالت میں ہوتا دیوانگی سے اُدھر پہنچ جاتا۔

خواتین وحضرات! یہ فورس اتنی زیادہ ہے Acceptance کی۔یوں تسبیحات میں استعارے میں جو سارا Mannerism ہے اس فورس کے مقابلے میں نہیں آتا۔اس اخلاص کے مقابلے میں نہیں آتا کہ جب حقیقت مطلقہ آپ کو نظر آئے Unquestionable truth آپ کو نظر آئے تو آپ کے سینے ہمک پڑتے ہیں اور آپ اس شدت سے اتنی تیزی سے اس طرف بڑھتے ہو کہ مجاز کی کوئی رکاوٹ آپ کے رستے میں نہیں آتی۔حضرات! آخر میں مجاز اور حقیقت بالکل ایک ہی واقعہ میں آپ کو بتا رہا ہوں۔خواجہ فریدالدینؒ گنج شکر ہانسی میں آئے۔لشکر اترا ہوا تھا۔لشکر نے سنا کہ خواجہ فریدالدینؒ کہیں آئے ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے امرا سے کہا کہ ہم نے ہر صورت ملنا ہے۔بغاوت ہو گئی۔افسروں نے بڑا کہا کہ This is gainst

Marfat.com

the sense of duty. لیکن انہوں نے کہا کہ یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم تو ضرور جائیں گے اور خواجہ فریدؒ کو ضرور ملیں گے۔ آخر افسروں نے چھٹی Declare کر دی۔ خواجہ فریدؒ کو انہوں نے اوپر مسند پہ بیٹھا دیا اور لشکر نے ملنا شروع کر دیا۔ پھر اور لوگ آئے۔ بہت بڑا ہجوم صبح سے لے کر شام تک، خواجہ فریدؒ بڑے تنگ تھے۔ حضرت کا لباس کم ہونا شروع ہو گیا۔ لبادے ٹوٹنے شروع ہو گئے۔ کف پھٹنے شروع ہو گئے۔ جس کے ہاتھ جو ٹوٹا آیا تبرک کے طور پر لے کے چلتا بنا۔ میرے خیال میں آخر میں بس وہی حال رہ گیا ہو گیا جو یورپ سے آتے ہوئے لوگوں کا ہوتا ہے۔ آخر میں ایک بہشتی آگے بڑھا۔ اس نے آگے بڑھ کے حضرت کے قدم لیے۔ کچھ لوگ ہاتھ چوم رہے تھے۔ پاؤں چوم رہے تھے۔ جو جس کے ہاتھ چومنا آیا چوم لیا۔ پتہ نہیں ہونٹوں کو کہاں سے اتنی Sense آ جاتی ہے کہ ہم نے چومنا ہی چومنا ہے۔ تو وہ بیچارے اتنے تنگ تھے کہ جب ایک بہشتی نے پلٹ کے پاؤں لیے تو انہوں نے کہا کہ آخر تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ہے۔ خواجہ فریدؒ نے کہا تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ہے تم ہمیں کیا سمجھتے ہو؟ وہ بہشتی تو صاحب بڑا Intellectual نکلا۔ وہ تو سینہ تان کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا فریدؒ تجھے کون چاہ رہا ہے، تجھے کون مانتا ہے؟ تو تو ہماری طرح انسان ہے۔ ہمیں تو گمان ہے کہ خدا تجھ پر مہربان ہے۔ تو تو مجاز ہے اور ہمیں تو یہ شبہ ہے کہ حقیقت تجھ پر مہربان ہے۔ تو تو اس ذاتِ قدوس کی عکاسی کر رہا ہے، تجھے کیا حق ہے برا منانے کا۔ ہم تجھے نہیں چوم رہے ہیں نہ تجھے چاٹ رہے ہیں نہ تجھے ہم Respect کر رہے ہیں۔

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

بہتر تو یہ ہے کہ محبوب کی باتیں کسی اور پیرائے سے کی جائیں، کسی اور ڈھنگ سے کی جائیں، کسی ذات کے پردے میں چھپا کے کی جائیں۔ بہت عریانی صرف حقیقت میں ہوتی ہے۔ حقیقت بہت Cruel ہوتی ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہر Mystic کے ہاتھ میں بڑی سخت قینچی ہوتی ہے فرض کرو آپ شاعر ہیں آپ شاعری فرما رہے ہو۔ آنکھیں آسمان سے لگی ہیں۔ آگ نیچے

Marfat.com

ٹوٹ پھوٹ رہی ہے۔ آپ فکرِ شعر میں ہیں۔ مگر جب یہ فکرِ شعر آپ کی طلبِ حقیقت میں حائل ہو جائے، آپ کی ذات کو اس رخ سے ہٹا دے تو ایک Mystic کا ایٹی ٹیوٹ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسے کاٹ دے گا۔ جیسے آپ اپنے گھروں کے باہر بوگن ویلیا اور کسی بھی کرالر پیرا سائیٹ کی رگیں کاٹ دیتے ہوناں جو آپ کی حقیقت کے رستے میں آتا ہے۔ Exactly in the same way ایک Mystic حقیقت کی تلاش میں حائل ہونے والے ہر جذبے کو کاٹ دیتا ہے۔ وہ شاعری کاٹ دیتا ہے۔ وہ ناموری کاٹ دیتا ہے۔ وہ عُجبِ ذات کو کاٹ دیتا ہے۔ اشتہائے نفس کو کاٹ دیتا ہے۔ مال وزر کی ہوس کو کاٹ دیتا ہے ...."**زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ**" {**الِ عمران :14**} اللہ کے پاس اس سے بہت بہتر ہے اور اسی لیے I come back again to my first sentance which I told you کہ نفسِ انسان نے حقیقت سے Divert کرنے کے لیے مجاز سے بدتر صلاحیت انسان کو کوئی نہیں دی۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

سوال و جواب

س: سُر سات کے عدد میں کیا حکمت پوشیدہ ہے، سات زمین سات سُر سات رنگ، وضاحت فرما دیجیے؟

ج: حاحب! مطالعہ کریں گے تو آپ کو پتہ لگے گا کہ بہت سارے نمبرز بہت ساری چیزوں کے لئے مخصوص ہیں جیسے انیس فرشتے جہنم میں انیس فرشتے جنت میں انیس فرشتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں۔ جیسے آٹھ کا عدد کسی اور چیز کے لیے ہے۔ تو ساری چیزیں مختلف اعداد کے مطابق ہیں جیسے عرش کا پایہ تھامے ہوئے جو ملائکہ ہیں آٹھ ہیں یا چار ہیں۔ اللہ نے ہر جگہ مختلف اعداد سے چیزیں بنائی ہوئی ہیں۔ ان میں سات کا عدد اس نے صرف زمینوں اور آسمانوں کی تخلیق میں رکھا ہے۔ مگر دراصل یہ سات نہیں ہیں، یہ انچاس ہیں یعنی سات کا ایک توارد ہے جو اس میں چلتا ہے اور may be اگر میں بہت بڑی حماقت اور غلطی نہیں کر رہا I don't want to say that this is what God says مگر میرا خیال ہے کہ یہ ہماری دنیا دوسری ہے پہلی نہیں ہے۔ اس لیے کہ جتنا میں سالوں کا تعین کرتا ہوں یہ جو ہماری کائنات ہے یہ ساڑھے تیرہ Billion سال سے زیادہ ہے کم نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ چھ Billion سال ہماری اپنی زمین کے ہوئے۔ اسی طرح ساڑھے چار یا پانچ Billion سال اس زمین کے ہیں۔ تو یہ دوسری لگتی ہے۔ اسی تواتر میں تخلیق ہونے والی دوسری ہے۔ پانچ ابھی باقی ہیں۔ جیسے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ زمین کو نئی زمین سے بدل دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت میں لوگ داخل کر دیے جائیں گے تو پھر بھی جنت میں بے شمار جگہ خالی رہ جائے گی۔ اور پھر اللہ نئے لوگ نئی دنیا تخلیق کرے گا۔ نئے لوگ آباد کرے گا اور پھر ان لوگوں کو جنت میں داخل

Marfat.com

کرے گا۔ تو یہ ایک تواتر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنایا Perhaps it's forty nine not seven ساتکائناتوں میں سے سات زمینیں تسلسل سے چل رہی ہیں " **يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ** " اور ساری زمینوں میں اللہ کا حکم اترتا ہے۔ اگر اللہ سے پوچھا جائے کہ اے اللہ میاں تو ہمیں کیوں بتارہا ہے۔ ہم اَن پڑھ لوگ بڑی مشکل سے تین ہزار سال کی سائنس کے بعد ابھی نینو ٹیکنالوجی تک پہنچے ہیں۔ آپ ہمیں کیوں ڈراتے ہو ان باتوں سے، تو اس نے کہا " **لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** {"الطلاق:12} یہ اس لیے ہے کہ تم جان سکو کہ تمہارا اللہ کتنی قدرت والا ہے۔ اس لیے کوئی تخصیص نہیں ہے سات کی، کہیں آٹھ ہیں کہیں دس ہیں کہیں ایک کا ہندسہ بڑا Important ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ خدا وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ یعنی وہ ایک ہے، اب اس چکر میں بھی وتر ایک پڑھتا ہوں پتہ ہے آپ کو، اس لیے کہ تین پڑھوں تو بار بار بھول جاتا ہوں، مغالطہ پڑ جاتا ہے۔ جب سے یہ حدیث پڑھی ہے کہ خدا وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ وہ ایک ہے اور ایک کو پسند کرتا ہے۔ تو میرے لیے بڑی آسانی ہوگئی ہے کہ میں عشاء میں ایک وتر پڑھ لوں بڑے آرام سے، تو بہت سارے اعداد جو ہیں بہت ساری چیزوں کو Explian کرنے کے لیے ہیں۔ اس لیے ایک عدد نہیں اللہ تقریباً تقریباً سارے ہی اعداد استعمال کرتا ہے Different جگہ، اعداد ہیں ہی اسی کے، سو اس کی مرضی۔

س: ایمان بالغیب کی حقیقت کیا ہے اور کیا Blind faith سے اس پہ قائم رہا جاسکتا ہے؟

ج: ایمان بالغیب بالکل درست ہیں مگر ایمان بالغیب جو ہے اللہ کے بعد ہے۔ دیکھیں ناں! فرض کرو میں آپ کو ایک State of mind بتاتا ہوں جیسے اہلِ کفر تھے مکہ میں اور اللہ تعالیٰ انہیں بار بار کہتا ہے تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے اگر تم غور و فکر کرو تو اپنے اللہ کو جان لو گے پہچان لو گے۔ اگر تم غور و فکر کرو تو کم از کم تم ان کمبخت پتھروں سے نجات پالو گے۔ پھر اس نے مثال بھی دی جیسے ابراہیمؑ نجات پا گئے۔ انہوں نے ایک بڑی مضبوط دلیل کے ساتھ اس کافرانہ Arguments کو منقطع کیا جیسے ابراہیم نے ایک Priority method دیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے عقل کا استعمال کیا۔ Gradually marching

Marfat.com

forward indeductive and deductive logic استعمال کرتے ہوئے اللہ تک پہنچ گئے۔ بلکہ خدا نے بہت نفرت کا اظہار کیا ...... " **إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ** " **{الانفال:22}** کہ میرے نزدیک بدترین جانور وہ ہیں جنہوں نے کبھی غور وفکر نہیں کیا اور اندھوں اور بہروں کی طرح میری آیات پر گرتے ہیں۔ اور اہلِ کفر کو سب سے بڑا طعنہ اللہ یہی دیتا ہے۔ کہ اگر تم اپنے آباؤ اجداد کی عادات پہ نہ ہوتے اور اندھا دھند میری آیات پہ نہ گرتے، غور وفکر کرتے سوچتے سمجھتے تو یقیناً مجھے پا لیتے۔ خواتین وحضرات میں ایک بہت بڑا ایک حدیث کا میں آپ کو ریفرنس دینا چاہتا ہوں کہ خدا کیا چاہتا ہے؟ بندے کی پیدائش کا سبب کیا تھا؟ اس کو اٹھانے کا سبب کیا تھا؟ تو اس نے کہا" **کنت کنزاً مخفیاً** میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ **ما احببت** مجھے اس بات سے انس پیدا ہوا کہ میں جانا جاؤں، میں پہچانا جاؤں۔ **فخلقت الخلق لیعرفونی** میں نے مخلوق کو اپنے تعارف کے لیے پیدا کیا۔ بہت سارے لوگ کہتے ہیں یہ حدیث اتنی مستند نہیں ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑا ریفرنس اور اقرار اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں دیا ..... " **إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ** " ہم جب امانتِ عقل وشعور کو پیش کر رہے تھے تو ہم نے زمین و آسمان ہر مخلوق کو پیش کی۔ سب ڈر گئے، بھاگ گئے ......"**وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ** " انسان آگے بڑھا اور اس نے کہا کہ اتنا کون سا مسئلہ ہے، خلافت زمین وآسمان مل رہی ہے، جنت مل رہی ہے، لالچ تو کھاتا ہی ہے انسان، بڑی عجلت میں آ کے اس نے کہا لاؤ جی مجھے دو اللہ پہچانا کون سا مشکل کام ہے...... " **إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً** " **{الاحزاب:72}** اللہ نے کہا بڑا ظالم اور بڑا جاہل ہے۔ تو اتفاق دیکھیں مفسرین نے ان دونوں لفظوں کا مطلب بھی غلط سمجھا۔ فرض کرو اللہ کہہ دے آپ کو کہ آپ ظالم اور جاہل ہو۔ اس کے بعد سزا کون سی رہتی ہے کوئی سزا ہی نہیں رہتی اگر آپ کو اللہ نے کہہ دیا جاہل ہے تو میرا اب یہ دماغ مانتا ہی نہیں ہے کہ اللہ کسی کو جاہل کہہ کے سزا دے پھر تو آپ کا قصور ہی کوئی نہیں ہے۔ میں جانور کو کیا کہہ سکتا ہوں اگر جانور کے پاس عقل نہیں ہے اور میری گستاخی کر رہا ہے۔ تو میں اسے کیا کہہ

Marfat.com

سکتا ہوں؟ ماروں گا پیٹوں گا تو پھر اللہ پہ لازم نہیں رہتا کہ وہ انسان کو سزا دے اس نے کہا کہ میں مہربان ہوں۔ پھر سارے بخشے جانے والے میں انکار کرنے والے مگر دراصل ان جملوں کا بڑا سادہ سا مطلب تھا کہ اس نے اپنے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ اس نے اس چیز کے ساتھ بھی انصاف نہیں کیا جس کو اس نے اٹھایا تھا۔ He under estimated the job, he over estimated himself. ان دونوں آیات کا بڑا سادہ سا مطلب تھا He under estimated the job, he over estimated himself. آج ہم اللہ کی جنت کو چھوڑ کر آج کے زمانے میں جب ہم سات ارب کی سات بلین کی آبادی کو دیکھتے ہیں، اور مسلمان دیکھتے ہیں کافر دیکھتے ہیں سارے لوگ دیکھتے ہیں سارے لوگ تو ہمیں حیرانی سے دیکھنا پڑھتا ہے کہ اللہ سچ ہے۔ اتنے سارے انسان اتنے زیادہ عقل کے زمانے میں بلوغتِ فکر کے زمانے میں جب یہ دیکھتے ہیں کہ جملہ انسان جو ہے وہ جہالتوں کے بعد خدا کا انکار کر رہا ہے۔ ہمارا دوست ہے پیچھے (چین) ایک بلین انسان ادھر ہیں، ادھر ایک بلین (انڈیا)، دیکھو کتنی عجیب سی بات ہے ہم یقین رکھنے والے اللہ پہ پندرہ کروڑ ہیں اور ہمارے اردگرد کم از کم تین بلین لوگ جو ہیں ایک مشرک ہیں ایک کافر ہیں۔ یہ کیوں؟ تو میرا خیال ہے کہ قرآن میں مَیں نے اس سے زیادہ موثر اور خوبصورت آیات نہیں دیکھیں جہاں انسان کے orgin کو اللہ خود بیان کر رہا ہے

" هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئاً مَّذْكُوراً " {الانسان:1}

مذکورہ بلاشبہ صدیوں پتہ نہیں کتنے کرن ہا کرن سے برس ہا برس سے انسان زمانے میں ایسے رہا کہ کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا۔ To put into the words of Professor Will Durant وہ کہتا ہے He was may be like algia, may be he was a particle. He was somewhere in the shape of grass attached with some kind of tree اتنا مخمنی سا ایک غیر وجودی سی شے تھی اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ ایک ہیچ مقدار ذرہ تھا جو کسی کیچڑ میں الجھا ہوا تھا۔ اور خدا نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا **" هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئاً**

Marfat.com

مَذْکُوراً " کہ یہ تو کوئی قابلِ ذکر شئے نہیں تھا۔ He was nothing at all پھر دیکھیں Adam is mentionable it's not Adam جس کا ذکر اللہ کر رہے ہیں وہ آدم نہیں ہے۔ یہ وہ ہستی ہے جو Non mentionable تھی۔ پھر اللہ نے کہا "اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعاً بَصِيْراً " {الانسان:2} پھر انسان کو ہم نے دھرے نطفے میں ڈال دیا۔ دیکھیں ابھی بھی آپ کے جسمِ انسان میں پہلا نطفہ بھی موجود ہے دوسرا نطفہ بھی موجود ہے۔ یعنی اگر عورت اور مرد جوڑا ہیں تو آپ کے اندر وہ مخموعہ چیز موجود ہے۔ ایسا موجود ہے جس سے آپ کو Amibicdicentry ہو جاتی ہے۔ جو singular cell ہے، پرامیشیاء Singular cell ہے۔ ابھی تک Singular Cell کی state ہمارے ساتھ ہے۔ جس کو Disntry ہوجاتی ہے وہ اگر معائنہ کرائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ Amibicdicentry ہے کہ ایسا ابھی تک single cell میں موجود ہے۔ ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں اس کو ڈھونڈنے کے لیے تو خداوند کریم کہتا ہے پھر میں نے اس کا نطفہ مخلوط کرنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا " نَّبْتَلِيْهِ "اس کو ذرا آگے بڑھاؤں چیک کروں Judge کروں آزماؤں پھر ہم نے " نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعاً بَصِيْراً " ہم نے اس کو سماعت دی بصارت دی نروس سسٹم دیا۔ بہت کچھ دیا۔ ابھی بھی چیک نہیں کیا۔ And then came the last stage and He said. ''اناھدینا السبیل'' ہم نے اس کو رستہ دکھایا روشنی دی عقل بخشی شعور عطا فرمایا۔ امانتِ عقل و شعور اس کو عطا کی، ہم نے اس کو ایک ٹاسک دیا صرف ایک ٹاسک دیا۔ آپ کو تو بڑے کام ہیں۔ صبح اٹھنا بچے پالنا روٹی کمانا یہ کرنا وہ کرنا۔ پتہ نہیں اتنے سارے کام آپ کے ہیں مگر اللہ نے یہ کام نہیں دیے۔ خواتین و حضرات اللہ نے صرف ایک کام آپ کو دیا۔ "اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِراً وَّاِمَّا كَفُوراً" {الانسان:3} تمہیں ساری عقل و شعور اس لیے بخشی ہے چاہے تو تو ہمیں مانو چاہے تو انکار کر دو۔ اتنا بے نیاز استاد نہیں دیکھا۔ آپ یقین کرو کہ میں نے اتنا بے نیاز استاد زمین و آسمان میں دیکھا ہی نہیں۔ First and the last Teacher ہمارے ہاں ٹیچنگ میں ایک سوشلزم آیا آدھے استاد سوشلسٹ ہو گئے، آدھے

Marfat.com

مولوی ہو گئے Rigedly defending the religion ادھر سے Religion پہ اٹیک آرہا تھا۔ادھر سے Religion defend ہو رہا تھا۔ ہر آدمی کی کوشش تھی کہ شاگرد آزاد نہ سوچے، ہر آدمی کی کوشش تھی کہ میں اگلے سے پہلے جا کے اس کے دماغ پہ قبضہ کر لوں۔ سیکولر آیا اس نے پہلے قبضہ کر لیا۔ "No body ever wanted to give a full permissiveness to a student, nobody ever wanted." Everybody wanted کہ یہ میرے مکتبہء فکر میں Enter ہو جائے ،باقی سب کو صلواتیں سنائے۔ کسی کو Mention نہیں کیا اور بالآخر آپ نے اپنے اپنے حلقے ڈھونڈے ،لوگ ڈھونڈے، اپنے ساتھ ان کی ضدیں نبھائیں ۔مگر اللہ نے ایسے نہیں کیا Not at all جس کے پاس قدرت تھی تخیل پہ تصرف کی۔ جس کے پاس طاقت تھی خیالوں کو بدلنے کی ....."**وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ**" {التکویر:29} تم چاہ بھی نہیں سکتے اگر میں نہ چاہوں۔ اتنے غلبے کی قوت کے باوجود اتنا بڑا عالم ہے اتنا بڑا عالم ہے کہ اس نے علم میں کوئی جبر نہیں کیا۔ "**إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ**" علم عقل یہ نور تمہیں دکھا دیا ہے۔"**إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً**" چاہو تو ہمیں مانو چاہو تو ہمارا انکار کر دو۔

خواتین و حضرات آج کے استاد کو بھی یہی کچھ کرنا چاہیے تھا۔ چاہو تو مانو چاہو تو انکار کر دو۔ اگر آپ اپنی نسلوں کو Free inquiry دیں گے، اگر آپ ان کے دماغ کھول دیں گے، اگر آپ ان کے شعور کو پختگی دیں گے (تو یقیناً بہتر نتائج نکلیں گے)۔ان کو سوچنے تو دو، ایک دفعہ سوچنے دو You have to depend on them کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ نسل جو سوچنے والی نسل ہے بالآخر خدا تک جائے گی، ہمیشہ خدا تک جائے گی۔ نہ وہ ملاء کے مدرسے کو پہنچے گی۔ نہ وہ سیکولر بنے گی۔ نہ کیمونسٹ بنے گی۔ اگر عقل و شعور کی Natural انتہا اللہ ہے تو سوچنے والا بالآخر اللہ تک پہنچتا ہے۔

س: سر آپ نے اپنے لیکچر میں ذکر کیا کہ یہ ہماری دنیا پہلی نہیں دوسری ہے اور اسی طرح کی پانچ اور ہوں گی۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ معراج کے موقع پہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو لوگوں کا

Marfat.com

حال دیکھا تھا، مختلف لوگوں کو سزائیں اور جزائیں مل رہی تھیں۔ کیا وہ ہمارا Future ہے یا ہم سے پچھلے لوگ تھے؟

ج: میں یقین سے تو نہیں کہتا لیکن اس میں دو پہلو ہیں۔ ایک تو پہلی دنیا کے لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ دوسرے ہمارے علاماتی لوگ جو ہم سے پہلے گزر گئے ہوں۔ تو امکان یہ ہے کہ شاید وہ پہلی دنیا کے لوگ ہوں جو ہم سے پہلے گزر گئے ہوں۔ کسی اور بھی دنیا سے لوگ ادھر جا سکتے ہیں۔ جہنم تو Reservoir ہے ہر قسم کی Failure کا۔ اصل میں جہنم تو اتنا عجیب وغریب مقام نہیں بنتا۔ آپ نے دیکھا ہوگا جاپان میں جب گاڑیاں بوڑھی ہو جاتی ہیں، میں نے کئی دفعہ فلم میں دیکھا ہے پھر ان کی Crushing کی جاتی ہے پھر آگ میں جلایا جاتا ہے۔ دوبارا اس کو Melt کر کے لوہا ٹھیک کرے کے پھر اسے Reshape کیا جاتا ہے۔ مگر انسانوں کی بدقسمتی یہ ہے وہ ایک دفعہ انکارِ خداوند میں چلا جائے تو دوبارہ اس کو Reshape کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ نے کہہ دیا ہے کہ میں سو مرتبہ ان منکرین کو دوبارہ زمین پر بھیجوں تو یہ دوبارہ اسی طرح کریں گے جیسے انہوں نے پہلے کیا تھا It is sign of total failure. مگر سو مرتبہ کے اس دعوٰے سے مجھے لگتا ہے کہ اللہ زمین پر ہر انسان کو کم از کم سو چانس دیتا ہے، سو Chances۔

س: It is said Allah likes ebadat which is continues persistence weather little or big. Please tell me how you develop this habit of persistency?

ج: دیکھو جو عمر کے ساتھ ہوتا ہے، وہ جو کہتے ہیں ناں!

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبراں

تو جوانی ذرا مضطرب ہوتی ہے، پریشان حال ہوتی ہے۔ جیسے آپ فوجی دیکھتے ہو ناں! جیسے آپ کے ملاء کی تربیت ہے۔ مار پیٹ کر کے بچوں کو شروع سے ان کے دماغ قابو کر کے آپ انہیں پانچ وقت پر لگا ہی دیتے ہیں۔ مگر عبادت جو ہے ناں! یہ محبت سے ہوتی ہے۔ محبت کے بغیر آپ عبادت کر ہی نہیں سکتے۔ فرض کیجئے میں تو نہیں جانتا آپ کی عمر کیا ہے۔ کسی بھی عمر میں آپ کو محبت ہو

Marfat.com

جائے۔آپ چھت پہ محبت فرما رہے ہیں، غسل خانے میں محبت فرما رہے ہو۔ بازار میں بھی محبت ہی چلی آ رہی ہے۔آپ سیب خریدنے جا رہے ہو تو محبت کے لیے، خوشبو ڈھونڈ رہے ہو تو محبت کے لیے، اوپر سے حکم آ گیا تو صاحب کی ساری زندگی ادھر ہی گزر جائے گی۔تو جب محبت آ جائے ناں کسی انسان میں، اس میں ایک تھوڑا سا فرق ہے، ایک تو ہوتی ہے جسمانی محبت، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے لیے values کو استعمال کرتا ہے۔ جب کسی بندے کو آپ Higher values پہ لے جائیں تو محبت پیدا ہو جاتی ہے۔تو جب جسمانی Values پر آ جائیں تو پھر مودت پیدا ہوتی ہے۔مودت جسمانی ہے اور محبت جو ہے وہ Qualitative ہے۔ جب آپ کو کسی سے محبت پیدا ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں Love's labour is sweet محبت کی نوکری تو بڑی میٹھی ہوتی ہے۔آپ صبح اٹھ رہے ہو، شام اٹھ رہے ہو نمازوں کے لیے اٹھ رہے ہو۔ کیوں جی؟ اللہ سے بڑا پیار ہے۔ یہ سودا ہی الفت کا ہے۔خداوند کریم اپنے لیے حکم چاہتے ہی نہیں ہیں۔ کہتا ہے خدا کا واسطہ ہے یار میں تمہیں پیار دے رہا ہوں۔تم مجھ سے خوف کھا رہے ہو۔اگر ایک دفعہ کسی نوجوان کی آنکھ سے اللہ کے لیے خالص اللہ کے لیے ایک آنسو نکلا تو اس پہ نارِ دوزخ ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔کمال کی بات ہے ہمارا ایک آنسو اللہ کے لیے نہیں نکل سکتا اس کی محبت میں نہیں نکل سکتا۔ ایک صاحب آ گئے کہنے لگے جی میرے بیٹے نے (انیس بیس سال کی عمر میں) تہجد شروع کر دی ہے۔تو میں نے کہا اسے محبت کا سرسام ہو گیا ہے اس کا علاج کراؤ۔ وہ کہنے لگے نہیں نہیں جی بڑا مذہبی ہو گیا ہے۔ میں نے کہا وہ پاگل ہے، یہ عمر ہے تہجد کی۔ جا اسے جا کے چیک کرا، وہ تو اللہ بیچ رہا ہے محبت کے لیے۔اس کا دماغ ٹھیک نہیں ہے، جا کے اس کو چیک کراؤ۔ وہ گیا گزرا دماغ ہے وہ محبت کے لیے اللہ میاں کو پورا پورا استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔مگر خواتین و حضرات آپ خود ہی غور کرو۔آپ ایک مجاز کے لیے حقیقت کو استعمال کرنے کی کوشش کرو گے تو آپ کا اللہ کون ہو گا۔وہ بادشاہ تو ٹھیک کہتا تھا، آپ کو پتہ ہے ناں کہ لیلیٰ بہت کالی تھی، اماوس کی رات کی طرح تھی۔ بہت دشوار رنگ تھا اس کا۔ پتہ نہیں وہ اس کو نظر کیسے آتی تھی ۔ بادشاہ نے بلایا اسے اپنے حضور اس کی شکل دیکھی تو بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا ....

Marfat.com

گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی

تو ہے وہ؟ خلیفہ تو حیران پریشان رہ گیا ناں۔ اتنی بڑی داستانِ محبت جس نے قائم کی۔ صحراؤں کے ذرے ذرے تک مجنوں کا پیغام پہنچا۔ کون کون سا ایسا درخت ہوگا جس کے نیچے بیچارے نے کھڑے ہو کے داد و فریاد نہ کی ہو۔ میں تو کہتا ہوں میرا خیال ہے محبت تو پتہ نہیں اسے تھی ہی نہیں کسی سے، مجنوں کو شاید اپنے آپ سے محبت تھی کہ ....

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اب یہ مصرہ ہی کافی ہے اس کی محبت کی حقیقت سمجھنے کے لئے۔ تو خلیفہ نے کہا

گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی

تو ہے وہ.... **کز تو مجنوں شد پریشاں و غوی**

اُو تیرے لیے پریشان ہے مجنوں۔ اب بادشاہ کو تو یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس نے کہا

گفت خامش اے کہ مجنوں نیستی

اس نے کہا اے بادشاہ چپ ہو جا تو مجنوں تو نہیں ہے۔ تو بڑا مشہور محاورہ وہاں سے نکلا ہے کہ

لیلیٰ را بچشمِ مجنوں باید دید

"Beauty lies in the eyes of beholder" ہر آدمی کو حسن نظر بھی نہیں آتا۔ یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ ہر آدمی کو حسن نظر بھی نہیں آتا۔ یہ تو Possession ہے جیسے جن پڑتا ہے ناں، بھوت پڑ جاتے ہیں، چڑیلیں پڑ جاتی ہیں۔ جن و بھوت کا آپ کو پتہ ہے اصول کیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام کے واقعہ سے بھی پتہ چلا۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی وضاحت فرمائی کہ جادو اور سحر یہ ہے کہ تمہارا خیال یا تمہاری نظر حقیقت چھوڑ دے۔ اس پہ جو چیز تمہیں دیکھنی چاہیے وہ نہ دیکھو۔ اور جو چیز تمہیں نہیں دیکھنی چاہیے وہ نظر آنے لگے۔ اب آپ اندازہ کرو، گھر میں خون کے چھینٹے پڑتے ہیں۔ ہر آدمی کہہ رہا ہے چھینٹے میں نے بھی دیکھے ہیں، میں نے بھی دیکھے ہیں۔ اب ان کو کون سمجھائے کہ تم نے کوئی چھینٹا نہیں دیکھا مگر تم ایک دوسرے کے قول کو

Marfat.com

دیکھ رہے ہو۔ ایک آدمی نے پہلے دیکھا پھر دوسرے نے پھر سارے گھر نے دیکھا حتیٰ کہ گھر میں ایک چھوٹا سا بچہ آئے گا اور کہے گا میں نے بھی دیکھے ہیں۔ اتنی Powerful suggestion ہے، اتنی Powerful suggestion ہے کہ چھینٹے نہیں بھی ہوں گے تو اُگ آئیں گے۔ اوڑ چھینٹے وہاں نہیں ہوتے۔ تو جادو یا نظر کو سمیٹ لیتا ہے قابو کر لیتا ہے یا خیال کو۔ خیال اگر پکڑا جائے تو حالات بدتر ہوتے ہیں۔ نظر کے جادو کا علاج تو بڑا آسان ہے مگر جب خیال ہی جکڑا جائے۔ اب دیکھو آپ ادھر پیچھے (افغانستان) پورے Religious group کا خیال ایک ہی جگہ جکڑا ہوا ہے۔ ان میں کوئی کشادگی نہیں ہے۔ ادھر ادھر جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے We are totally caught in the mess of thougt اور یہ تھارٹ قبروں تک ہمیں سراسیمہ رکھتا ہے۔ **"یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِ" {البقرہ:275}** جیسے سود خور کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کوئی اس زندگی میں نہیں ایسے ہوں گے۔ قبروں سے جب اٹھائے جائیں گے تو ایسے اٹھائے جائیں گے **"یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِ" {البقرہ:275}** جیسے کسی شیطان نے ان کو چھوا ہو۔ وہاں بھی ایسے اٹھائے جائیں گے جیسے شیطان نے چھوا ہو۔ جس Possessive thought کے ساتھ جاؤ گے تم، وہی Possessive Thought تمہیں قبر میں Face کرنا پڑے گا۔ آپ اُٹھے، آپ کو اُٹھایا گیا سب سے پہلے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے بڑے خوف کا مقام ہے قبر میں اٹھایا جانا، ویسے ہی روح قبض ہو جاتی ہے، Quarantina میں جا رہے ہوتے ہیں، آگے بڑی Different galaxies کے رستے کھلنے والے ہیں۔ Billion of years to hell and billion of years to heaven اللہ کسی مسلمان کو نہ لے جائے اور جائے گا بھی نہیں۔ مگر اس Quarantina میں بیٹھے ہوئے آپ پر ایک سوال کیا جاتا ہے .... من ربک؟ Very simple quesiton مگر سوال یہ ہے کہ پیچھے آپ کس Possession of thought میں رہے ہو؟ سوال تو یہ ہے کہ دنیا میں کس خیال کی Possession میں رہے ہو؟ دولت مال زمینوں بحریہ ٹاؤن کے چکر میں رہے ہو کدھر رہے

Marfat.com

ہو؟ یعنی جب آپ اتنے زیادہ جکڑے ہوئے احساسات میں ہوں گے۔تو ہوسکتا ہے جب پوچھا جائے من ربک ؟تو آپ کہیں ملک ریاض (قہقہہ)۔ A possessive thought will lead you in the grave سو رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ پہ گمان اچھا رکھو، نیت درست رکھو، گمان اچھا رکھو، پھر ایک دعا پڑھواور کہا یہ دعا لازم ہے کہ تم اپنے ساتھ رکھو ......" اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِنَا " کہ اے اللہ مرتے دم تک ہمیں اثبات بخشنا، ہمیں اپنے دین پہ قائم رکھنا۔تو یہ بڑی Heavy changes آتی ہیں۔ یہ Wirls ہیں۔ بہت سارے بحرانوں سے گزرتے ہوئے انسان مقامِ تمکین تک پہنچتا ہے۔مقامِ سکینت تک پہنچتا ہے قبر تک، بہت خوبصورت جگہ ہے قبر۔ دیکھو آپ کو میں ایک بات بتاؤں اگر خدا نہ بھی ہوتا تو میں ربِ کعبہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں مجھے پھر بھی خدا پر یقین ہوتا Do you know why ? میری تو امید ہی کوئی نہیں ہے۔ اللہ کے سوا میری تو امید ہی کوئی نہیں ہے۔کون مجھے امیدِ زندگی دیتا، یہ مختصر مہلت وقفہ ءحراسیدگی ہے۔ یہ کیا وقفہ ہے؟ زندگی میں کون اُٹھ کے کہہ سکتا ہے کہ میں نے تمام عمر خوشیاں کمائی ہیں۔ یہ پریشانی اور جس بھی حال سے گزرتے ہیں، اضطراب سے گزرتے ہیں ،ہم اس حال سے گزر کے قبر تک پہنچتے ہیں۔ جاپانی اچھے ہیں ناں! ذرا دوست نہیں وقت پہ آیا چلو خودکشی کرو جان چھوڑو۔ مگر ہمیں یہ سوچنا پڑتا ہے کہ بھئی اگر ہماری زندگی اتنی ہی مختصر ہے بس 60 سال 70 سال تو Billion of trillions of cosmos میں ہمیں کیا ملا ہوا ہے۔ربِ کعبہ کی قسم ہے کہ اللہ کے سوا کوئی تسکین نہیں دیتا۔ اس سے پہلے بھی زندگی تھی۔ اس کے بعد بھی زندگی ہے۔تم eternal ہو کائناتی زندگی والے ہو۔ Well our mother has done a great job نہ میری مانتے ہیں (آدم) نہ سنتے ہیں ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔تو میرا خیال ہے کہ پہلی کوانٹم جنگ جو ہے عورت نے لگائی تھی۔ پہلی شعوری جنگ خاتون نے لگائی تھی۔ اس نے کہا چلو ٹھیک ہے ابدیت تو ملے گی ناں! چاہیے جہنم میں ملے، زندہ تو رہوں گی ناں! میں اس eternity کے اس ماحول میں مَیں نے تھوڑی سی زندگی لے کے کیا کرنی ہے۔ She ate the wheat اب وہ تو کھا بیٹھیں۔

Marfat.com

اب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ السلام ہمارے ماں باپ ان پہ ہماری جانیں قربان وہ تو پھنس گئے آ کر۔ دیکھو یار کوئی فرق پتہ لگا ہے آپ کو۔ عورت نے پہلی کو اٹم جنگ لگائی ناں! مرد کی پہلی صفت دیکھی دوستی نہیں چھوڑتا۔ اتنا دوستانہ آ رہا ہے۔ اس وقت کونسا Sex تھی No violation nothing at all اس کو تو ایک دوست ملی ہوئی تھی، پیار سے محبت سے ایک عورت ملی ہوئی تھی۔ اس نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، اب دوست کے ساتھ ہی جنت بھی جہنم بھی۔ جس طرف بھی جانا ہے اس کے ساتھ ہی جانا ہے And perhaps a woman can do this کہ یہ اور کسی طرح سے قابو آ ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ بعد میں آئیں گے میرے پیچھے پیچھے " **فَتَلَقَّى آدَمُ** " اور اللہ کو یہ محبت کی ادا بڑی پسند ہے۔ میں آپ کو بتاؤں He loves, He wants to be loved اللہ نے بھی سارا کارخانہ محبت پر ہی کھڑا کیا ہوا ہے۔ تو جب انہوں نے غلطی کی تو اس نے کہا " **فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ** "{البقرہ: 37} ہم نے القا کئے چپکے سے، یار دیکھو فرق بڑا ہے۔ آدم کو محبت تھی ناں حوا سے مگر اللہ کو محبت تھی آدم سے۔ بہترین تخلیق اعلیٰ ترین اس نے چپکے چپکے سے " **فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ** " القاء کا لفظ ہے، ہم نے اس کے دل میں ڈال دیئے۔ اُو بندے گھبرا نہیں، حماقت تو تو کر ہی بیٹھا ہے مگر اس طرح دعا مانگ لے۔ اس طرح مانگ۔ میں ان لفظوں سے دوں گا۔ وہ Code words تھے۔ " **فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ** "{البقرہ: 37} اور ہم تو بخشنے والے تھے، ہم تو تیار بیٹھے تھے، ہم نے القاء کیے۔ یہ بڑا عجیب سا ڈراما ہے غلطی ہوئی اور معافی کے لیے لفظ بھی آ گئے۔ اگر آپ دیکھو تو انسانیت کا ڈراما دو چیزوں سے شروع ہوا ہے خطا سے اور معافی سے۔ خطا ہمارا پیشہ تھا ہم نے کیا۔ ایک دفعہ میں نے ایک مشہور فلم دیکھی تھی۔ اس فلم میں سنتوش کمار جب ہیروئن کے کمرے میں جاتا ہے تو اس سے پوچھتی ہے کہ یہ کیا تم چوری بھی کر رہے ہو اور تم نماز بھی پڑھ رہے ہو۔ اس نے کہا وہ میرا فرض ہے، یہ میرا پیشہ ہے۔ تو انسان کا پیشہ ہے خطا کرنا۔ سو ہم نے خطا کی اللہ نے بخشا۔ مگر وہ دعا کبھی نہ بھولے گا جو آدم کو اللہ نے سکھائی،" **رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا**

Marfat.com

عَـذَابَ النَّار "**{البقرہ:201}** تو یہ دعا آپ کو بہت سارے دیگر معاملات پہ بھی ہے، اور میرا خیال یہ ہے کہ حقِ آدم بھی یہی ہے، اور سنتِ آدم بھی یہی ہے کہ اس دعا کو ہم ادا کرتے رہیں۔

خواتین وحضرات! آپ سوچ سکتے ہیں اس وقت مجاز کیا تھا۔ کبھی غور کرو۔ اتنے سارے محبت کے ڈرامے میں مجاز کیا ہوگا۔ پھر وہ جو ڈراما پہلے لگا، خدا نے قرآن میں ایک ڈراما تو نہیں بیان کیا ناں! بہت ساری اور بھی سچی داستانیں ہیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ السلام کی داستاں مگر ایک بات آپ کو بتادوں۔ یوسف علیہ الصلوۃ السلام کے قصے میں ایک بات کہی یوسف نے جس سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقت کیا ہے اور مجاز کیا ہے؟ یوسف نے کہا "**وَمَـا أُبَـرِّءُ نَفْسِي** "اے اللہ نفس سے تو کوئی نجات نہیں پاتا "**إِنَّ الـنَّـفْـسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوء** "یہ تو ہمیشہ برائی کا حکم دیتا ہے۔ "**إِلَّا مَـا رَحِـمَ رَبِّـي إِنَّ رَبِّـي غَـفُورٌ رَّحِيمٌ** "اے اللہ اگر تو رحم کر دے تو اس سے نجات ہے۔ " **إِنَّ رَبِّـي غَـفُـورٌ رَّحِـيْـمٌ** "پوری محبت میں Involvement کے بعد یہ ہے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ السلام کا Opinion۔ اس پورے واقعہ پہ یہ ان کی Personal opinion ہے ..... ". **وَمَـا أُبَـرِّءُ نَفْسِيَ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّيْ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ** "**{یوسف:53}**

آپ نے حضرت موسیٰ اور صفورہ کے واقعہ میں دیکھا۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہے وہاں بھی آپ دیکھو مجاز کس طرح ٹپکتا ہے۔ تھکے ہارے ٹوٹے ہوئے خوف کے مارے ہوئے لشکروں کے خوف سے آزردہ، پلے ککھ بھی نہیں، کھانے کو کچھ بھی نہیں، ایک آدھ سکہ بھی نہیں جو خرید وفروخت کے کام آسکے۔ اور لباس تارتار بالکل آلودہ خاطر ہو کے ایک درخت ساتھ لمبے پڑ گئے اور کہا ...... ایسی خوبصورت دعا میں نے زندگی میں نہیں دیکھی۔ اتنی حسین دعا ہے اتنی مکمل ہے اتنی بے چارگی میں ایسی ہی دعا مانگی جاسکتی ہے ..... " **رَبِّ إِنِّـيْ لِـمَـا أَنـزَلْـتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْـرٍ فَقِيْر** "**{الـقـصـص: 24}** اے اللہ تو اپنی جناب سے کچھ نازل فرما دے میں تو فقیر ہوں۔ اے اللہ تو اپنی جناب سے کچھ بھی نازل فرما دے میں تو فقیر ہوں۔ میں تو غریب ہوں۔ تیرے دیار میں مجھے تو جو دے دے۔ تو مجھے ایک ذرہ دے دے کچھ دے دے۔ اور اس دعا کے جواب

Marfat.com

میں اللہ نے کیا دیا؟ ایک جھلملاتی ہوئی، قرآن پڑھا ہوگا آپ نے، ایک جھلملاتی ہوئی لجاتی ہوئی شرماتی ہوئی خاتون قریب آئی اور یہ حضرت صفورہ تھیں God is not less romantic (ہال میں قہقہہ)۔

خواتین وحضرات! وہ اپنے لیے کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے یٰحسرت علی العباد اے لوگو بڑی حسرت ہے بڑا افسوس ہے تم پر ...... اُو یار تم نے Pattern ہی نہیں دیکھا کہ میں کیا چاہ رہا ہوں۔ وہ قہار وہ جبار، بھئی ٹھیک ہے وہ تو میں ہوں۔ وہ کہتا ہے مگر یار تمہارے لیے تو نہیں ہوں۔ تم کیوں نہیں غور کرتے اس بات پہ۔ دیکھو جی تمہیں مثال دی جب اللہ تعالیٰ نے میں بڑا رحمان ہوں رحیم ہوں کریم ہوں۔ تو ہمیں کیا پتہ کیسا ہوتا ہے رحمان؟ کیسے ہوتا ہے رحیم؟ کیسے کریم ہوتا ہے؟ ہمیں کیا پتہ ہم نے کونسی اس کی رحمتیں دیکھی ہیں۔ اگر مجھے کچھ آسانی ملے تو مجھے کیا کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے آسانی دی ہے۔ اگر مجھ پہ جبر ہو تو میں کہوں گا کہ اللہ مجھے تو نے کون سی آسانی دی ہے۔ میں تو اپنے خیالات کو Express کرنے والا ہوں۔ تو اس کو ضرورت پڑی کہ بطور رحمان ورحیم وکریم اپنے آپ کو واضح کرے کہ میں کیسے رحمان ہوں کیسے رحیم ہوں کیسے کریم ہوں تو اس نے کہا دیکھو "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**"، "**وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ**" **{الانبیاء: 107}** اب دیکھو یہ شخص ہے ناں یہ رحمت العالمین ہے اس کو دیکھو لو تمہیں سمجھ آجائے گا میں کیسے رحمان ورحیم ہوں۔ ویسے خواتین وحضرات کبھی آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارکہ پوری پڑھی ہو۔ کوئی واقعہ آپ کو یاد ہے۔ کوئی ایک واقعہ جس میں حسن وجمال کے اس عظیم پیکر نے جیسے رسول ﷺ آپ تھے، کسی کو Teaching میں یا کسی کو دشنام درازی میں کسی کو بھوکا مارنے میں کوئی ایسی چیز یاد ہے آپ کو اپنے رسول ﷺ کے بارے میں۔ پھر اللہ کہتا ہے کہ یار اگر تمہارا رسول ﷺ ایسا ہے تو میں کیسا ہوں گا۔ میں نے ایک نمونہ دینا تھا اپنی رحمت کا اپنے رحمان والرحیم وکریم ہونے کا، تمہیں سمجھ ہی نہیں آسکتی تھی۔ تو میں نے تمہارا رسول ﷺ تمہیں بخشا ہے تاکہ اس Pattern کو تم سمجھ سکو۔ وہ مکہ جس پہ پورا آدھا قرآن عذاب کی آیات لے کر اترتا رہا، تمہیں جہنم میں جلا دیں گے، یہ کر دیں گے تمہیں وہ کر دیں گے، ڈانٹ پھٹکار کا یہ

Marfat.com

عالم ہے کہ کبھی ابو جہل کو کہا جا رہا ہے، کبھی ابولہب کو " **تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ** " **{اللھب:01}** کبھی کسی کو ذلیل کہہ رہا ہے، اللہ میاں خود کہہ رہا ہے اور کسی کو کمینہ کہہ رہا ہے اور کسی کو بدخصلت کہہ رہا ہے۔ پورے مکہ کو ذلت آمیز القاب سے کہہ رہا ہے۔ جب مکہ فتح ہوا تو کیا ہوا؟ خواتین و حضرات! کونسا عذاب تھا۔ ایک لاکھ کے شہر میں کتنے عذاب یافتہ ہوئے۔ حیرانی کی بات ہے اس وقت ایک جملہ بولا...... " **لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** " **{یوسف:92}** جاؤ، جاؤ آج تم پہ کوئی تکلیف نہیں، جاؤ اللہ کا نام لو۔ تم گھروں کو جاؤ سب بخشے ہوئے ہو۔ تمہیں سب معافیاں مل گئی ہیں۔

رحمت کی ایک اور مثال اس نے اپنے رسول اکرم ﷺ کی شخصیتِ مبارکہ میں دی اور عبدالرؤف نہیں کہا، عبدالرحیم نہیں کہا بلکہ اپنے جیسا رؤف اور رحیم کہا۔ زمین پر لوگوں کے لیے و، ویسا ہے جیسے اللہ پوری کائنات کے لیے رحمان و الرحیم و کریم ہے۔ صرف دائرہ مختصر ہے۔ مگر اللہ کے رسول ﷺ کا دائرہ کتنا بڑا ہے۔ " **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ** " **{الانبیاء:107}** جہاں جہاں وجودِ بشر ہے جہاں تخلیق ہے جہاں زمین ہے، جہاں روئیدگی ہے، جہاں سبزہ ہے، جہاں ملک اترتا ہے، جہاں کوئی جن آباد ہے جہاں کوئی بھوت ہے کوئی پریت ہے سب کے لیے اگر کوئی وجہء رحمت ہے تو آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ " **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ** " **{الانبیاء:107}** میں آپ سے عرض کر رہا تھا۔ آخری جملے میں آپ کو ایک آخری بات بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ کی جو اپنی مرضی ہے وہ یہ نہیں ہے۔ جیسے تقویٰ کی بہت ساری داستانیں آپ سنتے ہیں، ڈر اور خوف۔ میرے نزدیک اگر میں تقویٰ کو Explain کروں، خدا کے خوف کو تو میرے نزدیک صرف ایک چیز خدا کے خوف کا باعث بنتی ہے۔ اگر کسی سے محبت ہو تو ہم ان اعمال سے گریز کرتے ہیں جو ہمیں اپنے محبوب سے جدا کرتے ہیں۔ اور میرے اپنے دل میں کوئی خدا کا خوف ہے تو یہی ہے کہ ہم ایسا کام نہ کریں جو خدا کی ناراضی کا باعث بنے۔ میں کم از کم اس کام کو کرنے سے ڈروں جو مجھے میرے دوست میرے محبوب سے جدا کر دے میرے اللہ سے جدا کر دے۔ یہی بات اللہ کہتا ہے.... " **فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ** " جب تم کام کاج ختم

Marfat.com

کرلو اپنی ذمہ داریاں نبھالو " **فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُم** " تو مجھے ایسے یاد کرو جیسے آباؤ اجداد کو یاد کرتے ہو، محبت سے یاد کرو۔ خلوص سے یاد کرو۔ اور پیار سے یاد کرو۔ " **أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا** " **{البقرة:200}** ہاں ایک طلب مجھے ضرور ہے، اللہ کہتا ہے کہ تم ہر چیز سے بڑھ کر مجھ سے پیار کرو۔ اور اصولِ علم بھی یہ کہتا ہے کہ ماں باپ سے میں پیار ضرور کروں گا۔ مگر جس نے مجھے ماں باپ دیئے ہیں وہ زیادہ Important ہے۔ میں روٹی سے انس رکھوں گا۔ مگر جو مجھے روٹی دے رہا ہے اس سے مجھے زیادہ انس ہونا چاہیے۔ میں عزت طلب کرتا ہوں۔ مگر جو مجھے عزت دینے والا ہے وہ مجھے زیادہ Important ہے..... " **فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا** " **{فاطر:10}** اگر تمام چیزوں کا مالک اللہ ہے اور تمام چیزیں ہی اس کی عطا اور بخشش سے ہیں تو میرا خیال ہے۔ The top priority of love, consideration and obedience goes to God and nothing else May Allah be with you. Thank you, Thank you very much.

Marfat.com

علاماتِ مہدی علیہ سلام اور عصرِ حاضر

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○ سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡن ○ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡن ○ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن ○

خواتین وحضرات: مُڑ مُڑ کے تیرے شہر میں آنا عجیب ہے۔ اور یہ کوئی پانچویں، چھٹی مرتبہ ہے جب آپ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ میں اکثر سوچتا ہوں۔ Who is Imoprtant? You or me? تو بسا اوقات مجھے ایسے لگتا ہے ایک دفعہ میں رستہ بھول گیا ایک ایسی گاڑی پہ چڑھ گیا جس کی منزل کا مجھے پتہ نہیں تھا۔ جا میں لاہور رہا تھا جب رستے میں میں نے Symbols اور Signals دیکھے تو میں نے کہا یہ تو لاہور نہیں جا رہا تو میں نے اس ریل کار والے سے پوچھا یہ گاڑی کہاں جا رہی ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ گاڑی تو فیصل آباد جا رہی ہے۔ تو میں نے کہا اچھا یار مجھے پہلے سٹاپ پر اتار دینا۔ عجیب سی کوفت ذہن کو ہو رہی تھی تو اس نے مجھے ڈنگہ اتار دیا۔ ڈنگہ میں نے کبھی نانی اماں سے سنا تھا کہ کوئی شہر ہے لیکن اسے کبھی دیکھا نہیں تھا۔ It was very dark, pitch dark, horrifying dark اتنا خوف وخطر تو نہیں ہوتا تھا اس وقت مگر تھا اندھیرا اور اندھیرا تو ہر بندے کو خوف میں ڈال دیتا ہے۔ So i was confused جگہ کا پتہ نہیں، نشانِ منزل کوئی نہیں، راہبر کوئی نہیں۔ ہدایت کوئی نہیں۔ ویسے ہی قدم مارتا نکل گیا اور میرے ذہن میں بڑے عجیب وغریب سے وسوسے بھی آ رہے تھے جیسے لوگوں

Marfat.com

کو نماز میں آتے ہیں۔ تو جب کنارے پر پہنچا تو کسی سے میں نے پوچھا کہ یار ادھر کوئی سڑک بھی ہے کوئی بس ہے یا کوئی ایسی راہ گزر ہے جس سے میں واپس جہلم جا سکوں تو وہاں ایک چھوٹی سی دُکان تھی چھوٹی سی، اس دُکان میں ایک دیا جل رہا تھا۔ ایک بڑھا سا بابا پرانے زمانے کی سماوار رکھ کر اس پر آگ دھونک رہا تھا اور چائے تیار کر رہا تھا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ میں نے کہا چائے ہی پیو باقی تو زندگی کا مقدر خطرے میں ہے تو میں نے اسے چائے کا آرڈر دیا۔ چائے کو دیکھا تو پھر اچانک مجھے بھوک بھی لگ گئی تھوڑی سی کیونکہ بڑا پیدال چل کے آیا تھا تو میں نے پوچھا ساتھ کچھ ہے کھانے کو؟ اس نے کہا کچھ نہیں شاید ایک کیک رس رہ گیا ہو۔ کہیں پڑا ہو گا۔ وہ ڈھونڈ ڈھانڈ کے پرانے سے مرتبان سے جس کے باہر کافی ساری وہ لگی ہوئی تھی کیا کہتے ہیں کائی شائی جمی ہوئی تھی۔ اس میں سے اس نے پتہ نہیں کون سی صدی کا ایک کیک رس نکالا۔ جب میں نے وہ کیک رس اٹھایا ناں تو اچانک میرے دل میں ایک بہت بڑا روشنی کا جھما کا ہوا، میں نے اس کیک رس کو کہا ...... "کم بخت تیرے لیے یہ ساری فیٹیک پڑی تھی، یہ میں اتنی دور سے بھکا، گمراہ ہوا، کھٹکا، پڑکا، وہ اس ایک کیک رس کے کھانے کے لیے۔"

خواتین و حضرات! مقدرات کچھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کدھر کے رستے کہاں جا ملتے ہیں اور کبھی شر کے رستے خیر کو کھل جاتے ہیں اور کبھی خیر کے رستے شر کو کھلتے ہیں۔ یہ جو عنوان علاماتِ مہدی اور عصر حاضر ہے۔ اصل میں پہلے یہ دیکھنا ہے کہ مہدی کی ہمیں ضرورت کیا ہے؟ مہدی کون ہیں؟ آخر اتنی مدتوں سے اور ہر عصر میں ہم لوگ مہدی کو ڈھونڈھتے چلے آئے ہیں کیوں ڈھونڈتے چلے آئے ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ تو کہا یہ جاتا ہے کہ قومیں جب زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے بدترین حقائق کو Face کر رہی ہوتی ہیں تو وہ اپنے اندر سے ایک آرزو کا نام رکھ لیتے ہیں چاہے وہ مہدی ہو چاہے وہ کوئی اور ہو۔ ایک توقع ایک خواہش کہ گردش و ادبار کے ان زمانوں میں کوئی تو آئے، کوئی تو اترے گا، آسمانوں سے اُترے چاہے زمین کی کوکھ سے پیدا ہو جو ہمیں دوبارہ ہماری زندگی کا کوئی مقام دکھائے گا۔ شاید ہماری روحوں کو زندہ کرے گا ہمارے پست حوصلوں کو بلند کرے گا اور شاید ہم کسی قابل ہو کر پھر دنیا میں سر اٹھانے کے

Marfat.com

قابل ہوں۔

خواتین وحضرات! جب غرناطہ کو سلطنت گری تو ایک Alone ranger تھا، ایک سپہ سالار موسیٰ بن الزغیری جسے موسیٰ بن ابی غسان بھی کہتے ہیں۔ وہ اکیلا جنگجو تھا جس نے ہار نہیں مانی، باہر نکلا، وادی الکبیر کے کنارے اسے آخری مرتبہ دیکھا گیا۔ چار شہسوار گزرے فرڈیننڈ و ازابیلا کے، ان کے ساتھ لڑتا پایا گیا۔ ایک Eye-witness نے کہا کہ دو کو اس نے مار دیا اور وہ زخموں سے چُور تھا اور وادی الکبیر کے کنارے اس نے اپنے آپ کو دریا میں گرا دیا۔ بڑا تیز رواں دریا تھا، موجیں اٹھ رہی تھیں۔ اس میں وہ گم ہو گیا مگر موسیٰ اس کے بعد بھی زندہ رہا۔ لوگوں کے ذہن سے کبھی بھی نہیں گیا اور جب بھی کبھی اس قوم پر بوجھ پڑا، جب بھی ان لوگوں پر ان Moors جو سپین میں رہتے تھے۔ جب ظلم ہوتا، تعدی ہوتی، جبر ہوتا تو وہ یاد کرتے اور لوگوں کو یاد کراتے کہ موسیٰ لوٹ کے آئے گا اور ہمیں اس قید و بند سے رہائی دے گا۔

خواتین وحضرات! حضرت امیر عبدالرحمٰن الغافقی جب فرانس کی حدود میں داخل ہوئے تو لوم کے قصبے کے مقام پر ان کو موت آ گئی۔ لشکر پلٹ گیا، وہاں ایک Knight تھا Roland اس کا نام تھا۔ Roland کے قصے کہانیاں آج بھی، آج بھی سپین کے ان پہاڑوں میں مشہور ہیں اور جب بھی کوئی مظلوم گرتا ہے، مرتا ہے تو اس کو خیال ہوتا ہے کہ ابھی اپنا نیزہ اٹھائے ہوئے Roland کہیں سے نکلے گا اور مجھے پناہ میں لے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمارا تصورِ مہدی بھی ایسا ہی ہے؟ جب بھی زمانوں میں ہم گرے، پڑے، شکستیں کھائیں، بزدلی کے مظاہرے کیے، عزت و آبرو خاک آلود ہوئی تو پھر ہم نے مہدی کو یاد کیا۔ ہم نے خیال کیا اب کوئی اللہ کا بندہ آئے۔ ہمارے اندر وہ آرزوئے جنگ پیدا کرے جہاد کی آبرو Create کرے اور پھر ایک دفعہ ہم اپنے اس گم گشتہ مقدر کو پالیں، اس عزت کو پائیں، اصحابِ رسول ﷺ کے نقشِ قدم کو پھر چھو لیں اور آسمان گیر ہو جائیں۔ مگر خواتین وحضرات! اتفاق سے روایاتِ مہدی میں اور ہمارے اس تصور میں فرق ہے۔ This is not a psychological Compensation of our discomfort مہدی کا تصور ہماری نفسیاتی کمزوری

Marfat.com

نہیں ہے۔اس لیے کہ یہ تصور زوال کے دنوں میں نہیں پیدا ہوا۔ یہ تصور کسی غربت اور بربادی کے عصر میں نہیں پیدا ہوا یہ تصور اس وقت پیدا ہوا جب آقا و رسول محمد رسول اللہ ﷺ ایک جہانگیر جذبے کے لیے اپنی قوم کو تیار کر چکے تھے۔ جب اصحابِ رسول ﷺ کے قدم آگے بڑھ رہے تھے۔مکہ اور مدینہ کی فتوحات کے بعد وہ اب اقصائے مغرب پر پیش قدمی کر رہے تھے اس وقت یہ تصور پیدا ہوا۔ یہ شکست کے دنوں کا تصور نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی مقتدر ترین خوشخبریوں میں ہے۔ امریکہ سے ایک ڈاکٹر شبیر صاحب ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کافی Assistance لی ہو گی مگر کافی برسوں سے یورپین اقوام جو ہیں Resurrection کے اس Idea کے، احیائے نو کے اس تصور کو مسلمان قوموں کے دلوں سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ خود کبھی کبھی مہدی پیدا کر کے مار دیتے ہیں۔

خواتین و حضرات! ایک بڑی مشہور سٹوری آئی جس میں C.I.A کی ایک بہت بڑی پلاننگ تیار ہوئی کہ مسلمان مہدی کے تصور کو اتنا زیادہ جو Promote کر رہے ہیں تو ہم ہی کیوں نہ مہدی پیدا کر دیں۔ایک تو مسلمانوں پر بھی غلبہ پا جائیں گے دوسری رسوائی ءمہدی بھی ہو گی اور مسلمانوں کو مزید Depress کر دیا جائے۔ ہمارے کم از کم چھ ٹیلی ویژن اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔روز ایک نئی اداس خبر، روز ایک نئی خطرے کی ایک گھنٹی، روز آپ کو یہ بتانا کہ پاکستان آج نہیں، کل نہیں، پرسوں نہیں۔ ہر وقت دل کانپتے رہتے ہیں اپنے خیال سے، بچوں کے خیال سے، آخر ایک سوستائیس ملین ڈالرز کی کاروائیاں بھی تو ہوتی ہیں ناں، آخران لوگوں کو پیسے اسی لیے لگے ہوئے ہیں ناں کہ یہ ایسی قوم ہے جو رجاء کو جو امید سے کبھی دل خالی نہیں کرتی۔اقبال کا مصرعہ سنا ہے کہ۔

؎ امید مردِ مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

اس قوم کے دل سے کبھی امید نہیں جاتی اس کو اتنا Depress کر دو کہ یہ امید کے تصور کو بھی وقت کا ضیاع سمجھیں۔تو خواتین و حضرات! انہوں نے ایک بڑا شاندار پلان بنایا، C.I.A نے بہت بڑا پلان، تصوراتی حد تک انہوں نے ایک مہدی تخلیق کیا۔ پہلے ایک بزرگ بابا کو، آپ کو پتہ ہے

Marfat.com

کتنا بابوں کے ذکر ہوتے ہیں۔ ہمارے اردگرد بابے ہی بابے بکھرے ہوئے ہیں۔ ایک بابے کو اٹھا کے انہوں نے مکہ مدینہ پہنچا دیا۔ وہ بابا بڑا بیچارہ مسکین سا، پہلے مقبول ہوا۔ پھر ایسا ہوا کہ بابے کی دعائیں قبول ہونا شروع ہوگئیں۔ پیچھے C.I.A جو تھی۔ بابے نے کہا کسی کو تمہیں فلاں کام مل جائے گا۔ اس کو اگلے دن کام مل گیا۔ بابے نے کہا تمہارے بچے کو جاب مل جائے گا تو اسے جاب مل گیا۔ بابے نے کہا تمہارے گھر پہ رات برسات ہوگی نوٹوں کی، کوئی رات کو آ کر دروازہ کھٹکھٹا کر پانچ سات سو ڈالرز پھینک گیا۔ ہوتے ہوتے بابا جو ہے عزت و حرمت میں بڑھتا چلا گیا۔ اب فیصلہ یہ تھا کہ اس کو مہدی کیسے بنایا جائے؟ تو خواتین و حضرات! انہوں نے بڑا ایک پیچیدہ سا فیصلہ کیا کہ نظر سے کہیں دور آسمانوں میں ایک Laser station قائم کیا جائے۔ مکہ و مدینہ کے اوپر، وہ اتنا دور ہو کہ Common نظر سے نہیں نظر آئے۔ پھر مہدی کے بارے میں ایک تصور مشہور تھا کہ مہدی حج کے موقع پر اس وقت Popular ہوگا جب اس کی قربانی آسمانوں سے آنیوالی وہ آگ اٹھا لے گی۔ آپ کو یاد ہے ناں ہابیل و قابیل کا بھی یہی Test تھا کہ جس کی قربانی اللہ قبول کرے۔ سو انہوں نے اس طرح پلان کیا کہ جب وہ وقت آیا تو لیزر نے اس سپاٹ کو Fix کیا، مہدی کو سمجھا دیا گیا کہ قربانی ادھر لانی ہے۔ تو وہ قربانی اس نے ادھر لانی تھی اور اوپر سے لیزر نے گرنا تھا اور آنِ واحد میں بکرا اوکرا چلا جانا تھا اور آواز اٹھنی تھی یا مہدی و یا مہدی و یا مہدی۔ خواتین و حضرات! یہ ڈراما پورا چلتا چلا گیا اور پھر لوگوں کی دھکم پیل سے آواز آنی شروع ہوگئی، مہدی آ گیا، مہدی آ گیا، مہدی آ گیا، مہدی آ گیا، پھر وہ بزرگ محترم گئے آگے، اب سارے لوگ اس اشتیاق میں تھے کہ ان کی قربانی کب آسمانوں سے قبول ہو؟ بکرا کاٹا گیا، اوپر سے لیزر آئی مگر ایک گڑ بڑ ہوگئی، ایک حماقت ہوگئی، لوگ پتہ ہے آپ کو کتنے جاہل ہوتے ہیں۔ لوگوں نے مہدی دیکھنے کے اشتیاق میں اتنا پریشر ڈالا کہ بکرے کی جگہ وہ حضرت امام مہدی چلے گئے، اوپر سے Laser آئی اور مہدی کو اٹھا کے غائب ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی آواز آئی کذاب، کذاب، آپ کو پتہ ہے قوم کتنی جلدی بدلتی ہے، ابھی مہدی کہہ رہے تھے اور ابھی انہوں نے شور مچایا کذاب، کذاب، کذاب۔ تو اس تصور سے آپ یقین کرو کہ کئی مرتبہ ان چالاک

Marfat.com

قوموں نے مسلمانوں کو بہت احمق بنایا ہے اور تصور مہدی سے خاص طور پر اقوامِ عالم میں ہمیں ہمیشہ Under pressure رکھا اور کوئی نہ کوئی بندہ Introduce کرتے رہے۔ دیکھئے کچھ عرصہ پہلے مُلا محمد عمر نے بھی مہدویت کا ایک ایسا دعویٰ کیا۔ اس پہ ایک کتاب لکھی گئی Dreams of Mullah Umar اور وہ پروفیسر جو تھے Ian. Edger انہوں نے لکھی وہ کتاب اور خیال کیا کہ اب ہم نے ایک بہت بڑے تضاد کو ڈسکور کر لیا ہے۔ اور اس میں بتایا کہ خواب تو یہ دیکھ رہے ہیں مُلا عمر اور ساتھ ہی ایک تصویر بھی تھی اور تصویر یہ تھی کہ مہدی ءوقت، فاتح عالم، جناب مولانا مولوی محمد عمر صاحب ایک موٹر سائیکل پہ فرار ہو رہے ہیں۔ یہ Contradiction دکھا رہے ہیں۔ It was a very depressing side ایک طرف ہیرو کھڑا کرنا اور پھر Suddenly ایک انگریزی فلم کا ایک ہیرو آتا ہے۔ اب آپ دیکھئے کتنی فلمیں آپ نے بھی دیکھی ہوں گی، میں نے بھی دیکھی ہوں گی کہ ایک امریکن ہیرو کیا کچھ نہیں کر سکتا؟ ایٹم بم برباد کر سکتا ہے، زمانہ بدل سکتا ہے، زمین Change کر سکتا ہے The American godly hero can do anything for you on God's earth مگر وہ بیچارے اس چکر میں افغانستان آ گئے۔ وہ Seals، وہ Marines جن کی شہرت میرا خیال ہے کہ وہ شہرۂ آفاق تھی۔ جب وہ افغانستان میں گئے تو ان نالائق پٹھانوں نے مار مار کے ان کا حشر برا کر دیا۔ اب وہ بیچارے Literary جیسے دم دبا کے بھاگنے کے چکر میں ہیں وہاں سے، کچھ بھاگ گئے ہیں کچھ بھاگ رہے ہیں۔

یہ ساری Images جو وہ Create کر رہے تھے۔ وہ دنیا کو Overall خوفزدہ کرنے کے لیے ایک سپر پاور کے Mighty attitudes کو نمایاں کرنے کے لیے مگر جب Factually جب وہ گراؤنڈ پہ آئے اور Ground realities یہ تھی کہ سوکھے سڑے، بھوکے، ایک دن میں ایک گھونٹ قہوہ پینے والے، صرف ایک رائفل شانوں پہ لٹکائے ہوئے، چٹانوں کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے ایک سیدھے سادھے سے گنوار بالکل illiterate کسی قابل پٹھان نے مار مار کے ان کا بھرکس نکال دیا، ادھر American seal کا سر اٹھتا وہ Seal ہی

Marfat.com

توڑ دیتا تھا۔ یہ ادھر ان کا حشر ہو رہا تھا۔ مسلمانوں میں اس قسم کے تصور کی گنجائش اس لیے پیدا ہوئی خواتین و حضرات! بارہ سو برس آپ حکمران رہے۔ ساڑھے تیرہ سو برس 1707ء تک تو دنیا پہ تین بڑے بادشاہ تھے۔ تینوں بڑے بادشاہ مسلمان تھے۔ اتنے بڑے بادشاہ کہ یہ تصور بھی نہیں تھا کہ کوئی مغربی کوئی قوم آ کے (ان سے کسی مہم جوئی کی متحمل ہو سکتی ہے)۔ 1588ء میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ آرمیڈا کی جنگ لڑی گئی اور برطانیہ نے اس جنگ کے لیے تیاری کی، آرمیڈا کی جنگ کو فتح کرنے کے لیے۔ سپینش آرمیڈا اسے کہتے ہیں، اس کے خلاف جب انگریز جنگ لڑنے نکلے تو انہوں نے چار لیٹرز بھیجے سلطنتِ عثمانیہ کے بادشاہ کو، سلطان سلیمان ذیشان کو چار لیٹرز لکھے۔ اس میں بڑی Humbly عرض کی کہ اے بادشاہ عالم ہم جنگ کے لیے نکل رہے ہیں پیچھے ہماری مملکت بالکل خالی ہے، ایسا نہ ہو کہ فرانس یا کوئی اور قوم آ کے اس پہ غلبہ حاصل کر لے "Please promise us to protect our land" جب تک ہم جنگ لڑ کے نہیں آتے آپ ازراہِ کرم انگلینڈ کی حفاظت کرنا۔ These four letters they are laying with the Turks even now سلطان سلیمان The Magnificent کے زمانے میں۔ مگر بدقسمتی سے یہ تاریخ کے منظر پہ اس لیے نہیں آتے کہ جب وہ حکمران ہوئے تو انہیں کتنی شرمندگی ہوئی ہو گی کہ ہم نے سلطان سلیمانِ ذیشان سے اس قسم کی استدعا کی ہوئی ہے۔ یہ منت کی ہوئی ہے کہ آپ ہمیں protect کرنا یورپی باقی اقوام سے۔

خواتین و حضرات! ہم پر بھی بڑے ایسے موقعے آئے اور ہمارے بزدلانہ شعار کے حکمرانوں نے متعدد مرتبہ انگریز اقوام سے مدد بھی طلب کی ان کے جھانسوں میں بھی آئے ان کی خدمات بھی سرانجام دیں۔ Now moving on towards debate سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ تمام تصورات جو ہیں جو ہمارے Resurrection کے ہیں Re-birth کے مسلم اُمہ کے۔ یہ سارے کا سارا دجل و فریب ہے یا ایسی کوئی حقیقت موجود ہے کہ جس پہ ہم Rely کر سکیں۔ ہاں یہ بات سچ ہے کہ زمانہ ء آخر میں مسلم اُمہ کو عروج حاصل ہو گا اور خدا کے فضل و کرم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے وعدے پورے ہوں گے اور ہم دوبارہ سربلند ہوں

Marfat.com

گے۔ بلکہ یہ اتنی بڑی سر بلندی ہے کہ اس کے بعد شاید مذہبی خلفشار رہے ہی نہ۔ اور لوگ پلٹیں گے۔ بجائے مذاہب کے لوگ کفر و شرک کو پلٹیں گے۔ حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تم وہی کام کرو گے جو پرانی قوموں نے کیا۔ اگر انہوں نے گوہ کے بل میں ہاتھ دیا۔ تو تم بھی ادھر جاؤ گے۔ تم بھی وہی ساری برائیاں اختیار کر لو گے۔ تم بھی، پھر زمانہ شرک کو پلٹے گا، زمانہ ایک Peak تک پہنچ چکا ہے۔ خواتین و حضرات یہ Graphical world ہے۔ اس میں ایک Maximum graph نے آنا ہے۔ ترقی اور تمدن کے ایک بڑے گراف نے آنا ہے۔ پھر اس نے زوال پذیر ہو کے اسی پستی کو پلٹنا ہے۔ آج کا مہذب، متمدن، شاندار تخلیقات والا انسان نظر آتا ہے کہ پانچ سو، ہزار سال کے بعد دوبارہ انہی Caves میں داخل ہو جائے گا جہاں سے اس نے عزت اور Progress شروع کی تھی کیونکہ یہ ترقی، یہ تمدن یہ اس عقل کی مرہون منت تھی جس کو اللہ نے گائیڈ کیا، عزت بخشی۔ یہ وہ امانتِ علمیہ اور عقلیہ تھی جس کی وجہ سے یہ انسان آگے بڑھا۔ مگر جب انسانوں نے اس امانت سے فائدہ نہ اٹھایا تو یہ امانت لوٹانی پڑے گی، امانت لوٹانے کے لیے ہوتی ہے۔ یہ عقل و معرفت لوٹانی پڑے گی۔ جنگ میں، حادثات میں بالآخر یہ تعقل ختم ہو جائے گا، یہ فکری صلاحتیں زنگ آلود ہو جائیں گیں اور یہ تمام عقل انہی گھروندوں کو پلٹ جائے گی۔ پھر وہی شرک، وہی بت پرستی مگر اب کے کوئی بت شکن نہیں آئے گا اور زمانہ قیامت پہ ختم ہو جائے گا۔

خواتین و حضرات! اللہ کے رسولؐ کی ایک حدیث ہے جس کو حدیث نہیں کہا گیا، معجزہ کہا گیا۔ اس لیے کہ حضور گرامی مرتبت ﷺ کے بعد ہمارے ماں باپ ان پہ قربان آج تک زمانے میں اس حدیث کی صداقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ فرمایا کیا ہو گا تمہارا حال جب تم کسریٰ کے کنگن سراقہ کو پہناؤ گے۔ جب تم کسریٰ کے محلات پر قبضہ کرو گے۔ پھر فرمایا کیا ہو گا میری امت کا حال جب روما کے تخت اُلٹے گی اور روما کی سلطنت پہ قبضہ کرے گی۔ پھر فرمایا پھر ایک وقت میں زمانہء درمیان میں پھر تم پر ایک قوم حملہ آور ہو گی، بڑی ہلاکت خیز قوم ہو گی، بڑی ظالم قوم ہو گی، اور ان کے چہرے ڈھال کی طرح آنکھیں چھوٹی اور ان کے جوتوں کے تسمے

Marfat.com

چمڑے کے ہوں گے، اور پھر تم بالآخر ان پر بھی کامیاب ہو گے، ان پر بھی فتح پاؤ گے اور پھر زمانہء آخر میں تمہارا واسطہ دجال سے پڑے گا، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہر حال میں ہم نے سب پیغمبروں نے خبر دی ہے، سب سے زیادہ میں اپنی اُمت کو خبر دے کے جا رہا ہوں مگر ساتھ یہ بھی خبر دی کہ تم دجال پہ غالب آؤ گے۔

خواتین وحضرات! اِس حدیث کو اس لیے معجزہ کہا جاتا ہے کہ اس میں چار باتوں کی پیش گوئی ہے۔ کسریٰ کی فتح کی، مدائن کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے Central empire of the Kusras ختم کر دی، اور انطاکیہ کی فتح کے بعد یرموک کی شکست کے بعد Roman empire کو، اور بالآخر اگر آخر تک چلیں تو سلطان محمد فاتح نے Eastern Roman empire کو ختم کر دیا۔ پھر مانگولز اٹیک کے بعد جب خوفناک ترین قوموں سے واسطہ پڑا تو ایسے لگا کہ عالمِ اسلام ختم ہو گیا ہے۔ سلطان رکن الدین بیبرس کی مدد سے انہوں نے عینِ جالوت میں قزل بوغا کو شکست دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ خطرہ ختم کر دیا تھا۔ بلکہ اس کا ایک رزلٹ یہ ہوا کہ ترکمانز اور منگولز پھر اسلام کے دائرے میں آ گئے، اسلام کی طاقت نو کا باعث بن کر یہ مزید آگے چلے گئے اور انہی کی ایک حکومت جو ہے وہ یورپ کے دل میں جا بیٹھی جسے آپ اب بھی Ottoman empire کے نام سے جانتے ہو اور Turkish empire کے نام سے جانتے ہو۔

خواتین وحضرات! اس حدیث کا آخری حصہ دجال اور خروجِ دجال کے بعد یہ توقع رکھی جا سکتی ہے کہ یہ معرکہء خوں ریز پڑے گا۔ اُمت مسلمہ سے پڑے گا مگر اس سے پہلے کچھ حالت کا وارد ہے۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کا ایک تہائی، مقتدر تہائی دجال کا ساتھ دے گا۔ میری امت کا دوسرا حصہ اس سے جنگ کرے گا اور اس سے شکست کھائے گا اور یہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے، پھر میری امت کا تیسرا حصہ اٹھے گا۔ ایک تہائی جو رہ جائے گا وہ دجال سے جنگ کرے گا اور حتمی غلبہ پائے گا۔ دجال کے وقت کے ساتھ ساتھ اک خبر مہدی بھی ہے اگر میں اس کو بہت Simplify کر دوں، بہت آسان کر دوں تو وہ

Marfat.com

حضرت محمد بن اسماعیل البخاریؒ اس کو بڑے سادہ سے لفظوں میں کہتے ہیں۔ اور میرے اپنے فہم میں خواتین وحضرات اس سے زیادہ کوئی مقام نہیں ہوسکتا جو بخاری نے اس چھوٹی سی حدیث میں دیا ہے کہ زمانہء آخر میں مسلمانوں کے گروہ کا سردار ایک نیک مسلمان ہوگا۔ اس کے علاوہ آپ مہدی کے بارے میں کیا شوق رکھتے ہو مجھے نہیں پتہ مگر یہ حقیقت ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا اور مسلمان جنگ کے لیے نکلیں گے تو ان کی امارت اور ان کی قوت و طاقت کا امین ایک ایسے صاحب ہوں گے جس کو مختصر ترین الفاظ میں بخاری کہتے ہیں کہ آخری زمانے میں مسلمانوں کے گروہ کا سردار ایک نیک مسلمان ہوگا۔ یہی اصل میں جناب مہدی کی تعریف ہے کہ زمانہء آخر میں مسلمانوں کے گروہ کے سردار، سپرداریوں پہ نہیں ہوں گے، زرداریوں پہ نہیں ہوں گے ایک نیک مسلمان ہوگا اور یہ کافی ہے اس پورے scenario کو cover کرنے کیلئے Because actually we are just looking for an honest, well committed and truth full leadership amongst Muslims اور حدیث بالکل صحیح ہے کہ ہمارے گروہوں کے سردار، عجمیوں کے سردار اور عربوں کے سردار اس وقت نہ آزاد ہیں نہ وہ اپنی سوچ رکھتے ہیں، وہ تمام تر مغربی اقوام کے سائے میں ہیں، ایسے لگتا ہے کہ قرآن کے بعد ایک دوسرا قرآن اترا ہے جس کا نام Democracy رکھا گیا ہے And it's more popular ایسے لگتا ہے کہ یورپ اور یورپی اقوام کی طرف سے ہمیں ایک ایسا صحیفہء آسمان مل گیا ہے کہ جس کو ہم ہر دوسرے نظریئے کے متقابل رکھ کے اسے ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور یہ Democracy ہے۔ کیونکہ اگر آج بھی جو Struggle ہو رہی ہے، وہ یمن میں ہو رہی ہے، وہ عراق میں ہو رہی ہے۔ جو قتل و غارت بھی ہو رہی ہے۔ جو تباہی ہو رہی ہے۔ جو رسوائی ہو رہی ہے یہ تمام تر صرف ایک تازہ خدا کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ وہ جو god of liberty ہے۔ ادھر نیویارک کے ٹاپ پر بھی لگا ہوا ہے۔ وہ جو Democracy کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس Democracy کو بہانہ بنا کر The Muslim Ummah is being buttered like animal اب ایک نئی سوغات بھی پاکستان میں آگئی ہے۔ کرپشن بے پناہ

Marfat.com

بڑھ گئی ہے۔ آسائشیں زیرو ہورہی ہیں۔ تباہی و ہلاکت ہر جگہ نظر آتی ہے مگر رہے نام جمہوریت کا اور آپ کو پتہ ہے کہ اقبال کیا کہہ گیا تھا جمہوریت کے بارے میں ، اللہ کی بات اور ہے ایک زمین کے فلاسفر نے بھی یہ کہہ دیا جمہوریت کے بارے میں کہ

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولہ نہیں کرتے

یہ کہا کہ اس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے۔ اور خواتین و حضرات ! جہاں جہاں Advance democracy موجود ہے وہاں اللہ کے فضل سے ان اقوام نے اس درجہ Democratic ranks حاصل کر لیے ہیں کہ تمام تر Morality سے فارغ ہو گئے ہیں۔ وہ ہر قسم کے اس Moral Concept سے آزاد ہو گئے ہیں۔ جو کبھی خدا نے اور رسولوں نے اور نیک لوگوں نے زمین پہ قائم کئے تھے وہ سارے کے سارے Concept ختم ہو گئے ہیں۔

خواتین و حضرات ! Coming back to topic اتفاق سے مہدی کے تصور نے مسلمانوں کو جہاں بہتری کی امید دی ہے وہاں گمراہی بھی بڑی دی ہے، اور اتنی زیادہ دی کہ ہر زمانے میں مہدویت کا ایک لشکر ہمیں اٹھتا ہوا نظر آتا ہے ۔ کہیں کہیں یہ Concept کامیاب بھی ہو گیا۔ مگر کیا وہ اصلی مہدی تھے؟ یہ کہنا بڑا مشکل ہے کہ وہ اصلی مہدی تھے۔ مہدی ایک نہیں ہے بلکہ اتنے تصورات مہدی عالم اسلام میں پیدا ہوئے۔ بالخصوص اس وقت جب حضور گرامی مرتبت ﷺ کے خاندان پہ مشکل وقت آیا اور اہلِ بیت کرام پر مشکل وقت آیا اور کربلا کے میدان میں جب اس عالی خاندان کے افراد شہید کئے گئے، بے بسی کا شکار ہوئے تو Obviously جب قوموں سے ہم ہٹتے ہیں تو ایک گروہی اور انفرادی طور پر بھی لوگ یہ آرزو کرتے ہیں۔ اس وقت اہلِ بیت کرام میں سے بہت سارے لوگوں نے بڑی شدت سے مہدویت کی آرزو کی اور ابھی جو میں لسٹ پڑھوں گا آپ کو پتہ لگے گا کہ اس میں نوے فیصد سادات ہیں، جنہوں نے مہدویت کو Time to time claim کیا۔ اور بڑے قریب

Marfat.com

کے، بڑے قریب کے سادات ہیں جو اس وقت سے مہدویت کا دعویٰ کرنا شروع ہوئے۔ کچھ نام میں آپ کو ضرور پڑھ کے سناؤں گا کہ کن کن لوگوں نے پہلے زمانوں میں مہدویت کے دعوے کیے؟ اور وہ کتنے قریب تھے؟

سب سے پہلے دعویٰ جو ہمیں نظر آتا ہے مہدویت کا ابوالقاسم محمد بن علی ابی طالب علوی ہاشمی جن کو ابن حنفیہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا دعویٰ مہدویت تھا اور آج تک مشہور ہے جو ایک طبقہ ان کو مانتا ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں اور دورِ آخر میں دوبارہ پلٹیں گے۔

دوسرے نمبر پر موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی القریشی ہیں جنہوں نے دعویٰ مہدویت کیا۔

ایک بہت، بہت خوبصورت اور بڑی اعلیٰ پائے کی ایک شخصیت جس نے یہ دعویٰ کیا ابوجعفر محمد بن زین العابدین بن حسینؑ نواسہء رسول یہ ان کی اولاد میں سے تھے مگر ان کے بارے میں ایک بات کہی جاتی ہے کہ جب خلق ان کو مہدی کہتی تھی تو آپ جواب میں کہتے ہیں کہ میں مہدی کی نسبت موت سے زیادہ قریب ہوں۔ یہ مانا نہیں کرتے تھے مگر لوگ جو ہیں ان کو بہرحال مہدی مانتے تھے اور ان کو مہدی کا ٹائٹل دے رکھا تھا۔

بیچ میں جب ایک بہت بڑا اصلاحی وقت آیا تھا تو خلیفہء پنجم جنہیں کہتے ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی کے بارے میں کہا گیا کہ یہ مہدی ہیں۔ تو کسی نے کہا کہ تم نے مہدی دیکھنا ہے تو تم ایسے کرو کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے دربار میں چلے جاؤ۔ مگر جب کسی صحابی سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا نہیں یہ مہدی نہیں ہیں۔ کیونکہ مہدی وہ ہے جو مال دے گا اور پھر کبھی پلٹائے گا نہیں، اور عمر بن عبدالعزیز تو احتساب رکھتے ہیں۔

مگر اس کے بعد ایک دجال اٹھا جس نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ صالح بن تریف البرغواتی اس کا نام تھا اور اس کو بڑی تلخی سے، بڑی تلخی سے اس کو کتوں والا کہا گیا۔ اس کو منحوس الوقت کہا گیا۔

حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقرؓ کے صاحبزادے موسیٰ بن جعفر صادقؒ، ان کے

Marfat.com

ماننے والے اب بھی موسوی کہلاتے ہیں۔ان کے بارے میں بھی یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ مہدی ہیں۔ انہی کی نسل میں سے ہیں ایک دوسرے حضرت۔آپ دیکھ رہے ہو یہ سادات کی لڑی ہے اور اس میں کہیں کہیں کوئی غیر سید آتا ہے۔ایک تو وجہ یہ تھی چونکہ ان کے بارے میں پیشن گوئی ہوئی تھی کہ مہدی سادات میں سے ہوں گے تو قریباً قریباً ہر مشکل وقت میں کسی نہ کسی سید نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو صحیح نہیں تھا۔

محمد بن جعفر الصادق الدیباج بڑا خوبصورت نام تھا جن کا، ان کو الدیباج کہتے تھے محمد بن جعفر الصادق یہ امام جعفر صادق کے دوسرے صاحبزادے تھے انہوں نے بھی مہدویت کا دعویٰ کیا۔

عبداللہ بن معاویہ بن جعفر بن ابوطالب نے بھی مہدویت کا دعویٰ کیا یہ سارے ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔

محمد بن، یہ تیسرے ہیں جن کی وجہ سے آج ایک بہت بڑا طبقہءخیال مسلمانوں میں موجود ہے۔محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق، یہ محمد بن اسماعیل، اسماعیلیہ فرقے کے بانی ہیں۔امام اسماعیل کے اور انہوں نے بھی دعویٰ ءمہدویت فرمایا۔ہم ان کو برا نہیں کہتے مگر ان کے اپنے Concept اس دعوے کے مطابق صحیح نہیں تھے۔

محمد المہدی بن ابوجعفر عبداللہ منصور یہ، یہ بنو عباس کے خلفیہ ءثالث ہیں۔انہوں نے بھی دعویٰ مہدویت کیا۔کیونکہ خاندان ایک تھا۔نسل ایک تھی۔اس لیے کہیں سے بھی کوئی قریشی یا ہاشمی اٹھ کے یہ دعویٰ کر لیتا تھا۔

ایک کم سن چھوٹے سے بچے تھے، محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم۔ یہ کم سن بچہ تھا اب بھی اثنائے عشریہ ان کے بارے میں یقین رکھتے ہیں اور یہ حضرت امام حسن عسکریؒ کے بیٹے ہیں۔بارہ سال کی عمر میں سر من رائے غار میں گئے پھر دکھائی نہیں دیئے، شیعہ امامیہ انہی کو امام مہدی مانتے ہیں۔ان کے بارے میں ہی تصور ہے کہ یہ امام غائب ہیں۔ہر زمانے میں موجود رہے ہیں اور آخری زمانہ میں آئیں گے اور جب تک امام نہیں آئیں گے، تمام

Marfat.com

قاعدہ وقوانین معطل ہے اور ان کی جگہ ولایتِ فکر قائم ہوگی اور نائبِ امام ان کی جگہ کام کریں گے۔ تاریخ میں متعدد شیعہ علماء نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم نے امام سے غائبانہ مختلف جگہوں پہ ملاقات کی ہے۔ مگر عصرِ حاضر کے ایک بہت بڑے مجتہد امام احمد نے اپنی کتاب ولایتِ فکر میں ان تمام دعووں کو Deny کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ مگر بہر حال آج تک بھی شیعہ امامیہ جو ہیں وہ بہت یقین رکھتے ہیں کہ جو مہدی وقتِ آخر ہیں وہ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم ہیں، جن کو بارہواں امام بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات! افریقہ میں ایک ایسا دجال اٹھا کہ اس نے المواحدین کے نام سے ایک موومنٹ شروع کی۔ بہت بڑا فاتح دلیر شخص تھا، اس نے اپنی مہدویت کا اعلان کیا۔ محمد بن تومراس کو کہتے ہیں۔ اور اس نے چالیس سال حکومت کی اتفاق سے، اور پورے زور سے حکومت کی اور پورے غلبے میں رہا۔ اور یہ آیات قرآنی کے ذریعے اپنے اوپر وحی کی داستانیں بھی سنایا کرتا تھا اور اپنے آپ کو مہدی آخرالزماں بھی کہا کرتا تھا۔ بہت دیر کے بعد اس کے بیٹے کو سلطان یوسف بن تاشفین نے جو المراتبین کے سردار تھے انہوں نے اسے قتل کیا۔

خواتین وحضرات! حسین بن منصور حلاج کا نام تو سنا ہوگا، موصوف بھی مہدویت کے Claimant ہیں۔ موصوف کے بارے میں بھی، ابھی بھی بہت سارے لوگ حلاج کو بڑا خوبصورت انسان مانتے ہیں، اور اس کی شاعری کو تھوڑا سا مقتدر بھی مانتے ہیں۔ شاعر بھی تھے ان کو ساحرِ سوس بھی کہتے ہیں کہ انڈیا میں کافی عرصہ رہے اور وہاں سے بہت سی Tactics سیکھیں، الوہیت کے بھی قائل تھے اور اس درجہ کے مہدی Declare ہوئے کہ اپنے گھر میں کعبہ کا نقشہ بنایا اور کہا کہ جو اس کا چکر لگا لے سمجھو اس نے اصلی خانہ کعبہ کا چکر لگا لیا۔ جنید بغدادیؒ اور دوسرے علمائے اسلام کے فتوے سے ان کو قتل کیا گیا۔ مگر ان کی کہانی اب بھی سرمستیوں کی داستان میں ایک بڑا نمایاں عنصر رکھتی ہے۔ لوگ منصور بن حسین بن منصور حلاج کو حسین کے نام سے تو نہیں جانتے مگر منصور حلاج کے نام سے سب لوگ اسے جانتے ہیں۔

اس کے بعد عبید اللہ مہدی العبیدی، یہ ایک اور مہدی تھے۔

Marfat.com

المویز بن منصور فاطمی عابدی، یہ صاحب بھی زمانے میں اٹھے۔

حسین بن ذکریہ بن مہرویہ، یہ بھی مہدی تھے۔

احمد بن عبداللہ بن ہاشم، ابوالعباس میں سے تھے۔ عباس نامی شخص 710ھ میں ظاہر ہوا۔ قتل ہوا۔

محمد بن حسن المہدی القائم باامراللہ، یہ وہی محمد بن حسن ہیں پہلے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔
اس کے بعد ایک اور بڑا تخریب کار اٹھا۔ یہ تمرتاش بن نوین جوبان تھا۔ اس کا اہلِ بیت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مگر مزے کی بات سنیے کہ ایسے لوگ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایک سلسلہ اویسیہ چل رہا تھا۔ بڑے بڑے پیر فقیر اویسیہ سلسلے میں بیعت ہوتے ہیں۔ یہ جب کوئی کسر رہ گئی ہو ناں سلسلوں میں تو وہ اپنے آپ کو اویسیہ سلسلے میں باندھ لیتا۔ ۔ اویسیہ سلسلہ ہے کیا؟ نہ کسی کا اویسؓ سے کوئی واسطہ ہے نہ کوئی تعلق ہے، مگر جیسے حضرت اویسؓ نے بیعت کو غیبت میں کیا حضورﷺ کی، اور وہ حضورﷺ کے پاس کبھی تشریف نہیں لائے اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے۔ تو آج کے بڑے بڑے پیر فقیر جو ہیں وہ اپنے آپ کو غیبت میں جا کے اویسیہ سلسلے سے منسلک کرتے ہیں کہ ہم نے دراصل بیعت رسول اللہﷺ سے یا حضرت علی کرم اللہ وجہ سے خواب میں کی ہے۔ ہماری قوم بڑے خواب دیکھتی ہے۔

ان کے بعد ایک حسن بن عبداللہ خلافی الحسینی تھے۔ توذر کی نسبت سے مغربِ اقصیٰ میں توذیری نمودار ہوا اور قتل ہوا۔

ایک اور مہدی اٹھے شیخ شمس الدین محمد بن احمد الفریانی المغربی تھے۔

شیخ ابوالعباس احمد بن عبداللہ سجر معاصی تھے۔ ابنِ مہدی کے نام سے مشہور ہوئے، 1022 میں قتل ہوئے۔

بہت بڑی لسٹ ہے، ہزاروں میں ہے لیکن میں نے کچھ نمائندہ لوگ چنے ہیں۔ ایک انڈیا کے بھی تھے۔ انڈیا کے جو سب سے مقتدر مہدی گزرے ہیں یہ جون پور کے سید محمد بن یوسف جونپوری ہندی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے بھی مہدویت کا دعویٰ کیا۔ بلکہ شیخ شہاب الدین سہروردی

Marfat.com

نے عوارف المعارف میں ان کا ذکر بھی کیا۔ تھوڑا سا لگے ہاتھوں جیسے مرزا غلام احمد تھے، جنہوں نے مہدویت کے ساتھ نبوت کا ایک بڑا دعویٰ کر دیا، اس کے لیے چھوٹا دعویٰ ذرا محلِ نظر ہوا۔ تو انہوں نے بھی وحی کا دعویٰ کیا، سید محمد بن یوسف نے، اور ان کے پیروکاروں کو مہرویہ اور قتالیہ کہتے ہیں۔ قتالیہ اس لیے کہتے ہیں کہ جوان کو نہ مانتا اس کو قتل کر دیتے تھے۔ یہ اتنے شاندار مہدی تھے کہ جوان کے ماننے والے تھے اگر کوئی شبہ بھی کرتا کہ یہ مہدی نہیں ہیں یا کوئی کہہ دیتا کہ میں مہدی نہیں مانتا تو اسے فوراً قتل کر دیتے تھے۔ ان کا نام ہی مہرویہ اور قتالیہ پڑ گیا۔ آج بھی ان کے پیروکار ہندوستان میں موجود ہیں۔

خواتین وحضرات! یہ اتنی لمبی لائن ہے اور اس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس میں سادات بڑے تھے اور اس کی بنیادی وجہ میں نے آپ کو بتا دی کہ چونکہ جو احادیث آئی تھیں مہدی کے بارے میں ان میں اشارہ تھا کہ مہدیء آخر الزماں سادات میں سے ہوں گے۔ جیسے میں نے کہا کہ ایک ڈاکٹر صاحب تھے تو انہوں نے Totally deny کر دیا کہ تمام احادیث جو مہدی کے متعلق ہیں ساری غلط ہیں۔ اور علامہ بہزاوی نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ احادیث جو مہدی کے بارے میں ہیں کمزور ہیں۔ کچھ ضعیف ہیں مگر کچھ حسن اور صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور ان حسن اور صحیح احادیث کی تعداد پچاس کے قریب ہے اور ہم دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ Mainly سارا confusion یہ ہے کہ مہدی کی احادیث میں جو Area locate کیا گیا ہے اور جن خاندانوں کے نام لیے گئے ہیں ان سے ہم اور آپ واقف نہیں ہیں۔ ہم جو یہاں کے لوگ ہیں ہمیں ان علامات کا پتہ نہیں لگتا۔ فرض کیجیے حضورﷺ نے کچھ نام ان کے نام سے منسوب کیے۔ مثلاً حضورؐ نے فرمایا کہ مہدی کے بعد قحطانی ہے اور قحطانی کے بعد کچھ بھی نہیں۔ جب ہم یہ سنتے ہیں تو ہمیں نہ مہدی کا پتہ لگتا ہے نہ قحطانی کا۔ مگر چونکہ اس ایریا میں جہاں حضورﷺ تھے انہوں نے اپنے قریب کے لوگوں کو یہ اطلاع دی تھی اور اس سے مراد یہ ہے کہ قحطنی یمن کے ایریا سے پیدا ہوں گے اور مہدی جو ہیں خراسان سے آئیں گے۔ مگر کیا وہ خراسان کے ہوں گے یا نہیں ہوں گے یہ بہت Doubtful ہے۔ تو نمود کا ٹائم، دریافت کا

Marfat.com

ٹائم، فتح کا ٹائم، لڑائی کا ٹائم، چونکہ جگہیں بدلتی چلی آتی ہیں اس لیے We never fix our attention کہ مہدی بالآخر کہاں سے ہوں گے ان علامات کو اپنی تعلیم کی مطابقت دینا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے مگر خبریں غلط نہیں ہیں۔ خبریں Hundred percent ویسے ہی آ رہی ہیں۔ اور آج بھی وہی کچھ ہو رہا ہے جو ان خبروں میں بتایا گیا ہے۔ مگر علامات کسی جگہ اس لیے مرتکز نہیں ہوتیں کہ ہمیں Exactly پتہ نہیں ہے کہ یہ کون لوگ ہیں اور ان سے کیا مراد ہے۔

خواتین وحضرات! جیسے ایک حدیثِ رسول ﷺ تھی کہ دجال ایک ملک میں جائے گا اور ایک ہاتھ سے اس پہ روٹیاں پھینکے گا، اور ایک ہاتھ سے اس پہ آگ برسائے گا۔ تو ہم نے دیکھا کہ افغانستان میں جب امریکہ آیا تو یہ بات Exactly اسی طرح ہوئی کہ وہ ایک ہاتھ سے ان کے اوپر پانچ سو پاونڈ رڈیزی کٹر پھینک رہا تھا اور دوسری طرف خوراک کے چھوٹے چھوٹے ڈبے بھی پھینک رہا تھا۔ تو کم از کم اس روایتِ حدیث سے ہمیں دجال کا پتہ لگ جاتا ہے۔ دجال کیا ہے؟ ایک پرانی داستان ہے، اور تمام پیغمبر بتاتے چلے آئے ہیں۔ سب سے زیادہ اس پہ روشنی حضرت دانیالؑ نے ڈالی۔ حضرت دانیالؑ کو بڑی Curiosity تھی دجال کے بارے میں۔ تو انہوں نے جبرائیل امینؑ سے پوچھا کہ دجال کون ہے؟ تو حضرت جبرائیل امینؑ نے کہا کہ اے آدم زاد تو اس وقت عزت سے اپنے مقام پہ سویا ہوا ہوگا۔ وہ تیرے زمانے کا نہیں ہے۔ پھر حضرتِ دانیالؑ نے پوچھا مگر ہم اس کو پہچانیں گے کیسے؟ تو کہا حضرت جبرائیلؑ نے کہ تین اس کی بڑی نشانیاں ہیں اور تین نشانیوں میں ایک نشانی یہ ہے کہ انسان اجرامِ فلکی میں دراندازی کرے گا۔ دجال کا زمانہ یہ ہے کہ انسان اجرامِ فلکی میں دراندازی کرے گا۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ اُجاڑنے والی مکروہ چیزیں نصب کی جائیں گی۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ انسان اجرامِ فلکی میں دراندازی کرے گا، وہ Mars پہ پہنچے گا۔ چاند پہ پہنچے گا۔ وہ Cosmology کا ایک Specialist ہوگا۔ مختلف سٹارز میں اترے گا جا کے۔ وہ اس کائنات کو پھرولنے کی کوشش کر رہا ہوگا، اپنے نام سے۔ پھر کہا اُجاڑنے والی مکروہ چیزیں نصب کی جائیں گی۔ ہر ایک مقام پہ میزائل کو دسترس حاصل ہوگی Ballistic missilies, Intercontinental

Marfat.com

missiles کائنات کی، اس زمین کی تباہی کے لیے اجاڑنے والی چیزیں مکروہ چیزیں نصب کی جائیں گی۔ تیسری نشانی کا تعلق ہم سے ہے کہ دائمی قربانی منقطع کی جائے گی۔ یہ تیسری علامت ہے۔

خواتین وحضرات! پہلی دو پوری ہو چکی ہیں اور تیسری آج پوری ہو رہی ہے جیسے آج پورے عالم عرب میں جھگڑے شروع ہو گئے ہیں۔ جیسے ہر Route (روٹ) غیر محفوظ ہو گئی ہے اور عین ممکن ہے کہ کعبہ بذاتِ خود نہیں تو کعبہ کے رستے مسدود ہو جائیں گے۔ By any some next event which is expected, it is very much expected سعودی عرب میں بھی آئندہ آنے والے سالوں میں اسی قسم کی خوفناک Struggle شروع ہو جائے اور دجال کے زیر اثر مکہ مکرمہ اور مدینے کے رستے بھی مخدوش ہو جائیں۔ دائمی قربانی دنیا میں صرف ایک ہے، اور وہ ہے جو کعبہ مقدس میں حاجی جا کے دیتے ہیں۔ عرص ہا عرص اور قرن ہا قرن سے اگر کسی در و دیوار میں جا کر آپ قربانی کر رہے ہو تو وہ بیت اللہ میں جا کر، سرزمین عرب میں جا کر، حرمین شریفین میں جا کر رہے ہو۔ اور دائمی قربانی موتوف ہونے میں کوئی زیادہ اب دیر نہیں رہ گئی It is very much obvious today or tomorrow that it is going to happen

خواتین وحضرات! اب سوال یہ ہے کہ دجال کون ہے؟ ہم تو امریکہ کا نام لے ہی لیتے ہیں مگر کچھ اس کے اوپر احادیث موجود ہیں حضور ﷺ سے پوچھا گیا دجال کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سورۃ کہف کی پہلی دس آیات میں تجھے دجال کا سراغ مل جائے گا۔ جب دجال کا خروج ہو تو کہف کی پہلی دس آیات پڑھ لینا۔ خواتین وحضرات ہم اسے تعویز تو بنا سکتے ہیں دس آیاتِ کہف پڑھ کے ہم گلے میں لٹکا لیں مگر اگر ہم تھوڑی سی عقل، تھوڑا سا شعور استعمال کریں اور کہف کی ان دس آیات کو پڑھ لیں تو سب سے پہلے پتہ لگتا ہے کہ یہ کرسچن نیشنز ہیں۔ سورۃ کہف کی ان دس آیات میں کرسچن نیشنز کا ذکر ہے۔ ایک فردِ واحد کا ذکر نہیں ہے۔ ایک پوری قوم کا ذکر ہے اور وہ کرسچنز ہیں کہ They will finally proceed جب کولڈ وار ختم ہوئی تو یہ کہا جاتا تھا کہ

Marfat.com

Now is coming up the battle of religions اور مذہبوں کی لڑائی میں
خواتین و حضرات! مہاتما بدھ کے سارے پیروکار تو Pessimist ہیں They don't
believe in war اور یہودی تھوڑے ہیں، سازشی ہیں They can't come to
the front لے دے کے اگر دو بڑے مذاہب آمنے سامنے کھڑے ہیں تو کرسچینیٹی اور اسلام
ہے۔ اور آج بھی اگر آپ نے واقعہ دیکھا ہو جو ناروے میں ہوا ہے تو ایک کٹر قسم کے
Presbyterian نے اٹھ کے نوے لوگ مار دیئے ہیں۔ دونوں طرف اگر کوئی گہرے ترین
تعصّبات کا مظاہرہ ہو رہا ہے، ملائیت میں، تو دونوں طرف کے ملاں مل جل کے ایک دوسرے کو ختم
کرنے کے درپے ہیں۔ اور یہ اب Battle of religions ہونے والی ہے اسلام میں اور
کرسچینیٹی میں جو تھوڑی تھوڑی کر کے آگے بڑھ رہی ہے۔ ہوسکتا ہے بیچ میں سیکولر اپنی گھبراہٹ کی
وجہ سے اشارے دے رہا ہو کہ نہیں ہم کائناتی امن قائم کریں، پیغمبرانہ امن قائم کریں۔ But it
will not stop anywhere اس جنگ نے بالآخر Armageddon میں یا جنگِ
عظیم میں آ کر ختم ہونا ہے۔ This will not be a battle between
communism and other things, this is not a cold war, this
a simple war between Islam and Christanity.

خواتین و حضرات! اس میں اضافہ کیا، حضرت دانیالؑ نے پھر جبرائیلؑ سے پوچھا یہ
ہیں کون؟ یہ کیا لوگ ہیں؟ فرمایا مملکتِ روس، بحیرہ بالٹک اور پانیوں کے گرد آباد قومیں دجال ہیں۔
حضرت جبرائیلؑ نے حضرت دانیالؑ کو کہا مملکتِ روس، بحیرہ بالٹک اور پانیوں کے گرد آباد قومیں
دجال ہیں۔ اب اگر آپ نقشے پہ دیکھ لو All western and Christian nations یہ
ساحلوں کے گرد آباد ہیں And they are going to come up to you
گھبرانا شبرانا کوئی نہیں آپ نے، پہلے بھی آئے تھے۔ پہلے ذرا ہلکی پھلکی سی کروسیڈز تھیں، اب ذرا
اجاڑنے والی مکروہ چیزوں کی کروسیڈ ہے۔ اتفاق سے، اتفاق یہ ہے کہ مسلمانوں کو شکست کبھی باہر
سے نہیں ہوئی۔ آج تک کوئی معرکہ ہارا ہی نہیں ہے انہوں نے باہر سے۔ They have

Marfat.com

حتیٰ کہ اگر ابھی عراق کی جنگ کو always lost through their own people دیکھو تو جنرل زید کا بیان ہے کہ ہم نے جن عراقی لیڈروں کو پیسے دیئے ہوئے تھے۔ بغداد میں Enter ہوتے وقت ہم سوچ رہے تھے کہ یہ پیسے کا ساتھ دیں گے یا اپنے ملک وقوم کا ساتھ دیں گے اور انہوں نے بالآخر پیسے کا ساتھ دیا۔ And that's how they were able to conquer Iraq

اب میں کچھ آپ کو وہ احادیث سنا رہا ہوں کہ جن کی علامات کو ہم پڑھنے کی کوشش کریں گے And will try to see کہ مہدی علیہ صلوۃ والسلام جو بھی ہیں ان کے دو Concepts ملتے ہیں۔ کچھ احادیث میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ وہ آلِ اہلِ بیتِ رسول ﷺ میں سے ہیں اور یہ کہ ان کا ٹائم نو سال کا بتایا گیا ہے۔ وہ نو سال کے عرصے میں تمام عالم اسلام پہ حکومت کریں گے۔ اور عجمی اور عربی دونوں ان کا ساتھ دیں گے۔ اور وہ دجال کو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ مل کے "بابِ لد" پہ قتل کریں گے۔ اس میں فرق یہ تھا کہ بہت سارے مسلمان مفکرین نے حضرت عیسیٰؑ ہی کو مہدی بتایا۔ اور یہ کہا کہ مہدی کوئی علیحدہ نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰ ہی مہدی ہیں۔ کچھ مفکرین نے یہ کہا کہ مہدی تین ہیں۔ مہدیء اول، مہدیء دوم، مہدیء سوم، اور جو آخری مہدی ہیں وہ دجال پہ غالب آئیں گے۔ مگر اب جس زمانے میں ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ اب پہلے دوسرے مہدی کا کوئی چانس نہیں رہا۔ اب Finality صرف ایک مہدی کو حاصل ہے اور وہ اگلے کسی وقت میں بھی نمود پا سکتا ہے۔

میں وہ احادیث آپ کو سنا رہا ہوں جو بڑی مستند ہیں۔ احمد ابن ابی شیبہ ابن ماجہ نعیم بن حماد نے الفتن میں حضرت علیؓ سے نقل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی اہلِ بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ آپ کی ایک رات میں اصلاح کرے گا۔ میں یہ حدیث لفظ بہ لفظ آپ کو سنا رہا ہوں، میں یاداشت پہ بھروسہ کر سکتا تھا، مگر اگر آپ Exact سنو گے تو شاید اس میں شبہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابو داؤد ابن ماجہ طبرانی حاکم نے اُم سلمہؓ سے حدیث نقل کی۔ آپؓ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ مہدی کعبہ میں سے اور اولادِ فاطمہ میں سے ہوں گے۔

Marfat.com

ایک طویل حدیث، بڑے مقتدر صحابی کی حدیث ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے۔
ابن ابی شیبہ نعیم بن حمادؒ نے ابن ماجہؒ نے اور ابو نعیمؒ نے اسے روایت کیا کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں بنو ہاشم کے چند نوجوان پہنچے، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ سفید ہو گیا اور آنکھیں بھر آئیں۔ آپ ﷺ کی رنگت بدل گئی تو میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے چہرۂ انور پہ ناگواری دیکھ رہا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک ہم اہلِ بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت چن لی ہے، اور بے شک میرے اہلِ بیت میرے بعد آزمائش، دھتکار اور جلاوطنی کا سامنا کریں گے، یہاں تک کہ That is importnat , very important یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم آئے گی (یہ آپ ہیں، مشرق میں صرف آپ ہی بستے ہو) یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم آئے گی جس کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے اور وہ حق مانگیں گے جو انہیں نہیں دیا جائے گا۔ پھر وہ قتال کریں گے اور فتح یاب ہوں گے۔ مگر وہ اس وقت تک حق قبول نہیں کریں گے جب تک کہ میرے ایک اہلِ بیت کے حوالے نہیں کر دیں گے۔ پھر اس زمین کو انصاف سے معمور کریں گے جیسے کہ اس سے قبل وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی، بس کون جانے کہ وہ تم میں سے ہو، پس جب وہ لشکر نظر آئے، سیاہ جھنڈوں والا تو ان کی طرف تمہیں چاہے برف کی سلوں پہ پھسل کے جانا پڑے، گھسیٹ کے جانا پڑے تو اس لشکر میں ضرور شامل ہو جانا۔

حضرت ابو نعیمؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا مہدی اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے، یہ بڑے غور کی بات ہے کہ مہدی اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے جب تک تہائی قتل نہ ہو گئے ہوں گے، تہائی مر نہ گئے ہوں گے تہائی باقی نہ رہ گئے ہوں گے۔
خواتین و حضرات! اس سے لگتا ہے کہ مہدی سے پہلے ایک Atomic war ضرور ہو گی۔ جس میں Most of the people will die اور یہ کسی اور ایشو کی بھی ہو سکتی ہے۔ یہ Between the western nations بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ امکان یہ ہے کہ Third world war will take origin right from the western

Marfat.com

اور اس کا پھیلاؤ جو ہے وہ بالآخر مسلمانوں تک بھی آئے گا۔اور پھر اللہ جانتا ہے کہ nations کون زندہ رہے، کون نہ رہے مگر دو تہائی کے قتل کی خبر نظر آ رہی ہے ۔اب اگر دیکھا جائے تو مسلمان ملکوں میں جو قتل و غارت ہو رہی ہے اس وقت بھی (دو تہائی کے قتل کی خبر کا پتہ دیتی ہے) ہم تہائی کو Exact معنوں میں استعمال نہیں کرتے مگر لگتا یہ ہے کہ Many, many Muslims will be killed in these all, and obviously جیسے لبیا میں اور مصر میں اور یمن میں اور ابھی دمشق میں جیسے مسلمان مر رہے ہیں۔پاکستان میں جیسے بیس تیس ہزار لوگ مر گئے ہیں ۔تو لگتا یہ ہے کہ یہ اس کے بعد بھی ایک بڑی قتل و غارت کے بعد Whatever the Muslims will be saved یہ مسلمان ایک صاف عقیدت کے مالک ہوں گے۔ یہی روشن چہرے والے ہوں گے ۔ یہی آگے بڑھ کر دجال کا مقابل کریں گے،انہی کو اللہ فتح و نصرت سے نوازے گا۔

ایک بڑی مزے کی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے۔فرمایا مہدی اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے جب تک تم ایک دوسرے کے چہرے پہ تھوکنے نہ لگ جاؤ۔اگر آپ غور کرو تو پاکستان میں تو یہ وقت آ چکا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے چہرے پہ تھوک رہے ہیں۔ایک دوسرے کو کرپٹ کہہ رہا ہے۔ایک دوسرے کو بے ایمان کہہ رہا ہے۔الزامات لگ رہے ہیں۔اور ہیں بھی ایسے ۔اس روایت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کو میں پاکستان کے بارے میں گردانتا ہوں ۔کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں کوئی ہے ہی نہیں جو دوسرے کو بُرا نہ کہے We are all abusing each other, killing each other, smashing each other, we all are sick of each others. تو یہ عالم ہے۔(زیرِ لب تبسم کے ساتھ) اور اگر ایسا عالم ہو تو تھوکنا زیادہ کر دو، ہو سکتا ہے مہدی آ رہا ہو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت احمد بن حمبلؒ نے ترمذی میں اور نعیم بن حماد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کی ۔ Again اس میں یہ لفظ ہیں کہ خراسان کی جانب سے جو

Marfat.com

سیاہ علم برآمد ہوں گے، انہیں کوئی چیز دھکیل نہیں سکے گی جب تک کہ وہ ایلیا پہ گاڑ نہ دیئے جائیں گے۔ خواتین و حضرات! ایلیا بیت القدس کا پورا نام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ Forces from the east, forces from the Pakistan, forces from the Afghanistan, forces from Trans Oxiana مجھے تو ویسے ان کی کم امید لگتی ہے کیونکہ ان کے پاس وہ Elemental strength نہیں ہے، طاقت نہیں ہے۔ مگر جو اس وقت پورے Trans Oxiana کے سر پر بیٹھا ہوا ہے، جو سرخیلِ افواج ہے، وہ تو ماشاء اللہ تعالیٰ العزیز پاکستان کی ہے۔ ان کو نظرِ بد اگر سیاستدانوں کی نہ لگی تو یقیناً یہی وہ سیاہ علم لیے ہوئے پہنچیں گے اور بیت المقدس تک پہنچیں گے اور ان یہودیوں کے دلوں میں گاڑیں گے۔

طبرانیؒ نے الکبیر میں اور ابونعیم نے ابنِ مسعودؓ سے حدیث نقل کی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا، جس کا نام میرے نام پر اور جس کا اخلاق میرے اخلاق کے موافق ہوگا، وہ زمین کو گہوارۂ عدل وانصاف بنا دے گا، جس طرح یہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

ایک بڑی مستند ترین اور بڑی خوبصورت حدیث ہے اور آپ دیکھئے گا کہ کتنی Exactly interpret ہو رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ کتنی بدبختی ہے اس امت کے جابر بادشاہوں کے سبب، کیسے وہ قتل کریں گے، ڈرائیں گے اطاعت گزاروں کو، سوائے ان کو جو ان کی اطاعت کا اظہار کریں۔ مومن متقی اپنی زبان سے ان کے ساتھ بنائے رکھے گا اور اپنے دل سے ان کے خلاف ہوگا۔ پس جب اللہ چاہے گا کہ اسلام غالب رکھ کر اس کا اعادہ کرے تو ہر انتہائی جابر اور سرکش کو ہلاک کر دے گا۔ وہ اپنی مشیت پہ قادر ہے امت کی اصلاح فساد کے بعد فرما دے۔ اے خذیفہؓ! (حضور ﷺ نے فرمایا حذیفہ سے) اے حذیفہؓ! اگر دنیا کی عمر کا ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو اس قدر طویل بنا دے گا۔ یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو حکومت ملے گی جس کے ہاتھوں گھمسان کی جنگیں ہوں گی۔ وہ اسلام کو غالب کرے گا۔ خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ حساب جلدی لینے والا ہے۔

Marfat.com

یہ ایک دن کی بات متعدد مرتبہ حضورﷺ نے فرمائی ۔ یہ ابنِ ماجہؒ، ابو نعیمؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی کریمﷺ کا ارشاد نقل کیا اور فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی بچا ہو تو اللہ اس کو اس قدر لمبا کر دے گا تا کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو حکومت ملے جو روم کو اور جبلِ ویلم کو فتح کرے گا اور کچھ بھی باقی نہ بچا ہو تو بھی اللہ اس کو اتنا غلبہ دے گا کہ وہ سلطنتِ روما کو فتح کرے۔

اور مہدی کے بارے میں حضرتِ ابو سعید خدری سے حدیث نقل کی کہ ہم میں سے وہ شخص جس کے پیچھے عیسیٰ ابنِ مریمؑ نماز ادا کریں گے۔

یہ مستند ترین حدیث ہے حسن اور صحیح ہے ابو نعیم نے فرمایا عبداللہ ابن عباسؓ سے حدیث نقل کی۔ فرمایا وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی (غور سے سنیے بہت بڑی خبر ہے) وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اول میں مَیں ہوں (حضورﷺ) آخر میں عیسیٰ اور وسط میں مہدی ہیں۔ وہ امت ہلاک نہیں ہوگی۔

ابھی جو آپ کو حدیث سنانے والا ہوں اس میں کچھ Doubts اس لیے ہیں کہ اس میں جیسے میں نے کہا تھا کہ ہم علامات کو نہیں سمجھتے۔ فرمایا حضورﷺ نے سفیان نامی ایک دمشق کے جنگلات، اطراف واکناف میں اٹھے گا اور بنو کلب کے عام لوگ اس کی پیروی کریں گے، وہ اتنا قتلِ عام کرے گا کہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے گا۔ بچوں کو مارے گا۔ بنو قیس اس کے لیے جمع ہو کر اسے قتل (کرنے کی کوشش) کریں گے یہاں تک کہ نہیں رکے گا۔ اور ہرہ میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کی خبر سفیانی کو ہو جائے گی۔ تو وہ اپنے لشکروں میں سے ایک کو اس کی طرف روانہ کرے گا۔ لیکن وہ لشکر والوں کو شکست دے گا۔ اس پر سفیانی اپنے ساتھیوں سمیت اس کی طرف چل پڑے گا حتیٰ کہ زمین پر بیداء (وادی الجن جسے کہتے ہیں) اس میں پہنچ کر وہ سب دھنس جائیں گے۔ ان سے کوئی بچ کر نہ نکلے گا۔ خواتین وحضرات یہاں پر آپ سفیانی اور دیگر نام جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ دراصل وہاں کے Original قبائل کی وجہ سے ہمیں ان کا پتہ نہیں لگتا مگر سفیانی obviously یہود ہیں اور بنو کلب جیسے میں نے پہلے کہا تھا کہ قحطانی

Marfat.com

یمن میں ہیں۔تو یہ مختلف قبائل جن مختلف علاقوں میں بستے ہیں ان کی ریفرنس سے حضورﷺ نے بات کی ہے کہ یہود ایڈوانس کریں گے، قتل کریں گے۔اور بنوقیس کے قبائل جو اردگرد آباد ہیں، جواب شاید ملکوں کی صورت میں نظر آتے ہیں، سوڈان میں، شام میں، یہ ان کو Resist کریں گے۔ان پہ مزید ریسرچ ہوتو شاید Exactly پتہ لگ جائے کہ یہ کون کون سے قبائل ہیں۔مگراس میں ایک علامت یہ ہے کہ مقام بیداء میں جو آج کل وادی الجن کہلاتی ہے وہاں یہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ایک بڑے زلزلے کی نظر ہو جائے گا اوراس کی یہ نشانی ہے حضرت عیسیٰؑ کے اترنے کی اور مہدی کی نمود کی جب بیداء میں لشکر دھنس جائے ایک زلزلے میں تو سمجھ لیجئے کہ مہدی موجود ہے۔

ابن ماجہؒ نے رویانی ، ابن خذیمہؒ، ابوعوانہ حاکمؒ اور ابونعیمؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوامامہ بہریؓ سے مروی ہے کہ ہم سے رسول اللہﷺ نے خطاب فرماتے ہوئے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا مدینہ اپنے اندر سے خبث کو ایسے نکال پھینکے گا جیسے لوہار کی دھونکی لوہے کی میل کو اور اس دن کو یومِ نجات سے پکارا جائے گا۔تو امِ شریکؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہﷺ اس روز عرب کہاں ہوں گے؟ آپﷺ نے فرمایا اس روز وہ تھوڑے ہوں گے جس میں بیشتر بیت المقدس میں ہوں گے۔اوران کے امام مردِ صالح مہدی ہوں گے۔اس دوران جب امام مہدی ان کو صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھیں گے تو عیسیٰ ابن مریمؑ کا نزول ہوگا۔امام رک کر الٹے پاؤں چلیں گے تاکہ عیسیٰ آگے بڑھیں۔تو عیسیٰؑ آپ کے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھیں گے اور فرمائیں گے آگے بڑھیے نماز پڑھایئے کیونکہ آپ ہی کے لیے اس کا اہتمام ہے چنانچہ ان لوگوں کو ان کا امام مہدی نماز پڑھائے گا۔

نعیم بن حماد نے دوبارہ کہا عمر بن شیبہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی جب بیداء میں لشکر دھنس جائے وہی مہدی کے خروج کی نشانی ہے۔(مسکراتے ہوئے: دوتین سال ہیں ابھی)

ابنِ جریر نے تہذیبِ الاسرار میں روایت نقل کی کہ تمہارا زور آور حکمران (یہ مہدی

Marfat.com

کے بارے میں ہے) امتِ محمد ﷺ کا سب سے بہتر شخص ہے اس سے مکہ میں وابستہ ہو جاؤ، اس لیے کہ وہ مہدی ہے اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔ اس کی خدمت میں ملکِ شام کے ابدال اور اہلِ مشرق کی جماعتیں حاضر ہوں گی، گویا ان کے دل لوہے کے ٹکڑے ہیں، وہ رات کے درویش اور دن کے شیر ہوں گے، یہ لوگ جوان کے ساتھ چلیں گے وہ رات کے درویش اور دن کے شیر ہوں گے۔

ابھی آپ دیکھیے کہ کچھ ایسی روایات ہیں کہ چونکہ بہت سارے لوگ جیسے ان کو نہیں سمجھ پاتے تو Obviously وہ شاید ان کا انکار ہی کر دیتے ہیں۔ چونکہ بہت سارا وقت بیچ میں گزر گیا۔ بہت سارے بادشاہ آئے، بہت سارے بادشاہ چلے گئے۔ بہت سارے سپہ سالار آئے۔ بہت سارے قتل ہو چکے۔ بہت ساری فوجیں گئیں تو جب ہم ان کو پڑھتے ہیں اور ہمیں ٹریس کرنا پڑتا ہے کہ ایسا Incident کس زمانے میں گزار، جب زمانہ Trace کر لیں۔ حدیث ساتھ جڑ جائے تو پھر سمجھ آ جاتی ہے۔ جیسے نعیم نے کعب سے روایت کیا۔ آپ نے کہا جب شام کا ایک شخص اور دوسرا مصر کا بادشاہ بنے، پھر شامی اور مصری باہم لڑیں اور اہلِ شام مصر کے قبائل کو قیدی بنائیں اور مشرق کی سمت سے سے چھوٹے سیاہ جھنڈے لے کر ایک شخص حاکمِ شام کی طرف بڑھے پس وہی مہدی کا اطاعت گزار ہے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اب Borders confilicts جاری ہیں، کوئی پتہ نہیں کسی دن اس چکر میں شام جو ہے مصر پہ اٹیک کر دے اور جب یہ اٹیک ہو تو Some people might be called اور یہ ایک بڑی جنگ میں بدلے یا پھر یہود اس میں شامل ہو جائیں۔ ابھی جو اس وقت پس منظر ہے مڈل ایسٹ کا وہ کسی بھی بڑی جنگ کو راہ دے سکتا ہے۔ اور اس جنگ میں مصر اور شام اور یمن اور عراق سارے اس میں شامل ہیں بھی اور ہو بھی سکتے ہیں۔ ایک کنارے پہ بیٹھا ہوا میرا خیال یہ ہے کہ قذافی بھی ان میں ایک فرد ہو سکتا ہے۔

اب اس میں صفیانی کو اگر یہودی سمجھیں تو حضرت نعیم نے ابو قبیل سے روایت کیا کہ صفیانی مدینے کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور کہے گا کہ بنو ہاشم کے ایک ایک فرد کو چن کے قتل کرو،

Marfat.com

کیونکہ یہود کو اندیشہ ہے اور ان کے علم میں ہے کہ ایک مہدی آئے گا یا عیسیٰ ابن مریم اتریں گے۔
تو چونکہ ان کو سب سے زیادہ عداوت اور بغض بنو ہاشم سے ہے تو وہ حکم دے گا کہ ایک ایک بنو ہاشم کے فرد حتیٰ کہ وہ ان کی ماؤں کو اور حاملہ عورتوں کو بھی اس ہاشمی خروج کی وجہ سے قتل کرنے کا حکم دے گا اور وہ قتل کیے جائیں گے، مدینے میں ان میں سے ایک بھی جانا پہچانا نہ رہے گا، وہ منتشر ہو کر بھاگیں گے صحراؤں اور پہاڑوں میں۔ پھر وہ یہ سلسلہ روک دیں گے حتیٰ کہ مکہ میں مہدی کا معاملہ سامنے آئے گا۔ پس جب آپ ظاہر ہوں گے تو ہر ایک جو الگ ہو گئے ہوں گے، مکہ میں وہ اکٹھے ہوں گے اور مہدی صفیانی کو شکست دے گا۔ یعنی کہ قومِ یہود کے لشکر کو شکست دے گا۔

ایک خبر میں اور زیادہ تخصیص ہے کہ مہدی عشاء کے قریب مکہ میں ظاہر ہوں گے اور آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا آپ ﷺ کی قمیص اور تلوار ہو گی اور علاماتِ نور اور بیان ہوں گے۔ جب آپ نمازِ عشاء ادا کر لیں گے تو بلند آواز میں منادی کرتے ہوئے کہیں گے کہ اے لوگو میں تمہیں اللہ اور اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے کی یاد دلاتا ہوں، پس اس نے حجت کو اختیار کیا، انبیاء معبوث فرمائے کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ اس کو کسی چیز کے ساتھ شریک نہ کیا جائے، اور رسول ﷺ کی اطاعت ملحوظ خاطر رکھو، اسے زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اسے ختم کر دو جسے قرآن نے ختم کر دیا، ہدایت کے ایوان اور تقویٰ کے وزراء بنو، یقیناً دنیا کا فنا و زوال قریب ہے اسے وداع کی اجازت دے دی گئی ہے، پس بے شک میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی کتاب پر عمل اور باطل کے خاتمہ اور آپ ﷺ کی سنت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں، پس اس کے ساتھ تین سو تیرہ لوگ جو بدر کے اصحاب کے برابر ہیں وہ شامل ہوں گے اور یہ ان کے ساتھ لے کے آگے بڑھیں گے۔

خواتین و حضرات! اس روایت میں چونکہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے اس لیے سنا دیتا ہوں کہ آسمان سے ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا، یقیناً یہ بڑی دلچسپ روایت ہے اگر آپ اس کو سنو اور سمجھو علامات میں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ یہ واقعتاً دو مذاہب کے درمیان ایک Bettle کا اعلان ہے، کہ آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ سنو حق یقیناً آلِ محمد ﷺ

Marfat.com

میں ہے اور زمین کی طرف سے ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ حق بے شک آلِ عیسیٰؑ میں ہے۔ یہاں آپ نے آل کا لفظ دیکھا، یہاں اہل بیت نہیں ہے لفظ، اس سے مراد اہل بیت نہیں ہے، اسی طرح آلِ عیسیٰؑ سے مراد اگر لیا جائے تو حضرت عیسیٰؑ کی تو اولاد ہی کوئی نہیں تھی۔ اس لیے اس حدیث سے مراد ہے کہ آسمان سے اعلان ہوگا کہ امتِ محمد ﷺ جو ہے وہی حق پہ ہے، راستی پہ ہے اور انہی کو غلبہ حاصل ہے۔ اور نیچے والا کوئی اعلان کرے گا کہ No that's not right, we Christians are great and true اور نیچے عیسائیت میں اور اسلام میں یہ براہِ راست جنگ ہوگی۔ عباسؓ نے فرمایا کہ مجھے اس میں شک ہے بلا شبہ نچلی جانب سے آنے والی آواز شیطان کی طرف سے ہوتا کہ لوگوں پہ معاملہ مشتبہ ہو جائے۔ یہ بڑی دلچسپ حدیث ہے جو بالکل وضاحت سے اشارہ کرتی ہے کہ زمانہ ءآخر میں یہ پیچ جو ہے امت محمد ﷺ اور امت عیسیٰؑ میں پڑے گا۔ یہاں جو لفظ آل استعمال کیا گیا وہ چونکہ آل محمد ﷺ اور آل عیسیٰؑ دونوں کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ تو چونکہ حضرت عیسیٰ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ تو یہاں قومِ عیسیٰؑ مراد ہے اور قومِ محمد ﷺ مراد ہے، امتِ محمد ﷺ اور امتِ عیسیٰؑ مراد ہیں۔ تو اوپر کی آواز آسمانوں سے آئے گی، ہاتف کی صدا ہوگی، ملائکہ صدا دیں گے کہ حق آلِ محمد ﷺ کے ساتھ ہے۔ اور نیچے سے شیطان ان کو لڑانے کیلئے صدا دے گا کہ نہیں حق آل عیسیٰؑ کے ساتھ ہے۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ نیچے والی آواز شیطان کی طرف سے آئے گی۔

خواتین وحضرات! حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں جو خوبیاں ہوں گی ان کے بارے میں بہت احادیث ہیں۔ ابو سعید قدریؓ کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا آپ کی طرف آپ کی امت ایسے پناہ لے گی جیسے شہد کی مکھی اپنی رانی کی طرف پناہ لیتی ہے۔ مثال بڑی خوبصورت ہے کہ آپ کی امت آپ کی طرف ایسے پناہ لے گی جیسے شہد کی مکھی اپنی رانی کی طرف پناہ لیتی ہے۔ وہ زمین کو عدل کا گہوارہ بنا دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم سے بھر چکی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ امر اول کی طرح ہو جائیں گے جیسے پہلے زمانے میں مسلمان ہوتے تھے ویسے ہو جائیں گے۔ اور آگے بڑا مزیدار ذکر ہے اور بڑی اچھی خوشخبری ہے نہ ہی کسی سونے والے کو

Marfat.com

جگائے گا مہدی اور نہ ہی خون بہائے گا۔ (مسکراتے ہوئے) سونے والے تو ہم سارے ہی ہیں۔مہدی کے آنے کے باوجود ہم سوئے رہیں گے۔ ہماری نمازیں اسی طرح کی ہیں، یعنی اس سے لگتا یہ ہے کہ زمانہء آخر کے لوگوں کی صبح کی نماز کافی مشکوک ہوگی۔

ایک اسی طرح کا انتہائی دلچسپ جملہ جو میں نے حضرت مہدیؑ کے ضمن میں پڑھا اور انہوں نے ابوزرح حسن صباحؒ سے ابونعیمؒ سے روایت کیا کہ مہدی کے زمانے میں چھوٹا، بڑا ہونے کی اور بڑا، چھوٹا ہونے کی آرزو کرے گا۔مہدی کے زمانے میں چھوٹا بڑا ہونے اور بڑا، چھوٹا ہونے کی۔اگر آپ اس کو سمجھو تو یہ بڑی خوبصورت بات ہے کہ چھوٹے یہ خواہش رکھیں گے کہ ہم اس زمانے کے فوائد سے فیضیاب ہوسکیں۔اور بڑا یہ سوچے گا کہ کہیں میں اتنی جلدی مر نہ جاؤں کہ میں ان فوائد سے بے نیاز ہو جاؤں، وہ چھوٹا ہونے کی آرزو کرے گا۔زمانہء مہدی اتنا خوبصورت ہوگا، اتنا حسین ہوگا کہ اس زمانے میں لوگ آرزو کریں گے، چھوٹا، بڑا ہونے کی اور بڑا، چھوٹا ہونے کی آرزو کرے گا۔

مہدی کہاں ہوں گے؟ یہ حضرت قتادہؓ سے روایت کی کہ مہدی باہر نہیں جائے گا، ہے کوئی بزدل سا مہدی بیچارہ، مہدی کے بارے میں مشہور ہے کہ ڈرنے والے ہوں گے، چھپ کے بیٹھے ہوئے ہوں گے گھر میں، لوگ آئیں گے کہیں گے ...... یار اٹھو بھی ناں اب۔ وہ کہیں گے میرا تو نام ہی نہیں ہے۔ لوگ کہیں گے کہ یار آپ مہدی ہو۔ کہیں گے نہیں نہیں نہیں میں تو باہر سے آیا ہوں Foreign country سے، میں نہیں مہدی ہوں۔ تو وہ بار بار انکار کریں گے حتیٰ کہ لوگ کہیں گے اگر تو نہ مانا کہ تو مہدی ہے تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔تو پھر ڈر کے مارے اٹھیں گے۔یہ مصدقہ ترین احادیث میں ہے کہ بیچارے اتنے گھبرائے ہوئے اور ڈرپوک ہوں گے اور ذمہ داری سے گریز کر رہے ہوں گے۔ان کو اگر پتہ بھی ہوگا کہ وہ مہدی ہیں تو بھی وہ اتنے خوفزدہ ہوں گے کہ وہ کہیں گے کہ نہیں نہیں نہیں میں مہدی نہیں ہوں، لوگ کہیں گے کہ جی آپ مہدی ہو۔

ایک حدیث میں تو یہ ہے کہ ایک گروہ آکے کہے گا کہ حضرت آپ مہدی ہو چلو۔

Marfat.com

تو وہ کہیں گے کہ نہیں نہیں یار تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں تو ابھی آیا ہوں باہر سے، مسافر ہوں۔تو وہ چلے جائیں گے۔پھر یہ بھاگ جائیں گے وہاں سے۔پھر کسی دوسری جگہ لوگوں کو سراغ ملے گا۔لوگ پھر آئیں گے۔اُو جی آپ مہدی ہو۔(حضرت مہدی کہیں گے) بھئی کس نے بتا دیا ہے کہ میں مہدی ہوں، مہدی فلاں جگہ ہے۔ میں اسے دیکھ کے آیا ہوں۔لوگ ادھر بھاگیں گے۔ یہ بھاگ جائیں گے پھر۔تیسری مرتبہ لوگ پھر پکڑلیں گے اور جب پکڑلیں گے تو کہیں گے مہدی مانتے ہو کہ نہیں ورنہ تمہیں ہی ہم...... (ہنستے ہوئے) تب وہ بیچارہ مجبوری سے مانے گا کہ میں مہدی ہوں۔

مہدی کے پاس جب آپ گھر میں موجود ہوں گے، اس حال میں حاضر ہوا جائے گا کہ لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہوں گے جس میں خون بہائے جا رہے ہوں گے۔سو آپ سے درخواست کی جائے گی آپ ہمارا ساتھ دینے کیلئے اُٹھیے۔آپ انکار کریں گے حتیٰ کہ آپ کو قتل کرنے کا خوف دلایا جائے گا۔ پس جب قتل سے ڈرایا جائے گا تو آپ ان کیساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔اور آپ کی برکت سے سینگی برابر خون بھی نہیں بہایا جائے گا۔ جب مہدی آ جائیں گے تو خون بہنا بند ہو جائے گا And that's great جب یہود ترکوں سے جنگ کریں گے، یہ جنگ آ رہی ہے، پھر مہدی کے ہاتھ ان کا استحصال مکمل ہوگا۔ یہ برباد کیے جائیں گے۔سب سے پہلا جھنڈا جسے مہدی نصب کرے گا ترکوں کی طرف بھیجا جائے گا One of the most fighting races, Turks will also be part of this major struggle between these two races اور یہ وقت کوئی اتنا دور نظر نہیں آتا۔

یہ اس سلسلہ کی آخری بڑی حدیث ہے۔حدیثیں بہت ہیں، اتنی ہیں کہ میرا نہیں خیال کہ وقت متحمل ہو۔انشاء اللہ اگر آپ چاہو گے تو پھر کسی وقت بھی آپ کو سنا دوں گا۔ایک حدیث ایسی ہے کہ ابنِ ماجہ نے حضرت انسؓ سے، یہ حسن وصحیح حدیث ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حکومت نہیں بڑھ جائے گی مگر سختی، اور دنیا میں زیادہ نہیں ہو جائے گا مگر گردش، یعنی حکومت کی سختیاں بڑھ جائیں گی اور دنیا کی گردشیں بڑھ جائیں گی۔لوگوں میں زیادہ نہیں ہو جائے گا مگر بخل، لوگ

Marfat.com

بخیل ہو جائیں گے۔آپ کو پتہ ہے، آج بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کھانا کھاؤ گے۔خدا کیلئے ایک ہی چیز پیدا کرلو کہ بخیل نہ رہو، کچھ نہ کچھ خرچتے رہو۔اور لوگوں میں زیادہ نہیں ہو جائے گا مگر بخل، اور قیامت نہ ہوگی مگر بدکاروں کے سبب، مہدی نہیں ہوں گے مگر عیسیٰؑ بن مریمؑ کے ساتھ۔سمجھ آ گئی آپ کو یہ بات، یہ چاروں چیزیں اکٹھی آنی ہیں کہ حکومت بڑھ جائے گی مگر سختیاں بڑھ جائیں گی۔دنیا میں صرف گردشیں رہ جائیں گی۔لوگوں میں انتہائی بخل آ جائے گا۔قیامت بدکاروں پہ قائم ہوگی۔اور مہدی صرف عیسیٰؑ بن مریمؑ کے ساتھ آئیں گے۔یعنی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدی کا زمانہ ایک ہے۔ایک Supportive role کہ اس بڑی Stage میں جو زمانہ میں آنیوالی ہے Both of these gentlemen یہ مقدسین جو ہیں Supportive characters ہیں جو ایک دوسرے کو Support کر کے ایک Finality تک زمانے کو پہنچائیں گے۔

اور آخری حدیث آپ کیلئے پیش کروں کہ وقت بھی تھوڑا مختصر ہے۔ اسے المرادی نے ملاحم میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا کہ قیامت قریب آنے کے وقت میری اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا حتیٰ کہ مومنوں کے دل ایسے مر جائیں گے جیسے بدن مرتے ہیں۔انہیں لاحق ہونیوالے نقصانات، سختیوں، بھوک، قتل، فتنہ اور بڑی بڑی خون ریز جنگوں کے تواتر، سنتیں ختم، بدعتوں کے زندہ کرنے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑنے کے سبب، پس اللہ مہدی محمد بن عبداللہ کی بدولت وہ سنتیں جو ترک کر دی گئیں زندہ کر دے گا۔ایمان والوں کے دل آپ کے عدل سے اور برکت سے خوش ہوں گے۔اور عجم کے گروہوں کے گروہ اور عربوں کے قبائل آپ کی طرف راغب ہوں گے۔پس آپ اس حال میں کچھ برس گزاریں گے۔جو زیادہ نہیں دس سے کم ہوں گے، سات یا نو برس، پھر آپ کا انتقال ہو جائے گا۔

خواتین و حضرات! حضرتِ مہدی پر زمانہء آخر پہ دجال پہ میں نے کوشش تو کی ہے کہ مختصراً آپ کو تمام علامات سے آشنا کر دیا جائے۔ To give you every bit of this story اور ان میں سے یہ کہنا کہ یہ حدیث غلط ہیں۔غلط نہیں ہیں۔ان میں کچھ کمزور احادیث

Marfat.com

ہیں، کچھ ضعیف احادیث ضرور موجود ہیں مگر ان میں حسن اور صحیح احادیث بھی موجود ہیں۔ اور یہ بات یقیناً Confirmed ہے اور یہ کسی زوال کے وقت کی پیداوار نہیں ہیں۔ ہاں اس میں کچھ ہو سکتا ہے کہ جیسے سادات نے ایک آدھ روایت اپنی بڑھادی ہو۔ بنو عباس نے اپنی بڑھادی ہو۔ بنو امیہ نے اپنی بڑھادی ہو۔ اس کے باوجود حسن اور صحیح احادیث پہ کوئی دباؤ نہیں پڑتا۔ مہدی کے آنے کا تصور دو بڑے مسلمان گروہوں میں شیعہ اور سنی میں، ان کے اعتقادات کا جزو ہے۔ اور بعض جگہ تو یہ ہے کہ مہدی کا انکار بھی کفر کے برابر ہے۔ اور وہ لوگ جو اس عرصہ میں حضرت مہدیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں مَیں نے اثناء عشریٰ حضرات کی بہت ساری روایات دیکھی ہیں مگر ان کے ہاں اور ہمارے ہاں اگر کوئی اہلِ سنت کے ہاں Generally جو فرق ہے یہ نہیں ہے کہ مہدی آئیں گے کہ نہیں آئیں گے۔ بلکہ یہ ہے کہ حضراتِ شیعہ امامیہ یہ کہتے ہیں کہ مہدی آخرالزماں موجود ہیں اور غائب ہیں، ان کو امام غائب کہتے ہیں اور یہ زمانہ آخر میں ظہور پذیر ہوں گے۔ تو اس کے باوجود آپ بیچ میں سے یہ جھگڑا نکال دیں کہ وہ ہیں کہ نہیں ہیں۔ ایک بات Confirmed ہے کہ زمانہ آخر میں ہر دو گروہ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ مہدی ضرور آئیں گے۔

خواتین وحضرات! میں سمجھتا ہوں کہ بات پھر بخاری والی آجائے گی۔ اور اسی پہ ختم ہو گی، اسی سے شروع ہو گی کہ مہدی کو ہم نے کیا کرنا ہے سوال یہ ہے ہم جو ترستے ہوئے لوگ ہوں گے وہ جیسا کہ

میں پیاس کا صحرا ہوں ترسنے کیلئے ہوں
اگر تو برسات کا بادل ہے تو برس کیوں نہیں جاتے

ہم لوگ تو ترستے ہوئے لوگ ہیں، اس ویران کدہ دنیا میں، قتل و غارت میں، حوادث میں، اور قدرتی بات ہے کہ ہم اللہ کے حضور آہ و زاری بھی کریں اور استدعا بھی کریں اور درخواست بھی پیش کریں کہ پروردگار اپنی عنایت سے کرم سے ہمارے اندر سے ایسا کوئی بندہ عطا فرما جس پر تیرا نشان ثبت ہو، تیرا کرم ہو اور وہ پھر ہمیں صحیح مقام تک پہنچائے، ہم اس کا ساتھ دیں وہ ہمارے ساتھ ہو۔ تو یہ ساری کی ساری روایت آ کے امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ کے اس جملے پہ

Marfat.com

ختم ہو جاتی ہے کہ زمانہ ءآخر میں مسلمانوں کے گروہ کا سردار ایک نیک مسلمان ہوگا۔

وماعلینا الی البلاغ

Marfat.com

سوال و جواب

س: پروفیسر صاحب جو پہلا آپ کا لیکچر تھا۔ مہدی منتظر کے حوالے سے اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کا وقت ایک نہیں ہے۔ اور ابھی آپ نے جو ایک حدیث بیان کی ہے اس میں آپ یہ فرما رہے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دونوں آئیں گے؟

ج: ہاں جی آپ صحیح کہتے ہو مگر اس میں، میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ نہیں ہے، میں نے ایک امکان کا اظہار کیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا زمانہ جدا جدا ہو، مگر اس کے بعد جب مزید انفارمیشن اور مزید احادیث سامنے آئیں تو میرا خیال ہے اب اس بارے میں مجھے کوئی شبہ نہیں رہا کہ یہ ایک ہی زمانہ ہے، افراد دو ہیں مگر زمانہ ایک ہی ہے۔

س: پروفیسر صاحب ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ زمانہء آخر میں تم نصرانیوں یعنی عیسائیوں سے مل کر ایک مشترکہ دشمن کے خلاف لڑو گے اور فتح یاب ہو گے، پھر جنگ کے اختتام پہ نصرانی کہیں گے کہ صلیب کی فتح ہو گئی ہے۔ اس حدیث کو ہم روس کی جنگ پر منطبق کر سکتے ہیں یا حالیہ دہشت گردی کے خلاف جنگ پہ؟ وضاحت فرمائیں۔

ج: جی ہاں میرا خیال یہ ہے کہ یہ Obvious نظر آتی ہے کہ ہم یورپین اقوام کے ساتھ مل کر دو مقامات پر جیسے عراق میں ہم نے ان سے اشتراک کیا اور پھر یہاں دہشت گردی کے معاملے میں کیا۔ تو اگر آپ دیکھیں کہ اس قیدی کے بارے میں جنگ بھی شروع ہو گئی ہے جیسے یہ اسامہ کے

Marfat.com

بارے میں اتنا بڑا ایشو ہو گیا۔ لگتا یہ ہے کہ آخر میں یہی نکلے گا کہ Usama was a major stund created by the secret services اور انہوں نے اس کو استعمال کیا یا انہی کی وجہ سے جو بہت سارے لوگ آئندہ آنے والے ہیں جن کو Pakistan will refuse to hand over to America تو ایسے ہی کسی موقعہ پر یہ فساد بھی شروع ہو سکتا ہے، جنگ بھی ہو سکتی ہے جیسے اب نارتھ وزیرستان میں اور بہت سارے ایسے بے شمار لوگ ہیں جو ابھی بھی پاکستان کی قید میں ہیں۔ مجھے کوئی اور گروہ تو لگتا نہیں ہے۔ لگتا یہ ہے We might start new era of clash جو شروع ہے بلکہ امریکہ سے ہماری وہ مفاہمت نہیں رہی ہے And many a times ابھی ہمیں پیچھے باڈرز پہ نظر آ رہا ہے Pakistan army is firing at the NATO forces ان کے جہاز چڑھ کے ہمارے Areas میں آ رہے ہیں اور وہ مار بھی رہے ہیں۔ کچھ پاکستانی فورسز نے مارے بھی ہیں۔ گو کہ اس کو، اس چھوٹے سے واقعہ کو ہم اتنا بڑھا تو نہیں سکتے But we can wait and see کہ شاید یہی حالات بدتر ہو کر آگے کسی بڑے سے Clash میں بدل جائیں۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ افغانستان میں نیٹو فورسز کی مدد سے Afghan soldiers are now entering to the Pakistani areas اور ان سے جنگ جاری ہے۔

س: How ALLAH can be injustice and merciful at the same time?

ج: دیکھو اللہ کے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں کر سکتا کیونکہ اس قابل ہی کوئی شخص نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کی بے انصافی کا مرتکب ہو۔ جسٹس کا جہاں تک تعلق ہے وہ انسانوں کا انسانوں کے بیچ میں ہے۔ اور اس میں جسٹس یہ ہے کہ ہر عمل کی سزا مقرر ہے اہل ایمان کے لیے۔ یہ نہیں ہے جیسے لوگ سزائیں دے رہے ہیں ایک دوسرے کو۔ بلکہ لوگوں کا آپس میں کوئی جھگڑا ہوا اور Claims ہوئے تو خدا اس پہ مکمل انصاف بھی کرے گا۔ اور بہر حال وہ انسانوں کی سزا کو کسی نہ کسی وقت ختم کر دے گا۔

Marfat.com

س: سورۃ نور، آیت نمبر 35 کی وضاحت فرما دیجئے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ زمین و آسمان کا نور ہے، پھر اللہ اس میں نور کو ایک چراغ سے تشبیہ دے رہا ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں رکھا ہے۔ پھر اللہ اس آیت میں زیتون کے درخت کے تیل کی بھی تشبیہ دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اللہ سورۃ نور میں تو پردہ کے احکامات اور حضرتِ عائشہؓ کی برات کے متعلق بات کر رہا تھا مگر اچانک سے آیتِ نمبر 35 میں کیا بیان کر دیا؟

ج: بہت عرصہ سے Actually ہم نور کو بذاتِ خود وجود سمجھتے چلے آئے ہیں مگر ایسا نہیں ہے۔ نور انعکاس ہے اور بذاتِ کوئی منبہ اور ذریعہ نہیں ہے۔ جیسے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ، اور بہتر بات وہی ہے جو قرآن ہی سے Explain ہو کہ جیسے اللہ کہتا ہے **"وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ○ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ○"** {الشمس: 2-1} یا جیسے خدا کہتا ہے کہ ہم نے سورج کو جلتا ہوا چراغ بنایا، **"والقمر نور"** چاند کو روشن کیا۔ اگر اس ٹرمینالوجی کو قرآن کی اپنی وضاحت میں دیکھیں تو نور انعکاس ہے اور سورج جو ہے اک وجود ہے توانائی کا۔ وہ جلتا ہوا چراغ ہے اور چاند اس سے روشن ہوتا ہے۔ اس لیے جب اللہ کہتا ہے کہ **" اللہ نور السموات و الارض "** تو اس سے مراد یہ ہے کہ پروردگارِ عالم، سب سے بڑا ایک انرجی کا جو سینٹر ہے، وجود ہے، وہ اللہ ہے۔ اور اس سے بیرون اس کے انعکاس سے جو چیز ہمیں نظر آ رہی ہے، وہ نور ہے، وہ کائنات ہے، وہ زمین ہے۔ اس کے اگر تھوڑا سا اور پیچھے چلے جائیں تو ابھی تو سائنسز کے نظریات اور حدیث رسول ﷺ ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے ہیں کہ Big Bang سے پہلے کائنات عجیب و غریب بادلوں پہ محیط تھی جس میں Radiational clouds تھے، اور ان بادلوں کی soildification سے پھر یہ کائنات بنی شروع ہوگئی۔ اگر آپ غور کریں تو Solidification سے دوبارہ جب سرعت سے چلتے ہوئے دوبارہ یہ انہی بادلوں میں Change ہو جائیں گے۔ پھر بادل جو ہیں دوبارہ اسی وجودِ ذات میں ختم ہو جائیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ کائنات بنانے سے پہلے اللہ کیا کر رہا تھا؟" اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا یَخْلُقَ الْخَلْق " کہ تخلیق کائنات سے پہلے اللہ کیا کر رہا تھا؟ فرمایا" کَانَ فِیْ عَمَاءِ "وہ بادلوں میں تھا" تَحْتَہٗ هَوُا وَ کَمَا فُوْقَهٗ هَوُا" کہ اس

Marfat.com

کے اوپر بھی ہوا تھی اور اس کے تحت بھی ہوا تھی۔ تو گویا ساری روایات اکٹھی ہو کہ یہ بتا رہی ہیں کہ نور والسموات سے مراد وہ First impressionistic stage ہے جہاں اللہ اپنے وجود سے کوئی چیز انعکاس کر رہا ہے۔ اور انعکاس سے یہ ساری کائنات تخلیق میں آ گئی ہے۔ ان میں چونکہ وجودِ مادی سرے سے Exist کرتا ہی نہیں ہے بلکہ یہ Solidification of clouds ہے۔ پھر ان Clouds کے پیچھے اگر دیکھا جائے تو تصعید ہے جس میں نہ پانی ہے نہ کچھ اور، کچھ بھی نہیں ہے۔ تو وہ شاید ایک ایسی اسٹیج ہے جو شاید اللہ کے وجود کی طرف نشاندہی کرتی ہے It's very dificult to say because it is a very, very sientific explanations اور وہ صرف سائنسز ہی اس قسم کے کسی سلسلے کی وضاحت کر سکتی ہیں۔

س: ایک مسلمان کو اللہ پہ توکل کرتے ہوئے ضروریاتِ زندگی سے زائد کیا اللہ کی راہ میں صدقہ نہیں کر دینا چاہیے؟

ج: وہ بھی اسراف میں آ جائے گا اور اپنے آپ کو مشکل میں ڈال لو گے تو بھی اسراف میں آ جائے گا۔ میرے شیخ سیدنا علی بن عثمان الہجویریؒ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کی خدمت کرتے کرتے مقروض ہو گیا۔ مجھے اپنے اوپر افسوس ہوتا تھا کہ میں تو خیرات کر رہا ہوں، لوگوں میں بانٹ رہا ہوں۔ لوگوں کی مدد کر رہا ہوں، پھر میں اتنا کیوں پریشان ہوں؟ تو فرمایا میرے شیخ ابوالفضل ختلیؒ نے میرے خطرۂ قلب پہ آگہی پائی اور کہا اے علی بن عثمانؒ تو لوگوں کا خدا ہے؟ اگر کچھ لوگوں کو خدا نے عذاب و ثواب دے رکھا ہے اور کسی کو کمتر اور بہتر بنا رکھا ہے تو کیا تو ان لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہے جن لوگوں کو خدا نے عذاب میں رکھا ہوا ہے؟ تو اتنی نیکی کر جتنی تیری استطاعت ہے اگر اس سے بڑھ کر نیکی کرے گا تو تیرا نفس تجھے عذاب میں ڈال دے گا اور ایسے گلے کروائے گا اللہ کی ذات سے کہ تیری حقیقت مخدوش ہو جائے گی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ شیخ نے بڑی خوبصورتی سے تمام پس منظر واضح کر دیا ہے کہ اتنی نیکی کرو خوش دلی سے جتنی تم کر سکو۔ ایک صحابی نے جب یہ کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا تمام باغ خیرات کر دیتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے رکھ لے اپنے

Marfat.com

لیے، ایک تہائی خیرات کرو، حضور ﷺ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی خیرات کی نصیحت فرماتے تھے۔

س: پروفیسر صاحب یہ سوال اگر چہ میں پہلے کر چکا ہوں لیکن دوبارہ کر رہا ہوں کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ پروفیسر صاحب کے اوپر اس قسم کا سوال نہیں کیا جا سکتا۔ فرماتے ہیں کہ پہلے آپ مہدی اور عیسیٰ کے زمانے جدا ہونے کا امکان فرماتے تھے اور اب اس کے برعکس۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ نامکمل تحقیقات پہ فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور اس طرح کے حساس موضوع پر آپ کے منتشر خیالات آپ کے ماننے والوں کو عقیدتاً کیسے منتشر کرتے ہوں گے؟ کیا یہ آپ جیسے مستند سکالر کے شایانِ شان ہے؟

ج: نہیں میرا خیال ہے آپ ایسی بات کر رہے ہو جیسے پتہ نہیں، میں اپنے آپ کو حکیم افلاطون تو نہیں ناں سمجھتا۔ میں بھی ایک طالب علم ہوں اور جو کچھ بھی میں نے عرض کیا پہلے بھی وہاں میں نے بالکل نہیں کہا ہوا کہ یہ ٹھیک ہے۔ میں نے امکان ظاہر کیا۔ میں نے Possibility ظاہر کی بلکہ 150 حدیث میں نے جو Quote کی تھی، اس میں، مَیں نے بڑی وضاحت سے کہا تھا کہ دونوں طرف کے امکان موجود ہیں۔ اور اب چونکہ بڑی وضاحت سے حسن، صحیح حدیث مل گئی ہے تو اس لیے میں نے اس وقت شاید یہ کہا تھا کہ Perhaps ایک جنرل کا نام نظر آ رہا ہے جو مہدی تو نہیں، بہر حال ایک جنرل کا نام نظر آ رہا ہے جو اس جنگ میں شریک ہوگا۔ اور دیکھو ایک بات میں آپ کو بالکل صاف ستھری بتا دوں I have never considered myself to be any final word on any subject بلکہ میرا خیال یہ ہے کہ بہت ساری وہ مستند ترین باتیں جو پہلے کہی گئیں۔ اور پہلے زمانوں میں کہی گئیں اور بڑے بڑے علماء نے کہی ہیں وہ آج اتنی بے قدر ہو چکی ہیں کہ ان علماء کا تشخص ہی مجروح ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود We don't discard them کہ جس وقت جتنی انفارمیشن موجود ہو اسی کی روشنی میں بات کی جا سکتی ہے Up till to day ماشاءاللہ ان کا اعتراض درست ہے مگر Up till to day، یہ کتاب جس سے میں نے ابھی Collection کی ہے، یہ بہت پرانی ہے اور اس میں، مَیں نے

Marfat.com

جب انگلینڈ سے کچھ کتابیں منگوائیں تو ان میں " کتاب المہدی" کا سراغ مجھے ملا، جس میں یہ احادیث نقل تھیں۔ ان میں کچھ نئی احادیث کے وارد ہونے کی وجہ سے میں نے آپ کو یہ نئی صورتحال پہنچا دی۔ اور اگر آپ جانو تو شکر ہے میں زندہ ہوں اور میں نے اپنی زندگی ہی میں ایک انفارمیشن کی اصلاح کر دی اس لیے آپ زیادہ برا تو نہ ناں منائیں۔

س: پروفیسر صاحب ایک اگلا سوال ہے۔ کیا ہم مہدیؑ کا انتظار ہی کرتے رہیں اور خود کچھ نہ کریں؟ اور ساتھ ہی اگلا سوال بھی ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے پہلے دنیا سے چلے جائیں گے ان کیلئے مہدیؑ کا لائحہ عمل کیا ہوگا؟

ج: او دیکھو یار مہدی تو آپ ڈرا ہوا بیٹھا ہے کچھ کرو گے تو اس کا ساتھ ہوگا ناں۔ وہ اصل میں اگر آپ حدیث سن لیتے تو پتہ لگتا کہ مہدی نے کچھ بھی نہیں کرنا، آپ نے کچھ کرنا ہے اس کیلئے۔ تو Obviously وہ بیچارہ اکیلا، ڈرا ہوا۔ مگر ہم کہتے ہیں مہدی کون ہے؟ اور جب ایک واقعہ پیش آیا ناں جب حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے کہا کہ جاؤ اور قوم عالین سے جنگ کرو۔ جب قوم عالین سے جنگ کرنے کو کہا تو انہوں نے عرض کی میں اکیلا، میں ڈرا ہوا، مجھے خوف آتا ہے۔ تو اللہ نے کہا کہ اے موسیٰؑ میں تیرے ساتھ نہیں ہوں؟ اصل میں ہم مہدی کو وہ بندہ سمجھتے ہیں کہ جس کے ساتھ اللہ ہے، جب اللہ اس کے ساتھ ہے اور ہم اس کے ساتھ ہوں گے تو ہمیں بھی خدا کے فضل و کرم سے وہ فتح و نصرت حاصل ہوگی۔ ایک بڑی پرانی بات ہے کہ یہ نصیب میں لکھا جاتا ہے، جس کے نصیب میں فتح لکھی گئی سو وہ فاتحِ عالم ہے۔ تو اس کی مثال میں اسطرح دیتا ہوں کہ جب سلطان حیدر علی نے انگریزوں کو شکست دی اور مرہٹہ کو شکست دی اور نظام حیدر آباد کو شکست دی۔ تینوں فورسز کو اکٹھی شکست دی۔ اور وہ انگریز جو میجر تھا، میجر منرو، کانجی ورم کے تالاب میں توپیں پھینک کے بھاگ گیا۔ یہ اتنی بڑی شکست تھی کہ بالآخر وہ لارڈ کارل نوالس انہوں نے صلح کی درخواست کی، اس کو کرناٹک کا معاہدہ کہتے ہیں۔ جب کرناٹک میں معاہدہ لکھ رہے تھے لارڈ کارل نوالس اور لارڈ وِلزلی تو حیدر علی نے انگوٹھا لگایا۔ جب انگوٹھا لگایا تو وہ بڑے حیران ہوئے کہ ہم نے اتنے جاہل جرنیل سے شکست کھائی ہے۔ حیدر علی بھی بات سمجھ گیا اور اس نے کہا

Marfat.com

......"ایس مبیں" انگوٹھامت دیکھو،" نــا صیــہ را بــہ بیں"،میرے ماتھے کو دیکھ تو

خواتین وحضرات! ہم تو اس ماتھے کو دیکھ رہے ہیں جس پہ اللہ نے فتح لکھ دی ہے۔ہم تو اس کو مہدی جان رہے ہیں اور اس ماتھے کی تلاش میں ہیں۔اس پر رونق اور نور افروز ماتھے کی تلاش میں ہیں جس پہ اللہ نے فتح کی علامت لکھی ہے۔ہم بیکار نہیں رہیں گے ہمیں جونہی اس بات کا یقین ہو گا ہم میں ایک نئی توانائی ،نئی طاقت ، نیا جوش وخروش اٹھے گا And we will surly march towards victory یہ سارا فرق پڑے گا۔

س: پروفیسر صاحب دوسوالات ہیں کہ حضرت مہدی کے اوپر Consensus کس طرح ہو گا اور دوسرا یہ کہ وہ کس علاقے سے تعلق رکھتے ہوں گے؟

ج: دیکھیں وہ ابھی آپ نے حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہ کی سنی ،تو This is not going to happen in this populated world, obviously اب تو یہ عراقی مہدی جدا ہو سکتے ہیں، ایرانی ہو سکتے ہیں، پاکستانی مہدی ہو سکتے ہیں۔مگر ایک ٹوٹل، جب بہت بڑا، بہت بڑا واقعہ، بہت خوفناک واقعہ، حادثہ جب پیش آتا ہے تو تمام روحیں جو ہیں اتنی زیادہ خوفناک اذیت میں جاتی ہیں کہ شاید ان کی Frequency پہچان کی ایک ہو جاتی ہے۔ ان کی وہ فریکوینسی ایک ہو جائے گی جس سے وہ اس مہدی کو پہچان لیں گے۔ورنہ اس وقت تو ہم اپنے تمرد میں غرور میں، اپنی علمی وجاہتوں کے شوق میں مہدی نہیں پہچان سکتے۔مگر جیسے علی کرم اللہ وجہ نے کہا کہ جب اتنی تباہی، بربادی اور ہلاکت ہو جائے گی کہ دل خوف سے لرزتے ہوں گے، آرزو کرتے ہوں گے، تو اس وقت مہدی جب آپ کو نظر آئے گا تو سب لوگوں کا دل شہادت دے گا کہ یہی اللہ کا بندہ مہدی ہے۔اور جیسے میں نے ابھی کہا کہ آواز بھی دی جائے گی اور کوئی نہ کوئی علامت بھی اس کے ساتھ وابستہ ہو گی جس کی وجہ سے ہمیں کوئی مغالطہ پیش نہیں آئے گا۔

س: پروفیسر صاحب کیا دجال ایک شخص کا نام ہے یا ایک سسٹم کا اور کیا امریکی صدر جو ہیں باراک اوبامہ ان کا کوئی دجال کے سلسلے میں کوئی رول ہے؟

ج: !Well یہ تو بندے ہیں، انفرادی شکل میں ہیں، مگر دجّال ایک بہت بڑا یعنی ایریا بھی ہے اور

Marfat.com

تحریک بھی ہے۔ اصل میں دجّال اس کوالٹی کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ دجّال ہے، ہوگا تو وہ انسان ہی مگر اس کوالٹی کی وجہ سے وہ دجّال ہوگا جو دوسروں میں نہیں ہوگی۔ ابھی ہم دیکھتے ہیں کہ شاید Scientific Progress کی وجہ سے ابھی پچھلے دنوں Neo darwinion concepts جہاں وہ زندگی بنانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اگر اس درجہ تک دجّال چلا جائے کہ وہ زندگی بھی بنا لے تو وہ حق رکھتا ہے بذاتِ خود کہ اپنے آپ کو خدا کہہ سکے، خالق کہہ سکے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں ان کی جو Scientific progress ہے اور ان کی جو دنیاوی ترقی ہے اور یہ جو کائنات کی حدود سے نکلنے کی کوشش کرنا ہے یا ماورائے دنیا جانا ہے، یہ ساری چیزیں مل کے ان کو ایک ذہنی انا اور تکبّر دے گی کہ They are the creators of this world and they are the only one on this world اور وہ اس قابل ہیں کہ وہ خدا کے کانسپٹ کو Replace کر سکیں اس لیے وہ دجّال کہلاتے ہیں۔

س: ایبٹ آباد کے واقعے اور PNS کے واقعے کے بعد کیا اب بھی آپ سمجھتے ہیں کہ افواجِ پاکستان اس قابل ہیں کہ وہ مسلمانوں کی لیڈر شپ کر سکیں؟ اپنے موجودہ لیکچر کے حوالے سے مزید واضح کریں۔

ج: بات یہ ہے کہ آپ گن رہے ہو ایک Individualistic واقعہ جو ناروے میں پیش آ گیا جو امریکہ United States دنیا کا ایک بلند و بانگ دعویدار، اسپیو نائج میں اس کے اپنے اندر ٹریننگ کے دوران ایک شخص نے اُٹھ کے چودہ پندرہ بندے مار دیئے۔ اس قسم کے واقعات سے کسی قوم کی اور فوج کی Strength ثابت نہیں ہوتی۔ مگر جو اصل واقعہ پیش آیا ہے کہ ایک بہت بڑے خطرے سے لڑتے ہوئے دنیا بھر کی فوجیں بھی ہماری ہمسائیگی میں اتریں، بہترین ہتھیار لیے ہوئے تھیں Most modern equipment کے ساتھ، لگتا یہ تھا کہ یہ آئے اور باقی سب چیزیں غائب ہو گئیں مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ صرف اور صرف Pakistan Army has succeeded to re-conquer اور ان کو مارنے میں قتل کرنے میں، بھگانے میں اور

Marfat.com

جیتنے میں کوئی فوج کامیاب ہوئی ہے تو وہ پاکستان آرمی ہے۔ بلکہ سروے بھی کہہ رہا ہے کہ دنیا کی خوفناک ترین، خوفناک ترین، کہہ لو یا Most efficient کہہ لو دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے کہ Most efficient army اس وقت دنیا میں وہ پاکستان آرمی ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں مقابلہ بھی ہوا، لنڈن میں ساری دنیا کی فورسز بھیجی گئیں اور Targets achieve کئے گئے تو اس وقت بھی Pakistani contingent کو دنیا کا The Best contingent کہا گیا

And they are still in performance the top of the world۔

army ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

س: سیاہ جھنڈے اور خراسان کا ذکر ایک ہی روایت میں کیا آپ نے، کیا اس سے ایران نہیں لگتا؟ اور دوسرے یہ کہ محمد بن عبداللہ کے نام سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول پاک ﷺ ہی ہوں گے اور دلیل میں حضرت عیسیٰؑ جو مہدیؑ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے اسے پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰؑ جس کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ آپ ہی ہوں گے۔

ج: Well! آپ کو پتہ ہے کہ ہم نہ حلول کے قائل ہیں اور نہ ہندوؤں کی طرح توارد اجسام کے قائل ہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ بہت بڑے پیغمبر ہیں، ساری کائنات میں سب سے بڑے پیغمبر ہیں، اور اللہ نے ان کے غلاموں کو بھی یہ طاقت دے رکھی ہے کہ وہ دجال سے پیچ ڈالیں۔ تو آپ ان کو بار بار کیوں بلانے کی کوشش کر رہے ہو؟ ہم تو انہیں کوئی زحمت دینے کو تیار نہیں، ہم تو غلامانِ محمد ﷺ کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ اس کائنات کے نقشے کو بدل دیں۔ تو آپ اس کی فکر نہ کرو ہم یہ زحمت اپنے رسول ﷺ کو نہیں دیں گے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور مقامِ وسیلہ عطا ہو مگر ان کے توصل سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس قابل ہو جائیں گے اور ضرور ہم میں سے کوئی فردِ واحد اٹھ کر بڑی سے بڑی دنیا کی قوتوں کو للکارے گا۔

س: پوچھتے ہیں کہ آپ نے اپنے لیکچر کے آغاز میں فرمایا تھا کہ مختلف سلسلہ ہائے تصوف کے برعکس کچھ لوگ خود کو اویسیہ سلسلہ سے منسلک کر لیتے ہیں براہِ کرم نظریہء بیعت جو سلسلہء تصوف میں جاری و ساری ہے اس پر کچھ روشنی ڈال دیں؟

Marfat.com

ج: میں نے آپ سے پہلے کہا کہ As such اویسیہ Exist نہیں کرتا تھا۔ مڈل ایسٹ میں ایسی کوئی چیز Exist نہیں کرتی ۔سب سے پہلے ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تذکرۂ حیات میں نظر آتا ہے اور وہ بھی کچھ اس طرح نظر آتا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے (حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی تصنیف بہجتہ الاسرار میں دو چار واقعات لکھے ہوئے ہیں) حضرت شیخ عبدالقادرؒ کو خلعت عطا فرمائی ۔مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اویسیہ کی ضرورت کیا ہے؟ اور جب اتنے بڑے بڑے سلسلے آپ کے پاس ہوں، چشتیہ بھی ہو، آپ قادریہ بھی ہوں، سہروردیہ بھی ہوں، نقشبندیہ بھی ہوں پھر بھی آپ کو کمی لگتی ہے؟ میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ پھر بھی آپ کسی دوسرے سلسلے کی ہوس میں لگے رہتے ہیں۔ یہ ایک Power intoxication ہے جو موجودہ گدی نشینوں نے دریافت کر لی ہے۔ کیونکہ دو مرید ملیں گے تو پوچھیں گے جی آپ کے حضور کس مسلک سے ہیں؟ تو وہ کہے گا جی ہمارے حضور تو قادریہ چشتیہ میں سے ہیں۔تو وہ دوسرا کہے گا "اچھا تو ان سے بھی ہیں اور اویسیہ سے بھی ہیں۔" یہ جو مقابلے ہیں ان میں خیال یہ کیا جاتا ہے کہ پیچھے سے بہت سارے بزرگ ہوں گے تو بندہ ذرا زیادہ وزنی ہو جائے گا۔ اس لیے یہ گدی نشینوں کے چھوٹے موٹے سے پرابلم ہیں، اس کا کوئی تعلق تصوف سے نہیں ہے۔

س: Where do you place Yajooj & Majooj and what role are they gonna play and when?

ج: یاجوج و ماجوج! دیکھو جی وہ تو ویسے ہی فرانس میں میونسپلٹی کے سامنے جو انہوں نے دو بڑے بت یا مجسمے بنائے ہوئے ہیں اُن کو Gog اور Magog یاجوج و ماجوج کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پرانے روم کو رَومس اور رِیمس یہ دو بھائی تھے جنہوں نے بھیڑیئے کی ماں کا دودھ پیا تو ان کے بھی مجسمے ویسے ہی سجائے گئے۔ مگر یاجوج و ماجوج میرے اگر ذاتی خیال میں، مَیں اس پر اصرار نہیں کروں گا اگر آپ نہ مانیں، تو Basically تین بیٹے تھے حضرت نوحؑ کے، جن میں سے ایک بیٹے جن میں سے عرب ہیں جنہیں ہم سیمانٹس کہتے ہیں حضرتِ سام اور دوسرے حام تھے اور حام میں ہم لوگ آتے ہیں، ان کی نسلوں میں سے آتے ہیں۔ اور تیسرے بنو یافث تھے، یہ

Marfat.com

بنو یافث جو ہیں ان میں یہ سارے ہند چینی اقوام آتے ہیں۔ انہیں سے وہ دو خوفناک ترین Tribes اٹھے جن کو ہم یوچی ٹرائبز کہتے ہیں اور ہنز (Huns) بھی انہی میں سے تھے یوچی ٹرائبز سے، جنہوں نے آگے جا کے ہلاکت مچائی۔ اٹلا دی ہن (Attila The Hun) کا نام آپ نے سنا ہوگا جنہوں نے تباہی ہلاکت و بربادی پھیلائی۔ تو یا جوج و ماجوج دراصل ان Areas میں ہیں۔ اور اگر میں اس وقت اندازہ لگاؤں تو خوفناک ترین طاقت کی حیثیت سے جو لوگ ہیں ان میں China کی ساری Populations آتی ہیں۔ کیونکہ یاجوج وماجوج کی جو صفات ہیں وہ ان میں بدرجہءاتم پائی جاتی ہیں۔ کیڑے مکوڑے، یعنی کتے بلی وغیرہ کھانا۔ وہاں تو بحران آیا پڑا ہوا ہے۔ کتنی ساری اپیلیں بیچارے کتوں بلیوں کی United Nations میں پہنچ چکی ہیں کہ یہ کم بخت ہمیں چھوڑتے ہی نہیں ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو اس قسم کی مخلوق کو کھانے والے لوگ جو ہیں وہ انسانی اوصاف سے تھوڑے سے مبرا بھی ہوتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان نہ ہوتے ہمیں بہتر غذا کی تلقین نہ ہوتی تو ہم بھی یہی کچھ کھاتے پھرتے۔ مگر کچھ نفاست کا بھی قاعدہ قرینہ ہوتا ہے۔ کینچوا وہ نہیں چھوڑتے، کالے کیڑے وہ نہیں چھوڑتے۔ تو اتنی بے دریغ جو ہے اور بے مہابہ کھانے والی قوم یاجوج وماجوج ہی ہوسکتی ہے۔ پھر یہ کہ وہ نکلیں گے تو ہر چیز چٹ کر جائیں گے۔ وہ ابھی نہیں نکلے تو ہر چیز چٹ کر گئے ہیں۔ اب آپ ہی بتاؤ کہ آگے انہوں نے کیا کرنا ہے۔ ابھی تو وہ نکلے بھی نہیں ہیں۔ میں ایک دفعہ گھوم پھر رہا تھا تو میں نے کہا یار یہ کتے کدھر گئے ہیں اتنے سارے، ایک زمانہ تھا ہم رات کو نکلتے تھے تو خوف کی شدت سے کانپتے گزرتے تھے، ہر جگہ کتے بھونکتے تھے۔ اب کتا ہی کوئی نہیں بھونک رہا تھا۔ تو پتہ لگا Koreans کھا گئے ہیں سارے۔ یعنی یہ ساری اقوام ایک ہی طرح کی ہیں۔ یہ بنو یافث بھی ہیں اور یہ یاجوج وماجوج بھی ہیں۔ نکلیں گے یہی، جب بھی نکلیں گے، جب مہذب قومیں جنگ کر کے ایک دوسرے کو ختم کر دیں گی ناں، تو یہ نکلیں گے۔ اب دوسری جو بات ہے کہ یاجوج وماجوج جو دیوار چاٹ رہے ہیں وہ بھی انہی پہ سچی اترتی ہے۔ اتفاق یہ دیکھئے کہ سات ہزار سال کی تاریخ میں چائنہ والے کبھی باہر نہیں نکلے، Chinese کبھی باہر نہیں نکلے، یہ اپنی

Marfat.com

Manchu خاندان حدود سے آگے آئے ہی نہیں۔ جب نکلنے لگتے ہیں پیچھے کوئی Cultural کی Dynasty کا کوئی بڑا کنگ مر گیا، کبھی کوئی مر گیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو بڑے بڑے خاندان گزرے ہیں چائنہ میں، جو حکمران خاندان، بہت بڑے بڑے حکمران تھے، مگر حیرت کی بات ہے کہ ان اتنے بڑے بڑے حکمرانوں نے کبھی تسخیرِ دنیا کا نہیں سوچا۔ اور وہ اپنے ایریا میں ہی سمٹ کے رہ گئے۔ مگر ظاہر ہے کہ ان کے نکلنے کی وجہ موجود ہے، جب Atomic war کی وجہ سے Extreme food shortage ہو جائے گی، Scarcity اتنی زیادہ بڑھ جائے گی اور جیسے حضورﷺ نے فرمایا کہ سونے کا ڈھیر پڑا ہو گا مگر لوگ ایک دو آنہ گندم کو اس پر فوقیت دیں گے۔ جب ڈراٹ اور اتنا Drastic کمی آ جائے گی رزق میں اس وقت یقیناً بہت سارے لوگ شاید باہر نکلیں گے، اور یہ بحیثیتِ قوم نکلیں گے۔ کیونکہ ان کے بارے میں حدیث یہ کہتی ہے ''پھر اللہ وہ زور آور بندے چڑھا کے لائے گا جن سے لڑنا کسی بندے کے بس کی بات نہیں ہو گی۔'' حتیٰ کہ یہ جو مر بھی رہے ہیں یہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے مر رہے ہیں۔ اور مر رہے ہیں ایک Immediate virus سے۔ کوئی محال نہیں نظر آتا اور یہ سارے کے سارے ایک رات میں مریں گے، اور اتنے خوفناک وائرس سے مریں گے جو ان کی گردن میں نکلے گا کہ صبح تک کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔ That's only possible کہ میرا خیال ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا کوئی بندوبست ایسا کیا ہوا ہو۔ شاید یہی کتا بلا کھانے سے ان میں کوئی ایسا خوفناک وائرس پیدا ہو جائے کہ یہ سارے کے سارے ایک رات میں مر جائیں گے۔ اور مرنا بھی کیا کہ ان کے مرنے سے اتنی بدبو پیدا ہو گئی اور اتنی سڑانڈ پیدا ہو گی کہ دنیا میں کوئی ذی حیات سانس نہیں لے سکے گا اور پھر اللہ تعالیٰ وہ بڑے بڑے پرندے، جو آپ جانتے ہی ہو وہ کونسے پرندے ہیں، وہ Huge پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر اللہ جہاں چاہیں گے پھینکیں گے اور پھر جا کے یہ دنیا آباد کی جائے گی۔

س: کیا ہم یاجوج اور ماجوج کو ہلاکو اور چنگیز خان سے منسوب نہیں کر سکتے؟

ج: نہیں ہلاکو گزر گیا، چنگیز خان گیا وہ بڑے Decent لوگ تھے شاید آپ کے علم میں ہو کہ نہیں۔

Marfat.com

میں آپ کو صرف چنگیز خان کی بات بتا دوں تو جہاں تک ہلاکت و بربادی کا تعلق ہے تو Practically جتنی ہلاکت آپ کے ایک مسلمان بادشاہ نے کی ہے اتنی زمین و آسمان میں کسی نے نہیں کی ہے، امیر تیمور برلاس نے جو ہلاکت کی ہے۔ چنگیز خان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ارواح کا ماننے والا تھا اور اپنی کورل تائی کے بغیر کوئی بات نہیں کرتا تھا، اس کی جو مجلسِ عمل تھی جس کا نام کورل تائی تھا اس کے بغیر کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ اس کے اپنے ضابطے اور قانون تھے They were very cruel to the other people یہ کہنے کی بات ہے مگر ان کا اپنا اندر کا نظام انتہائی مہذبانہ اور شریفانہ تھا۔ اسی طرح ہلاکو اسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ مگر اصل میں کوئی اگر زمانے کا قاتل آیا ہے مشرق و مغرب کا تو وہ امیر تیمور برلاس تھا، اور اس کی انگوٹھی پہ بھی یہی لفظ لکھا تھا کہ

از ہیبتِ شاہ جہاں لرزد زمین و آسماں

اور جتنے سروں کے مینار اس نے تعمیر کرائے ہیں مگر وہ یقیناً، یقیناً مسلمان تھا اور اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ یاجوج و ماجوج میں سے تھا۔ مگر آپ محاورۃً اور مثلاً ہم آج بھی اپنے بچوں میں سے کئیوں کو یاجوج و ماجوج کہتے ہیں۔ کوئی بسیار خور ہو گا تو تب یاجوج و ماجوج ہے، کوئی خوفناک عادات والا یاجوج و ماجوج ہے تو ہم یاجوج و ماجوج والا محاورہ ہر اس Extremity پہ Use کرتے ہیں جو غیر معمولی لگے اور خوفناک لگے۔

س: جناب آج کا غوثِ عالم، قطبِ عالم، قطبِ ارشاد کون ہے؟ اور آج کا مجدد کون ہے؟

ج: مجھے پتہ ہوتا تو میں اس کے پاس نہ بیٹھا ہوتا آپ کے پاس کیوں ٹائم ضائع کر رہا ہوتا، ہیں جی؟ (ہلکے سے تبسم کے ساتھ) ایک بات آپ کو یہ کہہ سکتا ہوں Out of lot of judgments which we can pass on people اور جب ہم دیکھتے ہیں میرا خیال یہ کہ دنیائے اسلام میں دو چار چیزیں بڑی Obvious ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی Classified ایسی ہمیں Reasonable personality نظر نہیں آ رہی۔ جیسے کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ یحییٰ (کیا نام بولا تھا ڈاکٹر جلیل سے پوچھتے ہوئے) ہارون یحییٰ، حمزہ اس

Marfat.com

طرح کے لوگ ہیں، کچھ سلسلے میں جیسے حسین نصر وغیرہ ہیں، اس طرح ناظم ہیں قبرص کے جیسے انڈونیشیا میں بھی ہیں These people I've seen ۔مگر ان کی تعلیمات بڑی Local سی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اتنی لوکل سی تعلیمات کے ساتھ کوئی بندہ اتنے بڑے آفس کی توقع نہیں کرسکتا جتنے بڑے آفس آپ Mention کر رہے ہو Obviously it has to be جیسے اگر ہم فرض کرو ایک مجدد کی بات کرتے ہیں تو جب بہت سارے لوگوں کو مقابلے میں، لاتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ ایک ہی شخص تھا جس کا Message ساری دنیا تک پہنچا، مانا ً یا تسلیم کیا گیا اور اسے مسلمانوں کا راہبر تصور کیا گیا، وہ اقبال تھا کہ: !....

؎ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

مگر جو شاعر یہ کہہ رہا ہے اس کیلئے بھی تو لازم ہے کہ وہ نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر تک پہنچے۔ آج بھی ٹرانش اوکشانہ میں، تاشقند میں جب کوئی بڑا جلوس نکلتا ہے تو اقبال ہی کے گراں خیر، گراں خیز وہ جو اس قسم کے اشعار پڑھتے نکلتے ہیں۔ مڈل ایسٹ میں وہ جانا جاتا ہے، جہاں جہاں بھی مسلم اُمہ ہے Iqbal is being considered a somebody who can arose their slumbering spirits to heights of the spiritual excitement تو اس شخص کو تو ہم مجدد کہہ سکتے ہیں۔ اب ظاہر ہے 1936 یا 1938ء میں وہ فوت ہوئے ہیں اور اس کے بعد میرا خیال کہتا ہے کہ 2030 تک آپ کو نئے مجدد کا پتہ لگ جائے گا۔

س: ذہن عصر حاضر کا المیہءِ عظیم کونسا ہے؟

ج: Lack of sense of priorties میں عصر حاضر کو تو نہیں کہہ سکتا مگر مجھے مسلمان کا جو سب سے بڑا المیہ نظر آتا ہے۔ دیکھیں میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن کو ایک وصف دیا ہے اور یہ تمام انسانوں میں ہے کہ یہ از خود Priorities مرتب کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ یہ آپ کو صبح سے لے کر شام تک کی Listing کر کے دیتا ہے۔ Grading کر کے دیتا ہے

Marfat.com

This is کہ Importance بنا کے دیتا ہے۔ یہ صبح اٹھتے ہی آپ کو ترجیحات بنا کے دیتا ہے کہ more important thing, this is important, this is important مگر حیرت کی بات ہے کہ ہمیں یہ تھوڑا سا پیچیدہ لگتا ہے ۔ جیسے ایک دن کی Priority ملتی ہے، ہمیں ایک سال کی Priority بھی ملتی ہے ۔ ایک طالب علم کو دو یا چار سال کی ملتی ہے ۔ ایک سیاستدان کو ملتی ہے مگر ان Local priorities کے ساتھ ساتھ ایک پوری زندگی کی Priority بھی اللہ نے انسان کو دی ہے ۔ اتفاقاً اس کا Distance زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمیں اس Priority کا علم نہیں ہوتا اور ہم ہمیشہ چھوٹی Priopritiesکے شکار ہو جاتے ہیں۔ اور جب وقت آتا ہے اس ترجیح کو Understand کرنے کا تو بہت سارا پانی پلوں کے نیچے سے گزر چکا ہوتا ہے اور وہ موجِ حیات جو ایک دفعہ گزر جاتی ہے پلٹ کے وہاں نہیں آتی ۔ آپ یہ یقین کرو کہ میں نے آج تک مشرق و مغرب میں عالم اور عاقل دونوں لفظوں کا اطلاق اس شخص پہ کبھی نہیں کیا جس کو زندگی کی Priorities کا علم نہیں ہوتا And we all know as Muslims کہ ہماری Priority صرف ایک ہے زندگی کی اور وہ قرآن حکیم میں ایک چھوٹی سی آیت میں ہے کہ " **إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا** "{**سورۃ الدھر :03**} میں نے تمام عقل و معرفت تمہیں اس لیے دی چاہو تو مجھے مانو، چاہو تو میرا انکار کر دو یہی Top priority ہے اسی لیے I always keep on saying that only top priority of intellectual curiosity is God and nobody else

س: پروفیسر صاحب آپ نے اپنی کتاب کا نام علامات رکھا ہے اور ویب سائٹ کا بھی کوئی خاص وجہ ہے؟

ج: بس! وہ جیسے کسی صحرائے بسیط میں کوئی مسافر چلتے چلتے، قطرۂ آب کی تلاش میں سراب کو پانی سمجھتا ہے تو وہاں کوئی علامت ہی اس کے کام آتی ہے، ایک ایسا مسافر جو اس صحرا سے پہلے گزر چکا ہوتا ہے اور جس کو دردِ دل مسافرانِ راہ ہوتا ہے تو وہ کہیں نہ کہیں نشانِ منزل چھوڑ جاتا ہے۔ اور یہ

Marfat.com

جو میں نے علامات نام رکھا تھا صرف اس وجہ سے کہ اس بے برگ و بیاباں میدانِ عقل سے گزرتے ہوئے عقل میں کوئی خاص رونق نہیں ہوتی، اس میں جو بے زاری ذات سے جو چھوٹے چھوٹے نکات مرتب ہوتے ہیں تا کہ آنے والے ان رستوں سے آسان گزر جائیں اور منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں اس لیے علامات جیسے آسمان پہ آپ کو رستہ دکھاتی ہیں زمین پر بھی یہ آپ کو رستہ دکھاتی ہیں۔

س: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ عام مسلمان کسی مذہبی جماعت میں شامل ہو جائیں یا نہیں؟ خاص طور پہ آج کے مذہبی تفرقے کے زمانے میں۔

ج: خواتین و حضرات! میں تو صرف ایک بات جانتا ہوں کہ میرا نام بڑا پہلے رکھا گیا تھا میرے باپ نے رکھا، میرے دادا نے رکھا، میرے رسولؐ نے رکھا، سیدنا ابراہیمؑ نے رکھا۔ سیدنا ابراہیمؑ کو کہا گیا کہ یہ تیری ملت ہیں، یہ آنے والے مسلمان تیری ملت ہیں، **"مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ"** {الحج:78} اور ہم نے ان کا نام مسلمان رکھا۔ میرے رب نے، میرے اللہ نے، ابراہیمؑ کی امت کا نام مسلمان رکھا، میرے رسول ﷺ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اب مجھے بتاؤ: مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کسی اور چکر میں پڑنے کی؟ میں قائداعظم کی بات Repeat کرتا ہوں۔ کسی نے پوچھا قائداعظمؒ تو کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا میں صرف یہ کر رہا ہوں کہ مجھے اللہ یہ کہے کہ اے محمد علی تو مسلمان کی حیثیت سے پیدا ہوا، مسلمان کی طرح جیا اور مسلمان کی طرح مرا۔ تو میرا خیال ہے یہ کافی ہے Well, if somebody is دیو بندی، بریلوی یہ وہ، بھئی میں یہ تشخص لے کے قبر تک نہیں جانا چاہتا They are schools میں گورنمنٹ کالج لاہور کا پڑھا ہوا ہوں، گورنمنٹ کالج چکوال کا پڑھا ہوا ہوں، یہ کالجز ہیں، سکولز ہیں، یہ میرا تشخص نہیں ہیں۔ میں نے تو اس چیز کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنا ہے جو میں نے پڑھی ہے۔ جو میں نے پڑھی ہے میں نے اس کے ساتھ چلنا ہے۔ میں نے دیواریں اٹھا کے ساتھ نہیں چلنا ہے۔ اس لیے اگر آج بھی مجھے حکمت کا علم کا کوئی ذرہ کسی مکتبہ فکر سے نظر آئے گا میں اسے ضرور وصول کروں گا۔ یہ میری میراث ہے، میرے اللہ نے کہا وہ علم جس

Marfat.com

کا نفع ہے تمہاری میراث ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ پناہ مانگتے تھے، "**اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ**" جس علم میں نفع نہیں ہو اس سے اللہ مجھے پناہ بخشے۔ سو علم کی تلاش ضروری ہے کہ اسکول کی تلاش ضروری ہے؟ I don't understand,I don't want ادیکھو یہ ایک اسکول کے ساتھ آپ کو اس کی خامیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ میں ان خامیوں کا کیسے ٹھیکہ اٹھا لوں، بڑی سے بڑی خامیاں جو یہ لوگ کرتے چلے آرہے ہیں۔ امت کو بانٹنے کا عمل اب بھی جاری ہے، امت مسلمہ کو ایک ہی ٹائٹل کافی ہے کہ وہ اللہ کا دیا ہوا نام لیں اور بیٹھے بیٹھے اپنی قبروں تک پہنچیں۔ بیٹھے بیٹھے بھائی کم بنیں اور قبروں تک ضرور پہنچیں۔

س: جب تمام مخلوقات کے سامنے امانت عقل رکھی گئی تو انسان نے اس کو Opt کیا یہ کون سا انسان تھا؟ حضرت آدم اکیلے تھے یا تمام ارواح نے اسے اٹھالیا؟

ج: Infect, you see: یہ جو ابتدائے حال میں ابھی شاید آدمؑ بھی نہ بنے ہوں اور کوئی بھی نہ ہو۔ یہ تھوڑا سا ایسے ہے آپ کو اپنے تصور کو Beyond metaphysics لے جانا پڑتا ہے۔ یہ ڈیزائن میں تھا، جیسے انسان کے ڈیزائن میں، بہت ساری اشیاء کے ڈیزائن میں تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب اشیاء جو ہیں خدا کی فکر میں تھیں اور تمام کائنات میں Plan ہو چکا تھا کہ یہ جن ہیں، یہ فرشتے ہیں، یہ بھوت ہیں، یہ جنگل ہیں، یہ انسان ہیں۔ یثاق کے دن سے بھی کچھ عرصہ پہلے جب اللہ نے ایک نعمت بنائی، عقل بنائی، عقل کو تخلیق کیا۔ اس آیت کو دوسری طرح بھی پڑھا جا سکتا ہے کہ اللہ نے سوچا کس کو دوں؟ جنگلات کو دوں، Plants کو دوں، پتھروں کو دوں، وجودِ انسان کو دوں، کس چیز کو دوں۔ جب وہ، یہ پلان کر رہا ہوگا تو وہاں انسان اس کو واحد ایسی ہستی نظر آئے گی جس کو وہ یہ نعمت دے سکتا تھا۔ باقی مخلوقات میں سے جواب بھی زندگی کی مختلف قسمیں ہیں جیسے Plant life ہے، Stone life ہے، وہ ہر صورت اللہ کے نزدیک کچھ زندگی کی Forms ہیں، مگر جب اس نے پلان کیا کہ یہ امانت کس کو دوں تو اس کے سامنے اگر کوئی جائز حقدار یا کوئی Precessing میں کوئی چیز سامنے آئی تو وہ انسان تھا۔ اب اس کے قبول کا جو دعویٰ ہے، وہ کچھ اس طرح ہے کہ بہت ساری چیزیں اس کے سامنے اکٹھی تھیں، اللہ تعالیٰ ایک

Marfat.com

بات کرتا ہے تو پھر اس کو تسلیم کرواتا ہے۔ جیسے اس نے یہ کہا کہ **"قَالَ إِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ إِمَاماً " {البقرہ:124}** میں انسان کو امام بنانا چاہتا ہوں، بڑا بنانا چاہتا ہوں۔ تو ساتھ ساتھ کچھ دوسری مخلوقات نے بھی عذر کی۔ ان کو Convince کرنے کیلئے، خدا اتنا بڑا استاد ہے، اتنا بڑا استاد ہے کہ کوئی تحکمانہ کاروائی Single handed بغیر Convince کئے نہیں کرتا۔ جیسے اس نے فرشتوں سے کہا کہ **"إِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیْفَةً" {البقرہ:30}** تو فرشتوں نے اعتراض نہیں کرنا تھا، قطعاً نہیں کرنا تھا، ان کی مجال ہی نہیں تھی But being a very greate teacher He wanted to convince them کہ وہ Demonstration کر کے دیکھ لیں کہ یہ میرا دعویٰ جو اس کی بہتری کا ہے باقی چیزوں سے بہتر ہے۔ اسی طرح جب اس نے انسان کو عقل پیش کی اور اسے کہا، اور انسان نے اٹھالیا، تو آپ نے دیکھا نہیں اس نے خود ہی دعویٰ کیا ہوا ہے کہ **" إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً " {الاحزاب: 72}** He has inherently pointed out, in spite of the fact that they deserve all this honor یہ غلطی ضرور کریں گے اور جہالت کے مرتکب ضرور ہوں گے۔ تو یہ اس کی بے انتہا علیمیت کا ایک مظاہرہ ہے کہ اس نے Totally علم سے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے اور اس کو پتہ ہے کہ کون حقدار ہے اور کون نہیں ہے۔

س: پروفیسر صاحب از راہِ کرم عقل اور روح کی حدود اور علیحدہ شناخت کی وضاحت فرمادیں؟

ج: خواتین وحضرات! اگر آپ برا نہ مناؤ تو اگلے سیشن میں یہی موضوع رکھ لیتے ہیں، کافی بڑا موضوع ہے۔ بعض اوقات آپ چھوٹا سا سوال کرتے ہو اور مجھے لگتا ہے کہ اس میں کوئی کم از کم دو چار لائبریریوں کی کتابیں سما جائیں گی۔ تو Simply ایسے ہے کہ عقل اور روح یا سارا ترفع جو Create ہوا ہے ہمیں پہلے یہ Decide کرنا پڑتا ہے کہ عقل Is a part of the earth or a part of the skies تو ہم دیکھتے ہیں کہ عقل تخلیقاتِ عالیہ میں سے ہے اور اللہ نے اس کو بڑے معتبر انداز سے تخلیق کیا۔ اور جب عقل کو تخلیق کیا تو اسے کہا مجھے چل کے دکھا اور جب وہ چلی تو اسے کہا کہ پلٹ کے آ، اور جب وہ پلٹ کے آئی تو اللہ نے اپنی ذات پر فخر

Marfat.com

فرمایا اور کہا میں نے کیا خوبصورت تخلیق کی ہے۔ اور پھر کہا اے عقل جو تجھ سے لے گا اسے دوں گا اور جو تیرے بغیر آئے گا اسے نہیں دوں گا۔ پھر یہ کوالٹی انسان کو عطا کر دی گئی، جب انسان کو عطا کر دی گئی تو بدن یہ کوالٹی اٹھانے والا نہیں تھا، اس لیے سب سے پہلے انسان کی روح کو یہ کوالٹی عطا ہوئی۔ جب وہ نیچے اترا تو پھر اس کو ذہن کی قید دی گئی۔ اور آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے پچھلی مرتبہ جو سنایا تھا کہ ذہن جو نیچے Develop ہو رہا تھا تھوڑا تھا، مختصر تھا، بندروں سے تھوڑا زیادہ تھا۔ اور ابھی بھی ہمارے کزنز اس بات کا گلہ کرتے ہیں کہ ہم پر کوئی عنایت نہیں، اس کم بخت کو اتنا بڑا دماغ دے دیا اللہ نے۔ یہ جو ہمارے چیمپینز وغیرہ ہیں ناں کافی قریب کے ہیں تو وہ جیسے کہ سائنسدان کہتے ہیں۔ آسمان والے بھی کہتے ہیں۔ کہ Forth ice age کے بعد جو انسان باقی بچا وہ محدود ذہن کا تھا ابھی اس قابل نہیں تھا کہ عقل کو سمیٹ سکتا ہے۔ تو پھر ایک انتہائی گہرا Quantity of Electric charge آ کے ذہنِ انسان پہ گرا جس سے اس کی brain بڑھ گئی اور بقول وِل ڈیوراں (Will Durant) کے He suddenly started thinking; this is the beginning of Homospaien

س: پروفیسر صاحب مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد قبر میں فوراً زندہ کیا جائے گا اور منکر اور نکیر حساب لیں گے جبکہ ایک عقیدہ یہ ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تب مردے زندہ ہوں گے کون سی بات درست ہے؟

ج: آپ نے خود ہی جواب دے دیا ہے کہ قبر میں زندہ کرنا اور صور پھونکنا اس میں ٹائمنگ کا فرق ہے صرف۔ (ڈاکٹر جلیل صاحب کو بلاتے ہوئے) ڈاکٹر صاحب آپ آؤ گے تھوڑی دیر کیلئے آؤ ناں، اُو جی آؤ تو سہی، میرے دوست مہربان ڈاکٹر عبدالجلیل صاحب Consultant ہیں، انگلینڈ میں مگر میرے سب سے عزیز اور معتبر شاگرد ہیں۔ تو میں نے کہا شاید میری مدد کو آ جائیں۔ خواتین و حضرات! بات یہ ہے کہ موت کے بعد جو Examination ہے یہ Immediate ہے اور یہ زندگی کے ساتھ ہی Attached ہے۔ اس کے بعد صور پھونکنے والی بات ہے وہ قیامت کے وقت ہوگی وہ Individuals کو جگانے کیلئے نہیں ہے۔ وہ ایک مکمل

Marfat.com

فنائے زندگی کے بعداز سرِ نواس ساعت کا اعلان ہے جس میں تمام زندگیاں اٹھائی جائیں گی۔ یہ جوقبر کا حساب کتاب ہے یہ Individual ہےاوراس سے صرف راہیں Determend ہوتی ہیں۔کامیابی اور غیر کامیابی This is the gateway to galaxies مگر جو قیامت کاصور ہے وہ ٹوٹل فنا کے بعد دنیاوی زندگی کے ختم ہونے کے بعد قیامت کے آغاز کا نام ہے۔وہ قیامت کے آغاز کا نام ہے،وہ کوئی Individual کو جگانے کیلئے نہیں ہوگا۔

Marfat.com

قرآنی علامات اور موجودہ دور کی تمثیلات

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○ سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ○

خواتین وحضرات! اس پذیرائی کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ اصل میں بہت مرتبہ قرآن حکیم پڑھنے کے بعد ایک Reality جو ہے میرے ذہن سے کبھی نہیں گئی کہ ہم قرآنِ حکیم کو ہمیشہ Void سے اٹھاتے ہیں۔ خلا سے اٹھا کے پڑھتے ہیں۔ نسلیں ہم نے ایسی گزاری ہیں کہ اس کتابِ مقدس کو ہم ایک خلائی کی حیثیت سے جیسے اس کے پیچھے کچھ نہیں جیسے اس کے آگے کچھ نہیں آنے والا جس کی وجہ سے ہم غور وفکر اور تدبر سے بالکل عاری ہو کر قرآن حکیم کو پڑھتے ہیں۔ ہمیں قرآن کی کسی آیت کی افادیت کا کبھی پتہ نہیں لگ سکتا اگر ہمیں یہ نہ پتہ ہو کہ پیچھے کا انسان جو کم مہذب نہ تھا دانشور تھا اگر اس کے پس منظر میں پیری کلیس کی Democracy بھی پڑھی ہو اور

Marfat.com

ڈاینیسز کا علم بھی پڑھا کہ بڑی بڑی عظیم الشان انسانی ترقی اور تمدن کی منازل گزر چکی ہیں اور پھر قرآن آیا ہے۔ تو ہمیں دیکھنا پڑتا ہے کہ اتنی بڑی عظمتوں کے حصار سے اس کتابِ حکیم کا رتبہ کیا بنتا ہے؟ اور جب ہم ایک دفعہ اسے پڑھ لیتے ہیں تو ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ اتنی صدیاں گزرنے کے بعد اس دورِ جدید میں، دورِ تشکیک میں، تحقیق و جستجو کے اس دور میں کیا یہ پندرہ سو برس کی کتاب اپنی زبان، اپنے معنی، اپنے خیال کے لحاظ سے اس مقام پر ہے کہ اسے ہم رسل اور وِٹ کانسٹائین کے مقابلے میں لاسکیں؟ اسے ہم نٹشے اور فِٹشے کو دکھا سکیں اور ہم یہ کہہ سکیں کہ کتاب اللہ کی تحقیق و جستجو اور اس کے تخلیقی مراتب تمہاری فکروں سے بالاتر ہیں۔

خواتین و حضرات! قرآن پڑھنے سے انصاف کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر خدائے بزرگ و برتر خالقِ کل ہے، عقل کا تخلیق کرنے والا ہے، اب عقل جو اس کی حسین ترین مخلوق ہے۔ جب اس نے عقل کو پیدا کیا تو کہا ذرا چل کے دکھا، پھر عقل نے اپنے نرت پرت دکھائے، اپنا حسن دکھایا تو اللہ محظوظ ہوئے اور فرمایا ہم نے کیا حسین شے تخلیق کی ہے۔ فرمایا اے عقل جو لے گا تجھ سے لے گا، جس کو میں نہیں دوں گا تیرے بغیر نہیں دوں گا۔ اس نے عقل کو اتنا لازم قرار دیا ہے اور عقل کی تحصیل علم ہے۔ اگر یہ دونوں یکجائی میں ہوں تو مراتبِ زندگی، مراتبِ قوم اور مراتبِ دنیا بلند ہو جاتے ہیں۔ آپ غور کیجئے اگر اس کتاب میں وہ وقعت اور عزت نہیں ہے تو پھر آپ کیوں نہیں Frankly انکشاف کرتے ہیں۔ کیا اللہ کو سچ بولنا ناگوار گزرتا ہے؟ کیا اللہ چاہے گا؟ اگر آپ اس کتاب کو واقعی اتنا عزت والا، اتنا بلند مرتبہ نہیں پاتے کہ وہ دورِ تشکیک کو سنبھال سکے یا آج کل کا یہ بڑھتا ہوا بے پناہ فشارِ علم و عرفان اور تحقیق و جستجو جو زمانے میں جاری ہے اگر قرآن اس کو نہیں سنبھال سکتا تو آپ کیوں نہیں اعتراف کرتے کہ ہمارا مذہب، ہمارا خدا، ہماری کتاب کچھ کم ہے اور انسان آگے ترقی پا چکا ہے۔ بدقسمتی سے پروردگارِ عالم نے فرمایا **"أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ" {الملک :14}** تم کیا سمجھتے ہو تمہارا خیال یہ ہے کہ میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا کہ تم کیا کرو گے، کس زمانے میں کرو گے، کس انتہا کو پہنچو گے، کس ابتداء سے شروع کرو گے، کیا میں نہیں جانتا؟ اللہ اپنی مخلوق کے ہر اندازِ فکر سے آگاہ ہے۔ ہر وہ

Marfat.com

قدم جو اس نے اٹھایا ہوا ہے، خواہ ترقی کو ہے یا تنزل کو ہے اس سے وہ باخبر ہے اور قرآن حکیم میں اس سے کہیں آگے کی بات ہے۔

خواتین وحضرات! مصیبت یہ ہے کہ قرآن اگر محدود ہوتا، اگر ایک عرصہ، محدود کیلئے ہوتا، اس کی زبان، اس کے انداز اگر محدود ہوتے تو آج ہمیں برات حاصل ہو چکی ہوتی۔ آج ہم جرات سے کہہ سکتے اے اللہ! تیری آیت اُس زمانے کے لیے تھی ہمارے لیے نہیں تھی، اے اللہ! تیری یہ Finding اس وقت کیلئے تھی آج کی نہیں ہے۔ آج ہم جمیز جینز کی Finding پسند کرتے ہیں، آج ہم نیوٹن کے فلسفہءِ حقیقت کو پسند کرتے ہیں، ہم اسے کہہ سکتے، مگر ایسے نہیں ہوا، اس نے اپنی کتاب میں فرمایا اور بڑی ہی محکم آیت میں فرمایا" **الٓر کِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ○** " **{ھود:1}** کہ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کی ایک ایک آیت کو پرکھا گیا ہے۔ خواتین وحضرات! اس زمانے کے لیے نہیں، اس Language کے لیے نہیں، قیامت تک کے لیے اس کی ایک ایک آیت پرکھ کے ڈالی گئی ہے تاکہ کوئی زمانہ ہو، کوئی عصر ہو، کوئی زبان ہو، کوئی فتنہءِ روزگار ہو، عقل کے ہر معیار پر یہ کتاب نہ صرف پوری اترے بلکہ اس سے آگے بڑھ جائے کیونکہ بہر حال کتاب خالق کی ہے اور تعلیم مخلوق حاصل کر رہی ہے۔ اس لیے اس کتاب کا معیار ہمیشہ سے ہر اس فکر سے بالا ہے۔ آپ کو ایک چھوٹی سے ایک مثال آپ کو دے دوں، حیرت کی سی مثال:Time is indemnity وقت لازماں ہے۔ وقت ایک ایسی حقیقت ہے جس کی کبھی کوئی حقیقت نہیں پا سکا Still time is there بڑی خوبصورت بات کہی تھی ایلسین ونڈر نے کہ Time wasted is also a time تو وقت تو ایک ایسی مکمل حقیقت ہے اور اس کو آپ کائنات سے جتنی زیادہ مناسبت دے لوگے، جتنا زیادہ آپ اس کو کائنات میں منتقل کرو گے ٹائم کی جہت پرت، اس کی ساری Dimensions چینج ہوتی رہیں گی۔ ذرا غور کیجئے! کہ ایک بہت بڑا فرق ایک چھوٹی سی آیت میں پڑ جاتا ہے۔ انسان وقت کو کیا سمجھتا ہے، اللہ وقت کو کیسے Explain کرتا ہے۔ اللہ پورے فلسفہءِ وقت انسان کو اس طرح سمجھتا ہے..... "لوگ کہتے ہیں کہ وقت ہمیں زندہ رکھتا ہے اور

Marfat.com

وقت ہمیں مارتا ہے بھلا مرنے کے بعد کیا بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑے گی؟" یہ وہ تصور ہے جو قریباً قریباً ہر انسان کے ذہن میں ابھرتا ہے۔اور دوسرا اس سے بھی نرالا ہے کہ وقت لا زماں ہے، لا مکاں ہے، وقت لا انتہاء ہے یہ Infinity ہے اس کے بارے میں کوئی تصور مکمل طور پر کوئی سوچ ہی نہیں سکتا۔مگر ذرا خدا پہ غور فرما و اللہ کیا کہتے ہیں ایک چھوٹی سے آیت میں "**کُلٌّ یَجْرِیْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی** "{لقمان:29} کائنات میں ہر چیز رہی ہے مگر وقت مقررہ تک۔ خواتین وحضرات! کبھی آپ نے اس چھوٹی سے آیت کی Dimension دیکھی، خداوند کریم وقت کو لا انتہاء نہیں کہہ رہے بالکل نہیں کہہ رہے۔خدا کے نزدیک یہ ایک محدود چیز ہے۔اس کی ایک افادیت ہے باقی اشیاء کی طرح اس میں کوئی Infinity نہیں۔سب سے بڑا تصور جو دورِ حاضر کے بڑے سے بڑے فکری محاذ پہ جب آپ سوچنے جاتے ہو مسلمانوں کا رب، کتاب اللہ کا خالق، اللہ جو بزرگ و برتر ہے یہ ارشاد فرماتا ہے کہ زمانہ لا مکاں نہیں ہے اور زمانہ ایک حد رکھتا ہے اور یہ کائنات رواں دواں ضرور ہے مگر یہ لا انتہائیت تک نہیں بلکہ ایک مخصوص وقت تک چلے گی اس کی ہم نے Limit قرار دے دی ہے پھر نہ زمانہ رہے گا نہ کائنات رہے گی۔اس کا انجام بھی اللہ نے رکھ دیا ہے۔

خواتین وحضرات !یہ بڑی Important باتیں ہیں۔مگر سب سے بڑی Important بات یہ ہے کہ کل کی علامت کو آج کے دور میں کیسے Adjust کیا جائے؟ جو قرآن ہم پڑھ رہے ہیں جن لفظوں میں Translation ہے، پچھلے آٹھ سو برسوں سے تفسیر کا انداز نہیں بدلا، علماء کے انداز نہیں بدلے ہیں، اسکولوں کے انداز نہیں بدلے ہیں، غور و فکر کے انداز نہیں بدلے ہیں اور سب سے بڑی مصیبت اس وقت یہ پیش آتی ہے کہ ہم اپنے قرآن کو جب پچھلی وضاحتوں سے یا پچھلے معنی سے پڑھتے ہیں تو لگتا یہ ہے کہ دورِ حاضر سے بہت دور، حاضر سے بہت دور ہو گیا ہٹ گیا۔مگر ہمارے علمائے کرام کو اوران طالب علموں کو جو قرآن کا مطالعہ کر رہے ہیں انہیں کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ زمان و مکاں کی نسبت سے قدیم سے لے کر جدید ترین تک کو ہم قرآن میں کیسے Transit کریں؟ Transition سب سے بڑا المیہ ہوتا ہے۔جب تک کوئی

Marfat.com

بہت بہتر خیال اور بہت بہتر آئیڈیا اور بہت بہتر انسانی فکر اس کو Replace نہ کرے Transition ہمیشہ بربادی اور فکر کی کی کو لے جاتی ہے۔ یہی حال آج ہم مسلمانوں کا ہے کہ ہم اپنے فکری اضملال کو اس لیے جا رہے ہیں کہ ہم میں قرآن کی Transitional change کی اہلیت نہیں رہی۔

خواتین وحضرات! کوئی دور از کار نہیں کوئی ہمیں بڑے بڑے فلسفے نہیں کھنگالنے پڑتے۔ ایک دفعہ United Nations سے ایک پروفیسر آگئے، وہ یہاں کام کر رہے تھے۔ کام کرتے کرتے انہوں نے ایک مسئلے پہ رائے لینی تھی، غالباً انڈیا سے بھی ہو آئے تھے۔ اور مسلمان ملکوں میں بھی گئے تھے اور انہوں نے کسی سے پوچھا کہ I need to explain something to somebody, I am writing a book on Quran and God but I don't know who to talk to? تو ایک میرے دوست نے کہا اچھا! چلتے ہیں شاید پروفیسر صاحب کو اللہ توفیق دے دے تمہیں جواب دینے کی تو وہ میرے پاس آگئے۔ تو انہوں نے پہلا سوال یہ کیا کہ Indian Mythology میں کائنات کی عمر اٹھارہ ہزار سال بنتی ہے اور ہماری اپنی Christian Mythology میں یہ آٹھ ہزار سال بنتی ہے تو کائنات کی عمر اللہ کے اور قرآن کے اور تمہارے لوگوں کے مطابق کیا ہے؟ خواتین وحضرات! میں نے اسے کہا کہ دیکھو میں تمہیں قرآن کی دو سادہ آیات بتا دیتا ہوں۔ اُن کا ترجمہ بتا دیتا ہوں And it's up to you to guess کہ قرآن کائنات کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ تو میں نے اسے دو آیات سنائیں "**أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا** " How dare you deny me? " **أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا** " کہ شروع میں تمام کائنات ایک وجود واحد تھا، پھر ہم نے اسے پھاڑ کے جدا کر دیا "**وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ** "{انبیاء:30} اور تمام حیات کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔ خواتین وحضرات! جونہی یہ بات میں نے کی وہ کرسی سے اچھلا اور کہنے لگا This is Big Bang, وہ مجھے کہنے لگا But this is Big Bang This is Big Bang, this could be this Big Bang تو میں نے اسے کہا،

Marfat.com

Big bang مگر افسوس یہ ہے کہ Big Bang کے تصور سے یہ آیت کسی مکتبہء خیال میں پڑھائی نہیں جاتی۔ Because we're not able to adjust the symbol and language to the most modern semantics. یہ ہماری سب سے بڑی ٹریجڈی ہے۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ ہم اپنے آپ کو تو فرسودہ سمجھ سکتے ہیں۔ پرانے سمجھ سکتے ہیں لیکن جس نے ہمارے بعد بھی رہنا ہے اس کو ہم فرسودہ کیسے سمجھیں۔ **''ونحن احسن الوارثین''** جو ہمارا بھی وارث ہے، ہماری اگلی نسلوں کا بھی وارث ہے۔ جو مکمل بربادی اور ہلاکت کے بعد بھی انسانوں کا وارث ہے، ہم اسے کیسے Decadent سمجھ سکتے ہیں۔ One of the most incompetent idea which has ever crossed the human mind

خواتین و حضرات! انسان کی دو غلطیاں ہیں، بہت بڑی غلطیاں ہیں۔ And I'll try that you must escape from those mistakes اس Constellation میں دو ارب سورج ہیں، فلاں گلیکسی دو ارب سورجوں پہ محیط ہے۔ کتنی تعداد ہے ستاروں کی؟ Immensity ہے۔ انسان تو نہیں گن سکا۔ اگر یہ ساری کائنات اتنی بڑی ہے جس میں کھرب ہا کھرب ستارے ہیں یا سیارے ہیں مجھے آپ یہ بات بتائیں کہ ہم ایک چھوٹی سی نکڑ میں بیٹھے ہوئے یہ کیسے گمان کر لیتے ہیں کہ ہمارے علاوہ کائنات میں کوئی وجود کوئی زندگی نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے اندازے کتنے غلط ہیں۔ اگر اتنی بڑی کائنات میں اک نکڑ کی چھوٹی سی زمین پہ ہم چھ ارب لوگ آباد ہیں تو یہ کیسے گمان کر لیا جائے کہ اتنی عظیم اور وسیع ترین کائنات میں کوئی اور زندگی نہیں ہوگی۔ یہ پہلا سوال ہے۔ اور دوسرا اس سے بھی بڑا سوال کہ یہ کیسے تصور کر لیا جائے کہ وہ ہم سے Decadent ہوں گے۔ اگر کوئی زمین جس پہ انسان ہم سے دس ہزار سال آگے ہو۔ بیس ہزار سال آگے ہو، ساڑھے تیرہ ارب سال کی کائنات میں اگر کوئی دنیا ہم سے ایک ارب سال آگے ہوگی، کوئی پچاس ہزار سال آگے ہوگی، تو آپ اس کی ترقی Imagine کر سکتے ہیں؟ جب کہ تین ہزار یا ایک ہزار سال کی ہماری ترقی کا یہ عالم ہے۔ تو پھر

Marfat.com

دس ہزار یا بیس ہزار یا ایک ارب سال آگے ہوگی جو دنیا آفاق میں تو اس کی ترقی کا اندازہ آپ کر سکتے ہو؟ نہیں کر سکتے۔ Unimaginable کہ اگر ڈھائی تین سو سال میں ابھی کل کی بات ہے کہ انسان چھکڑے کا سوار تھا، اس کے نہ ٹیلی فون تھے اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ڈیڑھ سو برس میں آپ ترقی میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ آج آپ دعویٰ رکھتے ہیں کہ

؎ یزداں بہ کمند آور ہمت ِ مرداں را

اور اگر ہم سے بھی ایک ہزار، بیس ہزار یا ایک ارب سال آگے ہوئی کوئی دنیا تو آپ اس کی ترقی کا اندازہ کر سکتے ہو؟ تو یہ دونوں بدگمانیاں آپ کے ذہن سے چلی جانی چاہیں It's not easy to imagine کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ایک ارشاد سناؤں آپ کو بڑا مزا آئے گا فرمایا کہ: سات دنیائیں ہیں، اور اگر ایک ڈول پھینک دوناں، لمبی سی۔ اب آپ دیکھئے علامت، علامت کو چیلنج کرنا ہمارا کام ہے۔ اگر آپ اس علامت کو Decadent سمجھ کے چھوڑ دو گے تو یہ آپ کی حماقت ہے۔ Frankly telling you کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے زمانے کے مطابق (بات کی ہے)، خدا نے انسان کی فہم و فراست کے مطابق آخری زمانے تک کی علامت Introduce کی ہے، اگر اس نے یہ کہا ہے کہ **"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" {انبیاء:30}** کہ میں نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ تو آج کا انسان اس میں ایک لفظ نہیں Add کر سکے گا، آج کا سائنسدان اس میں ایک لفظ نہیں Add کرے گا۔ If He says in his book **"كُلٌّ يَجْرِيْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى" {لقمان:29}** کہ کائنات میں ہر چیز چل رہی ہے وقت مقررہ تک۔ تو James Jeans بھی یہی کہے گا کہ Every thing is moving in the universe مگر آخری جملہ نہیں بولے گا کہ Till a certain end کیونکہ اس نے ٹائم کو Infinite سمجھا ہے۔ اور اس کو پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو مقررہ وقت میں ختم کرنا ہے۔ اس لیے وہ Till the final end نہیں کہے گا۔ یہ حصہ سائنس سے ذرا آگے کا ہے۔ جب خدا یہ کہے گا **"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" {انبیاء:30}** ہم نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔ تو سائنسدان یہ کہے گا کہ: All life

Marfat.com

is created out of water ایک لفظ کا فرق نہیں پڑے گا دونوں میں، جب سائنسی نتائج تخلیقِ خداوند سے جا ملیں گے تو ریسرچ ختم ہو جائے گی۔ So everthing moves from a hypothesis to theory and ultimately to law جب ہائی پوتھیسز ہو گا تو اس پہ ہزاروں اشتباہ ہو سکتے ہیں، جب وہ اس سے آگے بڑھے گا Theoretical stage کچھ اختلاف اور باقی مضبوط دلائل ہیں۔ مگر جب وہ law بن جائے گا تو اس میں Exception نہیں ہو گی یا بہت کم ہو گی۔ وہ بھی کسی ایسی ذات کی مرضی سے جو قوانین کو مبدل کر سکتا ہے۔ اس لیے جب سائنس کی تحقیق و جستجو قرآن کی کسی آیت کے مقابل آ جائے اور اس کو Explain کرنا شروع کر دے تو خواتین و حضرات مجھے یہ بات بتایئے کہ جو میں بڑی ضروری پوچھنا چاہتا ہوں کہ وضاحتِ قرآن کیلئے ہم کس کو رجوع کریں؟ ہم آلوسی کو نہیں جا سکتے، ہم فلاں محدث رازی کو نہیں جا سکتے۔ وجہ کیا کہ وہ آیاتِ احکام تو Explain کر دیں گے مگر وہ آیات جو زمانے کے ساتھ ساتھ کھلتی چلی آتی ہیں اور جن کی سمجھ آج ہم کو بہت بہتر ہے۔ میں آپ کو ایک جملہ سناتا ہوں۔ حضرت علامہ عبدالوہاب الشیرانی بڑے صوفی گزرے، بڑے عالم بھی، بڑے دانشور بھی تو وفات سے پہلے انہوں نے ایک جملہ لکھا کہ "میں گمان کرتا ہوں کہ علم ہم پر ختم ہو گیا اور اب اگلے زمانوں میں صرف جہالت ہے"۔ خواتین و حضرات! یہ اس وقت کے علماء کے طنطنے تھے، آپ میری طرف سے دیکھو، ایک چھوٹے سے طالب علم کی حیثیت سے تو میں کہوں گا کہ اس زمانے کی نسبت آج علم کروڑوں گنا نہیں بلکہ ارب ہا ارب گنا زیادہ ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ علوم ہم اس لیے Accept نہیں کر سکتے کہ ان علوم کی Acceptance سے نہ صرف ہماری بلکہ اس پروردگار کی بھی توہین ہو گی کہ جس نے اصول کو بنایا تخلیق کیا۔ اور کائنات نے اس سے سمجھا اور پایا مگر اس کے باوجود ہم ان کو الزام نہیں دیتے خواتین و حضرات! کیونکہ اس وقت کی محدود انفارمیشن میں شاید ان کے نتائج یہی ہوں جو ان لوگوں نے دیئے ہیں۔ مگر آج کے دن ہم ان نتائج کو لے کے دورِ حاضر کی کسی تہذیب کا سامنا نہیں کر سکتے، اور یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے قرآنِ حکیم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر ہمارا حدیث کا مطالعہ بہتر ہو قرآن کے ساتھ ساتھ تو آپ یقین جانیں کہ آپ قرآن کو بہتر سمجھ سکتے ہو۔ بلکہ بسا اوقات حدیث بھی ہمیں بہت سارے زمانوں سے آگے لے جاتی ہے۔اور بعض اوقات اتنا آگے لے جاتی ہے کہ ہمارے تصور میں کیا کسی سائنسدان کے تصور میں بھی وہ Option نہیں آتا ، وہ Option نہیں آ سکتا ۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری زمین سب سے اوپر ہے۔ان ساتوں زمینوں کی لسٹ میں ہماری زمین سب سے اوپر ہے اور اسکے نیچے سات زمینیں ہیں مگر سات زمینوں کا انداز بڑا خوبصورت ہے فرمایا ''اگر تمہارے پاس ڈول ہو اور اس کے ساتھ رسی ہو، اور وہ لٹکائے جاؤ، تو وہ ایک نہ ایک دن ساتویں زمین پر پہنچ جائے گی۔

خواتین و حضرات! یہ مثال اس زمانے کی ہے، چیزیں اس زمانے کی ہیں مگر کیا آپ کو پتہ ہے کہ ہم آج تک ٹریس کر چکے ہیں کہ ہماری زمین بالائی ہے یا زیریں ہے اور کیا کوئی ذریعہ ایسا موجود ہے کہ زمین کے نیچے جا کے دوسری زمین ڈھونڈ سکیں ۔ایسی کوئی Possibility نہیں ۔اس سے ایک اور نکتہ ذرا اپنے ذہن میں لائیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک ڈول پھینک دو اور پھینکے جاؤ تو وہ ساتویں زمین تک پہنچ جائے گا۔اس کا مطلب یہ ہے خواتین و حضرات! کہ جو کائناتیں ہیں بڑی ترتیب سے ایک دوسرے کے اوپر ہیں، ان کے Laws وہی ہیں اور کبھی ایک زمین دوسری زمین کے نیچے سے ہٹی نہیں ہے۔ حالانکہ مسلسل گردش جاری ہے، مسلسل روانی ہے مگر وہ اس طرح بنائی گئیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی ایسی حکمت سے تخلیق کی ہے کہ کل اگر ڈول پھینکتے تو بھی ساتویں زمین تک سیدھا جاتا، آج پھینکیں تو بھی جائے گا، اور اگر کائنات ختم ہو جائے تو بھی زمین کی سیدھائی اور اس کا پیٹرن یہ ہے کہ ایک زمین کے نیچے دوسری اور دوسری کے نیچے تیسری ہے۔

خواتین و حضرات! اتفاقات بہت سارے ہوتے ہیں اور ایسے ایسے سوال کہ آپ فرض کیجئے کہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص گیا اور کہا کہ قرآن میں کبھی زمین کے دخور کا مسئلہ اٹھتا ہے، پھیلاؤ اور کبھی تو اللہ کہتا ہے کہ میں نے آسمان پہلے بنائے اور فرمایا زمین کا دخور بعد میں

Marfat.com

ہے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ ہاں یہ سچ ہے کہ اللہ نے زمین پہلے بنائی پھر کائنات کو درست کیا، پھر واپس پلٹ کر اس نے زمین کو تندرست فرمایا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس قسم کی Top Cosmological باتیں پندرہ سو برس پہلے کی جائیں۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے اصحاب کا فیض تھا۔ Those who used to understand those things with the wisdom of prophet PBUH. اور ان کو بھی کبھی مغالطہ نہیں ہوا اشیاء کے بارے میں جیسے مغالطے آج کی کم علمی اور کم ذہنی اور اسکولیائی تہذیب سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اسکولیائی تہذیب وہ ہے جہاں مذہب کو احکام پر بھی تقسیم کیا گیا اور خیال پہ بھی تقسیم کیا گیا مگر کسی نے آگے جا کر دورِ حاضر کے چیلنجز قبول کرتے ہوئے قرآن کی وضاحت اس طرح نہیں کی۔ اب سنیے اللہ کیا کہتا ہے: **"ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ" {فصلت:11}** بلند ہوا آسمانوں کو اللہ اور وہ دخان تھے۔ دخان کے ترجمے پر مفسرین کا کبھی اتفاق نہیں ہو سکا۔ سوائے اس کے کہ اس کی بہترین Explanation پھر اسی صحابیِ رسول ﷺ سے آئی کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "دھواں جس میں پانی ملا ہوا ہو"۔ اندازہ کیجیے کہ قرآن حکیم کے دخان اور آج کے بالاترین سائنسی افکار میں ایک چیز تھوڑی سی مشترک جا رہی ہے اگرچہ Finality کو نہیں پہنچتی، وہ یہ کہ اس کائنات کی تخلیق سے پہلے صرف عظیم الجثہ، خوفناک بادل تھے، کوئی اس وقت تخلیق نہیں ہوئی تھی اور صرف بادل تھے، اور بادل بھی کیسے کہ جن میں Radiational circles چل رہے تھے، خوفناک ریڈی ایشنل بادل تھے اور جو Solidify ہو کے کائنات بنا شروع ہو گئے۔ یہ تو اللہ کے بعد آج کے انسان کی تحقیق ہے And it is almost reaching to the finality جیسے بگ بینگ تھیوری فائنل ہو رہی ہے، یہ بھی فائنل ہو رہی ہے۔

مگر خواتین وحضرات! ذرا بیچ میں رسولِ کریم ﷺ کی بات بھی سن لیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ ہم کس کے علم کو کس طرح Reject کرتے ہیں اور کس طرح Accept کرتے ہیں۔ حضرت ابوعقیل رزینؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ جو ہے وہ تخلیقِ کائنات سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ ابوعقیل رزینؓ نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ اس وقت کیا کر رہا تھا، **"أَيْنَ**

Marfat.com

کَـانَ رَبُّنَا یَخلُقَ الخَلقَ " کہ اللہ تخلیقِ کائنات سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ میرا خیال ہے کہ کبھی کبھی ہمارا بھی ذہن اس قسم کے سوالات پوچھنے کی جسارت کرتا ہے اگرچہ ہم بے جواب لوٹ آتے ہیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا" **کَانَ فِیْ عَماءٍ** " بادلوں میں تھا۔" **تَـحْتَہٗ ھَوَٗا وَ کَما فَوْقَہٗ ھَوَٗا**" اس کے اوپر بھی ہوا تھی اور اس کے نیچے بھی ہوا تھی۔ وہ بادلوں میں تھا۔

سمجھنے والا کوئی دانشور ہوتا، اس پہ تھوڑی بہت ریسرچ کر لیتا بجائے Greeks کے فلسفے پھرولنے کے اور Romans کی اناٹومی پھرولنے کے اگر وہ اپنے ہی نبی ﷺ کے چند کلمات پر غور کر لیتے تو آج رسل کے بجائے صدی آپ کی ہوتی۔ افسوس یہ ہے کہ قرآن آگے بڑھتا رہا اور لوگ پیچھے جاتے رہے، لوگ پیچھے جاتے رہے۔ One of the major drift came کہ جب وہ سادہ سے قرآن سمجھنے والے چلے گئے۔ جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی باتوں پہ یقین کرنے والے چلے گئے۔ جب وہ قرآن کی سادہ First meaning سے گریز کرنے والے چلے گئے تو Greek فلسفی آ گئے، فارابی آ گئے، رازی آ گئے، ابنِ رشد آ گئے۔ کسی نے ابنِ رشد سے پوچھا کہ تو اتنی بڑی بڑی باتیں کرتا ہے، کیا تو عاد و ثمود کے انجام سے نہیں ڈرتا؟ تو اس نے کہا تم انجام سے ڈرنے کی بات کرتے ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ، مجھے تو یہ بھی نہیں Confirm ہوا کہ وہ تھے بھی کہ نہیں۔ خواتین و حضرات! اس وقت تو آثار نہیں نکلے تھے، آج ضرور عاد و ثمود کے آثار نکل آئے ہیں اور Confirm ہو گئے ہیں۔ کتنی عجیب سی بات ہے اور قرآن کے محاوروں کو نہ سمجھتے ہوئے جب ہم اس کے First معنی نہیں سمجھتے تو ہمارے لیے کیا پرابلم نکلتے ہیں؟ ذرا غور کیجئے! اور سلیمانؑ نے پھر ہد ہد کو بھیجا ملکہء سبا کے پاس اب مسلمان مفکرین بیچارے مصیبت میں پڑ گئے۔ سائنٹیفکلی ابھی کوئی ہد ہد یہاں سے نہیں گیا تھا یہاں سے امریکہ نہیں گیا تھا۔ برطانیہ نہیں گیا تھا ابھی تک انگریز نے کوئی ہد ہد نہیں بھیجا تھا ہماری طرف، وہ بیچارے فکرِ انگریز کے غلام تھے، ان کو سمجھ نہیں آئی۔ اب انہوں نے اس کا ترجمہ کیا کیا موصوفین نے؟ میں ایک کی بات نہیں کرتا، موصوفین نے ترجمہ یہ کیا کہ ہد ہد ایک نہایت تیز رفتار انسانی قاصد کو کہتے ہیں۔ وہ پرندہ نہیں ہو سکتا It's impossible, why it is impossible? غور کیجئے

Marfat.com

میں یہ کیوں کہتا ہوں، نہیں نہیں، یہ نہیں ہوسکتا، مجھے اس قسم کی بات کیوں پسند آتی ہے کہ میں اصل میں خدا کی حکمتوں کو اور طاقت کو صحیح طرح سے سمجھتا ہی نہیں ہوں۔ میرا تو خیال ہے کہ He is just an elder fish میری طرح ایک بڑا سا آدمی ہے اس کے پاس بھی یہ طاقت نہیں ہو سکتی کہ وہ ہد ہد کو بھیجے وہاں پر، مگر ہد ہد نے واپس آ کر ایک اطلاع دی۔ اس نے اطلاع کیا دی کہ اے پیغمبر میں نے وہاں ایک قوم کو دیکھا ہے جو سورج کی پرستش کرتی ہے۔ بھئی بات گئی سوگئی، سلیمانؑ گئے، بڑے بڑے خوبصورت لوگ زمین نے نگل لیے، تقدیر نے کھا لیے، اللہ کے ہاں محفوظ ہو گئے اور پھر ہم رہ گئے۔ ان پر غور و فکر کرنے والے، ہمارے زمانے میں سبائینز کے آثار نکل آئے، قوم سبا کی کھدائیاں شروع ہوئیں، ابھی کوئی تھوڑے سے برسوں کی بات ہے، پہلا ستون نکلا، پہلا ستون نکلا تو پتہ لگا کہ یہ قوم سورج کی پوجا کرتی تھی، تو سب سے پہلا کمنٹ ہی یہ لکھا کہ There lived a nation who worshiped sun

اور ہد ہد تو بڑا اچھا ناظر نکلا، ایسا کمال کا جاسوس نکلا۔

مگر خواتین و حضرات! ان کو تعجب یہ تھا کہ یہ زبان کیسے سن لیتے ہیں اور اس زمانے میں Genetics میں اتنی Studies بھی نہیں ہوئی تھیں پھر پتہ لگا کہ سلیمانؑ نے چیونٹی سے کلام کیا۔ قرآن نے کہا سلیمانؑ نے چیونٹی سے کلام کیا ہے۔ اب بڑی پریشانی ہوگئی ان کو How to explain the Quran? چیونٹی تو بہری ہے، نہ سنتی ہے نہ بولتی ہے، چیونٹی سے کیسے کلام کیا؟ بڑی حیرانی کی بات آپ کو بتاؤں کہ اس وقت تک نہیں سنتی تھی۔ اچانک بعد میں پتہ لگا کہ 1 Mega Hrtz پر چیونٹی کلام سنتی ہے۔ اللہ سچا ہے کہ چیونٹی سنتی ہے۔ چیونٹی بولتی بھی ہے۔ مگر آپ سن نہیں سکتے ہو تو کم از کم اپنی کم فہمی یا کم عقلی کے لیے آپ خدا کا اعتبار تو نہ چھوڑو۔ تو رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ ''ربِ کعبہ کی قسم ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک انسان جانور سے ہم کلام نہیں ہو جائے گا''۔ Well! let's wait for that time اتنی جلدی میں جو آپ عقائد کو دوسروں کے حوالے کر دیتے ہو، مرعوبیت کیا ہے؟ بھئی کیا مرعوبیت ہے آپ کو مشرق و مغرب میں؟ کبھی تم زمانے کے راہبر تھے، تیرہ سو برس آپ حکومت کرتے رہے ہو۔

Marfat.com

بیچارے دو سو برس اگر وہ کر جائیں گے تو تمہیں کیا تکلیف ہے؟ کل ہی میں ایک خبر پڑھ رہا تھا، میں نے پاکستان اور امریکہ کا موازنہ شروع کیا، ساتھ میں ایک عرب Opinion بھی میرے سامنے آئی۔ کسی عرب شہزادے سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری کرنسی کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میری کرنسی کا کیا ہے؟ میرے پیچھے سمندر ہے سونے کا، میرے پاس تو تیل پڑا ہوا ہے، میری کرنسی کو کون چھو سکتا ہے؟ اب ذرا پاکستان کی کرنسی کا سنیئے، بہت برا حال ہے، بہت برا حال ہے، بدترین حال ہے، کیوں بھئی اس کے پیچھے پندرہ ہزار بلین ڈالر کا کوئلہ پڑا ہوا ہے۔ کوئی تین سے دس کھرب کا سونا پڑا ہوا ہے رِک ودِک میں۔ چالیس ارب ڈالرز کا لوہا چنیوٹ میں پڑا ہے نکالا نہیں جا رہا۔ اوپن بٹ مائین کھڑی ہے سوات میں، اس کی مالیت بھی کھربوں کے برابر ہے۔ ابھی گیس کا ذخیرہ بگتی میں نکلا ہے جو سوئی سے دگنا ہے۔

خواتین وحضرات! پاکستان کو کیا ہوا ہے؟ اپنی نااہلیتوں کو ملکی کمزوریوں کا کیوں نام دیتے ہو؟ What is so wrong about Pakistan? مگر انتخاب آپ کے ہاتھ میں ہے، خوشی سے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان سے بدتر اور زیادہ بے ایمان چن لیجئے۔ مجھے لگتا ہے آپ سب صوفی ہو۔ آپ اپنی ذات پہ ظلم کر کے چند ایک حکمرانوں کو خوشی کے لمحات میسر کرتے ہو آپ کا یہی ظرف ہے ناں، ماشاءاللہ بہت نیک ہیں سارے پاکستانی لوگ، اگر آپ تھوڑے سے Sensible ہو جائیں And try to look little more honest people او بھئی! برادریوں کو چنو، میں نہیں کہتا برادریاں نہ چنو مگر خدا کیلئے برادریوں میں سے بھی تو اچھا آدمی چنو ناں۔ یہ تو نہیں ہے ناں کہ آپ کی ساری کی ساری برادری ایک ہی قسم کے تخریب کاروں سے پُر ہے۔ بھئی ہر برادری میں نیک لوگ ہیں۔ اچھے لوگ ہیں۔ برے لوگ ہیں بھئی اگر برادریوں میں ہی انتخاب کرنا ہے تو کسی شریف آدمی کو چن لو تا کہ وہ آگے جا کر تمہارے تحفظات کی فکر کرے اور اس ملک وملت کا بھلا ہو۔ بدقسمتی سے جیسے ہم قرآن کو پیچھے سے دیکھ رہے ہیں ہم بھی اپنی نسلوں کے پیچھے جا رہے ہیں۔ ہم آگے بڑھنے کا سوچ ہی نہیں رہے۔

خواتین وحضرات! آگے چلئے، یہ میں Symbols وہ دے رہا ہوں جو

Marfat.com

ہمیں وہ زمانہ ضرور Intelligible, They are not intelligible ہی نہیں ہیں۔ ہمیں وہ زمانہ ضرور دھیان میں رکھنا ہوتا ہے جب قرآن کی آیتیں اتریں۔ جب قرآن کی آیتیں اتریں اس وقت میرا خیال ہے کہ سونو گرافی نہیں تھی۔ نہیں تھی کہ تھی صاحب؟ اس وقت ایکسرے بھی نہیں تھے، اس وقت گائنی کے کوئی سپیشل انتظامات بھی نہیں تھے۔ بس ایسے ہی گھروں میں بچے پیدا ہو گئے کوئی ایک آدھ مگر اندر جا کے کس نے دیکھا تھا کہ بچہ کیسا ہے کیسا نہیں ہے۔ اشارہ کنایہ سے اوپر پندرہ سو برس پہلے اچانک اک عجیب وغریب آیت میں پروردگارِ عالم لکھنا شروع کرتے ہیں۔ **وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ** پھر نطفہ سے آگے **ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً** پھر اس میں ایک چھوٹا سا مواد بنا دیا اس کو پھر **فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً** پھر ہم نے اس کو اگلی Stage میں ڈالا Sperm کو پھر Sperm کو Clot میں بدلا، Clot کو فیٹس میں بدلا پھر کیا ہوا جی؟ **فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَاماً فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْماً** پھر اس میں ہڈیاں بنائیں، پھر اگلی Stage ہڈیوں پہ ہم نے گوشت چڑھایا **ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ** پھر کہتا ہے تم پر میرا حق بنتا ہے ناں کہ اتنی پیچیدگی سے چیزیں بنائیں، اتنی مہارت سے بنائیں، اتنی Stages میں بنائیں پھر تو یہ حق بنتا ہے نا کہ تم کہو کہ **فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ {المومنون :1-12}** کہ برکت والا ہے ہمارا رب جو بہت خوبصورتی سے اشیاء تخلیق کرتا ہے۔ مگر یہ حق کس کو جائے گا؟ آپ کو نہیں جائے گا۔ یہ حق جائے گا کسی گائنا کالوجسٹ کو، یہ حق جائے گا اس محقق کو جو Stages دیکھ رہا ہے جو سمجھ رہا ہے۔ جس کے ایک طرف قرآن کی لسٹ پڑی ہوگی اور دوسری طرف صدیوں کی ریسرچز کا نچوڑ ہوگا اور جب ہر مثال دوسری مثال کے برابر آنا شروع ہو جائے گی۔ Where God will perfect in His making and man will be perfect in his understanding یہ تعریف جو ہے آپ کے پس منظر میں کسی بھی اسکول آف تھاٹ کو نہیں مل سکتی، نہ ملے گی، نہ وہ سمجھائے گا، یہ آپ اسی حکمت سے سمجھ سکو گے جو اللہ نے انسان کو جب سائنس دی، حکمت دی تو فرمایا **"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" {بنی اسرائیل /الاسرا:70}** ہم نے بنی آدم کو کرامت بخشی

Marfat.com

ہے۔ یہ اس کرامت سے خدا کی یہ آیات آپ کے سامنے آئیں گی۔

خواتین وحضرات! ایک چھوٹی سی بات سنیئے اور ویسے سمجھ کے کچھ پیرائے ہوتے ہیں اور اگر آپ ان پر غور کرو تو بڑی آسانی سے آپ کو سمجھ آجاتی ہے کہ خدا کیا کہہ رہا ہے، ایک سادہ سی عقل بھی سمجھ سکتی ہے۔ اللہ نے قرآن میں کہا **"وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ"** **{الملک:05}** میں نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے سجایا۔ میرے لیے بڑی مشکل تھی!! ایک میں نے وضاحت پڑھی، دوسری وضاحت پڑھی، لوگ اس وقت تازہ تازہ سائنسی ہو رہے تھے تو کہہ رہے تھے کہ اس سے مراد Constellation ہے، کسی نے کہا اس سے مراد Galaxial order ہے۔ مگر سادہ سی بات ہے، میں جب قرآن کو آپ کے سامنے پیش کروں گا تو بات آپ کو سمجھ آجائے گی کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ میں ایک سادہ سی بات کرتا ہوں "وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ "{الملک :05} ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے سجایا۔ تم اسے دیکھ لیتے ہو ناں، اب آپ مجھے یہ بتایئے کہ اگر اس سے مراد Constellation ہوتی تو وہ تو چاند اور سورج تھے۔ کیا چاند اور سورج کے علاوہ ہمیں آسمان روشن نظر نہیں آتا؟ نظر آتا ہے ناں! تو کم از کم ہم یہ Eliminate کر دیتے ہیں کہ یہ Constellation نہیں ہو سکتی۔ یہ Constellation نہیں اس سے آگے کی بات ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس سے مراد گلیکسی ہے تو گلیکسی تو مجھے آپ نظر آتی ہے۔ میں بچوں کو دکھاتا پھرتا ہوں۔ یہ دیکھو یہ کہکشاں ہے یہ گلیکسی ہے۔ اب اس گلیکسی کو بھی بیچ میں سے نکال دو۔ اس کے علاوہ بھی بڑی سادہ سی آیت ہے مگر اس آیت سے مراد یہ ہے کہ تمام کائنات میں جو کچھ تمہیں اپنی اس (اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) سادہ نظر سے نظر آرہا ہے وہ نہ Constellation ہے نہ Galaxy ہے بلکہ تمہاری پوری کائنات ہے جو تمہیں آنکھ سے نظر آتی ہے۔

دیکھ اللہ ہے چھوٹے کو بڑائی دیتا
آسمان آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

تو اس سے کوئی اور چیز مراد نہیں ہوگی، اس سے مراد، ہر آسمان سے مراد ایک Universe ہوگی۔

Marfat.com

اب آپ اس Application کو آگے لے چلئے، اور جب آگے لے کر چلتے ہیں تو فرماتا ہے :"اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ" اللہ تمہارا تو وہ ہے، (مسکراتے ہوئے) اللہ بڑا وہ ہے۔ اللہ تمھارا تو وہ ہے کہ جس نے سات کائناتیں تخلیق کیں اور اسی طرح کی سات زمینیں۔ تو پوچھو جی اللہ میاں! بنجر چھوڑا ہوا ہے ان زمینوں کو! کیا ہم ہر دور میں کسی نئی زمین پر جائیں وہ تو چلو پکنک کے لیے ہمارے کچھ بندوبست ہو جائیں، ہم تو بڑے لاڈلے ہیں ناں، ایک ہی زمین ہے، ایک ہی انسان ہیں، تو آپ نے ہمارے فخر کیلئے، ہماری محبت کے لیے سات زمینیں اور تخلیق کی ہوئیں ہیں۔ فرمایا نہیں: "یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ "ان تمام زمینوں میں میرا حکم اترتا ہے "لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "{الطلاق :12} یہ تو تمہیں اس لیے بتایا ہے کہ زیادہ نازنخرے نہ کرو، تمہارا اللہ تمہارے تصور سے بھی بہت بڑا ہے اور اپنی بندگی کے شرف کو بہت اعلیٰ سمجھو

؎ مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

اسی لیے اس نے کہا میرے نزدیک عبادت گزاروں کے درجے نہیں ہوتے، زیادہ نمازوں پہ درجے نہیں ہوتے، فاقے والے روزوں پہ درجے نہیں ہوتے، میں نے جو درجات بنائے ہیں:" نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاءُ "{ یوسف :76} جس کے چاہتا ہوں درجے بلند کرتا ہوں" وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ "{یوسف :76} اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ کمال کی بات ہے کہ آپ تصوف میں اب ان تمام جاہلوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہو، وہ سینٹ پال کی طرح مشہور ہے کہ موصوف بہت بڑے ولی تھے Quality پتہ ہے کیا لکھی ہوئی ہے؟ بارہ برس نہائے نہیں تھے حتیٰ کہ بال اتنے بڑھ گئے تھے کہ پرندوں نے اس میں گھونسلے بنا رکھے تھے۔ بھئی اس قسم کے فقیر بننے کو کب کہا ہے اللہ میاں نے۔ ادھر حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ بال لمبے لمبے تھے تو بکھرے بکھرے رہتے تھے اور کوئی Care نہیں کرتے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دیکھا اور کہا ان کا احترام کرو۔ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی میں دن میں دوبار بال دھوتا تھا اور تیل لگاتا تھا ان کو چمکا چمکو کے، ابھی تو کسی کے لمبے بال ہو جائیں، ماں باپ

Marfat.com

اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔

خواتین وحضرات! جب ہم اس زبان سے اس زبان میں آتے ہیں تو سب سے بڑا اور مشکل مرحلہ یہ ہے کہ ہمیں Past کی میراث میں کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ نہ کسی عالم کے پاس، نہ کسی دانشور کے پاس کوئی وضاحت نہیں ملتی، پھر ہمیں اس چیز پہ بھروسہ کرنا پڑتا ہے کہ جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ بے پناہ بکھرتا ہوا علمی رسوخ، ہر روز نئی ایجادات سے بھرپور اک نیا زمانہ، اک عصر جس کی ہر گھڑی انسانی تفکر سے بدلتی ہے اور نئے شواہد لے کے ابھر رہی ہے۔ ہمیں اپنے زمانے کے آثار و شواہد پہ تکیہ کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں اس علم کو جاننے کیلئے، اللہ کے علم کو سمجھنے کے لیے علومِ جدید اور انکشافاتِ حاضرہ کا آسرا لینا پڑتا ہے۔ اور اسی وجہ سے جب ابنِ عباسؓ سے پوچھا گیا: اے ابنِ عباسؓ آج آپ زندہ ہو، ہمیں قرآن میں کوئی اشکال پڑتا ہے، کوئی غلط فہمی ہوتی ہے تو ہم آپ کے پاس آجاتے ہیں۔ آپ ہم پر مطالب واضح کر دیتے ہو، کل آپ نہیں ہو گے تو ہم کس کے پاس جائیں گے؟ کس سے پوچھیں گے کہ قرآن کیا کہتا ہے؟ تو فرمایا: **القرآن یفسرہ الزمان** ہر زمانہ قرآن کی اپنی تفسیر کرتا ہے۔ تو کیا آج کے لوگ جو ہیں اس عصر سے پیچھے جا کے قرآن کی تفسیر کریں گے؟ You should be very alert in the understanding of the God's book آپ کو صرف محاورہ چیلنج کرنا ہے، Language کا وہ پیٹرن چیلنج کرتا ہے جس میں اس کی وضاحت آئی ہے۔ آپ اس کو پرانے مطالب پہ نہیں دیکھنا، ذرا غور کیجئے !?Who else but God could say so اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اگر پیچھے آپ کے پاس کچھ علم ہوتا، آپ قرآن تک آتے اور یہ بات پڑھتے: "**وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً** "{النمل:88} تم سمجھتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں؟ تم خیال کرتے ہو؟ Yes میں خیال کرتا ہوں، میں بچپن سے خیال کرتا چلا آیا، میرے آباؤ اجداد خیال کرتے چلے آئے اور اس سے بہت پہلے بھی لوگ پہاڑوں کو کھڑا سمجھتے رہے چہ جائیکہ پندرہ سو برس پہلے کی ہے وہاں کہاں ایسا تصور تھا، پہاڑ ہی تو کھڑے نظر آتے تھے باقی چیزیں Move کرتی تھیں۔ مگر کمال کی بات ہے کہ اللہ تمہیں کہہ رہا ہے۔: "**وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا**

Marfat.com

جَامِدَۃً "{انمل:88} تم سمجھتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں "وَھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ" {انمل:88} یہ سرمئی بادلوں کی طرح اُڑ رہے ہیں۔ ایک ہی بات کافی ہے، وہ جوش نے ایک دفعہ کہا تھا، شاعر تو جیسا بھی تھا ایک دفعہ وہ اچھی بات کہہ گیا کہ:

ہم ایسے اہلِ یقیں کو ثباتِ حق کے لیے
اگر رسولؑ نہ ہوتے تو صبح کافی تھی

اور خدا گواہ ہے کہ اگر ایک ایک آیت اس دورِ حاضر میں سمجھی جائے تو ثباتِ حق کے لیے اس سے بڑی اور غالب دلیل کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ اب تو آپ محمد رسول اللہ ﷺ کی اس بات کا یقین فرماؤ کہ "حکمت میراثِ مومن ہے جہاں سے ملے لو"۔ یہ آپ کی میراث ہے۔ حکمت جہاں سے ملے اٹھالو، لوگ ان الفاظ کے فرق میں جاتے ہیں جو آپ کے اپنے مطابق صحیح ہوتے ہیں، مگر حکمت کا ایک ایک ذرہ بھی جہاں سے ملتا ہے اٹھالو، غیر سے ملتا ہے غیر سے لے لو، خدا کی دین ہے، اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے کتنے نااہل بڑے بن چکے ہیں اور کتنے اہل جو ہیں زمین کی پستیوں میں ہیں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہو؟ کیا پتہ خدا کس کو کیا دے دیتا ہے فرمانروائے کل ہے، بادشاہَ وقت ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ تو اس نے جو آپ کو عقل و ذہن دیا ہے، آج کے بچے کو بھی دیا ہے۔ فشار کا یہ عالم ہے کہ بچے سے پوچھ لو جو ٹی۔ وی کے سامنے بیٹھا ہے کہ زمین کیسی ہے؟ وہ زمین کے علاوہ تمہیں مریخ کا بھی بتا دے گا، سورج کا بھی بتا دے گا، چاند کا بھی بتا دے گا، اس کی نظری شہادت آپ کی علمی شہادتوں سے بہتر ہوگی۔: "وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُھَا جَامِدَۃً وَھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ" {انمل:88} تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ اور پھر سائنسدان کہے گا یار اللہ کی بات صحیح ہے۔ اب جب تک آپ تھوڑے سے Geographical element نہیں پڑھو گے، Geography نہیں پڑھو گے تھوڑا سے کسی سے پوچھ کے دیکھو گے کہ اے جغرافیہ دان تو نے زمین کا حال بڑا پڑھا ہے پہاڑ تیری تعلیم کے اندر آتے ہیں۔ بتا تو سہی، بتا تو سہی پہاڑ کھڑے ہیں، وہ کہے گا نہیں یہ زمین کی رفتار کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے ہیں۔ یہ زمین کی رفتار کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے ہیں۔ اگر زمین اڑتالیس ہزار میل فی گھنٹہ کی

Marfat.com

رفتار سے چل رہی ہے تو یہ اڑتالیس ہزار فی گھنٹہ سے چل رہے ہیں۔ اگر زمین 52 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی ہے تو یہ 52 ہزار سے چل رہے ہیں۔ کیونکہ اگر ویسے کوئی چیز چل رہی ہے تو یہ اکھڑ جائیں گے اگر زمین کو ذرا سی بھی رکاوٹ یا سستی آتی ہے تو سارے پہاڑ اکھڑ جائیں گے، یہ ہوگا ضرور ابھی نہیں إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ○ {الزلزلہ:3-1} یہ ہوگا مگر اس دن جس دن اللہ کہے گا:

"الْقَارِعَةُ ○ مَا الْقَارِعَةُ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ○ {القارعة :3-1} یہ اسی دن ہوگا جس دن کو اللہ نے مقرر کیا کہ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے۔ جب زمین کی حرکات معطل ہو جائیں گی۔ Centre of the Earth سے اکھڑ جائیں گے تو پھر ایسے ہی ہوگا اور یہ چیز آپ کو کسی پرانی بات سے نہیں سمجھ آئے گی۔ You got to understand all these things with your knowledge with your understanding تو جب بھی قرآن پڑھنے لگو تو کم از کم جن چیزوں پر آپ کا اشتباہ اور جن چیزوں پر آپ کو تعقل ٹھہرے تو اس میں کم از کم آپ اپنے دورِ حاضر کی تمام اصطلاحات کو ضرور Add کر لیا کرو تاکہ ایک Better picture of thinking آپ کو مل جائے۔

خواتین وحضرات! ایک بڑے مزے کی بات آپ کو بتاؤں، میں اکثر قرآن شریف پڑھتا تھا مجھے ایک عجیب وغریب بات نظر آتی تھی کہ اللہ نے جہاں بھی ذکر کیا ہے، سورج کا چاند کا بار بار ذکر کیا ہے میرا خیال ہے آپ نے بھی دیکھا ہوگا مگر کمال کی بات یہ ہے اور یہ بات آپ کو Frankly بتاؤں کہ اگر کوئی اور بات اللہ پر یقین والی نہ ہوتی تو اس بات پہ مجھے یقین آ جاتا کہ اللہ ضرور کوئی ہے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ کہیں بھی اس نے چاند کو جلتا ہوا نہیں کہا، جہاں بھی ذکر کیا کہا کہ: **" جَعَلَ فِيْ السَّمَاء بُرُوجاً وَجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُّنِيْرا "{الفرقان:61}** سورج جلتا ہے اور چاند اس سے روشن ہے۔ جدھر بھی ذکر کیا اور بے شمار مرتبہ کیا مگر کہیں بھی چاند کو جلتا ہوا نہیں کہا۔ جہاں بھی ذکر کیا سورج ہے جلتا ہوا چراغ، سورج ہے جو روشنی دے رہا ہے اور

Marfat.com

چانداس سے روشن ہے۔ یہ Intricate ہے، یہ کوئی بڑی سائنسز سے نیچے آنے کا کہ نوراً چاند کو منور کہا اور سورج کو جلتا ہوا چراغ کہا، And who else before the most modern times اس سے پہلے کسی کو کیا پتہ تھا؟ ہمارا تو خیال یہ تھا کہ چاند میں بھی کچھ جل رہا ہے اور آگ روشن ہے۔ سورج بھی آگ ہے Even in my early days یہ تخصیص نہیں آئی تھی۔ تو بڑی دیر کی بات ہے کہ تحقیق و جستجو سے پتہ لگا کہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا انعکاس ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ چاند تو اندھا مورا ہے، بہرا سا فقیر ہے جس کو خیرات میں سورج کی شعاعیں ملتی ہیں۔ ہے ذرا اچھا فقیر، اپنی ضرورت پوری کر کے تمہیں لوٹا دیتا ہے۔ اس قسم کا ہے مگر آپ حیران ہوں گے کہ قرانِ حکیم میں اللہ نے ایک جگہ بھی از خود روشن نہیں کہا۔ میرے لیے حیرانی کی بات ہے اللہ کے لیے نہیں Because He is the creator اور وہی بات جو میں نے شروع میں کہی کہ اس نے ایک ایک آیت کو پرکھا ہے، ایک ایک سوال کو مدِ نظر رکھا ہے، ایک ایک Curiosity کا جواب دے کے اس نے ایک Finality دی ہے اپنی Verses کو اور ہر زمانے میں ہر دور میں قرآن کبھی Local نہیں ہوا۔ بہت سی آیات ہیں ایسی Quote کرنے کی، قرآن سارا بھرا پڑا ہے۔ صرف سائنسز کا نہیں، صرف سائنس کا نہیں، ایک چھوٹی سی آیت دیکھو تو پوری انتھروپالوجی کا خلاصہ نظر آتا ہے، پوری انتھروپالوجی کا۔ وہ کہتا ہے کیوں؟ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرۃ:179} اے اہلِ عقل! ویسے مخاطب اہلِ عقل سے ہوتا ہے، کہتا ہے اے اہل عقل غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی ہے۔

خواتین وحضرات! ادھر ہم رک جاتے ہیں، ترجمہ کر کے ہم نے ختم کر دیا This is not true ہمیں اس مقام تک جانا پڑتا ہے، جہاں سے نسلِ انسان شروع ہوئی۔ ان کے پہلے حوادث، ایک دوسرے کو قتل کرنا، حتیٰ کہ مشہور ہے کہ Homo Neanderthal جو تھا یہ جو ہماری ایک Generation بالکل واش ہوگئی ہے۔ وہ گوشت خور تھا، Cannibalism تھی اس میں، اور پوری کی پوری وہ نسل ختم ہوگئی ہے اور انسان اسی طرح ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرتا چلا آیا حتیٰ

Marfat.com

کہ پروردگار کی طرف سے ان کے اوپر حکم لاگو کیا گیا کہ اس طرح اپنے آپ کو تباہ نہ کرو۔ اگر بدلا لینا ہے تو پھر " **الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ** "{البقرۃ178} اس طرح بدلہ لو۔"**وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ** اور **وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ** "{المائدہ:45} آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، محدود کرو انتقام کی اس حس کو اور ایک کے بدلے میں دس کو نہ قتل کرو اور یہ خداوندِ کریم کی حکمت بحیثیتِ ایک اصول کے پرنس حمورابی کے زمانے تک پہنچی جہاں قوانینِ قصاص پہلی مرتبہ، مرتب ہوئے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی قرآنِ حکیم میں نشاندہی کی اور یہ Series of law جو ہے، قانونِ قصاص چلتا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس پہ انتہائی شستہ اور اعلیٰ ترین فصیح و بلیغ آیت میں فرمایا "**وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** "{البقرۃ:179} اے اہلِ عقل اگر غور کرو تو ہم نے قصاص میں حیات رکھی ہے۔ اگر ہم قصاص نہ لیتے، تم ایک دوسرے کو بھیڑ بکریوں کی، طرح قتل کر کے ختم کر دیتے مگر ہم نے قصاص سے زندگی کو آگے بڑھایا۔

خواتین وحضرات! کون سا شخص آ کے یہ کہے۔ مثلاً اگر آپ کہتے ہیں الم ، حم، عسق، کھیعص پڑھتے پڑھتے جو دو سو نسلیں گزر گئی ہیں۔ کسی سے پوچھیں کیا ہیں؟ اسرارِ ربانی! کسی سے پوچھیں حضرت اس کا کسی کو مطلب پتہ ہے؟ کوئی نہیں، چپ کر جاؤ۔ بھئی ٹھیک ہے چپ کر جاتے ہیں، اللہ کے سامنے کون بول سکتا ہے، ہم چپ کر جاتے ہیں۔ بھئی مسئلہ یہ ہے کہ اگر قرآن غور وفکر کے لیے ہے، سوچنے سمجھنے کے لیے ہے Somebody has to think about these also کہاں سے آئے ہیں؟ کیوں لائے گئے ہیں؟ کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟ پھر کسی نے پوچھا حضور یہ کیا ہیں؟ الم کیا ہیں؟ حم کیا ہیں؟ عسق کیا ہیں؟ کھیعص کیا ہیں؟ پھر جرات کی ابن عباسؓ نے متشابہات اور مقطعات کے لیے، فرمایا اسماء ربانی ہیں، ان کے اختصارات ہیں۔ اسماء ربانی ہیں اور ان کے اختصارات مقطعات ہیں۔ پھر پوچھا گیا اور اس میں کیا ہے؟ اب اس میں بہت سارے ایسے بھی بندے ہوتے ہیں جو شاید اس کو Negative لیکر اس میں جادو اور سحر ڈھونڈنا بڑا لازم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان اسماء کے پیچھے بڑے خصوصی

Marfat.com

قسم کے عملیات ہیں۔ عملیات والے تو آپ کو پتہ ہے ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ جدھر جاؤ ڈھونڈ لو۔ اب انہوں نے ان اسماء کو عملیات ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ But there could be a sensible approach to these Asmah انسان انہیں اپنی توجہات سے ڈھونڈتا ہے، چاہتا ہے کہ اے پروردگار عالم اگر آپ نے ہم پر علم فرض فرمایا اور ہم انتظار کرتے ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں کوئی شناخت کا علم ملے تو خدا رحم کرنے والا ہے اور ان علوم کو بھی وہ وضاحت بخش سکتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی چیز میں Finality نہیں ہے۔ اگر ایک آدمی حروفِ مقطعات کو ایک طرح کے علوم میں سمیٹتا ہے۔ تو دوسرا کوئی ہوسکتا ہے کوئی بہتر غرض و غایت ان علوم کی دریافت کر لے اور یہ کبھی بھی راز نہیں رہیں گے بلکہ قرآن انسانوں کیلئے پورا ہونے کیلئے، سمجھنے کے لیے، غور وفکر کے لیے ہے۔ اور اس لیے ان کا بھی اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ پروفیسر صاحب آپ نے کہاں سے حاصل کیا؟ کوئی غائبانہ تو نہیں حاصل کیا کوئی خفیہ نہیں حاصل کیا، اسی جستجو میں، اسی راہ گزر میں، ڈھونڈتے ڈھونڈتے جب یہ بھی الفاظ سامنے آتے ہیں تو تھوڑی بے چینی سی ہو جاتی ہے کہ اے عالمِ کل کے شہنشاہ ہم اندھے بہروں کے لیے اگر آپ نے علم کو میراث بنایا ہے تو کچھ ان کی بھی دانست عطا فرما دے۔ وہ پھر عطا کر دیتا ہے، مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ انسان جو ہے اپنے علم کو غلط استعمال نہ کرے۔ آپ نے سنا ہے کبھی کہ سب سے بدترین جو مثال اللہ نے دی ہے، سب سے بدترین مثال، یعنی اللہ اتنا برا سمجھتا ہے اس عالم کو جس نے علم کو دنیا کیلئے بیچ دیا۔ اب آپ قرآن میں اس سے کیا مثال پائیں گے کہ اللہ نے کہا یہ اس کتے کی طرح ہے جس کی آدھی زبان اندر اور آدھی باہر ہے، نہ اس کی سانس سے سیری ہوتی ہے، اس عالم کو کبھی مال کی ہوس سے سیری نہیں ہوتی۔ اللہ آپ کو اور مجھے بھی اس لعنت سے بچائے۔ خدا ہمیں ایک صاف ستھرے علم کی تحصیل کی ہمت عطا فرمائے تاکہ ہم اپنے رسول ﷺ کی اس دعا کو پہنچیں کہ: اللھم انی اعوذبک من الدعاء لا یسمع کہ اے اللہ مجھے وہ دعا نہ دے جو تو نہ سنے، کیا خوبصورت بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمائی کہ اللہ مجھے دعا نہ دے جو تو سنے نہیں وقلب لا یخشع وہ دل نہ دے جس پہ تیرے خوف کی رمق نہ ہو۔ و نفس لا تشبع نفس نہ دے، وہ وجود نہ دے،

Marfat.com

جس کی سیری نہ ہو، اسی کتے کی طرح جس کی مثال دی اور سب سے آخر فرمایا: و علم لا ینفع اور اللہ وہ علم نہ دے جس سے کسی کو نفع حاصل نہ ہو۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

سوالات وجوابات

س:?Is God a concept or existence کیا خدا وجود ہے یا خیال ہے

ج: اگر اتنا آسان ہوتا تو میں ستر سال کا نہ ہو گیا ہوتا اس سوال کیلئے I took at least eight long years کسی سوال کو چیک کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں اور اس میں سب سے بڑا طریقہ وہ تھا جو سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ وسلام نے اختیار کیا، جب وہ جان رہے تھے کہ خدا ہے کہ نہیں ہے؟ میں آزاد ہوں کہ نہیں ہوں؟ تو بڑا آسان Method یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی چیز کا کوئی ڈیٹا موجود ہو تو اس کو پرکھ لیا جائے۔ اتفاق سے Logical positivist یہ کہتے تھے کہ خدا کا کوئی ڈیٹا نہیں ہے۔ اس لیے جو چیز Sense کے ڈیٹا میں نہیں آتی وہ Non-sense ہے۔ So mostly denial کے خدا کے نہ ہونے کے دو دعوے ہیں ایک Neo Darwinian نے کیا اور ایک Logical posisivist نے کیا۔ اور ان کا خیال یہ ہے کہ چونکہ خدا کے لیے کوئی ڈیٹا نہیں ہے۔ اور چونکہ انسان خود بخود ایک ایسی تخلیق ہے جو کہ تخلیق کے قابل بھی ہے اس لیے خدا کا کوئی ایسا تاثر ہمارے پاس نہیں ہے۔ لیکن خواتین و حضرات! میں نے ابھی بہت ساری آیات آپ کو سنائی تھیں، وہ خدا کا ڈیٹا ہے۔ خدا کا ڈیٹا یہ ہے جو آپ کے پاس ہر گھر میں موجود ہے۔ یہ تین سو ساٹھ یا چار سو صفحوں کی کتاب یہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں اللہ کا کلام ہوں۔ حیرانی کی بات ہے کہ آپ کا خیال کبھی اس بات پہ نہیں گیا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اگر یہ اللہ کا کلام ہے تو اس کی ایک شرط ہونی چاہیے۔ شرط یہ ہے کہ If man makes a one mistake or rather a thousand mistakes

Marfat.com

still remains a man اگر انسان ہزار غلطی بھی کرے تو انسان رہتا ہے لیکن اللہ اگر ایک غلطی بھی کرے تو اللہ نہیں رہتا۔ تو یہ ساڑھے تین سو صفحوں کی کتاب، چار سو صفحوں کی کتاب، یہ قرآنِ حکیم، آپ کو صرف تھوڑی سی زحمت کرنی ہے کہ اس میں سے ایک غلطی ڈھونڈنی ہے، اس کے بعد آپ اللہ سے آزاد، چھٹی کی چھٹی، پھر آپ کو فکر ہی کوئی نہیں۔ اگر قرآن غلط ہے تو دعویٰ ءخدا غلط ہے۔ دعویٰ ءخدا غلط ہے تو خدا ہے ہی کوئی نہیں So it's easy مگر میں نے آپ سے کہاناں کہ ستر برس ہو گئے ہیں اسی خلا کو پُر کرتے ہوئے، یہ ایک غلطی ڈھونڈتے ہوئے، ایک غلطی قرآن میں ڈھونڈتے ہوئے۔ میں اس کا کوئی خاص ہمدرد نہیں تھا۔ کون انسان ہے جو اپنی آزادی پہ غلامی کو ترجیح دے گا۔ If I can be free without God, shoud I be a save with God? کون انسان ہے جو اپنی آزادی کو غلامی پر ترجیح دیتا ہے؟ کاش کہ ایک غلطی مل جاتی میں بھی آج آزاد ہوتا، مگر میں Honestly یہ محسوس کرتا ہوں کہ There is not such a scope جب ہم دیکھتے ہیں، مجھے اس کے وجود سے کوئی غرض نہیں۔ وجود تو اس کا اتنا ہے ہی نہیں کہ اس پہ غور کروں، ذرا غور تو کرو، میں اس کے سائز کو نہیں دیکھتا، مجھے تو اس کی ان صفات کو دیکھنا ہے۔ اب ذرا آپ دیکھو کہ قیامت کا دن ہے، بے شمار لوگ کھڑے ہوئے ہیں زمین پر، زمین چپٹی ہو چکی ہے تو خدا کیا کہتا ہے؟ کیا یہ کہتا ہے کہ میں ساری طرف سے آؤں گا؟ نہیں! وہ تو کہتا ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا۔ جوق در جوق ملائکہ اترنا شروع ہو جائیں گے، اللہ کے عرش کے گرد ملائکہ چکر لگائیں گے۔ اگر غور کرو تو یہ یورپ والے ہیں بڑے کایاں، انہوں نے اس طرح کے تصور پہ فلمیں بنائی ہوئی ہیں کہ دمادم پوری کائنات کے اوپر ایک بڑی سی اُڑن طشتری آ کے کھڑی ہو گی، پھر دروازے کھلے، کوئی ہتھیار اس پہ کام نہیں کرتا، آواز آتی ہے انا رب العالمین کہ میں ہی تو تمہارا رب ہوں یا جیسے موسیٰ کو ندا لگائی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کہ ایک چھوٹی سی جھاڑی سے آگ نکل رہی ہے تو موسیٰ کو آواز آتی ہے کہ کہہ: و سبحان اللہ رب االعالمین کہ پاک ہے تیرا رب! وہ اپنی کسی علامت سے نمودار ہو سکتا ہے اور خداوندِ کریم کو ہم کسی Pattern میں قید نہیں کر سکتے۔ وہ آسمانوں کے بیچ میں آسمان

Marfat.com

سے اتر رہا ہے اور ملائکہ اس کے اردگرد ہیں، آواز آتی ہے ...."**لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْم**" بتاؤ آج ملک کس کا ہے؟ بتاؤ آج کس کا ملک ہے یہ؟"**لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار**"{**غافر:16**}اللہ ہی تو ہے، ایک، اکیلا، قہر و جبر والا۔

خواتین حضرات! اللہ نہ بھی ہوتو بھی اللہ کی طرح کا وجود ممکن تھا۔ میں آپ کو بتاؤں Scientifically اگر ہماری طرح کی کوئی اور ایسی آبادی ہوتی جہاں انسان آباد ہوتے، ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتے، ہم سے زیادہ Progress کر گئے ہوتے اور ان کا ایک ہیڈ بلاشرکت غیرے ہوتا تو وہ ہمیں As a test مخلوق یہاں زمین پر پیدا کر رہا ہوتا اور ہماری لیبارٹری میں ہر چیز فکس ہوتی، کیمرے لگے ہوتے جو نظر نہیں آتے، فرشتے بیٹھے ہوتے جو دکھائی نہیں دے رہے ہوتے یقین جانو ہم اسی کو اللہ سمجھتے، مگر پتہ ہے ہم کیوں اللہ کو اللہ سمجھتے ہیں؟ اللہ تو دس ہوسکتے ہیں، بیس ہوسکتے ہیں، کھرب ہا کھرب ستاروں پہ پتہ نہیں کیسی مخلوق ہوسکتی ہے جو انسانوں کو ڈائریکٹ کرے تباہ کرے زندہ کرے مگر ہم اللہ کو اس لیے، قرآن ہی کی وجہ سے اللہ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ:"**لَوْ کَانَ فِیْھِمَا آلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا**"{**الانبیاء:22**}اگر کائنات میں دو خدا ہوتے تو فساد ہو جاتا۔ اس لیے یہ یقینی بات ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔ کائنات میں کوئی فساد نہیں ہے Everything is moving in the naturall way, so there is one and only one God کتاب سچی اور قرآن ناقابلِ تنسیخ ہے۔ ایک ایسی ناقابلِ تنسیخ کتاب جو ہر زمانے پہ حکمران ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے، شرع کو آپ کیا سمجھتے ہو، شرع تو ہماری مجبوری ہے۔ باقی نظام بھی تو قوانین دیتے ہیں ناں۔ سارے Constitutions کس لیے ہوتے ہیں؟ So that people should live more free more comfortably, more peacefully اللہ نے بھی تمہیں دنیا میں رہنے کا ایک سیاسی نظام دیا ہے جسے تم شرع کہتے ہو۔ یہ وہ نظام ہے جو تمہیں خطرات سے بچاتا ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو انصاف کی حکومت قائم کرتا ہے۔ نہیں ماننا ہو تو نہ مانو۔ اللہ کی کون سی اساس ہے، کبھی آج تک قرآن میں یہ بھی دیکھا ہے کہ تمہاری نماز اور تمہارے روزے اسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ وہ تو کہتا

Marfat.com

ہے یہ سب تمہارے لیے ہیں، پڑھو تو تمہیں فائدہ ہے، نہ پڑھو تو تمہیں نقصان ہے، مجھے اس سے غرض نہیں ہے۔ خدا کو ایک چیز سے غرض ضرور ہے۔ وہ تمہاری نیات ہیں۔ فیصلے نیات پہ دیے جاتے ہیں۔ درونِ باطن جھانکتے ہوئے، غور وفکر کرتے ہوئے کیا تم اس قرآنی آیت کے مصداق ہو جہاں وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے **"هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئاً مَّذْكُوراً {الدھر:1}** کہ میں نے تمہیں ایسی حالت سے اٹھایا کہ تم کوئی شے نہیں تھے پھر میں نے تمہیں نطفۂ مخلوط سے پیدا کیا۔ پھر چاہا کہ آزماؤں جو چیز میں نے تمہیں دی ہے اس کے لیے آزماؤں۔ **"إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيراً "{الدھر:2}** تمہیں سماعت دی، بصارت دی۔ اور آخر میں عقل دی اور عقل کا ایک مقصد رکھا **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً "{الدھر :3}** چاہو تو مجھے مانو چاہو تو میرا انکار کر دو۔ یہ ماننے اور نہ ماننے والا، یہ چاہنے اور نہ چاہنے والا، یہ کون سی عقل ہے، یہ وہی عقل ہے کہ جس کے بارے میں پروردگارِ عالم نے کہا کہ میں نے چاہا کہ ایک امانت کوئی اٹھالے بوجھ بڑا ہے مگر یہ کوئی: **"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ "{الاحزاب:72}** مگر ہوا کیا؟ سارے ڈر گئے، خوفزدہ ہو گئے، جنت نظر آ رہی تھی انعام میں مگر دوزخ کا رسک کون لیتا مگر انسان **" إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً "{الاحزاب:72}** ایسا بے بس تھا، ایسی تیزی میں آیا، سلطنت ملتی دیکھی، حکومت ملتی دیکھی، آج آپ دیکھ لو کرپشن مشہور ہے ہر دوسرے دن اسی طاقت کے لیے کبھی ایک سیاسی پارٹی چلی جاتی ہے کبھی دوسری ہم حیران ہوتے ہیں، ہم حیران ہوتے ہیں یا اللہ ان کو عقل نہیں ہے مگر پتہ لگا کہ ہوسِ انسان جو ہے اس کا سب سے بڑا پہلو اقتدار ہے، یہ ٹریجڈی پہلے بھی پیش آ چکی ہے، کسی نے حوصلہ ہی نہیں کیا اٹھانے کا **"وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ " {الاحزاب:72}** انسان نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، مجھے سرداری ملتی ہے، غرورِ ذات ملتا ہے Ego centricity ملتی ہے، مجھے طاقت ملتی ہے، میں دوسروں کا حکمران ہوں، انسان کو اللہ نے کہا: **" إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً**

Marfat.com

"ظالم ہے جاہل ہے۔ بظاہر اس نے جس چیز کو خوشگوار سمجھا ہے وہی اس کی بربادی کا باعث بنے گی۔ جس چیز کا Neglect کیا ہے وہی بہتر تھا۔ چاہتا تو اس وقت امانتِ عقل و شعور سے گریز کرتا، چاہتا تو کسی پتھر پہ جمی ہوئی کائی کی طرح ارب ہا ارب سال گزار دیتا۔ چاہتا تو کسی جانور کی طرح بے شعور ہو کے احساسِ گناہ و ثواب سے نکل جاتا مگر موصوف کو بادشاہ بننے کا شوق تھا، حکمران بننے کا شوق تھا، سردار بننے کا شوق تھا یہ سارے کا سارا وہ جو کہتے ہیں ناں کہ:

مرا اے کاش کہ مادر نہ زادے

اے کاش کہ مجھے ماں نہ جنتی

تو میں بھی اس مصیبت میں نہ پڑتا، یہ سارا سرابِ تصور ہی ہے اسی لیے خدا نے کہا: **"وَما الْحَيَاةُ الدُّنيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُور "{العمران:185}** حیاتِ دنیا ہے کیا صرف متاعِ غرور ہے، شوشا ہی شوشا ہے بس! پیچھے سارے مارے گئے، سارے مارے گئے اور اب ہمیں سوال کا جواب دینا ہے **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً"**{لدھر:3} اب وہاں جا کے جواب دینا ہے، زندگی گزار دی، وقت گزار دیا، بھول بھلیوں سے آگے نکل گئے، سوال پیدا ہوتا ہے آگے جا کے **مــن ربک**؟ اے تفریح کرنے والے، اے دنیا سے اتنے مشغول گزرنے والے جس چیز کے لیے عقل دی تھی اس کا بھی سراغ ڈھونڈا کہ نہیں **مــن ربک**؟ کون ہے تیرا رب؟ بس پھر بڑے فالتو جواب، کوئی کہے گا یاد آتا تھا کسی نے کہا تھا مولوی خیر دین نے بتایا تھا یہ سوال آئے گا مگر دل و دماغ کی ایک لمحہ بھی اگر یقینیت نہ رہی تو اللہ فرمائے گا کہ میرے بندے نے جھوٹ کہا، چلو اس Galaxy کی طرف لے چلو جہاں اونٹوں کی گردنوں کے برابر شعلے بھڑکتے ہیں جہاں آفات ہیں، زقوم ہیں، جی تو وہاں بھی لو گے، مرنے نہیں دے گا وہاں اللہ میاں جی تو وہاں بھی آپ لو گے مگر اس سے پہلے یہ سوال حل کر ہی لو، اس لیے کہ آپ کو پتہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: **افضل الذکر لا الہ الا اللہ** زندگی میں ایک تسبیح **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی پڑھ دو آسان ہو جائے گا جواب دینا، ہوسکتا ہے آٹومیٹک ہی نکل آئے،

Marfat.com

تم چاہو نہ چاہو، پوچھے: **من ربک** ؟ ایک دم تیزی سے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** بس قصہ ختم، وہ گئی گلیکسی، جنت ہی جنت آپ کا بحران ختم ہو جائے گا۔

س: ایک خاتون نے سوال کیا ہے کہ دعا کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا کیوں منع ہے؟ اور پوچھتی ہیں کہ اگر ہر وقت تسبیح کو دل چاہے تو دوپٹہ لینا ہر وقت ضروری ہے یا سر پر نہ بھی ہو تو آپ تسبیح کر سکتے ہو؟

ج: ایسا نہیں ہے کہ دعا کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے۔ ایسا تو کوئی منع نہیں ہے البتہ نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے کیونکہ نماز ایک Pattern ہے۔ ویسے تو ہم دعا مانگتے ہی آسمان دیکھ کر ہیں اور یہ نیچرل ہے تو نیچرل کوئی چیز منع نہیں ہو سکتی۔ مگر نماز میں دعا پڑھتے ہوئے **ربِ جعلنی** کہتے ہوئے وقت آسمان کی طرف دیکھنے سے نماز کا Decorum ٹوٹتا ہے۔ اس لئے نماز میں تو آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے، بصورتِ دیگر آپ ہزار دفعہ آسمان دیکھو اور ہزار مرتبہ دعا مانگو۔ اس کا آپ کو یقینی ثبوت دے دوں جیسے ابھی شوال کا چاند چڑھا ہے، تو آپ شوال کا چاند دیکھ کے دعا مانگتے ہو، آسمان نہ دیکھو گے تو نہ چاند نظر آئے گا نہ دعا پڑھو گے تم۔ عید کا چاند دیکھنے کی دعائیں نہیں ہیں؟ تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ آپ آسمان کو دیکھ کر دعا نہیں مانگ سکتے صرف ایسے Manners میں جہاں ذرا احتیاط کی ضرورت ہے جیسے نماز ہے، جس میں بات کرنا ایک دوسرے کو چھیڑنا منع ہے اور اسی طرح نظر اٹھانا آسمان کی طرف اس کو Prohibit کیا گیا ہے۔

جہاں تک دوپٹے کا سوال ہے تو اس قسم کا کوئی Manner ہے ہی نہیں تسبیح کا۔ پھر آپ محفوظ بھی تو ہو سکتے ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے بلکہ گھروں میں بھی آپ اگر دوپٹہ ایک طرف رکھ دو تو اللہ نے تو نہیں منع کیا ایک عمر کے بعد یا اس عمر سے پہلے۔ اگر یہ کہ آپ حرم میں ہو یا آپ ان لوگوں میں ہو جن میں دوپٹہ اتارنے سے اللہ کا کوئی ایسا قانون مجروح نہیں ہوتا تو دوپٹہ اتارنے سے کوئی تسبیح مجروح نہیں ہوتی۔ آپ چاہے رکھو نہ رکھو، تسبیح اپنے طور پر اللہ سے ایسا تعلق ہے جس پر سے اللہ نے بہت سارے Bans اٹھا لیے ہیں جیسے اس نے کہا: "**اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ**

Marfat.com

قِیَاماً وَقُعُوداً وَعَلَیٰ جُنُوبِهِم"{العمران:191} کھڑے بیٹھے کروٹوں کے بل۔اب ظاہر ہے اگر میں کروٹوں کے بل دیکھوں تو آپ دوپٹہ کر کے کروٹوں کے بل تو نہیں سوتے ہو۔ کچھ نہ کچھ، یہ نہ ہو گلے میں پھنس ہی نہ جائے کہیں دوپٹہ Obviously اس وقت تو آپ Relax ہو کر تسبیح پڑھتے ہو۔تو میرا خیال یہ ہے کہ اس قسم کی کوئی قید موجود نہیں تسبیح پڑھنے کے لیے۔

س: What time is best for the acceptance of Duaa?

ج: یہ اقبال صاحب نے پوچھا ہے کہ دعا کی Acceptance کا کیا ٹائم ہے؟ اصل میں بات یہ ہے جی کہ دعا کی Acceptance کا ٹائم باہر نہیں ہوتا آپ کے اندر ہوتا ہے۔اگر آپ مجھ سے سچ پوچھوناں تو قبولیّت کا ٹائم باہر نہیں ہوتا مگر ایک لمحہ جب آپ کا اخلاص آپ کی نیت، آپ کی کارکردگی جب ایک Frequency پہ آ جاتے ہیں تو جو لفظ نکلتے ہیں وہ حضورِ حق میں قبولیت پاتے ہیں۔ یہ آپ کی اندرونی کیفیت پہ ہے جیسے کہ حضورﷺ کی حدیث ہے کہ" جس نے ایک مرتبہ بھی دل سے **لا اله الله محمد رسول الله** "کہہ دیا اس پہ دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی ہے،تو جب دل کسی ایسے سٹیٹس میں چلا جائے کہ جس میں آپ کی خواہشاتِ دنیا گریزاں ہو جائیں اور جب اسی کے حق میں انتہائی گہری محبت اور شعور سے آپ کے دل میں دعا پیدا ہو گئی۔تو یہ کیفیت وجود سے باہر نہیں ہوتی، باہر کا مطلب ہے کچھ مواقع کچھ جگہیں جن کا تعلق آپ سے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں سے ہے جن کو خدا نے بہت درجے قبولیت بخشی ہے۔ جیسے اللہ نے فرمایا کہ یہ مسجد حرام جو ہے یہ جگہ جو ہے **"فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ"{الِ عمران:97}** اس میں میری نشانیاں ہیں۔ہاں اگر آپ کعبہ پہنچ جاؤ اور اس زمین میں کئی آیات پاؤ گے ایسی جو آپ کو زمان و مکاں کی دسترس سے بچا کر صحبتِ خدا و رسولﷺ میں لے جائیں گی تو ہو سکتا ہے آپ کا لمحہء محبت و انکسار اس عظمت کو پہنچے کہ زباں سے نکلتے ہی......

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن

اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

Marfat.com

تو بعض اوقات اللہ انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ اس کی زباں سے لفظ نکلیں اور میں قبول کروں۔ اور آپ کو پتہ ہے کہ ولایت کا کیا فرق ہوتا ہے؟ ولایت کا فرق پانیوں پہ نہیں ہوتا، ہواؤں میں اڑنے میں نہیں ہوتا، استجابِ دعا میں ہوتا ہے، کوئی ولی ہے اس کی مہینے بعد سنی جاتی ہے، ہماری ذرا دو چار سال کے بعد سنی جائے گی۔ مگر کوئی ولی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منہ سے نکلتے ہی آجابت اسے اچک لیتی ہے۔ وہی صاحب دعا ہے، ولیءوقت ہے، وہی قطبِ زمانہ ہے۔

س: **Why Muftees have Fatwa against scientific interpretation of Quran?**

ج: First of all, I must say کہ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ They are unaware وہ شاید زمان و مکاں کو سمجھتے ہی نہیں، علماء کو پتہ ہی نہیں کہ They are totally unaware کہ ان کی نسلوں کا مزاج اور موڈ کدھر جا رہا ہے ان کو سمجھ نہیں آتی۔ کیونکہ وہ شاید خود ٹی.وی دیکھتے ہیں کہ نہیں دیکھتے، کمپیوٹر چلاتے ہیں یا نہیں چلاتے لیکن ان کی اولاد چلاتی ہے اور جب وہ چلا رہے ہوتے ہیں اور ان کے والدین بات کرتے ہیں کہ یہ کارِ شیطان ہے، یہ کارِ عجلت ہے، یہ خراب ہے، Simply they ask one question, what is so harm? what is so harm in functioning on a computer? وہ پوچھتے ہیں کہ آخر کیا المیہ ہے؟ اللہ اتنی Interference کرتا ہے کہ وہ مجھے کمپیوٹر بھی نہیں چلانے دیتا۔ تو یہ سوال وہ ہیں جو براہِ راست مذہب کی Core تک پہنچتے ہیں۔ اور ہم ان لوگوں کو سمجھا سمجھا کے تھک گئے ہیں کہ بھائی میاں اب مامقیمہ کی روٹی نہیں چلے گی۔ اب درسِ نظامی نہیں چلے گا۔ اب LUMS ہی چلے گا، اب یہی یونیورسٹیاں چلیں گی جو ہیں۔ اگر تم ان یونیورسٹیوں تک اپنے Message کی افادیت نہیں پہنچا سکتے تو تمہارا ذاتی مذہب کمزور ہے۔ اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا، اللہ کو کوئی پرابلم نہیں ہے مگر آپ لوگ بذاتِ خود ایک پرابلم ہو۔ یہ Advertisement کا زمانہ ہے، بدترین چیز اٹھا کے ٹیلی ویژن پہ چھوڑ دو اگلے دن لائن لگی ہوتی ہے اس کے لیے۔ اور اللہ کے لیے کتنے بُرے

Marfat.com

Advertisers ہیں۔ میں تو انہیں بار بار کہتا رہتا ہوں کہ کم از کم اپنا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ اور Advertisement ڈیپارٹمنٹ ذرا اچھا اور بہتر کرلو ورنہ یہی حشر ہوگا تمہارا جو ہورہا ہے۔ اس وقت دنیا میں اگر کوئی بدترین Representation ہے تو وہ اللہ کی ہورہی ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے نصیب میں کوئی ہمت رکھے اور ہم اس کو بہتر انداز میں پیش کریں۔ اللہ بہتر انداز میں اول تو ان احکامات سے پیش ہوگا جب ان کو ہم اپنے باطن میں سموئیں گے۔ پہلے بھی تو ہوا تھا ناں، ابوعبیدہ بن الجراحؓ میں ہوا تھا ناں، خالد بن ولیدؓ میں ہوا تھا ناں، ابھی بھی ان بڑے بڑے اصحاب میں جو ہمارے سامنے اپنے نقش پائے محترم ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ آج تک ایسا ہوا کہ کسی مفتوح قوم نے فاتح کا مذہب قبول کیا ہو؟ ادھر دیکھو کیا کیریکٹر، کیا خوبصورتی، کیا انداز تھا اللہ کی Advertisement کا کہ جہاں جہاں سے بھی لوگ گزرتے تھے وہاں وہاں اسلام ہے۔ جہاں جہاں سے اصحاب گزرے ہیں وہاں وہاں آج اسلام ہے۔ تو یار کچھ صفت ہوگی ناں ان میں، کوئی نہ کوئی بات تو ہوگی ناں، کوئی حسن تو ہوگا ان کی شخصیتوں میں، مگر آج کیا ہوتا ہے۔ This is a question for us, how do we represent God? It's not a question of a Molve all of us we represent God because we believe in God. نہیں مانتے ہو تو چھٹی، آپ کا پرابلم بھی ختم اور اللہ کا بھی، مگر اگر اللہ پر یقین ہے تو درستگی سے رکھو اسے مفروضہ نہ سمجھو وہ خیال نہیں ہے، وہ حقیقتِ کبریٰ ہے۔

☆......☆......☆

Contact:
Prof.Ahmad Rafique Akhtar's official Website
www.alamaat.com
webmaster@alamaat.com
0300-6259706 / 0333-5843322

Marfat.com

سفرِ آخرِ شب

پروفیسر احمد رفیق اختر

Marfat.com